
مسمّٰی بہ

ہادی المسترشدین

الیٰ

اتصال المسندین

الملقب بہ

تقریب المراد فی رفع الاسناد

مؤلفہ سراج السالکین سید الواعظین علامۂ ذیشان فقیہہ دوران محدثِ زمان
مولانا الفاضل القاری مفتی مولوی ابو سعید محمد عبد الہادی صاحب قادری چشتی

باہتمام فقیر و حقیر شیخ محمد مالک مطبع
بمطبع حسن دکن سلطان بازار
حیدرآباد دکن طبع شد

تشکر

کتاب ہٰذا کی جمع و ترتیب کو ایک عرصۂ مزید منقضی ہوا کہ اسکی طباعت کی کوئی سبیل نہوئی تھی اور ہوتی بھی کسطرح کہ یہ امر عظیم میرے حیطۂ امکان سے
خارج تھا کبھی ارادہ ہوتا کہ کسی اہل خیر کی ہمت سے اسکو انجام دیا جائے لیکن زمانۂ موجودہ میں یہ توقع کہاں کہ ایک دو صاحب سے اسکی تکمیل ہو کیونکر ہو سکتا کہ بجز امداد
شاہی کے یہ اہم بالشان کام انجام پا سکتا ہے مگر اس مقصود میں کامیابی جناب صمد کے ذرائع و وسائل پر منحصر تھا جو مجھ جیسے انسان سے گو کہ ناممکن نہ تھا مگر مشکل ضرور تھا
آخر اسی تردد میں کئی سال گذر گئے اور میں نا امید سا ہو گیا کہ شاید یہ حسرت ہی اپنے ساتھ لیجانا ہوگا حتی کہ سنہ ۱۳۲۵ھ میں جناب کرمی مولوی حسام الدین صاحب
قاضی بیدر سلمہ اللہ تعالیٰ ماہ ربیع النور کے مواعظ کیلئے مجھے لیجانے تشریف لائے اور بجر خیال اشتعال پذیر ہو کر کہنے لگے کہ اول جلی مسودہ کتاب ہمراہ لائیے
شاید بیدر میں کچھ اسکا انتظام ہو۔ چنانچہ وہاں جب اسکی تحریک کیگئی تو سب سے اول عالیجناب ال تعلقدار صاحب بیدر محترم مکرم مولوی حاجی عبدالقادر صاحب نقیب
سلمہ اللہ تعالیٰ [illegible] کر ایک گرانقدر عطیہ مرحمت فرمایا کہ جس سے میرے عزم میں ایک حیات پیدا ہو گئی اور بعد نو میدی کے امید ہو گئی ہو الذی
ینزل الغیث من بعد ما قنطوا وینشر رحمتہ پھر اسکے بعد احباب طباع نے بطیب خاطر چندہ دینا شروع کیا جنکے حسن توجہ سے یہ عظیم الشان کام قریب اختتام پہنچا
اور جو کچھ باقی رہ گیا انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی توجہ اصحاب خیر تکمیل پانے کی قوی امید ہے سخت ناشکری ہوگی اگر ان حضرات کے اسماء گرامی کی
صراحۃ دلی تشکر و امتنان کے ساتھ نہ کیجائے حدیث شریف میں وارد ہے من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ فقط مسکین محمد عبدالہادی کان اللہ لہ والایادی

عالیجناب حاجی جلال عبدالکریم صاحب روشن کمپنی مدراس	جناب حاجی عبدالرحیم صاحب مالک سیٹھ بڑی مدراس	جناب حاجی داود صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد
جناب شیخ محمود صاحب سونی حنفی بلیندہ	جناب عبدالقادر صاحب مالک رستم بڑی ״	جناب آقائی عبدالوہاب صاحب سوداگر چرم مشیرآباد ״
جناب عبدالودود صاحب انجنیئر کارخانۂ سمت حیدرآباد	جناب حاجی غلام محمد صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد	جناب سید غوث صاحب لفٹنٹ کرنل گولکنڈہ
تاجران چرم منڈی بازار بمبوالہ	جناب حاجی قاری شہاب الدین صاحب ״ ״	جناب مولوی سید فضل حسین صاحب وکیل صوبہ داری ورنگل
جناب سلیمان سیٹھ تاجر پارچہ کاورم پیٹھ	نواب حاجی مولوی بہادر یار جنگ بہادر ״	جناب عبدالرحمن صاحب سیٹھ تاجر بلیندہ



قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نضر الله امرأ سمع منا شيئا فبلغه كما سمعه رواه ابو داود والترمذي وابن حبان

الحمد لله والمنة على انه في ايام سلطنة من اسس قواعد الدين بنشر عدله ولحماية الدين السلطان الاعظم ومولانا الافخم السلطان ابن السلطان مير عثمان عليخان دام الله ايام دولته على الخافقين ما تناوب الملوان بطبع الكتاب المستطاب الذي ينفع العلماء الكاملين والطلاب اعني كتاب الاسانيد والمسلسلات الذي يوصل الطالب الى سيد البريات المسمى ب

هادي المسترشدين الى اتصال المسندين

سنة ١٣٥٥ھ

الملقب بتقريب المراد في رفع الاسناد

سنة ١٣٤٦ف

لعبد ذليل - لرب جليل - غبار تراب اقدام العلماء العاملين - خادم الاسلام والمسلمين - ابي سعيد محمد بن المسكين - المدعو لعبد الهادي - كان له الله ذو الايادي - ابن اخ الحاج محمد عبد الكريم تغمده الله بفضله الفخيم

بمطبع تيم الدكن الكائن بسلطان بازار الواقع حيدرآباد الدكن صانها الله عن الشرور والفتن

مبسملاً وحامداً و مصلیاً و مسلماً - یہ دعا گو عرصہ طویل سے ملازمان اعلیحضرت خلد اللہ ملکہ و دولتہ و علیہ کا عقیدتمند
اور مخلص خیر خواہ ہے اور زمانہ دراز سے اسکا سلسلۂ خدمت (وعظ و دعا) و تالیف و افتاء وغیرہ سے مسلسل قائم
اور برابر جاری ہے - جب کسی عقیدتمند کی مخلصانہ و فدویانہ خدمت خصوصاً جبکہ وہ خدمت علمی ہو تو بارگاہ عالی میں (جو
معدن فہم و علم و منبع فراست و ذکاوت ہے) ضرور مقبول و سرفراز ہوتی ہے - لہذا بصد ادب نہایت عقیدت و خلوص کیساتھ عرض ہے
کہ انسان کی علمی و عملی قوت کے کارنامے ہرگز یہ حیثیت نہیں رکھتے کہ ظہور کے بعد مضمحل و نابود ہو جائیں بلکہ وہ اس قابل ہیں کہ
جہاں تک روئے زمین آبادی کا سلسلہ ہے وہاں تک انکی اشاعت ہو - اور جبتک بقائے نوع انسانی ہے اسوقت تک سابقہ کارناموں سے
لاحقہ زمانہ مستفید ہوتا رہے - حق تعالیٰ کی اس نعمت عظمیٰ کا شکر کب ادا ہو سکتا ہے کہ اس نے ایسے آقائے ولی نعمت کے ظل عاطفت
میں ہمکو پاس رکھا ہے جو تمام ہندوستان میں صرف اسی ذات شاہانہ کو حامی اسلام و ماوا و ملجائے مسلمانان گردانا ہے ؏
پناہ ہمی طلبی گر ز گردش ایام * بیا بہ سایۂ شاہ دکن امان انام * فیوض بے عدد و بیشمار احسانات * کنند حال انام و بے شبہ خواص و عوام
الٰہی دولت ایں دائماً سلامت باد * بدوام تا بحق اسمک یاذا الجلال والاکرام * علم دین اسی شاہ ظل اللہ کی ذات عالی کے حصن حصین میں
پناہ گزیں ہے اور آپ ہی کے ذریعہ و توجہ عالی سے علوم و اہل علوم اوج کمال پر درخشاں تاباں ستارے نظر آ رہے ہیں جنہوں نے
اپنے اپنے زمانہ میں بڑے بڑے مہتم بالشان بہت سے کام انجام دئے اور امت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ پر تصنیفات و تالیفات
کی زوردار بارشیں برسادیں جنکے بحار و انہار سے اشجار و اثمار و ازہار جہاں میں بہار دے رہے ہیں اور خلق کو نفع پہنچا رہے ہیں
جنکی بدولت دارین کی خوبی اور کامیابی انہیں حاصل ہو رہی ہے - لیکن انہوں نے کتاب علم سند کی تحریر و تالیف شاید اس نکارۂ آفاق کیلئے
چھوڑ رکھی تھی جسکی تسوید بتوفیق رب متعال بعرصہ یکسال اور تبییض و ترتیب و تصحیح من اولہ الی آخرہ بلا اعانت احد بحالت استقبال
قبلہ بعرصہ دو سال انجام پائیں - یہ ایسا شریف علم ہے کہ اسکے حاصل کرنے والیکو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عظیم الشان تعلق
اور حقیقی واسطہ پیدا ہو جاتا ہے گویا ایک زنجیر کی کڑیوں میں اپنی کڑی داخل ہو گئی اور یہاں سے وہاں تک ایک ہی سلسلہ قائم ہو گیا - یہ ایسا
نفیس علم ہے کہ ہر عالم و فاضل و کامل اسکا ذائقہ و لطف حاصل کرنیکے بعد اسکا حریص ہو جاتا ہے - اپنے رسول علیہ السلام کے دور افتادگان
کو قریب کرنیوالا اور درد رسیدہ ترا کو سلک احادیث میں لانے والا یہی علم لطیف ہے - علم درایہ کا زیور اور کلام رسول انام علیہ الصلوٰۃ والسلام
تک پہنچنے کا زینہ یہی علم ہے - علم حدیث کا دارومدار اسی مبارک علم پر ہے - اسکو تو ائمہ دین کہیں تو بجا ہے - اسکے ماہر کو خطاب خلیفہ عطا ہے -
حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللّٰھم ارحم خلفائی - صحابہ کرام نے پوچھا و من خلفاءک یا رسول اللہ فرمایا
الذین یأتون من بعدی یروون احادیثی و یعلمونھا الناس - رواہ الطبرانی فی الاوسط - سبحان اللہ یہ علم عزیز کیا
علو شان رکھتا ہے اور اس کے عالم کو کس مرتبہ پر پہنچاتا ہے و فی ذلک فلیتنافس المتنافسون پس یہ علم اس امت مرحومہ کے
حق میں اعظم موہوبات الٰہیہ سے ہے - علمائے خلف نے اسکو سلف سے بوجہ کمال سیکھا اور ائمۃ العلوم اقتفاء آثار کیا حتی کہ انہیں علو اسناد
حاصل ہوا - بعض اکابر سلف نے صرف ایک سند جید و عالی کے حاصل کرنیکے لئے شرق سے مغرب تک کا سفر اور اسکی صعوبتیں برداشت
کیں - افسوس ہے کہ علوم اسلامیہ کے تنزل کی وجہ سے یہ علم فی زمانہ نسیاً منسیاً ہو گیا - اللہ پاک علمائے کرام و طلبائے ذوی الاحترام کو اسکی
طرف اپنی توجہ منعطف کرانے اور اس سے نفع تام اٹھانے کی رغبت اور توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین فقط ؏ لو کان
ھذا العلم یدرک بالمنیٰ * ما کان یبقی فی البریۃ جاھل * فاجہد و لا تکسل و لا تک غافلاً * فندامۃ العقبیٰ
لمن یتکاسل *

عبد ذلیل لرب جلیل

محمد عبد الہادی کان اللہ لہ الہ آبادی

ذکرِ اشاعت این کتاب مستطاب بیادگار تقریب جشن سیمین شاہِ دکن اعلیحضرت نواب میر عثمان علیخان بہادر ادام اللہ ملکہ و ادام اللہ ظلہ

تاریخ عالم اس امر کا معائنہ کرا رہی ہے کہ ابتدائے عالم سے دول عالم کے قابل و لائق افراد نے اپنی اپنی جانفشانی سے دین کی خدمت و حمایت اور اسکی شہرۃ و اشاعت میں قلم سے کام لیا ہے جس سے آج اس خدمت و حمایت کی ایک بہت بڑی کتاب الفہرست مرتب ہو سکتی ہے دعاگوئے دولت علیہ نے بھی اس سلسلہ میں چند کتابیں اور خصوصاً کتاب ھادی المسترشدین کی تالیف کرنیکا فخر و شرف حاصل کیا ہے جو بحمد اللہ علمائے ہند و عرب کی پسندیدہ اور مقبول اور انکی غیر معمولی تقاریظ سے مزین ہے جسمیں علم سند پر مفصل نہایت عجیب بحث کیگئی ہے۔ گو کہ اس کتاب با وراالوجود نسخۂ مبارکہ مسعود کی تالیف و ترتیب کو عرصہ دراز منقضی ہوا لیکن چونکہ اسکی طباعت و اشاعت روز ازل سے وقت نادر الوجود پر موقوف تھی لہذا ایسے وقت زرین محمود داوان مسعود میں اسکی تکمیل ہوئی جبکہ جشن سیمین عمدۂ سلاطینِ دکن ممدوح اہل زمن غیب الی اللہ خائف من اللہ سلطان ابن السلطان اعلیٰ حضرت میر عثمان علیخان خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ نہایت شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا۔

پس ایسے اہم موقع پر اس اہم المہمات کی اشاعت کیجانے کا شرف حاصل کیا جاتا ہے۔

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ کے امتثال مرا مور دین اور کارہائے خیر میں سبقت سرعت بلا فتور و مہلت حضرت اعلیٰ کی فطرت و طبیعت راسخہ ہوگئی ہے جو سلاطین آصفیہ کی دو صد سالہ حکومت میں صرف اعلیٰ حضرت کی خصوصیات سے ہے ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ (اللہ تعالیٰ حضرت اعلیٰ کے اس دینی خیر و دینی حمایۃ کو لاتقف عند حدٍ کا تا بیدی عروج عطا فرمائے) دعاگو کی کیا حقیقت کہ اس کو اپنی خدمت پر ناز ہو بلکہ اس کو فخر و ناز محض اس پر ہے کہ شاہانہ توجہات اس کی خدمت کو قبولیت کی عزت عطا فرمائے ہے۔

رشکِ شاہانِ زماں ہے فتح عثمان علی ذات میں فقر و غنا عدل بھی ایثار بھی ہے

نامِ عثمان غنی سے تو غنا حاصل ہے طاقتِ نام علی حیدرِ کرار بھی ہے

ہے دکن رشکِ چمن برکتِ عثمانی سے حکمراں ظلِ خدا زاہد و دیندار بھی ہے

بادِ صرصر سے زیاں کچھ نہ ہو انشاء اللہ مالکِ باغ نگہباں ہے مددگار بھی ہے

عمر و اقبال بڑھے شاہ کا شہزادوں کا
یہی مسکیں کی تمنائے دل زار بھی ہے

غبار تراب اقدام العلماء العاملین

ابو سعید محمد عبد الہادی مسکین عفا عنہ اللہ التقدیر

فہرست مضامین ہادی المسترشدین

نمبر	مضامین	صفحہ	نمبر	مضامین	صفحہ
۱	تقریظ العلامۃ المحدث مولانا عبد الباری اللکنوی الفرنجی محلی رحمہ اللہ تعالے۔	۱	۱۰	تقریظ العلامۃ الحکیم عنایۃ اللہ خان البوفالی الحیدرآبادی رحمہ اللہ تعالی	۱۶
۲	تقریظ العلامۃ مولانا الشیخ محمد عبد الجبار المدراسی الویلوری رحمہ اللہ تعالے۔	۲	۱۱	تقریظ العلامۃ محمد تجمل حسین خان الکوفاموی المدراسی دام فیضہ	۱۹
۳	تقریظ مولانا الشیخ عبد الرحیم المدراسی الویلوری دام فیضہ	۳	۱۲	تقریظ مولانا الشیخ السید محمد شاہ القادری البغدادی رحمہ اللہ تعالے	۲۰
۴	تقریظ مولانا الشیخ محمد عبد الصمد المدراسی الویلوری دام فیضہ	۵	۱۳	تقریظ مولانا العلامۃ الادیب محمد عبد السلام شیخ الحرمین الهزاروی الکرنولی دام فیضہ	۲۱
۵	تقریظ العلامۃ مولانا حبیب الرحمن الدیوبندی رحمہ اللہ علیہ	۶	۱۴	تقریظ العلامۃ الشیخ سالم باحطاب الحضرمی الحیدرآبادی رحمہ اللہ	۲۳
۶	تقریظ مولانا العلامۃ الشیخ محمد یعقوب الدیوبندی الحیدرآبادی رحمہ اللہ تعالے۔	۸	۱۵	تقریظ العلامۃ الشیخ عبد اللہ العمادی دام فیضہ۔	۲۴
۷	تقریظ العلامۃ الشیخ السید محمد مخدوم الحسینی الحیدرآبادی دام فیضہ۔	۹	۱۶	تقریظ العلامۃ الشیخ عبد القادر الصوفی الواعظ دام فیضہ	۲۴
۸	تقریظ العلامۃ الشیخ الحبیب احمد البرزنجی رحمۃ اللہ علیہ	۱۲	۱۷	تقریظ العلامۃ محمد غوث النوفانوری المدراسی دام فیضہ	۲۷
۹	تقریظ العلامۃ الحکیم عنایۃ اللہ خان البوفالی الحیدرآبادی رحمہ اللہ تعالی	۱۵	۱۸	تقریظ العلامۃ محمد صالح البہاری دام فیضہ	۲۹
			۱۹	تقریظ العلامۃ السید عبد الرحمن الراولپنڈی رح	۳۰
			۲۰	تقریظ العلامۃ محمود حسن الطونکی دام فیضہ	۳۱

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۲۱	تقریظ العلامۃ السید محمد حیدر القادری دام فیضہ	۳۲
۲۲	تقریظ العلامۃ غلام محمد خطیب مکہ مسجد دام فیضہ	۳۳
۲۳	تقریظ العلامۃ مولانا الحکیم عبد الرحمن السہارنفوری رحمہ اللہ تعالی	۳۴
۲۴	تقریظ العلامۃ الحافظ غلام محمود خطیب الجامع العثمانیہ حیدرآباد	۳۵
۲۵	تقریظ العلامۃ مولانا الشیخ احمد ابی الکلام آزاد الدہلوی دام فیضہ	۳۷
۲۶	تقریظ العلامۃ السید محمد الدین الشطاری	۳۸
۲۷	المقدمۃ	۳۹
۲۸	الحصۃ الاولی فی ذکر المشائخ الکرام	۴۸
۲۹	ذکر الشیخ الاول محمد عابد الحق المکی	〃
۳۰	مشائخ الشیخ البابلی	۴۹
۳۱	مشائخ الشیخ الحجازی الواعظ	۵۰
۳۲	مشائخ الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری	۵۰
۳۳	مشائخ الشیخ عبد الواحد الحصاری	〃
۳۴	مشائخ الشیخ عیسی بن محمد الثعالبی	۵۱
۳۵	مشائخ الشیخ محمد بن سلیمان المغربی	۵۲
۳۶	مشائخ الشیخ محمد طاہر سنبل	〃
۳۷	مشائخ الشیخ الشبراملسی	۵۳
۳۸	الشیخ الرملی اجاز لاہل عصرہ	〃
۳۹	مشائخ الشیخ عمر العطار	۵۴
۴۰	مشائخ الشیخ ابی المواہب	۵۵
۴۱	مشائخ الشیخ اسماعیل العجلونی	۵۶
۴۲	مشائخ الشیخ عمر العطار	۵۷
۴۳	مشائخ الشیخ احمد الشناوی	〃
۴۴	روایۃ القشاشی عن الرملی بالاجازۃ العامۃ۔	۵۸
۴۵	مشائخ الشیخ ابراہیم الکورانی	۵۸
۴۶	مشائخ الشیخ حسن العجیمی	۵۹
۴۷	مشائخ الشیخ زین العابدین الطبری	〃
۴۸	صورۃ اجازۃ العلامۃ عبد الغنی للشیخ العجیمی۔	۶۲
۴۹	مشائخ الشیخ عبد الغنی النابلسی	۶۴
۵۰	مشائخ الشیخ احمد النخلی	۶۷
۵۱	مشائخ الشیخ ولی اللہ	۶۷
۵۲	تتمۃ فی ذکر اتصال اسانید الشیخ زکریا الانصاری والشیخ الجلال السیوطی رحمہما اللہ تعالی۔	۶۸
۵۳	مشائخ الشیخ محمد عابد الحق المکی۔	۶۹
۵۴	مشائخ الشیخ عبد الغنی المدنی	۷۰
۵۵	مشائخ الشیخ ابن ادریس الرومی	〃
۵۶	مشائخ الشیخ الحنفی	۷۱
۵۷	صورۃ اجازۃ الشیخ عبد الحق للمؤلف	۷۳
۵۸	الشیخ الثانی العلامۃ الشیخ صالح کمال المکی	۷۴
۵۹	مشائخ الشیخ عبد اللہ سراج	۷۵
۶۰	مشائخ الشیخ صالح الفلانی	۷۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۶۱	مشائخ الشیخ عبد الرحمن الکزبری	۷۶
۶۲	مشائخ الشیخ صالح کمال	۷۸
۶۳	مشائخ الشیخ الامیر الکبیر	۷۹
۶۴	مشائخ الشیخ الشنوانی	۸۰
۶۵	مشائخ الشیخ مرتضی الزبیدی	″
۶۶	مشائخ الشیخ احمد دحلان	۸۲
۶۷	صورة اجازة الشیخ صالح کمال للمؤلف	″
۶۸	الشیخ الثالث العلامة الحبیب حسین المکی۔	۸۴
۶۹	مشائخ الحبیب محمد الحبشی	۸۵
۷۰	مشائخ السید عبد اللہ الحداد	″
۷۱	مشائخ الشیخ محمد صالح الرئیس	۸۸
۷۲	مشائخ الشیخ السید عمر ابن عبد رب الرسول	″
۷۳	مشائخ الشیخ السید یسین میرغنی	۸۹
۷۴	مشائخ الشیخ السید عمر ابن عبد رسول	″
۷۵	مشائخ الشیخ السید زین العابدین	۹۰
۷۶	مشائخ الشیخ السید عبد اللہ بالفقیہ	″
۷۷	مشائخ الشیخ محمد الشلی	۹۱
۷۸	مشائخ الشیخ السید عبد الرحمن بالفقیہ	″
۷۹	مشائخ الشیخ الشریف محمد بن ناصر	۹۲
۸۰	مشائخ الشیخ عابد السندی	۹۳
۸۱	مشائخ الشیخ محمد حسین	″
۸۲	مشائخ الشیخ عابد السندی	۹۴
۸۳	مشائخ الشیخ الحبیب حسین	۹۵
۸۴	مشائخ الشیخ السید محمد السنوسی	۹۶
۸۵	مشائخ الشیخ فالح المدنی	۹۷

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۸۶	صورة اجازة الشیخ الحبیب حسین الحبشی	۹۷
۸۷	الشیخ الرابع العلامة الشیخ احمد ابو الخیر المکی شیخ الخطباء بمکة المکرمہ	۹۸
۸۸	مشائخ الشیخ احمد ابی الخیر	۹۹
۸۹	صورة اجازتہ للمؤلف	″
۹۰	الشیخ الخامس العلامة الشیخ محمد بن سلیمان حسب اللہ المکی	۱۰۱
۹۱	مشائخ الشیخ محمد بن سلیمان	۱۰۲
۹۲	مشائخ الشیخ عبد الحمید الداغستانی	″
۹۳	صورة اجازة الشیخ محمد بن سلیمان للمؤلف	۱۰۴
۹۴	الشیخ السادس العلامة الشیخ شعیب المکی	۱۱۰
۹۵	ذکر مشائخہ	۱۱۰
۹۶	صورة اجازتہ للمؤلف المسکین	۱۱۱
۹۷	الشیخ السابع العلامة السید سالم المکی	۱۱۳
۹۸	ذکر مشائخہ	۱۱۳
۹۹	صورة اجازتہ للمؤلف المسکین	۱۱۵
۱۰۰	الشیخ الثامن العلامة الشیخ محمد سعید المکی	۱۱۸
۱۰۱	ذکر مشائخہ	″
۱۰۲	صورة اجازتہ للمؤلف	″
۱۰۳	الشیخ التاسع العلامة الشیخ اسعد المکی	۱۲۱
۱۰۴	ذکر مشائخہ	″

نمبر	مضامین	صفحہ
۱۰۵	ذکر العلامۃ الشیخ محمد شاکر شیخ العلامۃ الشیخ ابن عابدین صاحب رد المحتار	۱۲۳
۱۰۶	مشائخ العلامۃ الشیخ محمد شاکر	۱۲۴
۱۰۷	مؤلفات الشیخ مصطفی	۱۲۹
۱۰۸	اجازۃ العلامۃ محمد البنا فلاحی للعلامۃ الشیخ محمد شاکر نظما	۱۳۱
۱۰۹	ومن مشائخ الشیخ محمد شاکر	۱۳۲
۱۱۰	اجازۃ الشیخ محمد شاکر للعلامۃ محمد امین عابدین نظما۔	۱۳۲
۱۱۱	صورۃ الاجازۃ النثریۃ لہ	۱۳۵
۱۱۲	صورۃ اجازۃ الشیخ اسعد المذکور للمؤلف المسکین	۱۳۷
۱۱۳	الاجازۃ الثانیۃ لہ	۱۳۸
۱۱۴	الشیخ العاشر العلامۃ الشیخ محمد سعید المکی	۱۳۹
۱۱۵	ذکر اشیاخہ	۱۳۹
۱۱۶	الشیخ الحادی عشر العلامۃ الشیخ السید عمر شطا المکی	〃
۱۱۷	ذکر اشیاخہ	۱۴۰
۱۱۸	نقل کتاب العلامۃ السید عیدروس الی الشیخ السید عمر شطا	۱۴۱
۱۱۹	صورۃ اجازۃ العلامۃ السید عیدروس للشیخ السید عمر شطا	۱۴۲
۱۲۰	صورۃ اجازۃ العلامۃ السید عمر شطا للمؤلف المسکین	۱۴۵
۱۲۱	الشیخ الثانی عشر العلامۃ الشیخ محمد بن عبد اللہ المنصوری المالکی	۱۴۷
۱۲۲	ذکر اشیاخہ	〃
۱۲۳	الشیخ الثالث عشر العلامۃ الشیخ محمد تفضل الحق المکی	〃
۱۲۴	صورۃ اجازتہ للمؤلف المسکین	۱۴۸
۱۲۵	ذکر مشائخ الشیخ المذکور	〃
۱۲۶	الشیخ الرابع عشر العلامۃ الشیخ علی عبد اللہ المکی	۱۵۰
۱۲۷	ذکر اشیاخہ	〃
۱۲۸	صورۃ اجازتہ للمؤلف المسکین	۱۵۱
۱۲۹	الشیخ الخامس عشر العلامۃ الشیخ محمد عبد اللہ غازی المکی	۱۵۳
۱۳۰	ذکر اشیاخہ	〃
۱۳۱	صورۃ اجازتہ للجامع المسکین	۱۵۶
۱۳۲	ذکر مشائخہ ایضا	۱۵۷
۱۳۳	الشیخ السادس عشر العلامۃ الشیخ احمد ابو الخیر المکی	۱۵۸
۱۳۴	ذکر مشائخہ	۱۵۹
۱۳۵	صورۃ اجازتہ للجامع المسکین	۱۶۲
۱۳۶	ذکر مشائخہ	۱۶۳
۱۳۷	الشیخ السابع عشر العلامۃ الشیخ محمد عبد الستار الصدیقی المکی	۱۶۵
۱۳۸	ذکر اشیاخہ	۱۶۶
۱۳۹	صورۃ اجازتہ للمؤلف المسکین	۱۶۷
۱۴۰	الشیخ الثامن عشر العلامۃ الشیخ	۱۸۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱۴۱	السید علوی المکی مشائخہ	۱۸۵
۱۴۲	صورۃ اجازتہ للمؤلف	//
۱۴۳	الشیخ التاسع عشر (۱۹) العلامۃ الشیخ محمد عمر باجنید المکی	۱۸۶
۱۴۴	ذکر اشیاخہ وصورۃ اجازتہ للمؤلف	۱۸۷
۱۴۵	الشیخ العشرون (۲۰) العلامۃ الشیخ محمد مراد القازانی المکی	۱۸۸
۱۴۶	ذکر مشائخہ	۱۸۹
۱۴۷	صورۃ اجازتہ للمسکین وذکر فیہا اشیاخہ ایضا	۱۹۰
۱۴۸	الشیخ الحادی (۲۱) والعشرون العلامۃ الشیخ شرف الدین القازانی المکی	۱۹۵
۱۴۹	ذکر مشائخہ	//
۱۵۰	صورۃ اجازتہ للمؤلف المسکین	۱۹۷
۱۵۱	الشیخ الثانی (۲۲) والعشرون العلامۃ الشیخ عبد الحمید المکی	۱۹۹
۱۵۲	ذکر اشیاخہ	//
۱۵۳	صورۃ اجازتہ	//
۱۵۴	الشیخ الثالث (۲۳) والعشرون العلامۃ الشیخ حامد المکی	۲۰۳
۱۵۵	ذکر اشیاخہ وصورۃ اجازتہ	//
۱۵۶	الشیخ الرابع (۲۴) والعشرون العلامۃ الشیخ احمد الحضراوی المکی	۲۰۴
۱۵۷	ذکر مشائخہ وصورۃ اجازتہ	۲۰۵
۱۵۸	الشیخ الخامس (۲۵) والعشرون العلامۃ	۲۰۷

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱۵۹	الشیخ عبد الجلیل برادہ المدنی ذکر مشائخہ	۲۰۹
۱۶۰	صورۃ اجازتہ للمؤلف المسکین	۲۱۰
۱۶۱	الشیخ السادس (۲۶) والعشرون العلامۃ الشیخ عبد اللہ القدومی النابلسی المدنی	۲۱۴
۱۶۲	الشیخ السابع (۲۷) والعشرون العلامۃ الشیخ محمد امین رضوان المدنی	۲۱۷
۱۶۳	ذکر مشائخہ	۲۱۸
۱۶۴	صورۃ اجازتہ للمؤلف	۲۲۰
۱۶۵	الشیخ الثامن (۲۸) والعشرون العلامۃ الشیخ محمد سعید المغربی المدنی	۲۲۲
۱۶۶	الشیخ التاسع (۲۹) والعشرون العلامۃ محمد الخضر المدنی	۲۲۳
۱۶۷	صورۃ اجازتہ وذکر اشیاخہ	۲۲۴
۱۶۸	الشیخ الثلثون (۳۰) العلامۃ الشیخ محمد بن عبد الرحمن الیمنی	۲۲۶
۱۶۹	صورۃ اجازتہ وذکر مشائخہ	//
۱۷۰	الشیخ الحادی (۳۱) والثلثون العلامۃ الشیخ عبد الرزاق البیطار الدمشقی	۲۲۸
۱۷۱	صورۃ اجازتہ وذکر مشائخہ	۲۲۹
۱۷۲	الشیخ الثانی (۳۲) والثلثون العلامۃ الشیخ رحمۃ اللہ الراندیری	۲۳۰
۱۷۳	صورۃ اجازتہ وذکر مشائخہ	//
۱۷۴	الشیخ الثالث (۳۳) والثلثون العلامۃ الشیخ السید علی مرتضی السیوطی المصری	۲۴۰

باب	مضامین	صفحہ
۱۷۵	ذکر مشائخہ وصورۃ اجازتہ للمؤلف	۲۴۰
۱۷۶	الشیخ الرابع والثلثون العلامۃ الشیخ ابو محمد عبد الحق الحقانی الدهلوی	۲۴۱
۱۷۷	ذکر مشائخہ وصورۃ اجازتہ	۲۴۱
۱۷۸	الشیخ الخامس والثلثون العلامۃ الشیخ محمد قیام الدین عبد الباری اللکنوی	۲۴۳
۱۷۹	ذکر مشائخہ	
۱۸۰	الشیخ السادس والثلثون العلامۃ الشیخ عبد المؤمن المیرٹهی	۲۴۴
۱۸۱	ذکر اشیاخہ واجازتہ بحدیث الجن	〃
۱۸۲	الشیخ السابع والثلثون العلامۃ الشیخ السید محمد گل الکابلی المرادآبادی	۲۴۵
۱۸۳	ذکر اسانیدہ واشیاخہ	〃
۱۸۴	الشیخ الثامن والثلثون العلامۃ الشیخ حسن النعمانی الجنجوهی	۲۴۷
۱۸۵	ذکر اسانیدہ واشیاخہ	〃
۱۸۶	الشیخ التاسع والثلثون العلامۃ الشیخ ابو القاسم نور محمد الفتحپوری	۲۴۹
۱۸۷	ذکر مشائخہ	〃
۱۸۸	صورۃ اجازتہ	۲۵۰
۱۸۹	الشیخ الموفی اربعین العلامۃ الشیخ عبد اللہ الکابلی	۲۵۱
۱۹۰	ذکر اشیاخہ واسانیدہ وصورۃ اجازتہ	〃
۱۹	الشیخ الحادی والاربعون العلامۃ	۲۵۴

باب	مضامین	صفحہ
	الشیخ علی بن سلطان اللنجاوی	
۱۹۲	ذکر اشیاخہ وصورۃ اجازتہ	۲۵۵
۱۹۳	الشیخ الثانی والاربعون العلامۃ الشیخ محمد یعقوب الدهلوی	۲۵۹
۱۹۴	ذکر اشیاخہ وسندہ	〃
۱۹۵	الشیخ الثالث والاربعون العلامۃ الشیخ محمد محی الدین حسین البیلوری	۲۶۰
۱۹۶	ذکر مشائخہ وصورۃ اجازتہ	
۱۹۷	الشیخ الرابع والاربعون العلامۃ الشیخ محمد خورشید اللہ المدراسی	۲۶۲
۱۹۸	ذکر مشائخہ وصورۃ اجازتہ	۲۶۳
۱۹۹	الشیخ الخامس والاربعون العلامۃ الشیخ محمد عمر الخراسانی وذکر شیوخہ	۲۶۴
۲۰۰	الشیخ السادس والاربعون العلامۃ الشیخ غلام رسول المدراسی	۲۶۵
۲۰۱	ذکر اشیاخہ	〃
۲۰۲	الشیخ السابع والاربعون العلامۃ الشیخ علی الحضرمی وصورۃ اجازتہ	۲۶۵
۲۰۳	الشیخ الثامن والاربعون العلامۃ الشیخ محمد رکن الدین الویلوری	۲۶۶
۲۰۴	ذکر اجازتہ للجامع المسکین	〃
۲۰۵	الشیخ التاسع والاربعون العلامۃ الشیخ محمد عثمان المدراسی وذکر اشیاخہ وصورۃ اجازتہ	۲۶۸
۲۰۶	الشیخ الخمسون العلامۃ الشیخ عبد اللہ الدهلوی وذکر اشیاخہ	۲۶۹

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۲۰۷	ذکر العلماء الذین اروی عنہم بالاجازۃ العامۃ	۲۷۰
۲۰۸	الشیخ الاول العلامۃ الشیخ یوسف النبہانی	۲۷۱
۲۰۹	الشیخ الثانی العلامۃ الشیخ فالح المدنی	۲۷۲
۲۱۰	الشیخ الثالث العلامۃ الشیخ محمد علی المالکی	۲۷۳
۲۱۱	الشیخ الرابع العلامۃ الشیخ محمد عثمان المدنی	〃
۲۱۲	الشیخ الخامس العلامۃ الشیخ عبد الحی الکتانی	〃
۲۱۳	ذکر المشائخ الذین تلقیت منہم ولم یحصل لی اجازۃ منہم	۲۷۴
۲۱۴	الحصۃ الثانیۃ فی ذکر اسانید الکتب	۲۷۷
۲۱۵	سند القرآن المجید الی رب العالمین	〃
۲۱۶	سند تفسیر ابن جریر الطبری رح مع ترجمتہ	۲۸۱
۲۱۷	سند تفسیر البیضاوی رح مع ترجمتہ	۲۸۳
۲۱۸	سند تفسیر الرازی رح 〃	۲۸۷
۲۱۹	سند تفسیر الکشاف 〃	۲۹۰
۲۲۰	سند تفسیر البغوی رح 〃	۲۹۳
۲۲۱	سند تفسیر الخازن 〃	۲۹۵
۲۲۲	سند تفسیر المدارک 〃	۲۹۶
۲۲۳	سند تفسیر الجلالین وغیرہ 〃	۲۹۸
۲۲۴	سند تفسیر ابی السعود رح 〃	۳۰۱
۲۲۵	سند تفسیر الخطیب الشربینی رح 〃	۳۰۳

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۲۲۶	سند تفسیر ابن عطیۃ رح مع ترجمتہ	۳۰۴
۲۲۷	سند تفسیر الثعلبی رح 〃	〃
۲۲۸	سند تفسیر الواحدی رح 〃	۳۰۵
۲۲۹	سند تفاسیر ابی حیان رح 〃	〃
۲۳۰	سند تفسیر الماوردی رح 〃	۳۰۶
۲۳۱	سند تفسیر السلمی رح 〃	〃
۲۳۲	سند تفسیر الغزالی رح 〃	〃
۲۳۳	سند تفسیر ابن حبان رح 〃	۳۰۷
۲۳۴	سند تفسیر ابن عربی رح 〃	۳۰۸
۲۳۵	سند تفسیر الفرابی رح 〃	۳۰۹
۲۳۶	سند تفسیر علی القاری رح 〃	〃
۲۳۷	سند صحیح البخاری 〃	۳۱۱
۲۳۸	اعلی اسانیدی فیہ	۳۱۳
۲۳۹	روایۃ ابن سعادۃ رح	۳۱۶
۲۴۰	ترجمۃ البخاری رح	۳۱۷
۲۴۱	تحقیق لفظ خرتنگ و وفات البخاری رح	۳۲۲
۲۴۲	سند صحیح مسلم رح	۳۲۵
۲۴۳	ترجمۃ الامام مسلم رح	۳۲۷
۲۴۴	سند سنن ابی داؤد رح	۳۲۹
۲۴۵	ترجمتہ	۳۳۰
۲۴۶	سند سنن الترمذی رح	۳۳۲
۲۴۷	سند سنن النسائی رح	۳۳۳
۲۴۸	ترجمتہ	۳۳۵
۲۴۹	سند سنن ابن ماجہ رح	۳۳۶
۲۵۰	ترجمتہ	۳۳۷
۲۵۱	سند الموطاء لمالک بن انس رض	۳۳۸

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
٢٥٢	ترجمته	٣٤١
٢٥٣	سند مسند الامام الاعظم رح للحارثی	٣٤٣
٢٥٤	سند مسند الامام الاعظم رح لمحمد بن الحسن	٣٤٥
٢٥٥	ترجمة الامام الاعظم رح	٣٤٦
٢٥٦	تحقیق کونہ تابعیا	٣٤٧
٢٥٧	ذکر الصحابة الذین رآهم ابوحنیفه رح	٣٤٨
٢٥٨	ذکر الکتب التی صنعت فی فضائله رح	٣٥٠
٢٥٩	سند مسند الامام الشافعی رح	٣٥١
٢٦٠	ترجمته ومناقبه رحمه الله تعالے	٣٥٢
٢٦١	سند مسند الامام احمد رح	٣٥٧
٢٦٢	ترجمته وفضائله رحمه الله تعالے	٣٥٨
٢٦٣	فائدة مهمة	٣٦٠
٢٦٤	عدد المصلین علی جنازته	٣٦٢
٢٦٥	سند مسند الدارمی	٣٦٣
٢٦٦	ترجمته رحمة الله علیه	٣٦٤
٢٦٧	فضائله	٣٦٥
٢٦٨	سند سنن الدارقطنی رحمه الله	٣٦٩
٢٦٩	ترجمته رحمه الله تعالی	٣٧٠
٢٧٠	سند المعجم الطبرانی رحمه الله	٣٧٣
٢٧١	ترجمته	//
٢٧٢	سند تصانیف البیهقی رحمه الله	٣٧٥
٢٧٣	ترجمته	٣٧٦
٢٧٤	توالیفه تقارب الف جزء	٣٧٧
٢٧٥	سند شرح معانی الآثار للطحاوی رح	٣٧٨
٢٧٦	ترجمته	٣٧٩
٢٧٧	ذکر تصانیفه	٣٨٠
٢٧٨	سند مشکوة المصابیح	٣٨١
٢٧٩	ترجمته	٣٨٣
٢٨٠	سند الشفاء والمشارق للعیاض رح	٣٨٤
٢٨١	ترجمته	٣٨٥
٢٨٢	تصانیفه	٣٨٦
٢٨٣	سند شرح الشفاء للخفاجی وسائر تصانیفه رح	//
٢٨٤	سند تصانیف السیوطی رحمه الله	٣٨٧
٢٨٥	ترجمته رحمه الله تعالے	٣٨٨
٢٨٦	سند الترغیب والترهیب للمنذری رح وسائر تصنیفاته	٣٩١
٢٨٧	سند صحیح ابن حبان رحمه الله تعالے	٣٩٢
٢٨٨	ترجمته	٣٩٣
٢٨٩	سند المستدرک للحاکم رحمه الله	٣٩٤
٢٩٠	ترجمته	//
٢٩١	سند عمل الیوم واللیلة لابن السنی رح	٣٩٥
٢٩٢	ترجمته	٣٩٦
٢٩٣	سند الحلیة وغیرها لابی نعیم رح وترجمته	٣٩٧
٢٩٤	ذکر تصانیفه	٣٩٩
٢٩٥	سند مسند القضاعی وترجمته رح	//
٢٩٦	سند مسند الطیالسی رح	٤٠٠
٢٩٧	سند الادب المفرد للبخاری رح	//
٢٩٨	سند السیرة لابی اسحاق رح	٤٠١

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
٢٩٩	سند مسند الکشی وترجمتہ رح	٣٠٢
٣٠٠	سند مسند ابی یعلی وترجمتہ	٣٠٣
٣٠١	سند السنۃ لابی بکر ابن الضحاک وترجمۃ تالیفہ رحمہ اللہ تعالی	٣٠٤
٣٠٢	سند مسند الفردوس للدیلمی رح وترجمتہ	٣٠٥
٣٠٣	سند کتاب الفرج بعد الشدۃ لابی بکر ابن ابی الدنیا وترجمتہ رح	٣٠٦
٣٠٤	سند المنتقی لابن الجارود وترجمتہ رح	٣٠٧
٣٠٥	سند مسند ابن ابی شیبۃ رح	٣٠٨
٣٠٦	سند مسند ابی عوانۃ مع ترجمتہ رح	٣٠٩
٣٠٧	سند سنن سعید بن منصور رح	″
٣٠٨	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالی	٣١٠
٣٠٩	سند صحیح ابن خزیمۃ رح	″
٣١٠	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالی	٣١١
٣١١	سند مسند حارث بن اسامۃ وترجمتہ رح	٣١٢
٣١٢	سند صحیح الاسماعیلی وترجمتہ	″
٣١٣	سند مصنف عبد الرزاق وترجمتہ	٣١٣
٣١٤	سند مسند البزار وترجمتہ رح	٣١٣
٣١٥	سند مشکوۃ الانوار للشیخ الاکبر وترجمتہ رح	٣١٤
٣١٦	سند السنن لابی مسلم الکشی وترجمتہ رح	٣١٥
٣١٧	سند تاریخ ابن عساکر وترجمتہ رح	٣١٦
٣١٨	سند تالیف ابی الشیخ وترجمتہ رح	٣١٧
٣١٩	سند تاریخ ابن معین وترجمتہ رح	٣١٨
٣٢٠	سند شرح السنۃ للبغوی رح	٣١٩

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
٣٢١	سند الزہد والرقائق لابن المبارک رح	٣١٩
٣٢٢	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالی	٣٢٠
٣٢٣	سند نوادر الاصول للحکیم الترمذی رح	٣٢١
٣٢٤	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالی	″
٣٢٥	سند مسند ابن راہویہ رح	٣٢٢
٣٢٦	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالی	٣٢٣
٣٢٧	سند اقتضاء العلم العمل للبغدادی رح	″
٣٢٨	سند الذریۃ الطاہرۃ للدولابی وترجمتہ رحمہ اللہ تعالی	٣٢٤
٣٢٩	سند مسند بقی بن مخلد وترجمتہ رح	٣٢٥
٣٣٠	سند مصنف الامام وکیع وترجمتہ رح	٣٢٦
٣٣١	سند تالیف ابن شاہین	٣٢٧
٣٣٢	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالی	٣٢٨
٣٣٣	سند مسند الحمیدی رحمہ اللہ تعالی	″
٣٣٤	سند معجم ابن قانع رحمہ اللہ تعالی	٣٢٩
٣٣٥	سند عشاریات القلقشندی وترجمتہ رح	″
٣٣٦	سند الاربعین التساعیۃ لابن جماعۃ رح	٣٣٠
٣٣٧	سند تالیف الحسن بن عرفۃ رح	″
٣٣٨	سند مکارم الاخلاق	٣٣١
٣٣٩	سند موطاء للامام محمد وسائر تصانیفہ رح	″
٣٤٠	ترجمتہ رحمہ اللہ تعالی ونفعنا اللہ	٣٣٣
٣٤١	سند فقہ الحنفی بطرق متعددۃ	٣٣٥
٣٤٢	ودرایتہ عالیۃ فیہ	٣٣٨
٣٤٣	سند المبسوط للامام السرخسی رح	٣٣٩
٣٤٤	ترجمتہ رح	″

نمبر	مضامین	صفحہ	نمبر	مضامین	صفحہ
٣٤٥	اصل المسلسل في السجن نحو خمس عشر مجلدا	٤٤٠	٣٦٥	سند مؤلفات الامام الماتريدي	٤٥٦
٣٤٦	سند الهداية للامام المرغيناني	٤٤١	٣٦٦	ترجمته	٤٥٧
٣٤٧	ترجمته وفضائله وذكر تصانيفه رحمه الله تعالى	٤٤٢	٣٦٧	سند مؤلفات الجامي وترجمته وذكر تصانيفه	٤٥٨
٣٤٨	سند فتح القدير لابن الهمام	٤٤٣	٣٦٨	سند مؤلفات الجرجاني وترجمته وذكر تصانيفه	٤٥٩
٣٤٩	ترجمته ومناقبه وذكر تصانيفه رح	٤٤٤	٣٦٩	سند مؤلفات ملا علي القاري	٤٦٠
٣٥٠	سند الكفاية وحال مصنفه رح	٤٤٥	٣٧٠	ترجمته وذكر تاليفه	٤٦١
٣٥١	سند البناية ورمز الحقائق للعيني وترجمته	٤٤٦	٣٧١	سند مؤلفات الشيخ عبد الحق الدهلوي وترجمته	
٣٥٢	ذكر تاليفه	٤٤٧	٣٧٢	سند مؤلفات العلامة الزبيدي وترجمته	٤٦٣
٣٥٣	سند كنز الدقائق	٤٤٨	٣٧٣	سند مؤلفات عبد الحي اللكنوي رح	٤٦٤
٣٥٤	سند كشف الاسرار والحقائق	"	٣٧٤	ترجمته وفضائله وذكر تصانيفه	٤٦٥
٣٥٥	سند البحر الرائق والاشباه والنظائر وترجمة مصنفهما	٤٤٩	٣٧٥	سند مؤلفات الطحطاوي	٤٦٦
٣٥٦	سند شرح الوقاية ومختصرها النقاية لصدر الشريعة	٤٥٠	٣٧٦	سند مؤلفات ولي الله المحدث الدهلوي وترجمته رحمه الله تعالى	"
٣٥٧	ترجمته وفضائله رح	"	٣٧٧	ذكر تصانيفه	٤٦٧
٣٥٨	سند مصنفات القدوري رح	٤٥١	٣٧٨	سند فقه الشافعي بطرق متعددة	٤٦٨
٣٥٩	ترجمته	٤٥٢	٣٧٩	سند احياء علوم الدين للغزالي	٤٧٠
٣٦٠	سند تصانيف الحصكفي وترجمته رح	٤٥٣	٣٨٠	تصانيفه وترجمته وذكر تصانيفه	٤٧٢
٣٦١	سند رد المحتار لابن عابدين شامي وترجمته	٤٥٤	٣٨١	سند تصانيف امام الحرمين	"
٣٦٢	ترجمته وذكر تاليفه رحمه الله	"	٣٨٢	ترجمته وذكر تصانيفه	٤٧٣
[illegible]	سند [illegible] وترجمته	٤٥٥	٣٨٣	سند مؤلفات النووي وترجمته وذكر تصانيفه	٤٧٤
	[illegible]		٣٨٤	سند مؤلفات الحافظ ابن حجر	٤٧٧
	[illegible]	٤٥٦	٣٨٥	سند مؤلفات الفيروزآبادي وترجمته	٤٧٩

نمبر	مضامین	صفحہ
۳۸۶	سند مؤلفات الامام الجزری وترجمته	۴۸۰
۳۸۷	سند مؤلفات التفتازانی	۴۸۱
۳۸۸	ترجمته وذکر [illegible]	۴۸۲
۳۸۹	سند مؤلفات زکریا الانصاری وترجمته	〃
۳۹۰	سند مؤلفات العارف الشعرانی وترجمته	۴۸۳
۳۹۱	سند مؤلفات ابن حجر الهیتمی وترجمته	۴۸۴
۳۹۲	سند مؤلفات القسطلانی وترجمته	۴۸۵
۳۹۳	سند فقه المالکی بطرق متعددة	۴۸۷
۳۹۴	سند التوضیح ومختصر خلیل	۴۸۸
۳۹۵	سند المدونة	۴۸۹
۳۹۶	سند فقه الحنبلی بطرق متعددة	〃
۳۹۷	سند المقنع وترجمة مصنفه	۴۹۱
۳۹۸	سند الاقناع	〃
۳۹۹	سند تصانیف ابن القیم	〃
۴۰۰	سند تصانیف ابن تیمیة وترجمته	۴۹۲
۴۰۱	وجه تسمیته بابن تیمیة	۴۹۳
۴۰۲	سند مؤلفات الشوکانی	۴۹۳
۴۰۳	ذکر بعض کتب الصوفیة وکتب الاوراد	۴۹۴
۴۰۴	سند غنیة الطالبین وفتوح الغیب للشیخ الجیلانی رحمه الله	〃
۴۰۵	ترجمته قدس سره	۴۹۵
۴۰۶	سند عوارف المعارف للسهروردی	۴۹۶
۴۰۷	ترجمته	۴۹۷
۴۰۸	سند الفتوحات للشیخ الاکبر	〃
۴۰۹	ترجمته رحمه الله تعالی	۴۹۸
۴۱۰	سند قوت القلوب لابی طالب المکی رح	۴۹۸
۴۱۱	ترجمته	۴۹۹
۴۱۲	سند رسالة القشیریه	۵۰۰
۴۱۳	ترجمة مصنفه رح	〃
۴۱۴	سند الحکم لابن عطاء الله وباقی تصانیفه	۵۰۱
۴۱۵	ترجمته	〃
۴۱۶	سند القول الجمیل واجازته للمؤلف	۵۰۲
۴۱۷	سند دلائل الخیرات واجازته	〃
۴۱۸	الطریقة العالیة فیه	۵۰۳
۴۱۹	ترجمة مؤلف دلائل الخیرات	۵۰۴
۴۲۰	سند دلائل الخیرات الی مؤلفه	۵۰۵
۴۲۱	سند الحزب الاعظم للقاری رح	〃
۴۲۲	سند حزب البحر للامام الشاذلی رح	۵۰۶
۴۲۳	ترجمته رحمه الله تعالی	۵۰۷
۴۲۴	سند حزب النصر له	۵۰۸
۴۲۵	سند حزب النووی رح وترجمته	〃
۴۲۶	سند حزب محی الدین ابن عربی رح	۵۰۹
۴۲۰	سند القصیدة الغوثیة للغوث الجیلانی	۵۱۰
۴۲۸	سند قصیدة البردة للامام البوصیری	〃
۴۲۹	ترجمته ومناقبه رحمه الله	۵۱۱
۴۳۰	یقول العبد المسکین	۵۱۲
۴۳۱	اسماء بعض الاثبات للاعلام	〃
۴۳۲	الحصة الثالثة فی ذکر الاحادیث المسلسلات	۵۱۳
۴۳۳	قاعدة جامعة لکل جزئی من جزئیات المسلسلات	۵۱۵

نمبر	مضامین	صفحہ	نمبر	مضامین	صفحہ
۴۳۴	نظر في فضيلة علم الحديث	۵۱۲	۴۵۴	الحديث الثامن المسلسل بالضيافة	۵۵۵
۴۳۵	ايضاً	"	۴۵۵	الحديث التاسع المسلسل بآية التيمم	۵۶۰
۴۳۶	ايضاً	"	۴۵۶	فصل مستقيم	۵۶۱
۴۳۷	ذكر حديث الرحمة المسلسل بالاولية ووجه تسميته بالاولية	۵۱۷	۴۵۷	الحديث العاشر المسلسل بوضع اليد على الرأس	۵۶۳
۴۳۸	الاحاديث المسلسلة الاولية ثلاث	۵۱۸	۴۵۸	الحديث الحادي عشر المسلسل بوضع اليد على الرأس	۵۶۵
۴۳۹	سند الحديث الاول المسلسل بالاولية مع اتحاد طرقه وكثرة تحويلاته	۵۱۹	۴۵۹	الحديث الثاني عشر المسلسل بالتشبيك على ... الخ	۵۶۸
۴۴۰	رواية المسلسل بالاولية بطريق شمهورش الجني الصحابي رضي الله عنه	۵۲۶	۴۶۰	الحديث الثالث عشر المسلسل بقوله ... الخ	۵۷۱
۴۴۱	توفي شمهورش الجني في سنة ...	۵۳۰	۴۶۱	قصة ابي جعفر المنصور مع جعفر ... [illegible]	۵۷۲
۴۴۲	فائدة مهمة في ... [illegible]	"			
۴۴۳	[illegible]	۵۲۹			
۴۴۴	[illegible]	[illegible]	۴۶۲	[illegible]	۵۷۵
۴۴۵	[illegible]	۵۳۰			
۴۴۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۵۷۸
۴۴۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۵۸
۴۴۸	الحديث ... [illegible]	[illegible]		[illegible]	
۴۴۹	الحديث الرابع ... [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴۵۰	الحديث الخامس المسلسل ... [illegible]	[illegible]		[illegible]	
۴۵۱	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴۵۲	[illegible]	[illegible]		[illegible]	
۴۵۳	[illegible]	[illegible]	۴۶۷	[illegible]	[illegible]
۴۵۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۴۶۹	الحدیث العشرون المسلسل بالسؤال عن الاخلاص	۵۹۲
۴۷۰	الحدیث الحادی والعشرون المسلسل باجابة الدعاء الخ	۵۹۵
۴۷۱	الحدیث الثانی والعشرون المسلسل بقول یرحم الله الخ	۵۹۶
۴۷۲	الحدیث الثالث والعشرون المسلسل بالاتکاء	۶۰۰
۴۷۳	الحدیث الرابع والعشرون المسلسل بالشهادت	۶۰۱
۴۷۴	الحدیث الخامس والعشرون المسلسل بالبکاء	۶۰۳
۴۷۵	الحدیث السادس والعشرون المسلسل بقول اشهد الخ	۶۰۶
۴۷۶	الحدیث السابع والعشرون المسلسل بقول اشهد بالله سمعت فلانا	۶۰۸
۴۷۷	الحدیث الثامن والعشرون المسلسل بقول سمعت الخ	۶۱۰
۴۷۸	الحدیث التاسع والعشرون المسلسل بالسلام الخ	۶۱۱
۴۷۹	الحدیث الثلثون المسلسل بروایة نسخة من سیدنا ابراهیم بالقرأة مهدت الاهة السلام الخ	۶۱۳
۴۸۰	الحدیث الحادی والثلثون المسلسل الاذان	۶۱۵
۴۸۱	الحدیث الثانی والثلثون المسلسل بالقنوت	۶۱۷

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۴۸۲	تحقیق قرأة القنوت فی الصبح فی النوازل	۶۱۹
۴۸۳	الحدیث الثالث والثلثون المسلسل بقرأة آیة الکرسی عند النوم	۶۲۱
۴۸۴	فضل قرأتها دبر الصلوة المکتوبة	۶۲۱
۴۸۵	الحدیث الرابع والثلثون المسلسل بالسماع فی یوم العید	۶۲۷
۴۸۶	الحدیث الخامس والثلثون المسلسل بالسماع فی یوم عاشورا	۶۳۱
۴۸۷	الحدیث السادس والثلثون المسلسل بالسادة الاشراف وهی اربعون حدیثا بسند واحد	۶۳۳
۴۸۸	الحدیث السابع والثلثون المسلسل بالحنفیة	۶۳۹
۴۸۹	الحدیث الثامن والثلثون المسلسل کذلک	۶۴۳
۴۹۰	الحدیث التاسع والثلثون المسلسل بالفقهاء الشافعیین	۶۴۵
۴۹۱	الحدیث الاربعون المسلسل کذلک	۶۴۷
۴۹۲	الحدیث الحادی والاربعون المسلسل بالفقهاء المالکیة	۶۴۸
۴۹۳	الحدیث الثانی والاربعون المسلسل بالصوالحة وبالحنابلة فی اکثره	۶۵۰
۴۹۴	الحدیث الثالث والاربعون المسلسل بالائمة الحنابلة	۶۵۱
۴۹۵	الحدیث الرابع والاربعون المسلسل بالحفاظ	۶۵۳

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۴۹۶	الحديث الخامس والاربعون المسلسل بالقضاة	۶۵۵
۴۹۷	الحديث السادس والاربعون المسلسل بالثقات	۶۵۷
۴۹۸	الحديث السابع والاربعون المسلسل بالسادة الصوفية	۶۵۹
۴۹۹	الحديث الثامن والاربعون المسلسل بالصوفية	۶۶۱
۵۰۰	الحديث التاسع والاربعون المسلسل بالصوفية	۶۶۳
۵۰۱	الحديث الخمسون	۶۶۶
۵۰۲	الحديث الحادي والخمسون المسلسل بالنحاة	۶۶۸
۵۰۳	الحديث الثاني والخمسون المسلسل بالشعراء	۶۷۱
۵۰۴	الحديث الثالث والخمسون المسلسل بانفراد كل راو من رواته بصفة عظيمة	۶۷۴
۵۰۵	الحديث الرابع والخمسون المسلسل بكون كل راو من بلد	۶۷۷
۵۰۶	الحديث الخامس والخمسون المسلسل بالمحمديين	۶۷۸
۵۰۷	الحديث السادس والخمسون المسلسل كذلك	۶۸۰
۵۰۸	الحديث السابع والخمسون المسلسل بالاحمديين	۶۸۳
۵۰۹	الحديث الثامن والخمسون المسلسل بالمكيين	۶۸۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۵۱۰	الحديث التاسع والخمسون المسلسل بالمدنيين	۶۸۸
۵۱۱	الحديث الستون الأسكندريين	۶۹۰
۵۱۲	الحديث الحادي والستون المسلسل بالدمشقيين	۶۹۲
۵۱۳	الحديث الثاني والستون المسلسل بالمصريين	۶۹۷
۵۱۴	الحديث الثالث والستون المسلسل بالبحريين	۶۹۹
۵۱۵	الحديث الرابع والستون المسلسل بالحسن	۷۰۰
۵۱۶	الحديث الخامس والستون المسلسل باثني عشر ابا في نسق واحد وفي آخره يتحول ست	۷۰۳
۵۱۷	الحديث السادس والستون المسلسل بحرف العين في أول اسم من رواته	۷۰۵
۵۱۸	الحديث السابع والستون المسلسل بحرف النون في آخر اسم كل راو من رواته	۷۰۷
۵۱۹	الحديث الثامن والستون المسلسل بالآخرية	۷۰۹
۵۲۰	الحديث التاسع والستون المسلسل بقولهم في الخلوة سلامة	۷۱۱
۵۲۲	الحديث السبعون المسلسل بختم المجلس بالدعاء	۷۱۳

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۵۲۲	الزيادة الاولى في المسلسل بالسبحة	۷۱۷
۵۲۳	الزيادة الثانية في سند الملتقى النبوي	۷۲۰
۵۲۴	الزيادة الثالثة في سلسلة الباس الخرقة وتلقين الذكر مع طرقها	۷۲۱
۵۲۵	السلسلة الجشتية النظامية القدوسية	۷۲۳
۵۲۶	السلسلة القادرية القدوسية	″
۵۲۷	السلسلة القادرية التميمية	۷۲۵
۵۲۸	السلسلة النقشبندية القدوسية	۷۲۶
۵۲۹	السلسلة 〃 المجددية	۷۲۷
۵۳۰	السلسلة 〃 الآفاقية	۷۲۸
۵۳۱	الطريقة السهروردية القدوسية	″
۵۳۲	السلسلة الكبروية القدوسية	۷۲۹
۵۳۳	السلسلة المدارية	۷۳۰
۵۳۴	الطريقة العلوية العيدروسية وسلسلة لباس الخرقة وتلقين الذكر	″

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۵۳۵	واخذ الخرقة الجنيدية ايضاً	۷۳۶
۵۳۶	طريقة اخرى للسادة العلوية	۷۳۸
۵۳۷	طريقة اخرى	″
۵۳۸	طريقة اخرى	۷۳۹
۵۳۹	طريقة اخرى	″
۵۴۰	واخذ الفقير الجامع الخرقة الفقرية ايضاً	۷۴۰
۵۴۱	دعاء الخاتمة	۷۴۲
۵۴۲	الوصية	″
۵۴۳	اجازة المؤلف لمن ادرك حياته	۷۴۵
۵۴۴	فائدة عظيمة في ذكر اسماء الاعلام الذين اجازوا لمن ادرك حياتهم	۷۴۶
۵۴۵	فائدة عزيزة في ذكر اسماء الاثبات	۷۵۰
۵۴۶	فائدة جليلة	۷۵۳
۵۴۷	خاتمة	۷۵۶

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۵۴۸	تقريظ العلامة الفقيه محمد عبد الرحيم الوانمبادوى دام فيضه	۷۵۷
۵۴۹	تقريظ العلامة محمد تميم الملاسى	۷۵۹
۵۵۰	تاریخ حضرت مولانا جمیل صاحب نواب فصاحت جنگ بہادر دام مجدہ	۷۶۰

خلاصۂ فہرست کتاب مستطاب ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین

مضامین	صفحہ
سلسلۂ تقاریظ علمائے کرام کثر اللہ امثالہم	۱
مقدمۃ الکتاب	۳۹
حصۂ اوّل در ذکر مشائخ مکہ مکرمہ وغیرہ	۴۸
تمہید در ذکر اتصال اسانید شیخ زکریا انصاری و شیخ جلال السیوطی رحمہما اللہ تعالے	۶۸
ذکر مشائخ مدینہ طیبہ علے صاحبہا الصلوٰۃ والسلام	۲۰۷
ذکر مشائخ یمن و دمشق و ہند وغیرہ	۲۲۶
ذکر اشیاخی کہ مؤلف از ایشاں اجازت عامہ روایت دارد	۲۷۰
ذکر اشیاخی کہ مؤلف از ایشاں تلمذ دارد لیکن از ایشاں اتفاق اخذ اجازت نیفتاد	۲۷۴
حصۂ دوم در ذکر اسانید کتب مشہورہ متصل از فقیر تا مصنفین کتب	۲۷۷
سند قرآن حمید تا رب مجید جل شانہ	″
ذکر اسانید کتب تفسیر	۲۸۱
ذکر اسانید کتب حدیث	۳۱۱
سند فقہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ تا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	۴۳۵
اسانید کتب فقہ حنفی	۴۳۹
سند فقہ امام شافعی علیہ الرحمہ	۴۶۸
اسانید کتب ائمۂ شافعیہ	۴۷۰
سند فقہ امام مالک رحمہ اللہ تعالی	۴۸۷
اسانید کتب ائمۂ مالکیہ	۴۸۸
سند فقہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ	۴۸۹
اسانید کتب ائمۂ حنابلہ	۴۹۱
اسانید کتب تصوف	۴۹۴
اسانید کتب اذکار و اوراد	۵۰۱
حصۂ سوم در ذکر احادیث مسلسلات	۵۱۴
سند مصافحہ	۵۳۳
زیادات - سند سبحہ	۷۱۷
سند مدّ نبوی	۷۲۰
سلسلۂ الباس خرقہ	۷۲۱
ذکر سلاسل	۷۲۴
وصیت مؤلف مسکین	۷۳۲
ذکر اجازت کتاب و روایت مرویات مؤلف	۷۳۵
فائدہ عظیمہ	۷۴۶
فائدہ عزیزہ	۷۵۰
فائدہ جلیلہ	۷۵۳
خاتمہ	۷۵۶
تقریظ مولانا عبد الرحیم دام مجدہ	۷۵۸
تقریظ مولانا محمد تمیم دام فیضہ	۷۵۹
تاریخ عالیجناب حضرت نواب فصاحت جنگ بہادر جلیل دامت برکاتہ	۷۶۰

هذا ما قرظه العلامة النبيل الفهامة الجليل المحدث الاعظم الشيخ الافخم الحضرة الواصل الكامل مولانا محمد قيام الدين عبد الباري

ادام الله فيضه الجاري

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده اما بعد فاني لما طالعت هذه الرسالة من اولها الى آخرها وجدتها مشتملة على شتات امور الاسانيد من المسلسلات والمسانيد فقلت سبحان الله كم ترك الاوائل للاواخر وكم وصل العلوم كابرا عن كابر وشكرت الله على وجود مثل هذا الفاضل الا وهو المحدث الجامع الكامل والشيخ الواصل الحضرة العلامة الشيخ عبد الهادي المدراسي الحيدرآبادي حفظه الله وكان له ثم لما امرني ان احدث له حديثا يسميه المحدثون المسلسل بالاولية امتثلت امره واجزت له جميع ما يجوز لي روايته وتصح عني درايته بالشرط المعتبر عند اهل الاثر واوصيه بتقوى الله في السر والعلانية وصلى الله على خير خلقه محمد وآله واصحابه اجمعين

انا الفقير محمد قيام الدين عبد الباري عفا الله عنه ٢٥ ربيع الاول سنة ١٣٤٠

في بلدة حيدرآباد دكن

تقریظ مولانا العلامہ الحبر الفہامہ عین العلم والدرایہ ینبوع الحکم والروایہ شیخ العلماء زبدۃ الفضلاء الحضرۃ الشیخ محمد عبد الجبار ادام اللہ فیوضاتہ فی اناء اللیل والنہار صدر المدرسین بمدرسۃ الباقیات الصالحات الواقعۃ بویلور دار السرور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی ما من علینا بالاسلام وجعلنا من امۃ خیر الانام علیہ وعلی آلہ العظام واصحابہ الکرام الف الف تحیۃ وسلام ماتوالت اللیالی والایام اما بعد فانی طالعت کتاب ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین فقد وجدتہ بحرا مملوا بدرر الاسانید وکنزا مشحونا بجواہر المسانید ما رائیت قط قبل ہذا کتابا جامعا لعلم الاسناد ومقربا للمراد فی رفع الاسناد حیی بہ المصنف العلام الفاضل المتوقد القمقام شمس الواعظین وبدر الکاملین حاج الحرمین الشریفین المتحلی بزیارۃ سید الکونین صاحب القبلتین حبیبنا المکرم صدیقنا المعظم حافظ القران المجید والماہر فی القراءۃ والتجوید واقف اسرار الشریعۃ الغراء حامی

الملة البيضاء فصيح اللسان طليق البيان فى المجالس والنوادى
المولوى محمد عبد الهادى هدى به الله اهل الامصار والبوادى
لله دره ومنه بره فذكر به الطلاب والعلماء الصالحين ان
يجمعوا اسانيدهم ويتبركوا بها وبمشائخهم ولاينسوهم وهذا
هو شكر لنعمائهم وقد قال النبى صلى الله عليه وسلم من لم يشكر الناس لم يشكر
الله املأه بلسانه وكتبه ببنانه الراجى رحمة ربه الغفار
محمد عبد الجبار عفى عنه

تقريظ زبدة الافاضل جامع الفضائل العلامة النبيل الفهامة
الجليل الشيخ عبد الرحيم ادام الله فيضه العميم مدرس
مدرسة الباقيات الصالحات الواقعة بويلور -

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى انعم علينا وعلم ما لم نعلم والصلوة والسلام على
من اوتى بجوامع الكلم والحكم وعلى آله وصحبه الذين هم منار الهداية
والكرم اما بعد فانى لما لعت الكتاب هادى المسترشدين الى
اتصال المسندين الملقب بتقريب المراد فى رفع الاسناد

لمولانا المحدث سلطان الواعظين عمدة الافاضل ۝ وزبدة الاماثل المولوی الالمعی ۝ وحبنا المکرم العالی ۝ الحاج الشیخ عبد الهادی ۝ المدراسی ثم الحیدرآبادی ۝ دامت فیوضاتهم الی یوم التنادی ۝ وصانه الله عن شرور الحساد والاعادی ۝ فوجدته احسن ما صنف فی بابه ولله در المؤلف العلامة کیف اعتنی فیه بجمع سائر اسانیده ومرویاته عن شیوخه العظام کداب علماء السلف الصالحین ۝ والحفاظ المتقنین ۝ واحیا سنة قد امیتت فی هذا الزمان ۝ وترکت نسیا منسیا من علماء هذا الاوان ۝ اللهم تقبل منه قبولا حسنا ۝ واجزه جزاء وافرا موفرا ۝ فارجو من الله تعالی ان یتلقی بالقبول العلماء الکرام ۝ والفضلاء الفخام ۝ وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین ؕ

انا الاحقر عبد الرحیم عفا عنه الکریم مدرس مدرسة
الباقیات الصالحات فی ویلور یوم الاربعاء تاسع عشر
من شهر الجمادی الاخری سنة ثلاث مائة وست واربعین
بعد الالف من الهجرة

تقريظ العلامة الحبر الفهامة اديب عصره فاضل دهره المحقق الكامل الحضرة الواصل مولانا الشيخ محمد عبد الصمد دام الله فيوضاته مدرس مدرسة الباقيات الصالحات الواقعة بدار السرور ويلور

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الرحيم الرؤف بالعباد الذي جعل الاسناد اليه عين الفوز والمراد والانتماء الى غيره نفس الخيبة والابعاد والصلوة والسلام على رسوله سيدنا محمدن المختار المهدي الهاد وعلى آله وصحبه اولى السداد والرشاد اما بعد فاني تشرفت الآن بمطالعة كتاب ملقب بتقريب المراد في رفع الاسناد فما رائيت كتابا مثله في فضله وكماله وكانه لم ينسج احد على منواله صنفه الفاضل اليلمعي والعالم اللوذعي عمدة الواعظين وزبدة الكاملين وبليغ البيان فصيح اللسان شيخنا الموقر المعظم والحبر المبجل المكرم مولينا المولوي الحاج الشيخ عبد الهادي المدراسي ثم الحيدرآبادي لازال متنعما بالنعم والايادي سلك في جمع اسانيده والمرويات مسلك السلف الصالحين الثقات اللهم اجعله خالصا لوجهك الكريم بنبيك الرؤف الرحيم ووفقنا لجميع

المسلمین ٥ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ٥

انا المذنب العاصی ذو القلب الاسعد محمد عبد الصمد نزیل

عند الکمد ٥ احد طلبۃ العلوم للمدرسۃ المسمات ٥ بالباقیات

الصالحات ٥ فی ویلور یوم السبت سلخ شہر الجمادی الاخری

سنۃ ثلاث مائۃ وست واربعین بعد الالف من الھجرۃ

النبویۃ علی صاحبھا الف تحیۃ

تقریظ مولانا الفاضل الکامل الحضرۃ الواصل الشیخ الادیب حبیب الرحمن

الدیوبندی مفتی العدالۃ العالیۃ بحیدرآباد دکن صانہا اللہ عن الشرور والفتن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ٥ والصلوۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمد خاتم

الانبیاء والمرسلین ٥ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ٥ اما بعد فان الاسناد

من الدین ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء وھو من خصائص ھذہ

الامۃ المرحومۃ ٥ وان الفاضل العلامۃ والالمعی اللوذعی خلی القدیم

ومخلصی الصمیم مولانا الشیخ عبد الھادی ٥ المدراسی الحیدرآبادی

حفظہ اللہ تعالی اعتنی بجمع اسانیدہ ومروایاتہ داب العلماء المتقنین

والحفاظ النقادين في رسالته هادي المسترشدين فجمع فيها واوعى واتى فيها من اسانيد المشائخ ما يشفي غلة الصدور وقد طالعتها من اكثر المواضع فوجدتها كاسمها حاوية لمهمات الاسناد هادية للطالبين الى سبيل الرشاد جزاه الله عنا وعن جميع المسلمين خيرا وقد اقترح مني ذالك الفاضل الكريم مع علو قدره وسمو مكانه ان اجيزه بالحديث المسلسل بالاولية وهو الراحمون يرحمهم الرحمن تبارك وتعالى ارحموا من في الارض يرحمكم من في السماء فاجزته كما اجازني به الامام الهمام قدوة علماء الاسلام الحجة الرحلة سند المحدثين وخاتمة المحققين قطب العالم سيدي وسندي مولانا الشيخ رشيد احمد الكنكوهي قدس الله سره وافاض علينا من بركاته عن مشائخه الاعلام قدس الله اسرارهم وانا العبد الضعيف حبيب الرحمن الديوبندي العثماني كتبته يوم الخميس لاربعة وعشرين من جمادى الثانية سنة اربعين بعد الف وثلثمائة حين كنت نزيلا ببلدة حيدر آباد

تقریظ مولانا العلام قدوة العلماء الکرام الفاضل الاجل الشیخ الاکمل محمد یعقوب شیخ الحدیث وصدر المدرسین بالمدرسة النظامیہ

لازالت فیوضہ فی کل بکرة وعشیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی

اما بعد فقد طالعت الکتاب الکاتبین للعلام عبد الھادی مدظلہ العالی ھادی الطالبین الی مسلسلات النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم وھادی المسترشدین الی اتصال المسندین الملقب بتقریب المراد فی رفع الاسناد جد واجتھد المؤلف العلام فی سعیہ فی الکتابین غایة الاجتھاد فی تالیفہ وتنقیحہ ھمتہ العلیة الکلام فی تصحیح الاسناد احسن فی الدین القویم وھو مخصوص بھذہ الامة جعل اللہ ھذہ الامة وسطا لیکونوا شھداء علی الناس الاسناد کالجبال تکون اوتادا للارضین خصوصا مسلسلات الاولیات بالنبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم جمعت فی سلک واحد فی ھذا الکتاب ھی احسن الترتیب فی الجمع والانتخاب ھی من اللطیفة العجیبة

ومن حسن الاتفاق انہ اختار سبعین حدیثا تاسیا لما اختار موسی قومہ سبعین رجلا لمیقات ربہ هی من جودۃ طبع المؤلف العلام کما اجتهد بالکتابۃ القلمیۃ لا بد لہ ان یجتهد فی اداعۃ طبعہ لیکون لہ فی اثرہ وعقبہ العمل الصالح والاحسان فی مرور الدهور والازمان وعلی اللہ التکلان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔

نمقہ العبد الکئیب محمد یعقوب عفا اللہ عنہ صدر مدرس مدرسہ نظامیہ

تقریظ مولانا العلامہ الحبر الفهامہ جامع المنقول والمعقول الحاوی علی الفروع والاصول العالم الاجل الفاضل الاکمل ابی الفیض وابی الفضل السید محمد مخدوم الحسینی الحسنی المدرس والمفتی بالمدرسۃ النظامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الهادی الی سبیل الرشاد۔ والصلوۃ والسلام علی عبدہ الهادی بخیر الارشاد سیدنا ومولانا محمد الموعود بالبعث فی المقام المحمود للشفاعۃ یوم التناد وعلی آلہ واصحابہ خیر المتادین

بآداب السالكين مسالك السداد وخير المنتسبين اليه بافضل الاسناد

الى ما بقيت سلاسل النسبة والاستناد اما بعد فقد تصفحت الكتاب

المستطاب هادى الطالبين الى مسلسلات النبى الامين المعروف

بمسلسلات المسكين وتفحصت هادى المسترشدين الى اتصال المسندين

الملقب بتقريب المراد فى رفع الاسناد للعالم العابد الناسك الزاهد

الواعظ الراشد اشرف الحاج مولانا المولوى ابوسعيد محمد عبد الهادى

متع المسلمين بطول بقائه ربه ذو الفضل والايادى فوجدتهما كاسميهما

هادى الطالبين وهادى المسترشدين لان المؤلف العلام جمع فيهما

الاحاديث والاخبار العلية والمسلسلات الجلية مثل المسلسل بالمشابكة

والمصافحة والاولية وغيرها الى ختم المجلس بالدعاء فبجمع هذه

المسلسلات وروايه اتصال المسندات المرويات صار المؤلف

الجامع حريا جديرا وحقيقا مستحقا بدعاء خير البرية عليه الوف الوف

التحية كما روى عن ابن مسعود رضى الله تعالى عنه قال سمعت

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نضر الله امرء سمع منا شيئا

فبلغه كما سمعه فرب مبلغ اوعى من سامع رواه ابوداؤد والترمذى

وابن حبان فی صحیحہ الا انہ قال رحم اللہ امرأ وقال الترمذی حدیث حسن صحیح وروی عن ابن عباسؓ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم ارحم خلفائی قلنا یا رسول اللہ ومن خلفائك قال الذین یاتون من بعدی یروون احادیثی ویعلّمونھا الناس رواہ الطبرانی فی الاوسط فجعلہ اللہ وجعلنا من خلفاء خاتم النبیین المرحومینؑ من ربّ العالمینؑ وحشرنا فی زمرتہ واوردنا حوضہ وسقانا بکاسہ ورحم اللہ امرأ سعی فی طبع ھذہ التالیفات اللطیفۃ والمسلسلات الشریفۃ ونشرھا واشاعتھا قولا وفعلا وجعل سعیہ مشکورا واجرہ جزاء موفورا وذنبہ مغفورا واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علیٰ خیر خلقہ سیّدنا ومولانا محمد واٰلہ واصحابہ اجمعین مادام ربّ العالمین ﷲ

قررہ ببیانہ وحررہ ببنانہ خادم العلوم من الافتاء الدینی

ابوالفضل والفیض السیّد محمّد مخدوم الحسینی الحسی

القادری النظامی نسبا ومشربا والحنفی مذھبا عاملہ اللہ

بفضلہ السّامی وحماہ بفیضہ الحامی

۲۵ شوال ۱۳۴۶ ہجری

تقريظ العلامة النبيل الفهامة الجليل الداعي الى الله بلسانه واركانه الصادق في ذالك المورع في جميع ازمانه تقبيته السلف عمدة الخلف الصالح الاسمى والبركة العظمى مولانا الحبيب احمد البرزنجي

ادام الله فيوضاته الى يوم الدين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي اورث الكتاب من اصطفى من عباده السابقين بالخيرات باذن الله والصلوة والسلام على حبيبه الذي بلّغ وامر الشاهد ان يبلغ الغائب وعلى آله واصحابه الذين امتثلوا امر رسول الله فبلغوا في الارض ادانيها واقاصيها علم الله ورسوله مسندا الى رسول الله صلى الله عليه وعلى آله واصحابه اما بعد فان مما خص الله به هذه الامة هو علم الاسناد وفي هذا فليتنافس المتنافسون فانه من اعظم الموهوبات الالهية للامة المحمدية وهو قوائم العلم الى وميزانه ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء كما قاله الامام ابن المبارك وليس لاحد من الامم كلها قديمها وحديثها منذ خلق الله آدم اسناد موصول ولا امناء يحفظون آثار نبيهم وانساب

خلفهم سواهذه الامة كما قال محمد بن حاتم المظفر ابو حاتم الرازی
حتی بلغوا فی فحص الاسناد والبحث عنه الی الغایة القصوی بان
حدثوا عن الثقة المعروف فی ازمنتهم بالصدق والامانة عن مثله حتی
تتناهی تحدیثهم ثم بحثوا اشد البحث حتی عرفوا الاحفظ فالاحفظ و
الاضبط فالاضبط والاطول مجالسة لمن فوقه ای شیخه ممن کان
اقصر مجالسة ثم کتبوا الحدیث من عشرین وجها واکثر لکی یهذبوا
الحدیث من الغلط والزلل ولیضبطوا حروفه ولیعدوه عدا اوقد
جعلهم هذا العلم الشریف رحالة فی الارض جوالة سیارة بلغوا
فی الارض حیث بلغ الاسلام فکان التاریخ والجغرافیا فی مطاوی
علمهم هذا ولکنهم لما اخلصوا نیاتهم لهذا العلم الشریف ولم یکن
فی قلوبهم الا الخشیة التی یسعها الله تعالی شیئ من الوقعة لشیئ من
اشیاء الدنیا او کان من علومها وفنونها وما کان رضاهم واطمینانهم
الا بالله تعالی وحاشاهم ان یطمئنوا بالدنیا ویرضوا بها فلهذا
لم یرض قلبهم العلوی الالهی بشیئ من هذه الدنیویات السفلیات
وان کانت متعلقة باذیال علمهم الشریف فترکوها لغیرهم وحصروا

انفسهم فی سبیل الله لهذا العلم الشریف حتی احکموا دین الله القیم
به فاستوی العلم علی سوقه فی حدود سنة ثلثمائة فاخذ الخلف
هذا العلم عنهم کاملا میسرا وکان لهم المثل الاسنی فی الدنیا والعلیا
فاقتفی الخلف من ائمة العلم والدین آثارهم فی هذا العلم النفیس
وانتسبوا فی علمهم ودینهم اخذا وتحصیلا الی کبرائهم حتی حصل
لهم علو الاسناد وانتهی علمهم الی مجتهدی هذا العلم ومجاهدیه
فبطریقهم وصل علمهم ودینهم الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
منهم العالم الکامل والقدوة الفاضل الذی شاع علمه
فی الحاضر والبادی المولوی الحاج الواعظ محمد عبد الهادی فانه
من فرسان هذا الوادی فی علمه الغزیر بالمعارج العالیة الاسنادیة
حتی استقرت الی عرشه الاعلی النبوی هو المنتهی فیاله من علم مثله
کشجرة طیبة اصلها ثابت وفرعها فی السماء تؤتی اکلها کل حین
باذن ربها

١٩ ذو الحجة سنة ١٣٢٦

العبد الملتجی حبیب احمد برزنجی

تقریظ العلامہ الحبر الفہامہ الفاضل اللبیب الادیب الاریب فصیح اللسان طلیق البیان مولانا الحافظ الحکیم عنایۃ اللہ خان ادام اللہ فیضہ العالی مادامت الایام واللیالی۔

الحمد لولیہ والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ

امابعد فانی رائیت کتاب ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین وقرأت اکثر من احادیثہ فوجدتہ من الاعاجیب فی فن الحدیث مارائیت قط قبل ذالک بہذا الاسلوب کتابا فیہ فللہ درہ مولفہ الذی اجاد فی تحقیقہ وبذل الجہد فی تدقیقہ اورد فیہ مسلسلات الاحادیث متنوعۃ الاحادیث کما ان روی عن شیخہ الحنفی فاخذ الاحناف فی جمیع سندہ کابرا عن کابر وھکذا شافعیا عن شافعی ومالکیا عن مالکی وحنبلیا عن حنبلی وحافظا عن حافظ وصوفیا عن صوفی وشاعرا عن شاعرہ ھکذا اورد مسلسلات الاحادیث بعجائب الاسلوب فی اسانیدہ لو اطلعت علیہ لملئت منہ فرحا وانبساطاہ ولو قلبت اوراقہ تجدہ مملوا من الاکسیر الاحمر رموزا ونکاتا بارک اللہ المؤلف فی عمرہ وحیاتہ ومتع اللہ

المسلمين بطول بقاءه ومديد ثباته وهو مولينا ومولى المسلمين عالم الشريعة شيخ الطريقة محقق الحقيقة عارف معارف النبوة والاولية وحيد الدهر قدوة العصر الجحاح الحسيب اللوذعى المصقع المتهجد الشهم الغشمشم الواعظ الدال على الحسنات ومكارم الاخلاق الداعى الى الخير من سنن سيد الموجودات محى السنة قامع البدعة خادم الملة المصطفوية مقتدى الوقت للحاضر والبادى مولينا الشيخ عبد الهادى هدى الله تعالى به المسلمين هداية التوحيد وماحى رسوم الشرك المبيد ط

وانا العبد الضعيف الحليم عنايت الله خان عفا الله عنه ما جنى فى دنياه بالتعلق عن ماسواه

ايضاً وله

الحمد لوليه والصلوة والسلام على نبيه **اما بعد** فانى رائيت كتاب هادى المسترشدين بحصصه الثلاث من تذكرة الشيوخ الكرام واتصال اسانيد الكتب المشهورة من التفاسير وكتب الحديث والفقه من مذاهب الاربعة الحنفية والشافعية والمالكية والحنبلية

الی مصنفیها العظام واسانید المسلسلات الی النبی الامین سید
الموجودات وقرأت من بعض مقامات الکتاب فوجدته من اعاجیب
موروداته وابلغ بیاناته وبذل جهد المصنف العلام فی حضرة
شیوخه ببسط ذیوله عند کرام الناس بابابابا وطول قعوده علی
رجلیه فی مجالس هذه الابرار ادیاادبا وحضوره فی اوقاتهم کصغار
الناس عند عظام الناس فجاء بکم من اللآلی المتلالیه والیواقیت
الغالیه فوضع بین ایدینا افادة خیر المنزلین بلااعاده وافاضة
خیر المخلصین بلا استفاده فبشری للطالبین الذین ماتحرکوا
من مقامهم وصلوا الی هذه النعمة غیر مترقبین وفازوا غیر مجتهدین
فهذه التذکرة تذکرة اولی الالباب مجالسهم خیر المجالس وابوابهم
خیر الابواب - ذکرهم یورث محبة محبوب رب العلمین واتباع
سنن سید المرسلین ورضاء رب العباد من الحاضر والباد -
اجاد المصنف العلام بغایة سعیه فی تحقیقه وبذل جهده فی
احسن تدقیقه وخاصة ماورد فی مسلسلات الاحادیث متنوعة
الاسانید کما ان روی عن شیخه الحنفی فاخذ الاحناف فی جمیع

دفع دخل مقدر ۱۲ منه

سندہ کابرًا عن کابر وھکذا شافعیا عن شافعی ومالکیا عن مالکی وحنبلیا عن
حنبلی وحافظا عن حافظ وصوفیا عن صوفی وشاعرا عن شاعر
ھکذا اورد مسلسلات الاحادیث بعجائب الاسلوب فی اسانیدہ
لو اطلعت علیہ لملئت منہ فرحا وانبساطا ولو قلبت اوراقہ
تجدہ مملوا من الکبریت الاحمر رموزا ونکاتا بارک اللہ المؤلف
فی عمرہ وحیاتہ ومتع اللہ المسلمین بطول بقائہ ومدید
ثباتہ وھو مولینا ومولی المسلمین وھادی المسترشدین عالم
الشریعۃ شیخ الطریقۃ محقق الحقیقۃ۔ عارف معارف النبوۃ
والالوھیۃ۔ وحید الدھر قدوۃ العصر الواعظ الدال علی
الحسنات ومکارم الاخلاق الداعی الی الخیر من سنن سید
الموجودات محی السنۃ قامع البدعۃ خادم الملۃ المصطفویۃ
مقتدی الوقت للحاضر والبادی مولنا الشیخ محمد عبد
الھادی ھدی اللہ تعالی بہ المسلمین ھدایۃ التوحید
ومحا بہ رسوم الشرک المبید۔
وانا العبد الضعیف الحلیم عنایت اللہ خان عفا اللہ عنہ ما جنی من دنیاہ بالتعلق عما سواہ

تقریظ مولانا العلامہ الحبر الفہامہ عمدۃ علماء الزمان السابق بین الاقران المکرم المحترم محمد تجمل حسین خان الکوفاموی المدرس دام فیضہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الملک الوہاب والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ سیدنا محمد المبعوث علی الکافۃ المنعوت بفصل الخطاب وعلی آلہ واصحابہ الذین ہم خیر آل واصحاب۔ اما بعد فانی طالعت من کثیر مواضع کتابین للعلامۃ الفہامۃ الفاضل النحریر العریف الشہیر الجامع لعلوم الشرعیۃ البارع فی الحدیث والعربیۃ عمدۃ الواعظین وزبدۃ العلماء العاملین مولانا الحاج محمد عبد الہادی امتع اللہ ببرکاتہ کل حاضر وبادی۔ ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین الملقب بتقریب المراد فی رفع الاسناد۔ وہادی الطالبین الی مسلسلات النبی الامین۔ جمع فیہما اسانیدہ الی الجوامع والمسانید۔ واورد مسلسلاتہ ومرویاتہ۔ فوجدتہما احسن کتب صنفت فی ہذا الباب فیہما فوائد کثیرۃ نافعۃ لاولی الالباب فجزاہ

الله تعالی خیرا لجزاء عنی وعن جمیع المسلمین والحمد للہ رب العلمین

وانا العبد الفقیر الی ربہ المنان تجمل حسین خان آں یما غفر اللہ لہ وللاسلاف

تقریظ السید العارف المتحقق بالاسرار والمعارف العلامۃ الفاضل

حسن الاخلاق والشمائل الحضرۃ الشیخ السید محمد رشید القادری

البغدادی متع المسلمین بطول بقائہ ربہ ذو الایادی خطیب

ملہ مسجد بجیدر آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الامین سیدنا

محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین ۔ اما بعد فانی طالعت من بعض

مواضع الکتابین الجلیلین ہادی المسترشدین وہادی الطالبین

الذین حاویین لعلم الاسناد ومسلسلات النبی الامین للعالم

الزاہد الواعظ الراشد الدال علی مکارم الاخلاق والحسنات

الداعی الی سنن سید الکائنات محی السنۃ قامع البدعۃ

خادم الملۃ المصطفویہ صاحب الاخلاق المرضیہ عمدۃ الاقران

الذی للواعظین سلطان مولانا الحاج القاری محمد عبد الهادی
المحدث الحیدرابادی متع المسلمین بطول حیاته ربّه ذو الایاد
فوجدت هذین الکتابین ما احد سبقه فی مثلهما فی هذا الباب
اورد المؤلف فیهما فوائد کثیرة نافعة لاولی الالباب فلله در
المؤلف العلام وجزاه الله تعالی خیر الجزاء عن اهل الاسلام ه
الراقم خادم العلماء العاملین السید محمد رشید البغدادی القادری
ربیع الاخر سنة ١٣٤٧ھ

تقریظ العالم النبیل الفاضل الجلیل منور الحوالک والظلام مولانا
الحاج ابی المکارم محمد عبد السلام الهزاری والکرنولی صدر المدرسین
بالمدرسة العربیة بها

مبسملاً ومحمدلاً ومصلیاً ومسلماً

الحمد لله الذی نور السماء بکواکب الثوابت والسیارات - وزین
الارض باقمار الکمالات - وشموس البراعات - والصلوات
الزاکیات والتسلیمات العاطرات علی واسطة هذا النظام

المطرب الاتقن - وعلى آله وصحبه الذين اقتفوا آثره على الطريق
المعجب الاحسن وبعد فانى طالعت هذه الرسالة السامية
والحديقة الزاهرة المسماة بهادى المسترشدين فوجدت نكاتها
مستبشرة ضاحكة - ودقائقها مبتهجة باسمة - فتكاد القلوب
تشرق بهذه المناظر الجميلة المعجبة - وبالصفات المطربة
البهجة - لعمرى جمال خرائد ازهارها مغناطيس لقلوب
البارعين - وحسن نواهد اثمارها عقار لعقول الفاضلين -
فترى وجوه حسانها باسمة - والخدود ناضرة - والقدود
مائسة - والعيون ناعسة - والمسرات بروئيتها تدخل على العقول
من ابواب الحواس الظاهرة والباطنة فشكر سعى مؤلفه المولانا
الحاج عبد الهادى - وصب عليه مالا تحصى من الايادى -
بحرمة النبى وآله بحار المكرمات والغوادى -

كتبه احقر الانام ابو المكارم محمد عبد السلام سليم

هزاروى

تقريظ علامة الدهر فهامة العصر عمدة العلماء زبدة الفضلاء معظم كل شيخ وشاب الحضرة العلامة الشيخ سالم باحطاب الشافعي دام مجده شيخ الشافعية بالمدرسة النظامية۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الملك العلام۔ والصلوٰة والسلام على خير الانام۔ سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم الهادى الى يوم القيام۔ وعلى اله واصحابه الذين نهجوا نهجه بالكمال والتمام۔ وبعد فان الفاضل المحترم۔ حميد الخصائل والشيم۔ المولوى عبد الهادى۔ سلمه البارى۔ اتى لديّ بكتابه هادى المسترشدين الى اتصال المسندين للتقريظ ولكن لم تمكنى مطالعته لاسباب عرضت فلذلك اعتمدت على تقريظ الفاضل الجليل۔ والعالم النبيل المولوى محمد يعقوب صدر المدرسين بالمدرسة النظامية فوافقته عليه فجزى الله كل من اتى منهما خير۔ وجنبه كل ضير۔ املاه المفتقر الى رحمة ربه الوهاب

الشيخ سالم باحطاب شيخ الشافعية بالمدرسة النظاميه

حرر ۲۵ رمضان ۱۳۴۸ھ

تقریظ العلامة الادیب الفهامة اللوذعی الاریب مقتدی الوقت للحاضر والبادی مولانا الشیخ عبد اللہ العمادی ناظر الکتب المذهبیة الدینیة بدار الترجمة السرکار العالیه۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وبارک وسلم کفی بالحدیث شرفاً ان موضوعه ذات النبی صلی اللہ علیه وسلم وصفاته ومن تخرج فیه واسند الی نبیه النبیه صلوات اللہ علیه سیدنا عبد الهادی الحیدرآبادی جعل اللہ سعیه مشکوراً ولقاه نضرة وسروراً فقط لثلاث خلون من ذی القعدة سنه ۱۳۲۷ھ

عالم

تقریظ واقف رموز الشریعة کاشف اسرار الحقیقة العلامة المحقق والفهامة المدقق الحضرة الفاضل الماهر الادیب الاریب الباهر مولانا محمد عبد القادر الصوفی واعظ سرکار نظام ادام اللہ فیوضه الی یوم القیامة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی یستند الیه کل من یستند ویستند الهادی

الذی یهتدی الیه کل من یهتدی و یرشد والصلوة والسلام
علی النبی الامجد سیدنا و مولانا محمد و علی اله و اصحابه هداة الشرع
المتین والدین الممجد الی امد لا یحد و لا یحد اما بعد فقد طالعت
الرسالة الملقبة بتقریب المراد فی رفع الاسناد فوجدتها غایة
فی تحقیق مسئلة الاسناد و تنقیح مبانیها و توضیح مبانیها و تقریب
اسبابها و شرائطها الی الاذهان و لا سیما فی کونها حاویة فی الباب لجمیع ما یراد و اما المسند الیه
الحقیقی فی باب الاسناد فهو الذات الواحد الاحد رب العباد
لانه منه بدأ هذا الامر باظهار کما لاته و انتهی الی حضرة الانسان
الکامل والمرءة المحمول الحامل لذاته و صفاته و کذلک کل واحد
من المرکبات والبسائط فی طریق الوصول الی المجرد المحض ذرائع و وسائط
واسباب و معدات و شرائط لا یصل احد منها الی منتهاها الا بالاسناد
بها والاسناد الیها فهو مراد قوله تعالی وابتغوا الیه الوسیلة فی باب
الرشد والتعلیم والهدایة والارشاد فمنه بدء و الیه یعود و هو المبدء
والمعاد و اما هذا الامر الجلیل الفخیم فقد خصه الله الجلیل العظیم
فضلا و کرما منه للامة المرحومة امة نبیه الکریم علیه افضل
الصلوة والتسلیم فما عند النصاری والیهود و لا عند المجوس والهنود

شيئا من هذا الامر ليشد ازرهم ويقوى امرهم فهم فى هذا الباب
حيارى وفى ميدان التمحيص والتنقيد سكارى لا تجدهم فى طرق
التنقيد الا كحاطب الليل بل تجدهم عن الصراط السوى يميلون
الى الاعوجاج كل الميل فلله در المصنف العلامة الفهامة
الذى من على اهل الزمان باحسن الايادى اعنى مولانا المولوى
محمد عبد الهادى المدراسى ثم الحيدرآبادى فشكر الله سعيه
الجميل وبارك فى حياته وفيوضاته العلمية والعملية الى يوم
التناد فانه قد جمع فى هذا الكتاب مع انه مختصر موجز ولكنه بحر قد
اندمجت فى الجامع تباين اسنادات مشائخ العظام فوائد
جليلة وعوائد جميلة لا توجد فى نميقة مختصرة السلف فضلا عن
الخلف الا فى المطولات بعد مطالعة كثيرة وجهد بليغ وحمل
المشقة الخطيرة وارجو من الله تعالى لها بعد ان تحلت بحلية
الطبع ليميل اليها الطبع ميل الفراش الى الشمع وليس فى وسعى
ان اسع حق مدحها ومدح مصنفها الا ان اختم بالدعاء اللهم
اجعلها تذكار المصنفها ومصباحا لسالكى طرق الرشد والارشاد

امین آمین بالنون والصاد وصلے اللہ علیہ وسلم علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ الامجاد۔

حررہ الفقیر الحقیر المفتقر الی اللہ الغافر محمد عبد القادر
واعظ سرکار نظام ٢١ ربیع الثانی ١٣٢٧ھ

تقریظ العالم النبیل الفاضل الجلیل مولانا محمد غوث الترفاتوری المقرر للاسلامیات العربیۃ والفارسیۃ بمسلم ہائی اسکول ببلدۃ مدراس ادام اللہ فیوضاتہ الی یوم یقوم الناس ۔

ھو اللہ الحکیم العلیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ امابعد فاقول ان الکتاب الموسوم بہادی المسترشدین الی اتصال المسندین للفاضل الجلیل المحقق المتقام والحافظ النبیل المدقق الصمصام مولانا الھمام البارع المولوی عبد الھادی المدراسی الحیدرآبادی لقد وصلنی من معرفۃ بعض الخلان وطالعتہ فی بعض اھم مقاماتہ حسب الدعۃ و للہ درہ المصنف انی وجدتہ

جامعاً ليواقيت علم الاسناد فكانه شمس بازغة تتلألأ انوارها
وعين نابعة تنشق منها انهارها فاين طلاب العلوم المشتاقين
الى الاستناء منها - فبادروا من حيث هممكم العليا -
قصيدة فى شأن ذالك التصنيف الانيق الغطريف وسمو كمال
المصنف دامت بركاتهم -

فيا قدوة العلماء رأس الاخاخم — لقد فقت بالامجاد لعبد المكارم
دعا الناس عند الوعظ خير المصاقع — واصبحت فى الاقران اهل الكرائم
فطالعت ما صنفتم من مجلة — لقد فزتم فيها بقصوى العزائم
ولاشك ان السعى هذا مبارك — فانتما مه يرجى بافضال راحم
وجدناك فى اعلاء حق مجاهدا — لحبر بقصد النشر للدين جازم
لدى الخطبة ارتاع العدى الذى ذرعهم — وقد اثرتهم نحو وقع الصوارم
اقمت عماد الدين اظهرت سره — على الامة المرحومة من مراحم
كثير من الخطباء للنصح ابلغوا — قدمت فريدا حيث اجلى المكارم
تقمعت اس البدعة والغواية — من العلم والعرفان للجهل هادم
قد استرحم العاصى الى الله دائما — كعبد من العصيان فى الذنب نادم

فیا ارحم العباد ارحم یا حمد	فزعنا علی النفس بکل المظالم

حرره افقر العباد الاحقر محمد غوث التوفانوری احد متعلمی الکلیۃ العربیۃ الاسلامیۃ الشہیرۃ الدیوبندیۃ والمقرر للاسلامیات العربیۃ والفارسیۃ بمسلم ہائی اسکول ببلدۃ مدراس یوم الخمیس لثلاثین من جمادی الثانیۃ سنۃ سبع واربعین وثلاث مائۃ بعد الالف۔

تقریظ العلامۃ الجلیل الفہامۃ النبیل مولانا محمد صدیق البہاری دام فضلہ نظماً حین کان نازلاً فی بمبئی مع مولانا الی الکلام ازادامت فیوضاتہم

الحمد للہ عظیم الشان	رب الموالی المنعم المنان
الواحد الصمد الذی ہو لم یلد	الواجب والخالق الاعیان
معطی البریۃ کل شیئ خلقہ	ووجودہ بالروح والجسمان
شتان بین وجودہ ووجودنا	لیسا ہما واللہ یتحدان
ثم الصلوۃ مع السلام علی الذی	ہو صاحب المعراج والاحسان
بلغ السموات العلی بکمالہ	فی ساعۃ اولحظۃ او آن

وعلى الذين هم الصحابة كلهم
محي رسوم العلم والاتقان

خير الخلائق خلقة وخلائقا
اهل التقى والمجد والايمان

وبعد فهذا كتاب اول
في جنس الفاظ ونوع معاني

فيه اتصال المسندين برفعهم
بعضا الى بعض بحسن بيان

قد زين الاسناد فيه مسلسلا
احدا الى احد كعقد جمان

هو من تصانيف النبيل الفاضل
اللوذعي ذي قاطع البرهان

هو عبده الهادي بليغ بالغ
والمرجع بهداية الخلان

لازال مسرورا بسر قلبه
ما هزت الاوراق في الاغصان

هذا تقريظ لائق للعالم الفطن الخبير والاديب البصير مولانا السيد
عبد الرحمن الراولفندوي

الحمد لله الذي عطى لنا شرف الهدى
البارئ الحق الذي القى بنا حب العلى

فرد قديم ناصر عدل لطيف ناصر
اسناده متعارف بين الخلائق والورى

قد اخبر الانسان مما قبله من قدره
ذاتهم مما بعده انظر بمفهوم الضحى

لا ريب في اخباره لا ريب في انذاره
لا ريب في اسراره ما بين جمع الانبيا

قد خص منهم من اتی من بعدهم بالاصطفا — اعنی حبیب الکبریا خیر الوری نور الهدی

اصحابنا کانوا هداة الناس فی احوالهم — لا شک فی اسنادهم کانوا کنجم فی السما

اقوالهم قول النبی افعالهم فعل النبی — احوالهم حال النبی اسرارهم بدر الدجی

استمسک القوم التقی من جاءهم فی قرنهم — بالسنة المشروعة لا شک فی اثباتها

حتی کذا من قرنهم اعدادا الی هذا الزمان — جاءت الینا طبقة من طبقة من مصطفی

من ادرک الطبقات منهم او سعی من خلفهم — قد ادرک الانوار من مشکوة فیض المجتبی

منهم اریبا مشفقا او مخلصا لی صادقا — او متقیا عالما متشرعا مستبصرا[٥١]

من عبد هادی اسمه اخلاقه معروفة — اشیا خذ مشهورة[٥٢] لاشک فی اسنادها

من ادرک الاخبار منهم بالشروط الکاملة — کل سعوا اولا الی رشد النبی المقتدا

[٥١] او باعتبار زهد القناعة والخلوة علی سبیل الجمع ۱۲
[٥٢] ای جامع ضمیر المونث باعتبار الصغر والصفة بتاویل الجماعة ۱۲

هذا ما قرظه العلامة الحبر الفهامة عین العلم والدرایة ینبوع الحکم والروایة مولانا الاعظم مقتدانا الافخم الشیخ الفاضل الواصل الکامل المولوی محمد حسن الطونکی مؤلف معجم المصنفین ادام الله فیوضاته الی یوم الدین

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی بعث النبی الامی وعلم به القرآن وامر الناس باقتدائه

وارسل رسوله الكريم بدين الحق ومكارم الاخلاق وجعل لنا فيه اسوة
حسنة اما بعد ان علم الاسانيد من خصائص هذه الامة المرحومة
ومزاياها التي خص الله تعالى بها علماء هذه الامة صيانة لدينه و
حفاظة لاسوة نبيه الكريم صلى الله عليه وسلم، مضى ما مضى من الايام
وخلت ما خلت من الدهور الى من قرن الى قرن، وقد كسدت اسواق
العلوم الدينية وانطفأت مشارق انوارها، حتى لا يوجد في هذا الزمان
عالم يعتنى بالاسانيد وعلومها كما كان يعتنى بها اسلافنا الكرام ولكن
الله حافظ لسنن نبيه، واحكام دينه كما قال انا له لحافظون. فخلق
في كل الزمان والدهور رجلا من رجال دينه يشيد به بنيان علوم
دينه، فالله تبارك وتعالى خص به في هذه الايام العلامة الفهامة
الشيخ عبد الهادى المدراسى الحيدرآبادى فجمع اسانيد الحديث
واتى باحسن ما امكن له جزاه الله تعالى ونفع به الاتى من بعده
والحاضر بين يديه - امين - والله ولى التوفيق يوفق من يشاء بما يشاء

محمود حسن غفر الله له ولوالديه واليهم احسن - ١٨ ربيع الثانى سنة ١٣٥٢ھ

تقريظ العلامة الفهامة مولانا الفاضل الحاج السيد عبد القادر الموسوى ادام الله
فيوضاته

احمدُ اللہ العظیم واصلی واسلم علی نبیہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ ومحبیہ واتباعہ ذوی الشان الفخیم فقد طالعت الکتاب المسمی بہادی المسترشدین الی اتصال المستندین الملقب بتقریب المراد فی دفع الاسناد للعالم الفاضل الواعظ الحاج عبدالہادی سلمہ ربہ والایادی بجمیعہا فوجدتہ کاسمہ ہادیا للمسترشدین جمیعا فجزی اللہ تعالی مصنفہ عن جمیع المسترشدین منہ جزاء کبیرا واجرا کثیرا ط

وانا المفتقر الی فضل اللہ المجید ورسولہ الحمید السید حبیب القادری الموسوی کان اللہ لہ وبہ تعالی

تقریظ عالم عامل فاضل کامل مولانا الحافظ المولوی غلام محمد صاحب

ادام اللہ فیوضاتہم فی الیوم والغد خطیب مکہ مسجد مدرس مدرسہ نظامیہ

کتاب مستطاب ہادی المسترشدین تالیف فاضل اجل واعظ بے بدل حاجی حافظ مولانا مولوی عبدالہادی صاحب کے بعض مقامات مطالعہ میں آئے۔ واقعی یہ کتاب ایک قابل قدر چیز ہے۔ مولف فہام کی عرق ریزی قابل داد ہے۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء

نظم

وہ بات کیا پسند ہو جو بے دلیل ہے
اثبات مدعی کی یہی اک سبیل ہے

ارشاد مصطفیٰ سے تجاوز نہ چاہیے
فرمان یونہی حضرت رب جلیل ہے

قرآن بھی سمجھ نہیں سکتے ہیں بے حدیث
قائل ہے اِس بیان کا جو مرد نبیل ہے

لیکن حدیث کیلئے اسناد ہے ضرور	اسکے سوا حدیث بھی اک قال قیل ہے
موضوع وہ حدیث ہے جسکی سند نہ ہو	اصحاب فن کے پاس یہ حرف دخیل ہے
اسنادیں لکھی ہے جو یہ بے بہا کتاب	ہو جسقدر ثنا سے مؤلف قلیل ہے
دنیا میں ذکر خیر مؤلف سے ہے پائدار	عقبیٰ میں اُنکے واسطے اجر جزیل ہے
یارب ہو جلد طبع یہ نایاب یادگار	تو کار ساز خلق ہے سبکا کفیل ہے

المرقوم ۲۷ محرم ۱۳۴۷ھ روز دوشنبہ

خاکسار - غلام محمد خطیب مکہ مسجد

تقریظ مولانا المحدث السابق بین الاقران - العلامۃ الادیب الحکیم عبدالرحمٰن السہارنفوری

احقر نے ہادی المسترشدین فی الاسناد کا جابجا سے مطالعہ کیا مصنف علّام کی محنت اور عرق ریزی کی جسقدر تعریف کیجائے وہ کم ہے مصنف نے نہایت قابلیت سے اس مجموعہ کو مرتب کیا ہے - ابتدا میں رفع اسناد کی غرض سے مشہور مفسرین اور محدثین کا تاریخی تذکرہ بھی کیا ہے - اور اُن کے ضروری و دلچسپ واقعات کو بھی کہیں کہیں زیب قلم کیا ہے جس سے کتاب کی یبوست میں ایک حد تک کمی آگئی اور مذاق عصریہ کے لحاظ سے بھی قابل قدر ہوگئی اسکے بعد مولٰنا موصوف نے شتر احادیث

مسلسلات کا مع رواۃ و مشائخین کے ذکر کیا ہے جس سے اس فن کی قدر و قیمت اور علوم رتبت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اگر یہ کتاب کسی صاحب خیر یا سرکار کی مدد سے طبع ہو جائے تو امید ہے کہ بہت لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچیگا۔ فقط۔

حکیم عبد الرحمن سہارنپوری

مجھکو بھی اس سے اتفاق ہے۔ فقط۔ جناب حکیم صاحب مرحوم کی رائے سے مجھے بھی اتفاق ہے

عبد الحی عفی عنہ
پروفیسر دار العلوم حیدرآباد دکن

عبد اللطیف
پروفیسر تفسیر دار العلوم حیدرآباد دکن

تقریظ عالم باعمل فاضل بے بدل حامی دین متین متبع سنن سید المرسلین مولانا الحافظ غلام محمود صاحب ادام اللہ افاداتہم خطیب مسجد جامع عثمانی (سلطان بازار) رزیڈنسی حیدرآباد دکن صانہا اللہ عن الفتن

حامداً و مصلیاً

برادر مکرم رفیق محترم قاری خوش الحان واعظ شیریں بیاں عالم باعمل فاضل اجل حاجی حرمین شریفین مولٰنا مولوی حافظ محمد عبد الہادی متع اللہ بطول حیاتہ اہل الامصار والبوادی نے (نہ صرف اس لحاظ سے کہ تصنیف را مصنف نیکو کند بیاں

بلکہ اس وجہ سے کہ اِس وقت میری آنکھ کا علاج جاری ہے اور مجھے پڑھنے لکھنے سے
پرہیز ہے) اپنی تصنیف لطیف ھادی المسترشدین الی اتصال المستدین
کے مختلف مقامات پڑھکر مجھے سنائے اِس عمدۃ التصانیف سے فاضل مصنف کے
اُس تبحرِ علمی کا پتہ چلتا ہے جو جملہ علوم دینی میں عموماً اور فن حدیث شریف میں خصوصاً
انہیں حاصل ہے۔ مصنف علّام کی فضیلت اِنکے معلومات کی وسعت اور اُنکی تصنیف
کی اہمیت ومقبولیت کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ انکی تعریف وتوصیف
میں نہ صرف مشاہیر علماء ہندوستان رطب اللسان ہیں بلکہ مقتدایان عالم فضلاء
حرمین شریفین نے بھی بہ اظہار مدارج وفضائل انکی مدح وثنا فرمائی ہے۔ سچ تو یہ ہے
کہ مجموعی حیثیت سے اِس نوعیت کی کتاب اس سے پہلے نہیں لکھی گئی اور یہ بے نظیر
تصنیف شرفِ اوّلیت سے مشرف ہے۔ فی الحقیقۃ فاضل مصنف کی محنت وعرقریزی
قابل قدر واجر ہے۔ جزاہ اللہ عنی وعن سائر المسلمین بجاہ سید المرسلین
وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین ط

راجی رحمۃ الملک المعبود غلام محمود۔ خطیب مسجد جامع عثمانیہ رزیڈنسی حیدرآباد

تقریظ علامۂ زمانہ فہامۂ یگانہ واعظ شہیر مقرر خوش تقریر عین العلم والدرایہ ینبوع الحکم والروایہ سابق فی میدان الفنون سابح فی بحار العلوم مولانا احمد ابو الکلام لازالت فیوضاتہ الی یوم القیام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ۔ جناب مولوی عبد الہادی صاحب نے از راہ عنایت مجھے اپنی تالیف کا مسودہ دکھلایا جسمیں انہوں نے اپنی تمام اسناد تعلیم و کتب نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ جمع کردی ہیں اور کوشش فرمائی ہے کہ تمام سلاسل اسناد اس طرح مرتب کردئے جائیں کہ انکے مطالعہ سے انکی تاریخی حیثیت بھی واضح ہوجائے۔ علم الاسناد علوم اسلامیہ کی اُن خصوصیات میں سے ہے جنکی نظیر دنیا کی کسی متمدن قوم کا سلسلۂ تعلیم پیش نہیں کرسکتا یہی وجہ ہے کہ علماء سلف اسے نہایت عزیز رکھتے تھے اور اسے منجملہ مہمات دینیہ کے سمجھتے تھے بعض اکابر سلف کی نسبت منقول ہے کہ انہوں نے صرف کسی ایک سند جید و اقرب کے حصول کیلئے مشرق سے مغرب تک کا سفر اور اُسکی صعوبتیں برداشت کی تھیں۔ افسوس ہے کہ موجودہ زمانہ میں علوم اسلامیہ کے درس و تدریس کے تنزل سے حفظ اسناد و سلاسل کا ذوق بھی ناپید ہورہا ہے اور اسناد رسماً بھی اخذ سند و اجازت کی بہت کم پروا کی جاتی ہے۔ ان حالات میں مولوی صاحب موصوف کا یہ اہتمام یقیناً نہایت درجہ مغتنم ہے۔

اللہ تعالیٰ انکی سعی مشکور فرمائے۔ اور اس رسالہ کا مطالعہ طلاب علم کے لئے موجب برکت و بصیرت ہو۔ فقط

فقیر احمد المدعو بابی الکلام کان اللہ لہٗ۔ مدراس۔ ۱۹ رجمادی الثانیہ ۱۳۴۷ھ

مولینا و اولینا مولوی وہادی یقینی کی کتاب لاجواب فی الحقیقت ہادی الی حسن المآب ہے۔ بمشار مقبولہ منقولہ۔ ھذہ

کل اناء یترشح بما فیہ ؎ وھذا التمثیل صحیح آثر فیہ

فللّٰہ درہٗ وعلی اللہ برہٗ فضلاً واحسانا۔

کتبہ العبد المھین الشھیر بسید شاہ مجد الدین شطاری القادری سند یاب ۱۷ علوم عربیہ وسجادہ نشین آبائی منظور شاہی نیز جاگیردار موروثی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واسعتر

الحمد للہ الذی منّ علینا بفضلہ الفخیم ٭ وجعل العلم روضۃ عالیۃ ورفع درجات اھلہ بکرمہ العمیم ٭ وسلک باجابہ نھج الصراط المستقیم ٭ واختص بالعنایۃ من اتیٰ جنابہ بقلب سلیم ٭ وقسم بنی اٰدم الیٰ ذی حظ وحرمان ٭ یتواصون بعضھم بعضا بالتقوی والفضل والاحسان واحسن الینا باتصال السند الیٰ اشرف العباد ٭ وجعل علماء امتہ خلفاء لنبیہ وخصھم بحفظ الاسناد ٭ وجعل لنا الیہ طریقا وسبیلا ٭ واقام لنا علی معرفتہ حجۃ ودلیلا ٭ والصلوۃ والسلام الاتمان الاکملان الادومان علیٰ سیدنا ومولانا محمد رحمۃ للانام ٭ مھبط الروح الامین والمظلل بالغمام ٭ والمختص بشریعۃ محتویۃ علی الاحکام ٭ افضل الخلق ومصباح الظلام صلی اللہ تعالیٰ وسلم وانعم وبارک علیہ وعلیٰ اٰلہ الفخام ٭ واصحابہ النجباء البررۃ الکرام ٭ **امّا بعد** فیقول عبد ذلیل ٭ لرب جلیل ٭ غبار تراب اقدام العلماء الکرام ٭ خادم العلم والاسلام ٭ الراجی عفو ربہ

ذی الایادی ، ابوسعید محمد عبد الهادی ابن الحاج مولانا محمد عبد الکریم
نعمهما اللہ بفضلہ الفخیم ، لما کان علم الاسناد وحفظہ من خصوصیات
هذه الامة المرحومة ، الذی بہ تتصل مسانید سنتہ علیہ الصلوٰة و
السلام لطرق معروفة معلومة ، بها یحصل لنا الامتیاز بین الاحادیث
الصحیحة والسقیمة ، غیر اهل الهواء والبدع فانهم حرموا من هذه
النعمة العظیمه ، کما قال العلامة ابن حجر فی کتاب مسانید الصف مانصه
ومن عجیب الاستقراء انه کُشِفَ لی ان ذوی البدع الاعتقادیة فاتهم
هذا الاتصال من اصلہ فلا یروون حدیثا ولا یذکرون مسئلة فقهیة
عن احد من ائمتهم الا بمجرد تقلید لواحد او اثنین واما لو طلبت منہ
ایضا الا بسند معروف او طریق موصوف لم یستطع لذلک سبیلا ، ولم
یجد بدا من ان یکل امرہ الی تقلید لا ثقتہ بہ ولا یعول علیہ تعویلا ، وقد
صرح ائمتنا بانہ لا یجوز تقلید غیر الائمة الاربعة قالوا العلم الثقة
بنسبتها الی اربابها باسانید تمنع التحریف والتبدیل بخلاف المذاهب
الاربعة ، فان ائمتنا جزاهم اللہ عن الاسلام والمسلمین خیرا بذلوا نفوسهم
فی تحریر اقوالها وبیان ماثبت من قائلہ عن قائلہ وما لا فامن اهلها کل

تحریف وعلموا الصحیح من الضعیف کما علیہ المحدثون والسلف الصالح والخلف
المتاخرون فتراھم علی غایۃ من الاحتیاط فی نقل مذاھبھم ونہایۃ من
الانضباط لکل ما اشتملت علیہ من مطالبھم حتی لو قلت لاحدھم اذکر لی
سندک فی ھذہ المسئلۃ یا مالک ؛ سردہ علیک علی الفور مبینا ماتر
رابیک وعظیم اوامک [1] ؛ انتھی وقال فی الفتاوی الحدیثیۃ قال الحافظ
ابن حجر الاشبیلی المالکی خال الحافظ السہیلی صاحب الروض فانہ قال اتفق
العلماء علی انہ لا یصح لمسلم ان یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کذا حتی
یکون عندہ ذالک القول مرویا ولو علی اقل وجوہ الروایات ولو افق ذلک
ولشرحہ قول بعض الحفاظ ان المحدثین لا یلتفتون الی صحۃ النسخۃ
الا ان یقول الراوی انا ارویٰ ما فیھا بسندی المتصل انتھی مختصرا
وعن الامام الشافعی رضی اللہ تعالی عنہ الذی یطلب الحدیث بلا اسناد
کحاطب لیل یحمل الحطب وفیہ افعی وھو لا یدری اھ وعن الامام ابن المبارک
رضی اللہ عنہ الاسناد من الدین ولولاہ لقال من شاء ماشاء وعنہ
ایضا طالب العلم بلا اسناد کراقی السطح بلا سلم اھ وعن الامام سفیان
الثوری الاسناد سلاح المؤمن فاذا لم یکن لہ سلاح فبای شیئ یقاتل

[1] اوام بالضم تشنگی یا حرارت ۱۲ منہ

سنہ ۱۲۶۵

وقال حافظ المغرب ابن عبد البر الاجازة فی العلم رأس مال كبير او كثير
وقال بعض المشائخ الاسناد الی المشائخ انساب العلماء العاملين فانهم
الآباء فی الدين وقال العلامة عبد الرحمن بن محمد الكزبری رحمه الله تعالی
فی ثبته العلم هو مادة النور فی الدنيا والآخرة وبه حياة الارض بذكر الله
عزوجل وذكر رسوله وبقاؤه بقرأته وكتابته بدون تعد ولا طغيان
بالاضاعة واخذه عن غير اهله وصرفه فی غير محله ورفع القرآن
وكتابة الاسنا من اعظم اشراط الساعة وعندها موت الخضر عليه السلام
ونزول عيسى عليه السلام لقتل الدجال ، وفی اوائل سورة العلق
ما يشير الی ان اهم الامور قرأة العلم وكتابته لبقاء الذكر والاجر والله
اعلم اه ولا يخفی عليك ان ما ذكره الاعيان محمول علی الاستحسان
فان الاجازة من الشيخ ليست بلازمة فی جواز رواية الحديث
والعمل به بل الشرط ان يكون اهلا لذلك الا انها كماله كما هو مصرح
فی محله ولم يريدوا صور العلم وكتابة الاسناد ، بل قصدوا احقائقها
التی بها الرشاد ، وغرضنا فی هذا الكتاب ذكر الطرق التی منها وصلت
الينا احاديث النبی صلى الله عليه وسلم ولو لم يكن الاسناد اصلا

لم تبق الشريفة۔ وكذا النسخة التي لم تصح على اصلها ولم يعرف صحة
اصلها لا يعتمد عليها۔ فلذا قال العلامة العجلوني محدث الشام في

ثبته ما نصه والاسناد من خواص هذه الامة المحمدية فينبغي الرحيل
لتحصيله ولو الى اقصى البلاد الهندية اهـ واذا اجتمع الدراية مع الرواية
فتكون ذلك نورا على نور والعلو في الاسناد امر محبوب ومرغوب فيه
عند المحدثين بحيث يحصل بالسند العالي القرب من رسول رب العلمين
ولهذا الوجه قد اخذ الاكابر عن الاصاغر وعدوه من الفضائل والمفاخر
وقد حضرت يوم عيد حين اقامتي بمكة المكرمة عند شيخ المفضال مولانا
الشيخ صالح كمال المفتي وشيخ العلماء والامام والخطيب والمدرس
بالمسجد الحرام وقلت له يا سيدي جئتك لاسمع منك الحديث المسلسل
بيوم العيد فقال لي اني لم اسمعه من احد بالشرط ثم بعد وقفة قليلة
سألني عن الفاظ ذالك الحديث فقرأته عليه فسألني رحمه الله هل
سمعته اليوم من احد فاجبته باني قد سمعته اليوم من شيخي الحبيب حسين

الحبشي فقال انت سمعته منه فهو شيخك وانا سمعت منك فانت شيخي
فقلت له يا سبحان الله كيف اكون شيخك يا سيدي وانا من ادنى

تلامیذك فقال لا بأس بذ الله فانی کنت بحر وما من نعمة فحصلت منك لی

انتهی قوله رحمه الله تعالی۔ فتبین لکم

یا اخوانی قدر هذا العلم الشریف و رکدت الهمم عن هذا العلم مع

هذا العلو المنیف حتی صار نسیا منسیا قال المحدث ولی الله فی الارشاد صفحہ ۳

ان هذا العلم صار فی عصرنا نسیا منسیا وکاد اهل العصر لجهلهم بفضله

یتخذونه سخریا ۔ اما اردت ان اجرب نفسی واجرا بناء جلسی علی الدخول

فی تلك المسالك وان کنت لست اهلا لذالك کما قیل شعر۔

فتشبهوا ان لم تکونوا مثلهم ۔ ان التشبه بالکرام فلاح وقصدت

ان اذکر ما ظفرت به وتلقیته من اشیاخی واساتذتی مما وقع لی

منهم من الاجازات وذکر اتصالاتهم لما فیه من الفوائد التی بها

یستفاد وسیهل بها سبیل الرشاد ویبقی بتدوینه ذکرهم ۔ اذ من

حقوق الشیوخ علی التلامذة حفظ علومهم وابلاغها الی من بعدهم

ورد فی الخبر عن النبی الصادق الامین الابر صاحب القبر الاعطر علیه

الصلوٰة والسلام من الله الاکبر انه قال نضر الله امرء سمع مقالتی

فوعاها واداها کما سمعها و لله در سیدنا ابن خطیب داریا۔

لم اسع فی طلب الحدیث لسمعۃ — او لاجتماع قدیمہ وحدیثہ
لکن اذا فات المحب لقاء من — یہوی تعلل باستماع حدیثہ

قال الحافظ ابو القاسم ابن عساکر رحمہ اللہ القادر

واطلب علی جمع الحدیث وکتبہ — واجھد علی تصحیحہ فی کتبہ
واسمعہ من اربابہ نقلا کما — سمعوہ من اشیاخھم تسعد بہ
واعرف ثقات رواتہ من غیرھم — کیما تمیز صدقہ من کذبہ
فھو المفسر للکتاب وانما — نطق النبی حکایۃ عن ربہ
وتفھم الاخبار تعلم حلہ — من حرمہ مع فرضہ من ندبہ
وھو المبین للعباد بشرحہ — سیر النبی المصطفی مع صحبہ
وتتبع العالی الصحیح فانہ — قرب الی الرحمن تحظ بقربہ
وتجنب التصحیف فیہ فربما — ادی الی تحریفہ بل قلبہ
واترک مقالۃ من لحاک بجھلہ — عن کتبہ او بدعۃ فی قلبہ
فکفی المحدث رفعۃ ان یرتضی — ویعد من اھل الحدیث وحزبہ

ومن المعلوم ان طلب العلم اشرف الطاعات - کما ھو منصوص عند ائمۃ الا

الثقات - اذ به يكون تمييز الانسان من بين انواع الحيوان - وينال به
علو الشان - اذا كان خالصًا لوجه الله المنان نعوذ بالله من شرور انفسنا
ومن سيئات اعمالنا ؛ وقسوة قلوبنا وطول امالنا ؛ والله المسؤل متوسلاً
بسيد البريات ؛ واشرف الكائنات ؛ وافضل الموجودات ؛ عليه وعلى
اله وصحبه ازكى التحيات ؛ وانمى التسليمات ؛ ان يسهل علىّ ذلك من
انعامه ؛ ويعينني على اكماله واتمامه ؛ وان يستر عثراتي ؛ ويصفح عن هفواتي
فاني ما ابرئ نفسي ان النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربي ان ربي غفور رحيم

وما ابرئ نفسي انني بشر	اسهو وانسى اذا لم يحمني قدر
وما ارى عذرا اولى بذي زلل	من ان يقول مقرا انني بشر

واسئل الله تعالى خاشعا متضرعا ان يتقبل مني هذا التاليف وسائر
تاليفاتي ويجعلها خالصة لوجهه الكريم ؛ وذخيرة ليوم عظيم يوم لا ينفع مال
ولا بنون الا من اتى الله بقلب سليم ويسلك بي وجميع المسلمين نهج الطريق
المستقيم وينفع بها العباد ؛ في عامة الاقطار والبلاد ؛ ونظهر بها خصائص
السنة في كل مجمع وناد ؛ فانه على ذلك قدير ؛ وبالاجابة جدير ؛ و
كان ذلك في الثالثة والثلثين وثلثمائة والف من الهجرة النبوية

فی زمان اقامتی بحیدرآباد الدکن، صانہ اللہ عن البدع والشرور والفتن
حین کنت مغبوطا بین الاقران، وممنونا بالمنن الفائضة علی من حضرة
السلطان، ناصر الاسلام والمسلمین، رافع اعلام العلماء والصالحین
ــہ اقامت فی الرقاب لہ ایادی، هی الاطواق والناس الحمام
باسط بساط الجود والانصاف، هادم قصر الجور والاعتساف، ممدوح
الزمن، سلطان بلاد الدکن، هو الذی ضرب بہ المثل فی حسن الانتظام
اعلیحضرة آصفجاہ النظام، الفائق بین الاقران، المستنصر المستعان
سلطان ابن السلطان میر عثمان علی خان، لا زال
مجتهدا فی نشر الامن والامان، وامنا من جمیع الآفات والاحزان،
وادام اللہ مدار دولتہ ما دار الدوران، ووضع شانئہ فی الخذلان
والخسران، ولا زالت اقمار سلطنتہ لامعة، وشموس اقبالہ بازغة،
اللهم کما منحت علی عبادک بفضلہ ولطفہ واحسانہ، فامنن علیہ
بعلو درجتہ بین اقرانہ، وارزقہ الحج الاکبر وزیارة صاحب الکوثر
صلی اللہ وسلم علیہ وعلی آلہ وصحبہ فی الاصائل والبکر، واحفظہ
واولادہ لا سیما ولی العهد الفائق بین الاقران، نواب الاعظم جاہ ...

اعظم جاہ بہادر میر حمایۃ علی خان بحفاظتك من حوادث الزمان

بحرمة نبیك سید المرسلین علیه الصلوة والسلام الی یوم الدین شعر

یا ربنا احفظ لنا سلطاننا عثمان علی	وادم لنا ایامه بالفرح والکرم الجلی
واجعل لہ اعدائه یا رب درك الاسفل	واحفظ لہ اولاده بالعز والشان العلی

وقد من الله تبارك وتعالی علی هذا الحقیر المعترف بالذنوب والتقصیر مع تاخر عمری وقصر باعی وکساد متاعی باجتماع شیوخ اجلة کرام وسادات عظام والمشائخ کما قیل اشجار الوقار ومنابع الاخبار لا یطیش لهم سهم ولا یسقط لهم وهم ان رأوك فی قبیح صدوك وان الجرهاك علی جهل امدوك نفعنی الله بهم ونور قلبی بانوار فیوضهم وجمعنی وایاهم فی دار السلام ویمن علینا بحسن الختام عند حلول الحمام وهذا وان الشروع فی ذکرهم لعل الله یکرمنا الهم وینیلنا منا لهم انه رؤف رحیم ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔

الحصة الاولی من هذا الکتاب فی ذکر مشائخ الکرام دامت برکاتهم الی یوم القیام

۱ الشیخ الاول

فمن مشائخنا الملکیئن عمدة العلماء زبدة الفضلاء العلامة الاجل الفهامة الاکمل الفقیه المحدث المفسر مولانا الحافظ الشیخ محمد عبد الحق الحنفی النقشبندی المجددی ابن الشیخ مولانا شاه محمد بن یار محمد الاله آبادی

توفی رحمه الله فی شوال سنه ۱۳۳۳

المهاجر الى بلد الله الامين، شيخ الدلائل بمكة المكرمة زادها الله تشريفا
وتكريما لازالت شموس فيوضاته بازغة، وبدور كمالاته لامعة، حضرت
كثيرا من مجالسه وانتفعت به قرأت عليه الاوائل السنبلية، وسمعت
منه الحديث المسلسل بالاولية، والمسلسل بيوم العيد وسورة الفاتحة
وسورة الصف وشبك بيدي واضافني على الاسودين واجازني
بالقرآن العظيم وحديث النبي الكريم عليه الصلوٰة والتسليم وغيرهما
من بقية العلوم اجازة عامة تامة عن مشائخه الاعلام منهم العلامة
الفهامة مولانا محمد قطب الدين الدهلوي المكي عن العلامة الشهير
في الآفاق مولانا المحدث محمد اسحاق المتوفى سنة ۱۲۶۲ھ بمكة المكرمة
عن العلامة الفهامة عمر بن عبد الكريم العطار المكي عن شيخه العلامة
محمد طاهر بن العلامة الشيخ محمد سعيد سنبل عن والده الشيخ محمد سعيد
سنبل عن الشيخ عيد بن علي الازهري البرلسي الشافعي عن شيخه
خاتم المحدثين ببلد الله الامين عبد الله بن سالم البصري المتوفى سنة ۱۱۳۴ھ
عن العلامة شمس الدين محمد بن علاء الدين البابلي عن الشيخ محمد
حجازي الواعظ الشعراوي عن المعمر المسند محمد بن اركماش الحنفي

مشائخ البابلي

عن حافظ العصر ابی الفضل احمد بن علی بن محمد العسقلانی الشهیر بابن حجر باسانیده المذکورة فی ثبته المعجم المفهرس ویروی البابلی ایضا عن المسند نور الدین علی بن یحیی الزیادی عن کل من المسندین یوسف ابن زکریا ویوسف بن عبد اللہ الارمیونی کلاهما عن الحافظ محمد بن عبد الرحمن السخاوی عن الحافظ ابن حجر ویروی ایضا عن خاله سلیمان ابن عبد الدائم وابی النجا سالم بن محمد السنهوری وعبد الرؤف المناوی والشهاب احمد ابن الشبلی کلهم عن النجم الغیطی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری عن الحافظ ابن حجر ویروی السنهوری عن الشهاب احمد بن حجر الهیتمی عن شیخ الاسلام زکریا وعبد الحق بن محمد السنباطی عن الحافظ ابن حجر ویروی محمد حجازی الواعظ شیخ البابلی ایضا عن النجم الغیطی ویروی ایضا عن احمد بن خلیل السبکی عن الجمال ابراهیم بن احمد بن اسماعیل القلقشندی عن الحافظ ابن حجر ومن مشائخ الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری الشیخ علی بن عبد القادر الطبری وهو یروی عن العلامة عبد الواحد ابن ابراهیم الحصاری عن الشمس محمد بن ابراهیم الغمری عن الحافظ ابن حجر ویروی عبد الواحد ایضا

مشائخ الحجازی الواعظ

مشائخ ابن سالم البصری

مشائخ عبد الواحد الحصاری

مشائخ الشیخ عیسیٰ بن محمد الثعالبی

عن الجلال عبد الرحیم العباسی عن الحافظ الجلال السیوطی **ویروی**

عبد الواحد ایضا عن الحافظ الجلال السیوطی بالاجازة العامة لمن ادرک

حیاته ـ کما ذکره ابن حجر المکی فی مسانیده و ولادة الحصاری سنة تسع

وتسعمائة و وفاة السیوطی سنة احدی عشرة وتسعمائة **ومن مشائخ**

الشیخ عبد الله بن سالم البصری الشیخ عیسیٰ بن محمد بن محمد

ابن احمد بن عامر الثعالبی الجعفری المغربی الجزائری المالکی وهو یروی

عن العلامة ابی الارشاد نور الدین علی بن محمد بن احمد بن عبد الرحمٰن الاجهوری

عن نور الدین علی بن ابی بکر القرافی عن ابی الفضل الحافظ جلال الدین

السیوطی **ویروی** الشیخ عیسیٰ ایضا عن قاضی القضاة شهاب الدین

احمد بن محمد بن خفاجة المصری الحنفی الشهیر بالخفاجی عن البرهان

ابراهیم بن ابی بکر العلقمی عن الحافظ السیوطی **واخذ ایضا** عن ابی

الحسن علی بن محمد المقری عن ابی النجا سالم السنهوری عن النجم الغیطی

عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری **واخذ ایضا** عن الشیخ ابی العزائم

سلطان بن احمد بن سلامة بن اسمٰعیل المزاحی القاهری المتوفی سنة ۱۰۷۵ھ و

اخذ الشیخ سلطان ایضا عن نور الدین علی الزیادی وسالم السنهوری

عن الشيخ احمد بن خليل السبكي عن النجم الغيطي عن شيخ الاسلام زكريا
الانصاري **ومن مشائخ الشيخ عبد الله بن سالم البصري**
الشيخ علي بن الجمال الانصاري وهو يروي عن والده عن الشيخ محمد
ابن احمد الرملي عن القاضي زكريا **ومن مشائخ الشيخ عبد الله**
البصري الشيخ منصور الطوخي وهو اخذ عن الشيخ سلطان المزاحي
ومن مشائخ الشيخ عبد الله البصري الشيخ محمد بن سليمان المغربي
وهو يروي عن جماعة **منهم** شيخ الاسلام ابو عثمان سعيد بن ابراهيم
الجزائري عرف بقدورة عن ابي عثمان سعيد المقري عن الحافظ ابي
الحسن علي بن هارون وابي زيد عبد الرحمن بن علي بن احمد العاصمي الفاسي
الشهير بسقين عن الزين زكريا **ومنهم** شيخه المعمر ابو محمد السجستاني
عن المنجور عن النجم الغيطي عن الزين زكريا **ومنهم** ابو الارشاد علي بن
محمد الاجهوري وقاضي القضاة احمد بن محمد الخفاجي كلاهما عن
الشمس محمد بن احمد الرملي عن الشيخ زكريا **ومنهم** السراج عمر الجانوتي
والشيخ بدر الدين الكرخي والشمس محمد بن احمد العلقمي جميعا
عن الزين زكريا والجلال السيوطي **وللشيخ محمد طاهر سنبل مشائخ**

مشائخ محمد بن سليمان ۱۲
هذا النقل من الارشاد ۱۲

بفتح السين المهملة وكسر القاف المشددة ۱۲

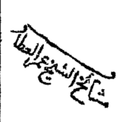
مشائخ محمد طاهر سنبل

اخر سوی والده **منهم خاله** الشيخ محمد عارف بن محمد جمال المكی عن
الشيخ حسن العجيمی الآتی ذكره **ومنهم** الشيخ احمد الجوهری الكبير المصری المتوفی سنة ١١٨١
وهو اخذ عن الشيخ محمد الزرقانی واحمد النفراوی ومحمد بن عبد الله
السجلماسی المغربی وعيد النمرسی والشيخ ابی المواهب البكری
وعبد الحی بن عبد الحق الشرنبلالی الحنفی والشهاب احمد النخلی وعبد الله
ابن سالم البصری وعبد ربه بن احمد الدیوی الاخذ عن الشرنبلالی
وامام الازهر رضوان الطوخی الاخذ عن الشبراملسی والشمس محمد بن
منصور الاطفيحی الاخذ عن البابلی وعن المزاحی وعن الشوبری وغيرهم
ومنهم الشيخ منصور المنصوری الازهری المصری عن العلامة سليمان
المنصوری عن الشيخ عبد الحی الشرنبلالی عن الشيخ سلطان المزاحی
والشيخ احمد بن محمد الخفاجی والشيخ علی الشبراملسی وهو عن الشيخ
علی الاجهوری عن نور الدين القرافی عن السيوطی **واخذ الشبراملسی**
ايضا عن الشيخ ابراهيم اللقانی عن ابی النجا سالم السنهوری عن الغيطی
عن القاضی ذكريا الانصاری **ويروی** ايضا عن الرملی بالاجازة
العامة فان الرملی اجاز اهل عصره وكان اذ ذاك عمر الشبراملسی

مشائخ الشبراملسی

الشيخ الرملی اجاز لاهل عصره

اربع سنين **ومنهم** الشيخ اسماعيل النقشبندى عن الشيخ ابى طاهر الكردى المدنى **ومنهم** العلامة السيد عبد الله مير غنى عن الشيخ احمد النخلى



وممن اخذ عنهم الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار الشيخ العلامة السيد على بن عبد البر الحسنى الونائى المتوفى سنة ١٢١١ عن العلامة شهاب الدين احمد جمعة البجيرمى عن المعمر احمد بن رمضان ابن عزام الشافعى الازهرى عن الشمس البابلى عن الشمس الرملى والعارف بالله عبد الوهاب الشعرانى عن شيخ الاسلام زكريا الانصارى **ومنهم** العلامة مفتى الحجاز الشيخ عبد الملك ابن عبد المنعم بن تاج الدين القلعى الحنفى المتوفى سنة ١٢٢٨ عن الشيخ عبد المنعم عن والده الشيخ تاج الدين عن الشيخ حسن العجيمى والشيخ عبد الله البصرى **ومنهم** الشيخ محمد بن الشيخ عبد الرحمن الكزبرى المتوفى سنة ١٢٢١ عن والده المتوفى سنة ١١٨٥ عن الشيخ محمد ابن عقيلة عن الشيخ احمد بن محمد الشهير بابن عبد الغنى عن المعمر محمد بن عبد العزيز المتوفى عن المعمر ابى الخير عمر بن عموس الرشيدى عن شيخ الاسلام زكريا الانصارى **واخذ** الشيخ محمد الكزبرى ايضا عن الامام الكبير والعارف بالله الشهير عبد الغنى النابلسى عن شيخ الاسلام الحافظ نجم الدين محمد الغزى

عن والده بدر الدين محمد الغزی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری

واخذ ایضا عن الشیخ احمد المنینی وعن خال والده الامام الشهیر
ای الشیخ محمد الکزبری ۱۲

بالشافعی الصغیر الشیخ علی بن احمد الکزبری واخذ الشیخ عبد الرحمن

والد الشیخ محمد الکزبری ایضا عن الامام الفقیه الشیخ محمد الکاملی و

الشیخ محمد ابی المواهب الحنبلی والشیخ عبد القادر المجلد التغلبی الحنبلی

والشیخ المعمر الشیخ عبد الرحمن المجلد الحنفی السلیمی وغیرهم مما هو مذکور

فی کراسة له جمع فیها بعض اسانیده فی الصحیحین و بعض الکتب

ومنهم الشیخ احمد بن عبید العطار المتوفی سنه ۱۲۲۸ عن الشیخ اسمٰعیل العجلونی

والشیخ محمد الغزی والشیخ احمد المنینی وهم یروون عن محدث الشام

محمد ابی المواهب الحنبلی البعلی عن الشیخ تقی الدین عبد الباقی الحنبلی

البعلی عن المعمر المسند ابی عبد الرحمن محمد حجازی الواعظ ویروی

الشیخ ابو المواهب عن الشیخ محمد العیثی عن الشیخ الامام مفتی الانام

علی مذهب ابی حنیفة بدمشق الشام عبد الرحمن بن علاء الدین بن عماد الدین العمادی

عن محمد محب الدین عن محمد البدر الغزی عن القاضی زکریا ح والشیخ

محمد العیثی یروی عن الشمس محمد المیدانی عن الشیخ محمد الرملی عن

ثبت ابن عابدین ۱۲

مشائخ الشیخ ابی المواهب

الشیخ زکریا الانصاری **ویروی** الشیخ ابو المواهب ایضا عن الشیخ
خیر الدین شیخ الافتاء بالدیار الرملیہ وکانت تاتیہ الاسئلۃ من سائر
الاقطار عن الشیخ احمد امین الدین عن والدہ عبد العال الحنفی
عن القاضی زکریا الانصاری **ومن مشائخ الشیخ اسمٰعیل العجلونی**
الشیخ محمد الولیدی المکی المتوفی سنہ ۱۱۳۲ھ وھو یروی عن الشیخ احمد البنّا
الدمیاطی عن شیخہ الشیخ محمد بن عبد العزیز المنوفی المعمر عن الشیخ
ابی الخیر بن عموش الرشیدی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری و
یروی عن الشیخ احمد بن محمد النخلی المکی عن مشائخہ الاٰتی ذکرھم
ومن مشائخ العجلونی الشیخ محمد الضریر الاسکندرانی وھو
اخذ عن الشیخ عبد الباقی الزرقانی والشیخ ابراھیم الشبرخیتی
والشیخ یحیی المغربی الشاذی والشیخ محمد الغر نابلی جمیعھم
عن الشیخ سلطان المزاحی **ومن مشائخ العجلونی** الشیخ ابو
طاھر بن ابراھیم الکورانی المدنی والشیخ ابو الحسن السندی المتوفی سنہ ۱۱۳۸ھ
والشیخ عبد اللہ بن سالم البصری والشیخ تاج الدین القلعی والشیخ محمد
عقیلۃ المکی والشیخ عبد الغنی النابلسی والشیخ الیاس الکردی والشیخ

ثبت ابن عابدین

مشائخ العجلونی

يونس المصري الكفراوي والشيخ عبد الرحيم الازبكي والشيخ اسمٰعيل الحائك والسيد نور الدين الدسوقي وغيرهم **ومن مشائخ الشيخ عمر بن عبد الكريم** الشيخ محمد الشنواني عن ابي العزائم عيسى بن احمد البراوي عن الشيخ احمد الدفري عن الشيخ سالم البصري عن والده الشيخ عبد الله بن سالم البصري **ومن مشائخ** الشيخ العلامة السيد محمد مرتضى الزبيدي كما بتة المتوفى سنة ١٢٠٥ وهو يروي عن الشمس محمد بن احمد بن حجازي العشماوي والشيخ الشهاب احمد بن عبد المنعم الدمنهوري وهما عن الشيخ عبد الله ابن سالم البصري **واخذ** الشيخ عمر ايضا عن الشيخ صالح الفلاني عن مشائخه الاتي ذكرهم **ويروي العلامة مولانا محمد اسحاق عن جده لأمه** العلامة مولانا الشيخ عبد العزيز المحدث الدهلوي عن والده العالم الكبير والفاضل الشهير المفسر المحدث مولانا ولي الله الدهلوي عن الشيخ ابي طاهر محمد بن ابراهيم الكردي عن ابيه عن الامام صفي الدين احمد ابن محمد القشاشي المدني المتوفى سنة ١٠٧١ عن الشيخ ابي المواهب احمد الشناوي المتوفى سنة ١٠٢٨ عن جماعة من المشائخ منهم ابوه علي بن عبد القدوس عن الشيخ

ذكر مشائخ احمد الشناوي

تلميذ السيد صبغة الله البروجي والبروج بلدة من صوبة كجرات والشناوي بكسر الشين المعجمة وتشديد النون نسبة الى بعض الامكنة ١٢ عبد الهادي غفر الله له

احمد ابن حجر المکی والشیخ عبد الوھاب الشعرانی کلاھما عن الزین زکریا ومنھم
الشیخ محمد بن ابی الحسن البکری عن والدہ عن الزین زکریا ومنھم الشمس
محمد بن احمد الرملی عن والدہ عن الزین زکریا عن الزین زکریا بلا واسطۃ
ومنھم الشیخ حسن الدنجیھی عن الجلال السیوطی واخذ الشیخ احمد
القشاشی بالاجازۃ العامۃ عن الشمس الرملی عن الزین زکریا و

من مشائخ الشیخ ابراھیم الکورانی الشیخ ملا محمد شریف بن ملا یوسف
ابن القاضی محمود بن ملا کمال الدین الکورانی الصدیقی المتوفی سنہ ١٠٧٨ ببلدۃ اب
من اعمال تعز بالیمن وھو اخذ عن الشیخ عبد الباقی بن عبد الباقی البعلی
ثم الدمشقی الحنبلی عن الشیخ علاء الدین البابلی واخذ ایضا عن الفقیہ
علی بن علی بن محمد الحکمی عن الشیخ ابن حجر المکی **ومن مشائخ الشیخ الکورانی**
الشیخ نجم الدین محمد ابن الشیخ بدر الدین محمد بن الشیخ رضی الدین
محمد العامری الغزی ثم الدمشقی المتوفی سنہ ... وھو اخذ عن والدہ عن القاضی

روایۃ القشاشی عن الرملی بالاجازۃ العامۃ ... اخذ الکورانی ...

١ و روایۃ القشاشی عن الرملی بالاجازۃ العامۃ ذکرہ الشاہ ولی اللہ فی الارشاد والبریری فی ثبت العبد ذی الھادی غفر لہ
٢ والشیخ ابراھیم ممن اجاز اھل عصرہ ذکرہ العلامۃ ابن عابدین فی ثبتہ ناقلا من السلسل القول یدبا لقال
الاسانید ثبت الشھاب احمد المنینی فانہ قال فیہ وقد اخبرنی باذنہ لاھل عصرہ الشیخ محمد ابن الطیب
المغربی نزیل المدینۃ المنورۃ وھو ثقۃ ثبت واللہ تعالیٰ اعلم ١٢ عبد الھادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

ذكريا ومن مشائخ الكوراني الفاضل ملا عبد الكريم بن الملا ابي بكر الكوراني
المتوفي سنة ١٠٥٠ خمسين الف وهو اخذ عن الشمس الرملي عن الزين زكريا ومن مشائخه ايضا
الشيخ ابو العزائم سلطان بن احمد المزاحي السابق ذكره ويروي الشيخ محمد ابو طاهر
المدني الكوراني عن العلامة الشيخ عبد الله البصري المكي والشيخ محمد بن سليمان المغربي المكي والشيخ حسن
بن علي العجيمي والشيخ احمد النخلي وغيرهم فاما الشيخ عبد الله البصري والشيخ محمد بن سليمان المغربي فقد
تقدم ذكر مشائخهما واما الشيخ ابو الاسرار حسن بن علي العجيمي المكي الحنفي
المتوفي سنة ١١١٣ بالطائف فله مشائخ شهيرة منهم الشيخ محمد بن علاء الدين
البابلي[١] والشيخ الامام صفي الدين احمد بن محمد القشاشي المدني و
الشيخ عيسى بن محمد الثعالبي الجعفري والشيخ محمد بن سليمان المغربي
والشيخ علي بن الجمال والشيخ منصور الطوخي والشيخ علي الشبراملسي
وقد سبق ذكر هؤلاء الاعلام ومنهم الامام زين العابدين بن عبد القادر
الطبري عن والده عن الشمس محمد الرملي عن القاضي زكريا واخذ
ايضا عن الشيخ عبد الواحد الحصاري عن شمس الدين محمد الغمري والشرف
عبد الحق السنباطي كلاهما عن الحافظ ابن حجر ومنهم الشيخ المعمر العارف

مشائخ حسن العجيمي

مشائخ زين العابدين بن عبد القادر الطبري

[١] في العجالة النافعة الباهلي وفي حاشيتها باهل قرية من قرى مصر والله تعالى اعلم ١٢ عبد الهادي عفي عنه

احمد بن محمد العجلي[١] عن جماعة منهم البدر محمد بن رضي الدين الغزي والامام يحيى الطبري كلاهما عن الحافظ السيوطي ومنهم الشيخ قطب الدين محمد بن احمد الحنفي المكي عن الشرف عبد الحق السنباطي **ومن مشائخ الشيخ حسن العجيمي** الشيخ العلامة جمال الدين محمد بن رسول البرزنجي الحسيني المتوفى سنة ١١٠٣ عن جماعة من العلماء المشاهير منهم الملا محمد شريف الكوراني والشيخ احمد القشاشي المدني والشيخ ابراهيم الكوراني واخذ بدمشق عن الشيخ عبد الباقي الحنبلي وببغداد عن الشيخ مدلج وبمصر عن الشيخ محمد البابلي وعلي الشبراملسي وسلطان المزاحي ومحمد[٢] العناني وبالحرمين عن الوافدين اليهما كالشيخ اسحاق بن جمعان الزبيدي وعلي الزبيدي وعبد الملك السجلماسي وغيرهم **ومن مشائخ الشيخ العجيمي** الشيخ عبد الرحيم بن الشيخ الصديق الخاص اجازه مراسلة من زبيد وهو خاتمة الرواة عن السيد طاهر بن الحسين الاهدل بالاجازة

كذا بخطه ١٢

اشتهر بمنلا الشيخ وبمنلا البرزنجي الاصبهاني الشافعي ١٢ عبد الهادي

---

[١] العجلي بكسر الجيم۔ ابن عابدين عجيل كجذر حسن الوفا ١٢ عبد الهادي غفر الله له۔
[٢] وهو اخذ عن الشيخ علي الحلبي عن الزيادي عن الشمس الرملي عن شيخ الاسلام زكريا واخذ العناني ايضا عن البرهان اللقاني بسنده كذا في الجواهر الغوالي في ذكر الاسانيد العوالي للعلامة محمد المديري الدمياطي الشافعي ١٢ عبد الهادي۔

عن الحافظ الديبع عن الحافظ السخاوي[1] عن الحافظ ابن حجر - ومنهم
الشيخ الفاضل المعمر الملا يعقوب الكردي الخطيب ببلده المجاور بالمدينة المنورة
وهو قد شملته الاجازة العامة من الشيخ احمد بن حجر الهيتمي فان مولده
كان قبل الالف بخمس وثلاثين سنة ووفاة ابن حجر في سنة ٩٧٤ ومنهم
الشيخ العلامة ابراهيم بن محمد الميموني والشيخ الامام ابو الارشاد على
الاجهوري المالكي وهما اخذا عن جماعة من الافاضل منهم العلامة شمس الدين

[1] هو الحافظ شمس الدين محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن ابي بكر بن عثمان السخاوي نسبة الى سخا قرية من قرى مصر المصري المقرئ الشافعي الاثري ولد في الربيع الاول سنة ٨٣١ اخذ عن جماعة لا يحصون تزيد ون على اربع مائة وسمع الكثير على الحافظ ابن حجر العسقلاني واقبل عليه اقبالا بالكلية ولم يفارقه الى ان مات وارتحل الى حلب ودمشق والقدس ونابلس والرملة وبعلبك وحمص وغيرها وحج بعد وفاة شيخه ابن حجر واخذ عن ابي الفتح والبرهان الزمزمي والتقي بن فهد وابن ظهيرة ورجع الى القاهرة ثم توجه الى الحج سنة [illegible] وحدث هناك باشياء من تصانيفه ولما رجع بالقاهرة شرع في املاء تكملة تخريج شيخه للاذكار ثم حج سنة [illegible] وجاور الى سنة [illegible] ثم حج سنة ٨٩٢ وجاور الى سنة ٨٩٤ ثم حج في سنة ٨٩٦ وجاور الى اثناء سنة ٨٩٨ ثم جاور بالمدينة الى ان توفي في شعبان سنة ٩٠٢ هناك ومن تصانيفه فتح المغيث بشرح الفية الحديث والمقاصد الحسنة في بيان الاحاديث المشتهرة على الالسنة والقول البديع في الصلوة على الحبيب الشفيع والضوء اللامع وعمدة المحتج في حكم الشطرنج والمنهل العذب الروي في ترجمة النووي والجواهر والدرر في ترجمة شيخه ابن حجر والفوائد الجليلة في الاسماء النبوية والفخر العلوي في المولد النبوي ورجحان الكفة في مناقب اهل الصفة والاصل الاصيل في تحريم النقل من التوراة والانجيل وغير ذلك كذا في النور السافر في اخبار القرن العاشر قال الجامع المسكين ومن تصانيفه ارتياح الاكباد بارباح فقد الاولاد ظفرت على مخطوطة العتيقة بمدينة المنورة سنة ١٣٢٣ ووجدته مفيدا جدا في بابه
محمد عبد الهادي غفر الله له -

محمد بن الشهاب احمد الرملى والشيخ حسن الكرخى والعلامة عمر بن الجائى ثلاثتهم عن قاضى القضاة زكريا بن محمد الانصارى **ومن مشائخ الشيخ العجيمى** الشيخ محمد بن احمد الشوبرى الحنفى عن الشمس محمد بن احمد الرملى **ومنهم** العلامة الشيخ عبد الغنى بن الشيخ اسمٰعيل النابلسى الحنفى فان المترجم له اجتمع واخذ عنه فى رحلته الى الحجاز واستدعى منه الاجازة له ولاولاده وطلبها منه نهار السفر فى العشرين من ذى الحجة نظما ونثرا وله مجموعة فيها اجازاته المثبتات الجامعة لخطوط مشائخه الثقات فكتب له الاستاذ فيها بديهة **قوله**

الحمد لله رب الفضل والمنن ... وحافظ العبد فى سر وفى علن

معلى الاسانيد بالتقوى لعارفه ... وفاتح الكنز بالذكر لمؤتمن

ثم الصلوة على المختار سيدنا ... مع السلام الذى يسمو مدى الزمن

وبعد فالكامل البحر الخضم ومن ... شاعت فضائله فى الشام واليمن

علامة الوقت ان تصغى لمنطقه ... وجدته بلبلا يشدو على فنن

وهو العجيمى تعظيما الصغرة ... قد فاق فى اسمه بين الورى وحسن

لى الحسن بالفتح والضم وبالضاد ... الشدة من وباء عطاء ١٢ وعى

اجازة العلامة عبد الغنى النابلسى للشيخ حسن العجيمى رحمهم ...

اراد منی له ابدی الاجازة عن	مشایخی فی طریق العلم والسنن
وان اجیز له فیما به سمحت	ید العنایة مع ضعفی ومع وهنی
من التصانیف نثرا کان ذلک او	نظما الذی کل علم فی الانام سنی
وحیثما قد رأی اهل ذاک فقد	اجزته وبنیه عامری السکن
محمد وکذا بنتاه صالحة	ایضا وعائشة صینت من المحن
بکل ما قد رویناه عن مشایخنا	من العلوم التی تسمو ولم تهن
منهم امام التقی والفضل نسبته	لبشبر املسی علی الاسم واللسن
عن احمد بن خلیل من قد اشتهر	السبکی عن نجمنا الغیطی ذی الفطن
عن شیخه زکریا ذی الفضائل عن	رکن التقی العسقلا زهرة الزمن
وفی تآلیفنا نثرا ومنتظما	فی کل فن کروض فی الکمال جنی
واننی لابن اسماعیل مشتهر	ادعی بنابلسی باسم عبد غنی
ومولدی کان فی الخمسین منضبطا	من بعد الف عسی مولای یرحمنی
نظمت هذا له فی جمعة حصلت	بمکة یوم سیر الحاج للوطن

نهار عشرین من ذی حجة مائة

وخمسة بعد الف عام مدلدنی

فلما رأى صاحب الترجمة سرعة اجابة الاستاذ وبداهة كتابة النظم المزبور عجب من ذلك الى الغاية وقال ما رأيت مثل هذه البداهة بحيث يجيزني نظما بداهة ويذكر اسمي واسم اولادي والسند ويكتب ذلك مبيضا في المجموعة من غير توقف ولا اعمال فكر في وقت رحيله من مكة المكرمة واشتغال فكره في امور السفر ما هذا الا فتح واعتناء من الله تعالى بركاته في الورد القدسي والوارد الانسي — **وللشيخ عبد الغني** رحمه الله تعالى مشائخ اجلة كثيرون منهم شيخ الاسلام ومسند بلاد الشام الحافظ نجم الدين محمد الغزي كما تقدم **ومنهم** العلامة شيخ الاسلام تقي الدين عبد الباقي الحنبلي البعلي عن المعمر المسند الى عبد الرحمن محمد حجازي الواعظ **ومنهم** العلامة الشيخ عبد القادر ابن الشيخ مصطفى الصفوري الشافعي وهو يروي عن الشيخ القاضي المولى عبد الرحيم الشعراوي عن العارف الكبير الشيخ محمد البكري عن شيخ الاسلام **ومنهم** العلامة السيد محمد ابن كمال الدين محمد بن حمزة الهاشمي الحنفي نقيب السادة الاشراف بدمشق الشام والشيخ محمد المحاسني الحنفي خطيب دمشق الشام والعلامة الشيخ كمال الدين الفرضي الشافعي والعلامة الشيخ محمد الاسطواني

مشائخ الشيخ عبد الغني النابلسي

والعلامة محمود الكردي **ومن مشائخ الشيخ العجيمي** الشيخ عفيف الدين
ابو سالم عبد الله بن محمد العياشي المغربي المالكي سمع عليه اطرافا من كتب
شتى واستفاد منه علوما غريبة ولبس منه الخرقة وتلقن منه الذكر و
اجاز له وكانت بينهما خصوصية **حتى** ان العياشي لما وصل الى طرابلس
المغرب عام رجوعه الى بلده كتب اليه مؤرخا يوم السابع والعشرين من
رجب سنة فذكر في اثنائه ما صورته - واعلمك ايها الخليل اني
قد اتخذتك دون كل من احببته خليلا ولم اكتب بلفظ الخليل
لاحد قبلك ولا اكتب بها لاحد بعدك اذ لم ترعيني ولا اعتقد قلبي
احدا وفي بحق الخلة والاخوة غيرك ثم كتب اليه كتابا صورته من العبد
الفقير الى الله تعالى ابي سالم عبد الله بن محمد بن ابي بكر العياشي المغربي
كان الله له آمين الى الاخ في الله تعالى العالم الكامل الواصل العارف
بالله تعالى حبيبنا الوافي وخليلنا المصافي الشيخ حسن بن علي العجيمي المكي
الحنفي فسح الله في مدته ورزقني نصيبا وافرا من مودته سلام الله
تعالى ورحمته وبركاته على اخي وخليلي وحبيبي ومونسي في غربتي و
خليفتي في الحرم الشريف بعدا وشبى من اتخذت معه في ذات الله

اتحاد الروح والجسم واللفظ بالمعنى حتى صح ان ينشد فی حقی وحقه

انا من اهوى ومن اهوى انا ٭ نحن روحان حللنا بدنا

فاذا ابصرتنی ابصرته ٭ واذا ابصرته ابصرتنا

تشامت روح مشرقية ومغربية فحنت كل واحدة الى الفها فی عالم

الارواح الذی خلق قبل عالم الاشباح بالفی عام فاسئل الله ان يحقق

لی ذلك حتى يشرق فی قلبی بعض ما اودعه الله الی اخر ما ذكره هو

ای العياشی اخذ عن مشائخه العظام منهم الشيخ ابو مهدی

الثعالبی الجعفری وللعياشی رحلة فی المجلدين مطبوعة بالمغرب ذكر

فيها اشياخه واجازاتهم له مفصلا وفيها فوائد كثيرة ظفرت على

مطالعتها بمكة المكرمة نفعنا الله بها وبفيوضه امين ومنهم

ای من مشائخه الشيخ حسن العجيمی الشيخ احمد البری المدنی والشيخ محمد

المرابط بن الشيخ محمد بن ابی بكر الدلائی والشيخ علی بن محمد ابو ربيع الزبيدی

والشيخ عبد الباقی المزجاجی والشيخ محمد التنفيری والشيخ المفتی عبد

الفتاح ابن الشيخ صديق الخاص والقاضی اسحاق جمعان والشيخ

ابو زكريا يحيى الشاوی المغربی والعلامة الشيخ ابراهيم جمعان

صح وجدت هذا الشعر فی الجزء الاول من كتاب وفيات الاعيان لابن خلكان صفحة ... محمد عبد الهادی عفی عنه

اجازکتابۃ والسید الصوفی ابوبکر بن سالم شیخان والسید
محمد بن عبدالرحمن العیدروس والشیخ حسن بن عمار الشرنبلالی
وغیرہم واما الشیخ احمد النخلی المتوفی سنہ ۱۱۳۰ فھو اخذ عن الشیخ
صفی الدین احمد القشاشی والشمس البابلی والشیخ عیسی الثعالبی
والشیخ محمد بن سلیمان والشیخ علی بن الجمال والشیخ خیر الدین الرملی
وقد سبق ذکر ھؤلاء الاعلام واخذ ایضا عن الشیخ عبداللہ بن سعید
باقشیر عن العلامۃ السید عمر بن عبدالرحیم البصری عن العلامۃ
شمس الدین محمد بن احمد بن حمزۃ الانصاری الرملی واخذ
ایضا عن الشیخ محمد بن علان البکری الصدیقی عن محمد حجازی
الواعظ ومن مشائخ الشیخ احمد النخلی الشیخ سلیمان الضبلی
القرشی والسید عبدالکریم الکورانی الحسینی والشمس المیدانی
والشیخ ابراھیم الحلبی الصابونی والشیخ عبدالرحمن العمادی ویروی
الشیخ احمد ولی اللہ ایضا عن الشیخ تاج الدین القلعی الحنفی
عن الشیخ حسن العجیمی ویروی ایضا عن الشیخ عبدالرحمن بن
الشیخ احمد النخلی عن ابیہ قال الشیخ ولی اللہ رحمہ اللہ تعالی

تخفیف المیم ۱۲

مسانید مشائخ حضرۃ شاہ ولی اللہ الی الامام الکردی

فى ثبته المسمى بالارشاد الى مهمات علم الاسناد وقد اخذت معظم هذا الفن
عن ابى طاهر محمد بن ابراهيم الكردى المدنى وسمعت من الشيخ تاج
الدين القلعى الحنفى مفتى مكة اوائل الستة وشيئا من مسند الدارمى
وموطأ محمد وآثاره واجازنى لسائرها ولجميع ما تصح له روايته
عن العجمى وقال فيه ايضا اما النخلى فله رسالة جمع فيها اسانيده
اجازنى بها ابو طاهر عنه وناولنيها الشيخ عبد الرحمن النخلى ابن
الشيخ احمد النخلى المذكور واجازنى بها عن ابيه انتهى

تتمة فى ذكر اتصال اسانيد شيخ الاسلام القاضى زين الدين زكريا الانصارى وحافظ عصره الشيخ جلال الدين السيوطى رحمهما الله تعالى

قال الشيخ ولى الله رحمه الله عليه فى الارشاد ـ سند هذين الامامين ومن
فى طبقتهما ينتهى الى ثلاثة من المسندين الكبراء الذين بهم اتصلت
اسانيدهم من بعدهم بمن قبلهم احدهم المسند المعمر الصالح
شهاب الدين احمد بن ابى طالب الحجار المعروف بابن شحنة
والثانى العالم الفقير رحلة الآفاق مسند العصر فخر الدين

ابو الحسن علی بن احمد بن عبد الهادی المعروف بابن البخاری والثالث
الحافظ الثقة الامین شرف الدین عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی اما
ابن شحنة فاخذ الزین عن الحافظ ابن حجر عن البرهان الشامی عن
والسیوطی عن ابن مقبل عن ابن البرهان الشامی عنه واحمد الجوخی عنه واما
ابن البخاری فالزین اخذ عن ابن الفرات والحافظ ابن حجر و
محمد بن مقبل جمیعا عن عمر بن الحسن و الصلاح بن ابی عمر کلاهما عنه
والسیوطی عن محمد بن مقبل عن الحراوی عنه واما الدمیاطی
فالزین اخذ عن ابن فرات عن محمود بن خلیفة المنبجی عنه والسیوطی
عن محمد بن مقبل عن الحراوی عنه انتهی اتصال اسانید هؤلاء المشائخ الثلاثة
یعلم فیما نذکر اسانید الکتب والمسلسلات ان شاء الله تعالیٰ۔ ومن
مشائخ شیخنا محمد عبد الحق العلامة المفسر المحدث الشیخ
عبد الغنی المجددی الدهلوی المدنی المتوفی سنة ۱۲۹٦ وهو یروی عن والده
العارف بالله الشیخ ابی سعید بن الصفی الدهلوی وعن شیخه مولانا
المحدث محمد اسحٰق کلاهما عن العلامة الاجل الشیخ عبد العزیز الدهلوی
المتوفی سنة ۱۲۳۹ واخذ الشیخ ابو سعید ایضا عن خاله الشیخ سراج احمد عن

ابیہ محمد مرشد عن ابیہ محمد راشد عن ابیہ فرخ شاہ عن ابیہ
خازن الرحمۃ محمد سعید عن ابیہ العارف المجدد احمد السرھندی
عن یعقوب الصیرفی الکشمیری عن العلامۃ ابن حجر المکی بسندہ
واخذ ایضا عن قطب وقتہ العلامۃ علام علی الدھلوی عن العارف
باللہ مظھر جان جانان عن العلامۃ الحاج محمد السیالکوتی عن
الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری والشیخ عبد الاحد ابن خازن الرحمۃ
عن والدہ بسندہ السابق ذکرہ **ومن مشائخ الشیخ عبد الغنی**
الشیخ مخصوص اللہ ابن الشاہ رفیع الدین ابن الشاہ ولی اللہ
الدھلوی **ومن مشائخ عبد الغنی** العلامۃ المحدث بدار الھجرۃ
الشیخ محمد عابد بن احمد علی السندی المدنی عن مشائخہ الآتی
ذکرھم **ومن مشائخ عبد الغنی** الشیخ ابو زاھد اسمعیل بن
ادریس الرومی المدنی وھو اخذ عن مشائخ کثیرین منھم الشیخ
محمد طاھر سنبل المکی والشیخ صالح الفلانی والشیخ عبد الملک القلعی
مفتی مکۃ المکرمۃ والشیخ محمد بن عبد الرحمن الکزبری الدمشقی
وقد سبق ذکر ھؤلاء الاعلام **ومنھم** ای من مشائخ ابن ادریس

مشائخ الشیخ عبد الغنی

مشائخ ابن ادریس الرومی

مشائخ الحفنی

الرومی العلامة الشیخ عبداللہ الشرقاوی المتوفی سنہ ۱۲۲۷ عن الشیخ محمد الحفنی
المتوفی سنہ ۱۱۸۱ عن الشیخ محمد البدیری الدمیاطی الشہیر بابن المیت عن الشیخ
ابراہیم الکورانی والشیخ نورالدین ابی الضیاء الشیخ علی الشبراملسی
وعن شیخ القراء محمد بن قاسم البقری والشیخ عبدالمعطی البصیر المالکی
کلاہما عن البرہان ابراہیم اللقانی وعن امام الازہر الشیخ منصور
الطوخی والشہاب احمد البشبیشی والعلامة زین الدین الدمیاطی ثلاثتہم
عن العلامة الشیخ سلطان بن احمد المزاحی واخذ الحفنی ایضا
عن الشیخ محمد بن عبداللہ السجلماسی المغربی والشیخ عید بن علی
ابن عساکر النمرسی المصری الآخذین عن عبداللہ بن سالم البصری
واخذ الشیخ عبداللہ الشرقاوی ایضا عن الشیخ محمد الفارسی والشیخ
عطیة الاجہوری کلاہما عن الشیخ محمد العشماوی عن الشیخ عبداللہ
البصری واخذ ایضا عن الشہاب احمد الجوہری السابق ذکرہ وعن
الشہاب احمد بن عبدالفتاح المجیری الشہیر بالملوی الشافعی الازہری
المتوفی سنہ ۱۱۸۱ وھو اخذ عن الشہاب احمد بن الفقیہ وھو عن الشبراملسی

ثبت ابن عابدین

وکان مولدہ رحمہ اللہ تعالیٰ فی سنہ ۱۱۵۰ھ کذا فی ہامش ثبت الامیر ۱۲ عبدالہادی غفرلہ

وعن الجمال منصور المنوفی عن الشرنبلالی وآخذ الشهاب الملوی
ایضًا عن الشیخ احمد غانم النفراوی الآخذ عن عبد الباقی الزرقانی
وعن خلیل اللقانی وعن عبد الجواد بن القاسم المحلی الآخذ عن
الشبراملسی وعن الشیخ سلطان المزاحی وعن الشمس البابلی وآخذ
الشهاب ایضًا عن محمد بن عبد الباقی الزرقانی شارح المؤطا والمواهب
الآخذ عن ابیہ وعن الاجهوری وآخذ الشهاب ایضا عن العلامتین
المکیین الشهاب احمد النخلی وعبد الله بن سالم البصری وآخذ الشهاب
ایضًا عن العابد الزاهد المنلا الیاس الکورانی وآخذ ایضًا عن ابی
العز محمد ابن الشهاب العجمی الآخذ عن والدہ وعن البابلی وعن
ابن سلیمان المغربی وآخذ ایضًا عن ابی الانس محمد بن عبد الرحمن
الملیجی الآخذ عن الصفی القشاشی وعن البابلی ومنهم الشیخ ابراهیم
النابلسی حفید قطب العارفین الشیخ عبد الغنی النابلسی عن جدہ

ومن مشائخ شیخنا الشیخ عبد الحق العلامة الشیخ تراب علی
ابن شجاعت علی اخذ عنہ شیخنا اکثر العلوم فقها وحدیثا وغیرهما و

ع نسبة الی قریة من قری مصر کذا فی حاشیة العجالة النافعة ۱۲ عبد الهادی مسکین غفرلہ

قرأ عليه الامهات الست وهو اخذ عن مشائخ كثيرين من اجلهم العلامة المحدث

مولانا محمد اسحق الدهلوی واخذ بمكة المكرمة عن العلامة الفهامة الشيخ

الاجل عبد الله سراج وسيأتی ذكر مشائخه الاعلام بحول الله وقوته

صورة اجازة الشيخ عبد الحق

وهذه صورة الاجازة التی كتبها الی شيخنا العلامة محمد عبد الحق النقشبندی ادام الله فيوضاته

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على اشرف

المرسلين سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين اما بعد فيقول عبده الضعيف

محمد عبد الحق ابن مولانا المولوی شاه محمد بن يار محمد عاملهم الله

بفضله العميم ان الصالح الاسمی والبركة العظمی المولوی الحاج

عبد الهادی سلمه الله الازلی الابدی قد سمع منی سورة الفاتحة

وسورة الصف وكتبت له سند القرآن المجيد واجزت له رواية

سورة الفاتحة وسورة الصف وغيرهما واجزت له بكل مرويا تی

اجازة عامة تامة اللهم زده علما وفهما ووفقه لما تحب وترضی

وعافه فی الدنيا والأخرة واجعل خاتمتنا على الخير والسعادة۔

حرره فی التاسع عشر من محرم الحرام سنة الرابع والعشرين

وثلثمائة بعد الالف من الهجرة النبوية على صاحبها الف الف صلوة وتحيه بمكة المكرمة زادها الله تعظيما وتشريفا واجلالا ومهابة والحمد لله اولا واخرا وظاهرا وباطنا وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم تسليما كثيرا كثيرا

(محمد عبد الحق ١٣٠١)

الشيخ الثاني [٢]

ومن مشائخنا المكيين استاذنا العلامة الحبر الفهامة مجمع محاسن الخصال مطلع صبح الفضل والافضال الشيخ صالح [١] ابن العلامة الصديق كمال الحنفي الامام الخطيب المدرس بالمسجد الحرام وشيخ العلماء بمكة المكرمة متع الله المسلمين بفيوضاته۔

يزدحم الناس على درسه ولاسيما العامة ويستفيد بافادته فائدة تامة وقد حضرت فى درسه الحديثية والفقهية وانتفعت بلطائف تقريره

---

[١] صفحه ٢٢٢ وله شان نبيع وذكر شريف وهذا هو الذى ذكره الشيخ الصديق البوفانى فى كتابه الروض الممطور فى علماء شرح الصدور وشكر الله تعالى على حصول نعمة شركته فى درس حديثه رحمه الله تعالى وله مولفات مفيدة منها تبصرة الصبيان وتذكرة الاخوان وبهامشه كفاية الغلام للامام عبد الغنى النابلسى طبع بمصر ومنها عقود الدر النضيد فى مناقب سيدنا الحسين الشهيد طبع سنه ١٣١٣ بمكة المكرمة ١٢ المسكين محمد عبد الهادى غفر الله له ولوالديه ولمشائخه امين ۵

القدسیہ وحضرت فی سماع اوائل الحدیث للامام العلامۃ اسمٰعیل العجلونی
رحمہ اللہ تعالیٰ وقرأت علیہ شیئاً من اوائل صحیح البخاری رحمہ اللہ
الباری وقد لقّننی واجازنی بالتفسیر والحدیث والفقہ والمعقول
والاذکار والاوراد وغیرھا مما تجوز لہ روایتہ وکتب لی اجازۃ
بخطہ المبارک مع ختمہ فی اٰخرھا وھو اخذ عن مشائخ کثیرین منھم
والدہ العلامۃ المفضال الشیخ صدیق کمال عن شیخہ العلامۃ المحدث
المفسر الشیخ عبداللہ سراج المتوفی سنہ ۱۲۶۷ عن عمر ابن عبدالکریم العطار المکی و
قد مر ذکرہ انفا وعن محمد بن ھاشم عن محدث دار الھجرۃ الشیخ
صالح الفلانی المتوفی سنہ ۱۲۱۸ عن مشائخہ الکرام منھم العلامۃ الشیخ محمد بن
محمد بن سنۃ العمری عن الشریف ابی عبداللہ محمد بن علی الوولاتی
عن الشیخ محمد بن محمد بن خلیل عرف بابن ارکماش الحنفی عن الحافظ
ابن حجر العسقلانی ومنھم الشیخ محمد سعید سفر عن الشیخ تاج
الدین محمد بن عبدالمحسن القلعی الحنفی عن الشیخ حسن العجیمی ویروی
الشیخ محمد سعید ایضاً عن الشیخ ابی طاھر ابن الشیخ ابراھیم الکورانی
الشیخ محمد بن عبداللہ المغربی المدنی عن الشیخ عبداللہ البصری

مشائخ عبداللہ سراج

مشائخ صالح الفلانی

ومنهم الشيخ الشريف سليمان الدرعى عن الشيخ حسن العجيمى واخذ
الشيخ صديق كمال ايضاً عن العلامة المسند عبد الرحمن
ابن العلامة المحدث محمد الكزبرى الدمشقى عن مشائخ اجلاء منهم والده الشيخ
الامام محمد بن عبد الرحمن الكزبرى المتوفى سنة ۱۲۲۱ عن الامام الكبير والعارف بالله الشهير الشيخ عبد الغنى
النابلسى عن الامام العارف الشيخ محمد بن احمد عقيلة المكى عن الائمة الثلاثة المكيين من ثبت ابن عابدين
ابى الاسرار الحسن بن على العجيمى و عبد الله بن سالم البصرى والشهاب احمد بن محمد
النخلى ومنهم الشيخ شهاب الدين احمد بن عبيد العطار المتوفى سنة ۱۲۲۸ فى
المتقدم ذكره ومنهم الشيخ الامام صفى الدين خليل بن عبد السلام
المتوفى سنة ۱۲۰۰ عن والده الشيخ عبد السلام بالاجازة العامة عن والده الشمس
محمد الكاملى عن الحافظ نجم الدين محمد الغزى والشيخ تقى الدين
عبد الباقى الحنبلى ومنهم الشيخ العلامة المقدام الشيخ بدر الدين
محمد بن احمد المقدسى الشهير بابن بُدير المتوفى سنة ۱۲۲۰ عن الشيخ شهاب الدين
احمد الراشدى المصرى عن شيخ الاسلام عيد النمرسى عن حافظ
الامة الشمس محمد البابلى ومنهم العلامة الشيخ حسين المغربى
مفتى المالكية بمكة المشرفة عن الشيخ محمد بن الطيب المغربى عن

مشائخ عبد الرحمن الكزبرى

عن الشيخ حسن العجيمي باستجازة ابيه له منه ومنهم العلامة الشيخ
مصطفى زين الدين ابو البركات ابن محمد بن رحمة الله بن عبد المحسن
ابن جمال الدين الايوبي الانصاري الحنفي الدمشقي الشهير
بالرحمتي المتوفى سنة ١٢٠٥ وهو اخذ عن مشائخ كثيرين منهم الشيخ عبد الغني
النابلسي والشيخ محمد الغزي والشهاب احمد المنيني والسيد عمر بن احمد
ابن عقيل السقاف باعلوي سبط العلامة عبد الله بن سالم البصري والشيخ
محمد سعيد سنبل والشيخ عبد الرحمن الفتني والشيخ محمد بن الطيب
المغربي وخاتمة العلماء المحققين ببغداد الشيخ عبد الله السويدي
ورحل الى مصر واخذ عن علمائها منهم الشيخ المعمر الشهاب
احمد الملوي والشيخ حسن بن علي المدابغي والعارف الشيخ محمد بن
سالم الحفني والشيخ محمد الدفري وغير هؤلاء كذا في ثبت ابن عابدين
وفيه ايضا واجاز (اى الرحمتي) لاهل عصره ومن ادرك جزءا من حياته
بجميع مروياته كما رأيته في اجازة منه للسيد محمد كمال الدين
الغزي مفتي الشافعية بدمشق مكتوبة بخطه ضمن مكتوب للمجاز المذكور
سنة ١٢٠١ كذا وكانت وفاته بعد العصر في خامس ذي الحجة سنة ١٢٠٥ خمس و

سه كذا رأيته في الاصل ولعله سنة ١٢٠١ تأمل ١٢ عيل

سه ولد بدمشق ليلة الاربعاء رابع عشر محرم سنة ١١٣٥ كذا في ثبت ابن عابدين ١٢ محمد عبد الهادي غفر له

مائتين والف بعلة الاستسقاء ودفن بمنزلة يقال لها السيل فانه
ذهب الى الطائف لزيارة سيدنا ابن عباس رضى الله تعالى عنه
ثم قصد الحج فادركته المنية فى الطريق ودفن هناك رحمه الله تعالى
وله حاشية على شرح التنوير للعلائى مفيدة كتب منها ثلاثة اجزاء
جزآن من الاول وجزء من الاخير ولم يتيسر له اتمامها وحاشية
على المنح ولم تتم ايضا وغير ذلك انتهى ومنهم السيد الامام والسند الهمام
نورالدين على بن عبد البر الحسينى الشهير بالونائى والشيخ صالح الفلانى
والشيخ عبد الملك ابن الشيخ عبد المنعم ابن الشيخ تاج الدين القلعى والشيخ
محمد طاهر سنبل والشيخ عبد الله الشرقاوى وقد تقدم ذكر هؤلاء الاعلام
ومنهم سيد شهاب الدين احمد بن علوى باحسن الشهير بجمل الليل المتوفى سنة ١٢... والشيخ
الامير الكبير والشيخ زين الدين عبد الغنى ابن محمد هلال المتوفى سنة ١٢.. والامام المعمر السيد
ابراهيم بن محمد بن اسمعيل الامير الصنعانى المتوفى فى سنة ١٢١٣ والشيخ عبد اللطيف الرمزى والشيخ عبد القادر
الصديقى المكى والشيخ عبد الرحمن الديار بكرلى الاصل المكى المولد والمنشاء
والشهاب احمد العروسى وغيرهم ومن مشائخ شيخنا صالح
كمال عمدة الاقران ونخبة الاوان السيد احمد بن السيد زينى

دحلان المتوفی سنہ ۱۳۰۴ھ وہو یروی عن الشیخ عثمان اللہ میاطی عن العلامۃ محمد
ابن محمد بن احمد بن عبد القادر الامیر وعن الشیخ محمد بن الشیخ علی بن الشیخ
منصور الشنوانی والشیخ عبد اللہ بن حجازی بن ابراہیم الازہری الشہیر
بالشرقاوی فاما العلامۃ الشیخ محمد بن محمد الامیر المتوفی سنہ ۱۲۳۲ھ فلہ مشائخ
اجلۃ منہم السید العلامۃ نور الدین ابو الحسن علی بن احمد بن مکرم
اللہ الصعیدی العدوی المالکی المتوفی سنہ ۱۱۸۹ھ عن الشیخ محمد عقیلۃ المکی عن الشیخ
حسن بن علی العجیمی ومنہم العلامۃ الشیخ ابو الحسن سیدی علی بن محمد بن علی السقاط
المالکی عن الشیخ محمد الزرقانی عن والدہ الشیخ عبد الباقی عن
الشیخ علی الاجہوری عن الشیخ محمد بن احمد الرملی عن شیخ الاسلام
زکریا الانصاری واخذ الشیخ السقاط عن الشیخ عبد اللہ بن سالم
البصری والشیخ احمد النخلی ومنہم الشیخ حسن بن ابراہیم الجبرتی الحنفی
المتوفی سنہ ۱۱۸۸ھ عن الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری والشیخ احمد النخلی والشیخ
عید النمرسی ومنہم الشیخ شہاب الدین احمد الجوہری الکبیر والشیخ

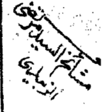
مشائخ الامیر الکبیر

کان الاجہوری ضریراً وسبب کونہ ضریراً مذکور فی النصف الاول من رحلۃ العیاشی رح ۱۲ عبد الہادی

ہو ابو محمد احمد بن حسن بن عبد الکریم بن محمد بن یوسف الخالدی الجوہری ولد سنہ ۱۰۹۶ھ
اجازہ ابن سالم البصری ومحمد الزرقانی توفی سنہ ۱۱۸۱ھ ۱۲ عبد الہادی غفر لہ

احمد الملوی والشیخ محمد بن سالم الحفنی والسید[۵] محمد بن محمد بن محمد الحسنی البلیدی المغربی المالکی وغیرہم واما الشیخ محمد الشنوانی فھو یروی عن العلامۃ الشیخ ابی العزائم عیسی بن احمد البراوی عن الشیخ احمد الدفری عن الشیخ سالم البصری عن والدہ الشیخ عبد اللہ ابن سالم البصری ویروی ایضاً عن الشیخ محمد الفارسی والشیخ عطیۃ الاجھوری والشیخ احمد الراشدی وھم یروون عن الشیخ محمد العشماوی عن البصری ویروی ایضاً عن الشیخ محمد السمانوی المشھور بالمنیر عن العلامۃ الشیخ محمد بن محمد البدیری المشھور بابن المیت ویروی ایضاً عن العلامۃ السید محمد مرتضی بن محمد الزبیدی عن ائمۃ مشاھیر منھم العلامۃ الشیخ سابق بن رمضان ابن عزام الزعبلی الشافعی عن محمد بن علاء الدین البابلی ومنھم الشیخ عمر ابن احمد بن عقیل السقاف باعلوی المکی والشیخ احمد بن عبد الفتاح الملوی والشیخ احمد بن حسن بن عبد الکریم الخالدی الجوھری





[۵] ولد رحمہ اللہ تعالی سنۃ ۱۰۹۶ اخذ عن محمد بن قاسم بن اسمعیل البقری وغیرہ وتوفی سنۃ کذا فی حاشیۃ ثبت الامیر الکبیر رحمہ اللہ تعالی ۱۲ محمد عبد الھادی غفر لہ۔

وعبد الله بن محمد بن عامر الشبراوي كلهم عن الشيخ عبد الله البصري

ومنهم العلامة المسند محمد بن علاء الدين المزجاجي عن الشيخ حسن

العجيمي ومنهم الشيخ العارف عبد الله ميرغني المكي عن الشيخ احمد النخلي

ومنهم العلامة الحبيب عبد الرحمن بن الحبيب مصطفى بن شيخ العيدروس

المتوفى بمصر سنة ١١٩٣ عن جده شيخ بن مصطفى عن السيد عبد الله بلفقيه

عن الشيخ احمد القشاشي والشيخ عيسى بن محمد بن محمد الثعالبي الجعفري

المغربي والشيخ زين العابدين واخيه الشيخ على ابن عبد القادر الطبري

وقد مر سابقا ذكر مشائخ هؤلاء الاعلام واخذ السيد شيخ

ابن مصطفى عن السيد الجليل على بن عبد الله العيدروس صاحب

السورة عن العلامة عبد الله بن ابي بكر الخطيب عن العلامة عبد العزيز

الزمزمي المكي والشيخ احمد القشاشي المدني وغيرهم واخذ السيد

عبد الرحمن ابن مصطفى عن الشهاب احمد الملوي والشهاب الجوهري

والعارف سيدي مصطفى البكري والعارف محمد الحفني والشيخ محمد

ابن الطيب المغربي والشيخ محمد حياة السندي وغيرهم واما

الشيخ عبد الله الشرقاوي فقد تقدم ذكره في ذكر مشائخ الشيخ

بلد في الهند مشهور ١٢

له
باكر القشاشيه
١٢

اسماعیل بن ادریس الرومی شیخ الشیخ عبد الغنی الدهلوی ومن
مشائخ السید احمد دحلان العلامۃ محدث اهل الشام الشیخ
عبد الرحمن الکزبری المتقدم ذکره والشیخ ابو علی ارتضا علیخان العمری
اجازه فی ذی القعدۃ سنۃ ١٢٦٢ بمکۃ المکرمۃ عن الشیخ عمر بن عبد الکریم
العطار ومن مشائخ شیخنا الشیخ صالح کمال العلامۃ
السید ابو الانوار محمد علی بن ظاهر الوتری الحنفی المدنی وهو اخذ
عن مشائخ کثیرین منهم العلامۃ الشیخ عبد الغنی المجددی المدنی
والعلامۃ الشیخ احمد منۃ الله المالکی الازهری وهو یروی عن
العلامۃ محمد الامیر الکبیر۔ وهذه صورۃ الاجازۃ التی
کتبها لی شیخنا الشیخ صالح کمال الحنفی الامام الخطیب
بالمسجد الحرام شیخ العلماء بمکۃ المکرمۃ اعاد الله علینا
من برکاته۔

الحمد لله واصل من انقطع الی علی جنابه ❊ ورافع من وقف علی فسیح عتابه

[1] المتوفی فی التاسع والعشرین من الجمادی الاولی سنۃ اثنتین وعشرین بعد الالف وثلثمائۃ
یوم الجمعۃ وقت الاشراق والمدفون فی البقیع الغرقد امام قبۃ امهات المؤمنین عند
قبر والدیه رحمهم الله تعالی کذا فی الباقیات الصالحات ١٢ محمد عبد الهادی غفر له

والصلوة والسلام الأتمان الأكملان على سيدنا محمد المرسل لتشريع شرائع الاسلام، وعلى آله واصحابه الفخام، ومن تبعهم من العلماء الكرام، اما بعد فقد سألنى العلامة الفاضل والجهبذ الكامل الشيخ عبد الهادى الحنفى الحيدرآبادى ان اجيزه بجميع مروياتى فى الحديث والفقه والتفسير وغير ذلك فاقول اجابة لسؤاله وجبر الخاطره قد اجزت العلامة المذكور بجميع ما تجوز لى روايته من فقه وحديث وتفسير ومعقول ومنقول واوراد واذكار وغيره بشرطه المعتبر عند اهل الحديث والاثر وهو كمال التثبت والتحرى وان يقول فيما لا يدريه لا ادرى كما اجازنى بذلك مشائخى الثقات منهم والدى المرحوم بكرم الله الشيخ صديق كمال الحنفى ومنهم سيدنا العلامة وحيد الزمان مولانا السيد احمد بن زينى دحلان ومنهم مولانا العلامة ابو الانوار السيد على ظاهر الوترى الحنفى وغيرهم من المشائخ الاعيان الذين هم بركة الزمان واوصيه بتقوى الله فى جهره وسره وحلو الزمان ومره وان لا ينسانى من دعواته فى خلواته وجلواته بحسن الختام والوفاة على طريقة اهل السنة والجماعة انه على ما يشاء قدير

کتبہ بقلمہ الراجی عفو ربہ ذی الجلال محمد صالح ابن المرحوم صدیق
کمال الحنفی المکی الشاذلی الامام الخطیب المدرس بالمسجد الحرام
مفتی الاحناف بمکۃ سابقا کان اللہ لہ آمین وما ھو الواقع جری
وحرر یوم عشرین من محرم الحرام سنۃ ۱۳۲۴ (صالح محمد کمال)

الشیخ الثالث ۳

ومن مشائخنا المکیین العالم الفاضل المجتہد الکامل
علامۃ الاوان فہامۃ الزمان شیخنا المعظم
استاذنا المفخم سیدنا المحدث الحبیب حسین ابن العلامۃ
الحبیب محمد الحبشی العلوی الشافعی مد ظلہ العالی
علی رؤس المسترشدین آمین۔ حضرت کثیرا من مجالسہ
السنیۃ وانتفعت بہ وبعلومہ وحصلت لی برکتہ العلیۃ وللہ الحمد
علی ذلک فی کل بکرۃ وعشیۃ۔ وحضرت من دروسہ فی تفسیر الخطیب
الشربینی رحمہ اللہ تعالی وتیسیر الاصول وقرأت علیہ اوائل الحدیث
الشیخ الامام الکامل النبیہ۔ محمد سعید سنبل الفقیہ۔ رحمہ اللہ تعالی وحدثنی بالحدیث

۱ کانت ولادتہ سنۃ ۱۲۵۸ ثمانیۃ وخمسین ومائتین بعد الالف فی شہر الربیع الاول وکانت
وفاتہ فی شوال سنۃ ۱۳۳۰ بمکۃ المکرمۃ ۱۲ محمد عبد الهادی کان للہ ذی الایادی۔

المسلسل بالاولية وهو اول خبر حدثني به وذلك في شهر الربيع الثاني سنة ١٣٢٢
اربع وعشرين وثلثمائة والف من الهجرة النبوية وحدثني بالمسلسل بيوم العيد وصافحني
وشبك بيدي واضافني على الاسودين ولقمني ولقنني الذكر وناولني السبحة والبسني
الخرقة وقال لي انا احبك فقل اللهم اعني الى اخره وسمعت منه سورة الصف وبسائر واجازني
مروياته وكتب لي اجازة بخطه الشريف ومشائخه رضي الله عنه
ونفعنا به كثيرون منهم والده العلامة مفتي مكة المشرفة الحبيب محمد
ابن حسين بن عبد الله الحبشي المتوفي سنة ١٢٨١ عن جماعة من العلماء منهم
العلامة السيد طاهر بن حسين بن طاهر المتوفي سنة ١٢٤١ عن السيد الامام
عبد الرحمن بن علوي مولى البطيحاء المتوفي سنة ١٢١٦ عن السيد القطب حسن بن
الفرد السيد عبد الله الحداد المتوفي سنة ١١٨٨ عن والده السيد عبد الله الحداد
المتوفي سنة ١١٣٢ عن السيد الامام ابي بكر بن عبد الرحمن بن شهاب الدين المتوفي سنة ١٠٦١
عن العلامة الشيخ عبد العزيز الزمزمي عن الشيخ محمد بن احمد الرملي
المتوفي سنة ١٠٠٤ والشيخ احمد بن حجر المكي المتوفي سنة ٩٧٤ عن شيخ الاسلام زكريا
الانصاري سنة ٩٢٦ واخذ السيد عبد الله الحداد عن العلامة
السيد الامام محمد بن علوي بن محمد بن ابي بكر بن علوي بن احمد بن

مشائخ الحبيب محمد الحبشي

مشائخ السيد عبد الله الحداد

ابی بکر بن الشیخ عبد الرحمن السقاف نزیل مکۃ المکرمۃ عن السید
عبد القادر بن شیخ بن عبد اللہ العیدروس المتوفی باحمد آباد
عن والدہ شیخ الاسلام شیخ بن عبد اللہ العیدروس المتوفی سنہ ۹۹۰ھ
عن العلامۃ ابن حجر الهیتمی **ومنهم** العلامۃ السید احمد بن عمر بن
سمیط المتوفی سنہ ۱۲۵۷ھ والعلامۃ السید حسن بن صالح البحر المتوفی سنہ ۱۲۷۳ھ وهما اخذا عن
العلامۃ السید عمر ابن العلامۃ السید سقاف بن محمد بن عمر الصافی عن
والدہ السید سقاف المتوفی سنہ ۱۱۹۵ھ عن السید احمد بن زین الحبشی والسید
الفاضل العارف یوسف بن عبد اللہ الفاسی کلاهما عن السید عبد اللہ
الحداد بسندہ المتقدم **ومنهم** العلامۃ السید عبد اللہ بن علی
ابن شهاب الدین المتوفی سنہ ۱۲۶۵ھ وهو اخذ عن العلامۃ الحبیب ابی بکر
ابن الحبیب عبد اللہ بن احمد الهندوان عن السید العلامۃ حامد بن
عمر بن حامد المتوفی سنہ ۱۲۰۹ھ عن والدہ السید عمر بن حامد المتوفی سنہ ۱۱۵۴ھ عن الحبیب عبد اللہ الحداد
ومنهم الشیخ منصور بن یوسف البدیری وهو اخذ عن السید الامام مُشَیِّخ[1] بن علوی

---

[1] مُشَیِّخ بضم المیم وفتح الشین المعجمۃ وکسر الیاء المثناۃ من تحت المشددۃ کذا فی ثبت
ابن عابدین ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ۔

باعبود باعلوي ومن اجل مشائخه الحبيب عبد الله الحداد والحبيب احمد
ابن هاشم الحبشي قرأ عليهما في علوم الشريعة والحقيقة والبساه الخرقة
ولقناه الذكر بالطريقة العلوية بحق اخذهما لذلك عن شيخه السيد حسين
ابن بكر بن سالم عن ابيه السيد ابي بكر بن سالم بسنده الطويل الآتي ذكره
واخذ بالمدينة المنورة عن السيد الامام عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه
عن الشيخ ابراهيم بن حسن الكردي المدني بسنده **ومنهم** العلامة
السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيي بن عمر مقبول الأهدل المتوفى سنة ١٢٥٠
وهو اخذ عن والده السيد سليمان عن شيخه العلامة السيد احمد بن
محمد مقبول الاهدل عن شيخه وخاله السيد يحيي بن عمر مقبول الاهدل
عن شيخه السيد العلامة ابي بكر ابن علي البطاح الاهدل عن شيخه
وعمه السيد العلامة يوسف بن محمد البطاح عن شيخه السيد العلم
الطاهر بن الحسين الاهدل عن شيخه الحافظ الديبع عن الحافظ السخاوي
عن الحافظ ابي الفضل ابن حجر العسقلاني **وقد اخذ** السيد
يحيي بن عمر مقبول الاهدل عن الشيخ الامام عبد الله بن سالم البصري
والشيخ حسن العجيمي والشيخ احمد بن محمد النخلي **واخذ** السيد عبد الرحمن

الاهدل عن الشيخ عبد القادر بن خليل كدك زاده المدنى والشيخ
امر الله بن عبد الخالق المزجاجى فالاول يروى عن الشيخ محمد حيات
السندى عن الشيخ عبد الله بن سالم البصرى والثانى عن الشيخ العارف
محمد بن احمد بن سعيد المعروف بابن عقيلة المكى المتوفى بمكة المكرمة سنة ١١٥٠
عن الشيخ عبد الله البصرى **واخذ** ايضا عن السيد عبد الرحمن
ابن مصطفى العيدروس المتقدم ذكره **ومنهم** العلامة الشيخ محمد صالح
الريس المتوفى سنة ١٢٤٠ عن الشيخ العلامة السيد على ابن عبد البر الحسنى الونائى
والشيخ صالح بن محمد الفلانى والسيد محمد بن عبد الرحمن الكزبرى
والشيخ احمد بن عبيد العطار الدمشقى وهولاء المشائخ قد سبق
ذكرهم **ومنهم** الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار المكى عن مشائخه الكرام
ومن مشائخ شيخنا العلامة الفاضل السيد عيدروس
ابن العلامة السيد عمر بن عيدروس الحبشى المتوفى سنة ١٣١٤ وهو اخذ عن كثير
من المشائخ **منهم** والده العلامة الحبيب عمر بن عيدروس المتوفى سنة ١٢٥٠
عن الحبيب عمر بن احمد بن حسن المتوفى سنة ١٢٢٦ عن والده الحبيب احمد المتوفى سنة ١٢٠٤
عن والده الحبيب حسن عن والده الحبيب عبد الله الحداد و

مشائخ محمد صالح الريس

مشائخ السید یٰس میرغنی

اخذ السید عمر بن عیدروس ایضا عن العلامة السید یٰس ابن السید الامام العارف عبد الله میرغنی عن والده عن الشیخ احمد النخلی واخذ السید یٰس عن الشیخ محمد طاهر سنبل والشیخ عبد الملك القلعی والشیخ مصطفی الرحمتی والشیخ صالح الفلانی والشیخ عبد الرحمن دیاربکری والشیخ عثمان الشامی والشیخ عبد الغنی هلال والشیخ عبد الرحمن المغربی التادلی والشیخ ابراهیم الفتنی وغیرهم واخذ السید عمر بن عیدروس ایضا عن العلامة عمر ابن عبد الکریم العطار والشیخ محمد صالح بن ابراهیم الریس الزبیری الزمزمی المکی والشیخ منصور بن یوسف البدیری والسید عبد الرحمن ابن سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاهدل ومنهم عمه العلامة الحبیب محمد بن عیدروس المتوفی سنة ١٢٧٠ وهو یروی عن السید الامام یوسف بن محمد البطاح الاهدل عن السید سلیمان بن یحیی مقبول الاهدل ویروی عن الشیخ عبد الباقی بن محمد صالح الشعاب الانصاری المدنی عن الشیخ الاجل محمد ابن عبد الکریم القادری الشهیر بالسمان عن السید مصطفی البکری عن الشیخ عبد الله بن

سالم البصری والشهاب احمد النخلی والشیخ اسمٰعیل العجلونی والامام
نجم الدین بن خیر الدین الرملی والشیخ محمد بن احمد عقیلۃ المکی
والشیخ عبد الغنی النابلسی وغیرھم **ویروی** عن السید الامام
زین العابدین بن علوی جمل اللیل عن الشیخ صالح الفلانی وعن
الشیخ محمد بن سلیمان الکردی المدنی عن الشیخ ابی طاھر بن ابراھیم
الکورانی **واخذ** السید زین العابدین عن العارف باللہ سیدی
احمد الدّردیر العدوی المالکی عن الامام محمد الدفری عن الشیخ
علی الاجھوری المالکی عن القرافی عن النجم الغیطی عن شیخ الاسلام
ذکریا الانصاری **ویروی** عن الشیخ عمر بن عبد الکریم والشیخ صالح
الرّیس والشیخ عبد الرحمٰن الاھدل وغیرھم **ومنھم** السید الامام
الامجد المفسر المحدث عفیف الدین عبد اللہ بن الحسین بن عبد اللہ
بلفقیہ وھو اخذ عن والدہ العلامۃ السید حسین بن عبد اللہ
بلفقیہ عن والدہ عن العلامۃ الوجیہ السید عبد الرحمٰن ابن الشیخ
عبد اللہ بلفقیہ عن مشائخ کثیرین **منھم** والدہ العلامۃ السید عبد اللہ
بلفقیہ المتوفی سنۃ ۱۱۲ وھو اخذ عن الشیخ احمد بن محمد القشاشی والشیخ

مشائخ السید زین العابدین

مشائخ السید عبد اللہ بلفقیہ

عیسی بن محمد بن محمد بن احمد بن عامر الثعالبی والشیخ زین العابدین بن
عبد القادر واخیه الشیخ علی بن عبد القادر واخذ الشیخ عبد الله
بلفقیه عن الشیخ الجامع للعلوم والمتفنن فی جمیع الفنون السید
ابی علوی محمد بن ابی بکر الشلی عن والده السید ابی بکر المتوفی ۱۰۲۸ سنه
عن السید عمر بن عبد الرحیم البصری واخذ السید ابو علوی محمد
الشلی عن العلامة ابی عبد الله محمد بن علاء الدین البابلی والشیخ عبد الله
ابن سعید باقشیر والشیخ علی بن الجمال والشیخ محمد بن محمد بن سلیمان
المغربی واخذ الشیخ عبد الله بلفقیه عن الشیخ المعمر عبد العزیز الزمزمی
والشیخ اسحق بن ابراهیم ابن جمعان الزبیدی **واخذ** السید
عبد الله بلفقیه عن السید عبد الرحمن بن ابراهیم المتوفی ۱۰۵۷ سنه وهو
اخذ عن الشیخ احمد الشناوی[ه] عن ابیه الشیخ علی الشناوی عن
الشیخ عبد الوهاب الشعرانی عن الحافظ السیوطی ومن مشائخ
السید عبد الرحمن بلفقیه العلامة الحبیب عبد الله الحداد وبالحرمین
الشریفین الشیخ ابراهیم بن حسن الکورانی المدنی والسید الشهیر

مشائخ محمد الشلی

مشائخ السید عبد الرحمن بلفقیه

[ه] الشناوی بکسر الشین المعجمة وتشدید النون نسبته الی بعض الامکنة کذا فی سبحة المرجان ۱۲
محمد عبد الهادی غفر له

محمد بن رسول البرزنجی المدنی والشیخ حسن بن علی العجیمی والشیخ احمد بن
محمد النخلی والشیخ عبد اللہ ابن سالم البصری **ومنهم** السید الامام
الفاضل محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن حسین بن محمد بن عبد اللہ الحداد
وهو اخذ عن الحبیب العلامة عمر بن طه بن عمر البار عن والدہ السید طه
عن والدہ الحبیب عمر عن الحبیب عبد اللہ الحداد **ومنهم** الشیخ المحقق
فی علوم الشرائع والعرفان عبد اللہ ابن احمد باسودان المتوفی سنة ١٢٦٦ وهو
اخذ عن العلامة المحقق الحبیب عمر بن عبد الرحمن بن القطب الحبیب
عمر بن عبد الرحمن البار المتوفی سنة ١٢١١ عن عمه السید حسن بن عمر البار عن
ابیه القطب العارف عمر بن عبد الرحمن البار عن الحبیب عبد اللہ الحداد
واخذ الشیخ عبد اللہ بن احمد باسودان بزبید عن السید عبد الرحمن
ابن سلیمان **الاهدل** وبالحرمین الشریفین عن الشیخ عمر بن عبد الکریم
والشیخ محمد صالح الرئیس والسید احمد بن علوی باحسن جمل اللیل **ومن**
مشائخ شیخنا العلامة الشریف محمد بن ناصر وهو اخذ
عن مشائخ کثیرین **منهم** العلامة محمد عابد[1] بن احمد علی السندی نزیل

---

[1] وله تصانیف کثیرة مفیدة منها ثبته المسمی حصر الشارد وهو کبیر ومنها المواهب اللطیفة فی الحرم المکی - علی مسند ابی حنیفة من روایة الحصفکی - ظفرت علی مطالعة جزئه الثانی بمکة المکرمة عند محبی فی اللہ الصالح مولانا الحافظ نظر احمد وهو نسخة قلم سنة ١٢٥٠ ١٢ محمد عبد الهادی عفر اللہ له

(ای الحبیب الحبشی ١٢)

المدينة المنورة المتوفى سنة ١٢٥٥ وهو اخذ عن الشيخ صالح الفلانى والشيخ محمد طاهر سنبل والسيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل والشيخ حسين المغربى مفتى المالكية بمكة المشرفة **واخذ** الشيخ عابد عن عمه[1] العلامة الشيخ محمد حسين بن الشيخ مراد بن يعقوب الانصارى الخزرجى عن والده عن العلامة محمد هاشم بن عبد الغفور التتوى وله ثبت مشهور **ويروى** الشيخ محمد حسين عن السيد سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل عن السيد العلامة المقبول بكارى الاهدل اليمنى والشيخ محمد[2] بن سالم السفارينى النابلسى الحنبلى المتوفى سنة ١١٨٨ وهما عن الشيخين المعروفين احمد النخلى وعبد الله بن سالم البصرى **ويروى** ايضا عن الشيخ ابى الحسن بن محمد صادق السندى عن الشيخ محمد حيات السندى عن الشيخ عبد الله البصرى والشيخ احمد النخلى **ويروى** ايضا عن الشيخ محمد السمان المدنى اجازة عن الشيخ عبد الله

مشائخ الشيخ عابد السندى

مشائخ الشيخ محمد حسين

---

[1] وهو عم الشيخ محمد عابد السندى ١٢ عبد

[2] الشيخ محمد السفارينى المولد بسفارين قرية من قرى نابلس ولد سنة ١١١٤ ونشأ بها ثم رحل الى دمشق فاخذ بها عن الشيخ عبد الغنى النابلسى وشيخ الاسلام الشمس محمد بن عبد الرحمن الغزى واحمد المنينى وغيرهم من العلماء الاعلام ورجع الى بلده ثم توطن نابلس واشتهر بالفضل والذكاء ودرس وافتى وافاد وله مولفات لطيفة منها غذاء الالباب لشرح منظومة الآداب فى مجلدين.
لما لعنه عند اخى فى الله الشيخ صديق النابلسى تلميذ شيخنا عبد الله القدومى النابلسى

البصری **ویروی** ایضا عن الشیخ عبد الخالق بن علی المزجاجی عن والدہ
عن ابی الاسرار حسن بن علی العجیمی **واخذ** الشیخ عابد عن الشیخ یوسف
ابن محمد بن علاء الدین المزجاجی عن والدہ محمد بن علاء الدین وھو
اخذ عن والدہ علاء الدین المزجاجی عن عبد اللہ بن سالم البصری
والشیخ علاء الدین قد طلب الاجازۃ لولدہ الشیخ محمد من الشیخ
عبد اللہ البصری فیروی الشیخ محمد بن علاء الدین عن البصری اجازۃ
بلا واسطۃ **واخذ** الشیخ عابد ایضا عن العلامۃ السید احمد بن
سلیمان ھجام عن السید العلامۃ صفی الدین احمد بن محمد شریف
مقبول الاھدل عن الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری والشیخ احمد النخلی
والشیخ ابی طاھر ابن الشیخ ابراھیم الکورانی **ومنھم** العلامۃ یوسف
ابن مصطفی الصاوی المصری والشیخ ابو الفوز احمد المرزوقی مفتی
المالکیۃ بمکۃ المکرمۃ کلاھما عن العلامۃ محمد بن محمد بن احمد بن
عبد القادر الامیر الکبیر صاحب الثبت الشہیر عن مشائخہ الذین
تقدم ذکرھم **ومنھم** العلامۃ الشیخ عبد الرحمن الکزبری الدمشقی
والعلامۃ السید عبد الرحمن الاھدل وقد مر سابقا ذکر مشائخھما



ومن مشائخ شيخنا الحبيب حسين الحبشي الشيخ الامام محمد ابن محمد الغرب الدمياطي وهو يروي عن ائمة اعلام منهم الشيخ محمد فتح الله بن عمر بن محمد السمديسي والشيخ ابراهيم الباجوري والشيخ مصطفى البولاقي المالكي وهؤلاء كلهم عن الشيخ محمد الامير الكبير ومنهم الشيخ احمد بن علي الدمهوجي الشافعي وهو عن الشيخ محمد ابن عبد السلام الناصري الدرعي المقدادي عن الشمس محمد بن قاسم جسوس عن الامام محمد بن عبد السلام البناني عن الشهاب احمد بن ناصر الدرعي عن والده محمد بن ناصر عن الشمس البابلي بسنده واخذ الدمهوجي ايضا عن الشهاب احمد بن احمد جمعة البجيرمي وعن الشيخ عبد العزيز بن عباس المطاعي المراكشي ومنهم الشيخ عبد الرحمن الكزبري والشيخ محمد صالح البخاري وهو اخذ عن الشيخ رفيع الدين القندهاري عن الشريف الادريسي عن الشيخ عبد الله البصري. ومن اشياخ البصري الشيخ محمد الملتبي

ومن مشائخ شيخنا الحبيب حسين العلامة السيد احمد ابن عبد الله بن عيدروس البار وهو عن مشائخ كثيرين منهم

مشائخ الشيخ الدمهوجي

الشيخ عبد الرحمن الكزبری والشیخ عمر بن عبد الکریم والشیخ صالح الریس

ومن مشائخ الحبیب حسین العلامة السید محمد نور الادریسی

المغربی المدنی والعلامة المسند المعمر الشیخ فالح بن محمد الظاهری المدنی وهما اخذا عن العلامة المحدث ابی عبد الله محمد بن علی بن السنوسی الشریف الخطابی الحسنی الشلفی بالشین المعجمة نسبة الی شلف نهر بالمغرب الاوسط عن مشائخ کثیرین منهم الشیخ عمر بن عبد الکریم ومنهم العلامة المحقق حمدون ابن عبد الرحمن ابن الحاج السلمی الفاسی عن العلامة سید محمد التاؤدی ابن الطالب شارح تحفة الحکام عن العلامة عبد العزیز بن احمد الهلالی شارح خلیل عن العلامة محمد ابن ابی الاسرار حسن بن علی العجیمی عن والده حسن ابن علی العجیمی ومنهم الشیخ علی المیلی المالکی الازهری عن السید مرتضی شارح القاموس ومنهم العلامة الجمال عبد الحفیظ العجیمی المکی عن الشیخ محمد هاشم بن عبد الغفور السندی والشیخ محمد طاهر سنبل ومنهم العلامة المعمر ابو المواهب المازونی عن الملا ابراهیم الکورانی ومنهم العلامة ابو العباس العرائشی عن سیدی عبد الوهاب التازی الشریف الحسنی عن الشیخ

مشائخ السید محمد السنوسی

حسن العجيمي **واخذ** الشيخ عبد الوهاب التازي ايضا عن الشيخ ابي سالم العياشي ومنهم العلامة المعمر المعداني عن محمد بن عبد السلام البناني شارح الاكتفا وسيرة الكلاعي عن الملا ابراهيم الكوراني **واخذ الشيخ فالح** ايضا عن العلامة المسن البركة السيد ابو موسى عمران اليا صلي الشريف الحسني وهو يروي عن الاستاذ ابي العباس احمد بن عبد الرحمن الطبولي المعمر برواية عن العلامة علي ابن مكرم الله العدوي الصعيدي المصري المالكي المتوفي سنة ١١٨٩ وتلامذته العارف الدردير والمرتضى والامير ومحمد بن عرفة الدسوقي وعن الاستاذ الحفني **واخذ** ايضا عن العلامة سيدي محمد طاهر الغاني عن الشيخ مصطفى البولاقي عن الامير وطبقته **واخذ** ايضا عن العلامة عبد الله سراج والشيخ عبد الغني المجددي الدهلوي المدني **ومن مشائخ** الحبيب حسين العلامة السيد احمد بن زيني دحلان وقد مر ذكره

وهذه صورة الاجازة التي كتبها لي شيخنا وسندنا

الحبيب حسين علوي الحبشي متع الله المسلمين بفيوضاته امين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين وصلى الله وسلم على رسوله سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وكل سالك في خير مقصد . وبعد فيقول الفقير المقصر حسين بن محمد بن حسين الحبشي طلب مني الاجازة الشيخ الفاضل ابو سعيد عبد الهادي ابن عبد الكريم حسن ظن منه بالفقير ورجاء اتصاله وارتباطه باهل الفضل والعلم فاسعفته بمقصوده رجاء لصالح دعوته والدخول في عموم مشيخته واجزته بما تجوز لي روايته وتصح درايته مما تلقيته واجزت به عموما وخصوصا وقد سمع مني المسلسل بالاولية وغيره من المسلسلات اجزته بكل ذالك من معقول ومنقول اجازة عامة يرويها عني كما احب واوصيه بالتمسك بالعروة الوثقى وهي التقوى المنجية من البلوى واجزت كذلك ولده عبد المجيب بما اجزت به والده واسألهم الدعاء لي ولاولادي لصلاح الحال والمآل وصلى الله وسلم على النبي والآل على ممر الايام والليال

كتبه حسين بن محمد الحبشي

الشيخ الرابع

ومن مشائخنا المكيين شيخنا وسيدنا العلامة المحقق والفهامة المدقق العالم العامل الزاهد الكامل فخر العلماء

شیخ الخطباء بالمسجد الحرام مولانا الشیخ احمد ابو الخیر ابن عبد اللہ میرداد الحنفی المکی ادام اللہ فیوضاتہ۔

قرأت علیہ اوائل الشیخ اسمعیل العجلونی رحمہ اللہ تعالی[له] وسمعت من لفظہ ابوابا من صحیح البخاری تجاہ بیت اللہ الباری وانتفعت بمجالسہ الشریفۃ ولطائفہ المنیفۃ فاجازنی بکل مرویاتہ وکتب لی اجازۃ بخطہ الشریف وزینہا بختمہ المنیف وھو یروی عن العلامۃ السید عبد اللہ ابن المرحوم السید محمد کوجک عن العلامۃ الشیخ محمد عابد السندی وعن العلامۃ ابی علی محمد بادتضا العمری عن العلامۃ الشیخ عمر بن عبد الکریم المکی وغیرہ۔ **وھذہ صورۃ اجازۃ شیخنا الشیخ**

احمد ابی الخیر میرداد ادام اللہ برکاتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمدا لمن اسند الامور جمیعہا الیہ۔ وجعل صحیحہا وضعیفہا عائدۃ علیہ وصلاۃ وسلاما علی النبی الھاشمی جد الحسن۔ وعلی آلہ وصحبہ البالغ

[له] جمع رحمہ اللہ تعالی فیہا اربعین حدیثا من اربعین کتابا من اول کل کتاب حدیثا واحدا الا من صحیح البخاری ومصنف عبد الرزاق فذکر فیہما من کل واحد منہما حدیثین وقد یذکر من اواخر الکتب وسماھا رسالۃ عقد الجوھر الثمین فی اربعین حدیثا من احادیث سید المرسلین وحل غرضہ من جمعہا تسہیل قرأتہا علی الشیوخ طلبا للاجازۃ منہم بھذہ الکتب ۱۲

محمد عبد الھادی کان اللہ لہ ذی الایادی

ما جاء في فضلهم وعلو مرتبتهم حد التواتر في كل زمن صلاة وسلاما دائمين
الى اليوم المشهور - وعلى من تبعهم باحسان على توالي الايام وابد الدهور
اما بعد فقد طلب مني الفاضل الاديب - الجهبذ اللوذعي الاريب
الباذل وسعه في طلب الحديث وسند رجاله - الباذغة
شمس فضله في ذلك كما علم من قاله وحاله - المكرم
ابو سعيد محمد عبد الهادي - بن محمد عبد الكريم بن احمد
المدراسي الحيدر آبادي - بعد ان قرأ علي اوائل الكتب الاربعين المندرج
فيها اوائل الكتب الستة بالمسجد الحرام - تجاه البيت الامين ان اجيزه
بما انا مجاز به فالعبد العاجز الضعيف لم اكن اهلا للاجازة - ولا ممن
يحوم حول هذا الميدان ويسلك فجاجه - ولكن لما كان الطالب المذكور
زاده الله تعالى نورا على نور - اهلا لكل فضيلة - ومحلا لكل خصلة جميلة
ولاح لي حسن نيته وطويته - من ضياء فجر غرته وطلعته - ولم يكن بد
من اجازته - تجاسرت واجزته بجميع ما اجازني به شيخي المرحوم العلامة
السيد عبد الله بن المرحوم العلامة السيد محمد كوجك امكنا البخاري
من جميع ما اجازه به شيخه المرحوم العلامة الشيخ محمد عابد بن محمد

الانصاری من کل ما هو مذکور فی سنده المشهور بحصر الشارد - الوارد

لکل صادر و وارد - ومن جمیع ما اجازه به شیخه المرحوم الفهامة ابو علی

محمد بن مرتضا العمری من کل ما هو محرر بسنده المسمی بمدارج الاسناد -

الحاویات هذان السندان للعلوم النقلیة والعقلیة - والاذکار والادعیة

واوصیه بتقوی الله تعالیٰ فی السر والعلانیة - وان یدخلنی فی دعائه

بالخیر بحسن توجه ونیة صافیة - وقد اجزته ایضا بان یجیز بکل ما

ذکر من یراه اهلا - وصلی الله تعالیٰ علی خاتم النبیین وعلی آله وصحبه

صلاة وسلاما متتابعین الی یوم الدین

رقمه الراجی من المولی الکریم الفوز فی یوم التناد - احمد

ابو الخیر بن عبد الله میرداد - خادم العلم والخطیب والامام

بالمسجد الحرام (١٢ جمادی الثانیة سنه ١٣٢٢)

(احمد ابو الخیر میرداد)

ومن مشائخنا المکیین شیخنا وسندنا العلامة

الشیخ ... ٥

الحبر الفهامة المفسر المحدث الشیخ محمد بن

ومن مصنفاته فیض المنان بشرح فتح الرحمن فی فقه الشافعی مطبوع بمصر - هدایة الدوام فی ارکان الایمان والاسلام ابتداءه التوحید وآخره الفقه ومنها حاشیة علی مناسک الخطیب الشربینی

(بقیه بر صفحه دیگر)

سلیمان حسب الله الشافعی المدرس بالمسجد الحرام نفعنا

الله به وبعلومه آمین ۔ سمعت منه الحدیث المسلسل بالاولیة

الحقیقیة بالمشافهة حین اجتماعی به فی البلدة المکرمة فی المسجد الحرام

فی الخامس عشر من شهر الجمادی الاخری سنة ١٣٢٢ الرابع والعشرین وثلثمائة

بعد الالف وسمعت بقرأة الغیر علیه اوائل العجلونی رحمه الله تعالی وحضرت

من دروسه فی الجامع الصغیر للامام السیوطی مع شرحه المسمی بعزیزی

وصافحنی وشابکنی واضافنی علی الاسودین واجازنی ولولدی ایضا

بسائر ما تجوز له روایته وهو اخذ عن کثیر من مشائخه الاعلام ائمة

الهدی ومصابیح الظلام منهم العلامة الشیخ عبد الحمید الداغستانی الشروانی

عن الشیخ ابراهیم الباجوری عن الشیخ محمد الفضالی عن الشیخ عبد الله الشرقاوی

والشیخ محمد الامیر الکبیر واخذ الباجوری عن الشیخ حسن القویسنی عن

داؤد القلعاوی عن احمد السحیمی عن عبد الله الشبراوی عن الشیخ

عبد الله البصری ویروی الشیخ عبد الحمید عن الشیخ عبد القدوس

٢

(بقیہ حاشیہ صفحہ ١٠١)
صاحب التفسیر وغیرها وکان رحمه الله ضریرا وزاهدا فی الدنیا وکانت حلقة درسه فی التفسیر
والحدیث کبیرة بالحرم المکی ١٢ عبد الهادی کان الله ذی الایادی

عن الشيخ حسن القويسنى ويروى ايضا عن الشيخ ابراهيم السقا ومنهم العلامة الشيخ ابراهيم السقا وهو اخذ عن العلامة ثعيلب عن شيخيه الشهاب احمد الملوى والشهاب احمد الجوهرى عن شيخهما عبد الله بن سالم البصرى واخذ الشيخ ابراهيم السقا عن الشيخ محمد بن محمود الجزائرى عن الشيخ على بن عبد القادر ابن الامين عن احمد الجوهرى عن الشيخ عبد الله البصرى ويروى عن الشيخ محمد صالح البخارى عن الشيخ رفيع الدين القندهارى عن الشاه الادريسى عن الشيخ عبد الله البصرى ويروى عن الشيخ الامير الصغير عن والده الامير الكبير ويروى عن الشيخ الفضالى والشيخ القويسنى المتقدم ذكرهما ومنهم العلامة الشيخ عبد الغنى الدمياطى وهو عن الشيخ عبد الله الشرقاوى والشيخ محمد الامير الكبير ومنهم العلامة الشيخ احمد الدمياطى مفتى الشافعية بمكة المكرمة وهو اخذ عن الشيخ حسن القويسنى والشيخ ابراهيم الباجورى والشيخ عبد الغنى الدمياطى المذكور ومنهم العلامة الشيخ مصطفى المبلط عن الشيخ محمد الشنوانى المتقدم ذكره و منهم العلامة الشيخ احمد منة الله وهو عن الشيخ محمد الامير الكبير

الامير الصغير وعن الشيخ القويسني والفضالي والدمهوجي وحسن
العطار وغيرهم **ومنهم** العلامة الشيخ احمد النحراوي عن شيخيه الجمال
الفضالي والشهاب احمد الدمهوجي كلاهما عن الشرقاوي **ومنهم**
العلامة الشيخ عبد الغني بن ابي سعيد المجددي الدهلوي المدني **و**
منهم العلامة الشيخ محمد القاوقجي الطرابلسي الشامي عن مشائخه
الكرام منهم المحدث بدار الهجرة الشيخ محمد عابد السندي المدني والشيخ
ابراهيم الباجوري والشيخ احمد الصعيدي المالكي والشيخ محمد بن احمد
الحليلي التميمي مفتي الحنفية في الديار المصرية والشيخ محمد بن احمد بن
يوسف البهي المصري والشيخ محمد صالح السباعي العدوي وقد ذكر الشيخ
القاوقجي مشائخه وما اجازوه من الكتب والتاليف في ثبته المسمى
بمعدن اللآلي في الاسانيد العوالي **وصورة اجازة شيخنا و**
سيدنا الشيخ محمد بن سليمان حسب الله الشافعي دامت
بركاته ما نصه - بسم الله الرحمن الرحيم - احمدك اللهم
يا مجيب من دعاك وامّلك - ومجيز من قصد كرمك وامّلك - واشكرك على
مزيد نعماك التي جعلت المزيد منها على شكرها اجازة - وتفضلك

على الملية العالم حتى مختتم حقيقة السعادة وستطلت لكل متمم مجازه صلوا والمسلم امتثالاً لامرك يا علي يا باسط على نبيك اعلى مرجع ومستند. سيدنا محمد صاحب الشرائع المطهرة والسنة الواضحة المحفوظة النيرة الواصلة الينا بالاسناد على وجوه وانواع من اجازة وكتابة وقراءة ومناولة وسماع وعلى آله سقن النجاة والهدى - واصحابه نجوم الاهتداء والسنة وفي الاقتداء - وبعد فقد جمعني الله تعالى بالاخ الفاضل ابي سعيد الشيخ محمد عبد الهادي بن محمد عبد الكريم ابن الشيخ احمد سلمه الله تعالى فالتمس مني ان اقتدي باشياخي واجيزه - ولو بعبارة وجيزة فقلت في نفسي لقد استسمنت ذا ورم - ونفخت في غير ضرم - لكن محبته وحسن ظنه حمله على هذا السؤال - فلزمت اجابته بمجرد الاشارة فضلا عن المقال - وبمقتضى ذلك قلت قد اجزت الاخ الفاضل المذكور رضا عفف الله لنا جميعا ان الاجور بجميع ما تجوز لي روايته - او تصح عني درايته من منقول ومعقول - وفروع واصول - بشرط اهليته لما يرويه - او ينقله او يحكيه - وان لا يقدم على شيء حتى يعلم حكم الله فيه - وعند التوقف ان يراجع المشايخ المهرة - والكتب الصحيحة

محرره حسبما اجازنی بذلک اشیاخی العظام جمعنا الله واحبتنا بهم
فی دار السلام وهم کثیرون فمنهم شیخنا الشیخ عبد الحمید الداغستانی
الشروانی عن اشیاخه کالشیخ ابراهیم الباجوری عن شیخیه الشیخ
محمد الفضالی والشیخ حسن القویسنی فالفضالی عن الشیخ عبد الله الشرقاوی والشیخ محمد الامیر
الکبیر وثبتاهما مشهوران والقویسنی عن داود القلعاوی عن احمد
السحیمی عن عبد الله الشبراوی المتوفی وثبته مشهور ویصل سند
کل من هؤلاء الی الشیخ عبد الله بن سالم البصری وثبته مشهور بل اخذ
الشبراوی عن البصری بلا واسطة وکالشیخ عبد القدوس عن شیخه القویسنی
السابق وکالشیخ ابراهیم السقاوستانی اشیاخه ومن اشیاخی
ایضا شیخنا الشیخ احمد الدمیاطی مفتی الشافعیة بمکة المعظمة ودفین
المدینة المنورة عن اشیاخه کالشیخ القویسنی والشیخ الباجوری
السابقین وکالشیخ عبد الغنی الدمیاطی الآتی ذکره علی الاثر ومن
اشیاخی ایضا شیخنا شیخ شیخنا الشیخ عبد الغنی الدمیاطی عن
اشیاخه ومنهم الشیخ الشرقاوی والشیخ الامیر الکبیر السابقان ومن
اشیاخی ایضا شیخنا الشیخ احمد الغزاوی عن شیخیه الجمال الفضالی

السابق والشهاب احمد الدمهوجي كلاهما عن الشرقاوي السابق ومن
اشياخي ايضا شيخنا الشيخ عبد الغني الهندي النقشبندي دفين
المدينة المنورة عن اشياخه ومن اشياخه الشيخ عابد السندي
المدني وثبته كبير مشهور يسمى حصر الشارد ومن اشياخي ايضا
الشيخ مصطفى المبلط عن اشياخه كالشيخ الشنواني ع صاحب حاشية
مختصر ابن ابي جمرة وثبته مشهور ومن اشياخي واشياخ اشياخي ايضا
الشيخ ابراهيم السقا عن اشياخه كالشيخ ثعيلب عن شيخيه الشهاب
الملوي والشهاب الجوهري وثبت كل منهما مشهور وكالشيخ الامير الصغير
عن والده الامير الكبير وثبته مشهور كما تقدم وكالشيخ الفضالي عن
الشرقاوي وثبته تقدم انه مشهور وكالشيخ القويسني عن شيخه احمد
جمعه البجيرمي الحافظ وثبته مشهور وكالشيخ محمد الجزائري عن
عمه عن الشهاب الجوهري ومن اشياخي ايضا الشيخ احمد منة الله
عن الشيخ الامير الكبير وابنه الامير الصغير وعن الشيخ الشافعي القيومي
وعن الشيخ القويسني والفضالي ومن اشياخي الشيخ محمد القاوقجي الطرابلسي الشامي
عن الشيخ عابد السندي وعن الشيخ الباجوري وعن الشيخ

ع ولد مؤلفات منها حاشية على مختصر البخاري ١٢ عبد الهادي غفر له

محمد البجمی قدس الله اسرارہم وافاض علینا انوارہم سو آعلا الاسانید فی صحیح البخاری ما ارویہ من طریق الخلانی وہو اعلی سند یوجد فی الدنیا کما قالہ الاشیاخ فاروِیہ عن الشیخ احمد منۃ اللہ والشیخ عبد الغنی عن الامیر الکبیر عن علی العربی السقا عن عبد اللہ البصری عن ابراہیم الکورانی عن ابن سعد اللہ اللاہوری عن محمد بن احمد النخرمالی عن ابیہ عن ابی الفتوح احمد الطاوسی عن بابا یوسف الہروی المعمر ثلاثمائۃ سنۃ عن محمد بن شاذ بخت الفرغانی المعمرح وارویہ عن الامیر بسند اعلا من ہذا بدرجۃ والامیر یرویہ عن الشیخ علی الصعیدی العدوی عن محمد عقیلۃ المکی عن الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ احمد العجل الیمنی عن یحیی بن مکرم الطبری عن ابراہیم بن صدقۃ اللہ الدمشقی وغیرہ بروایتہم عن عبد الرحمن بن عبد الاول الفرغانی المعمر مائۃ واربعین سنۃ عن محمد بن شاذ بخت الفرغانی ح وارویہ بسند اعلا من ہذا بدرجۃ عن الشیخ عبد الغنی الہندی والشیخ محمد القاوقجی کلاہما یرویہ عن الشیخ عابد السندی عن صالح الفلانی عن محمد بن سنۃ الفلانی عن احمد بن محمد العجل عن احمد النخرمالی

عن ابي الفتوح الطاوسي عن بابا يوسف الهروي عن محمد بن شاذ بخت الفرغاني عن يحيى بن عمار الختلاني المعمر مائة وثلاثا واربعين سنة عن محمد بن يوسف الفربري عن امير المؤمنين في الحديث ابي عبد الله محمد بن اسماعيل البخاري رضي الله عنه وعنهم اجمعين فبيني وبين البخاري في السند الاخير احد عشر وفي الذي قبله اثنا عشر وفي الذي قبله ثلاثة عشر واعلا اسانيد البخاري الثلاثيات واطولها تسعة فبيني وبين النبي صلى الله عليه وسلم في سند الشيخ عابد اربعة عشر في الثلاثيات وفي سند الامير عن العدوي خمسة عشر وعن السقاط ستة عشر —

قاله بفمه وامر برقمه الراجي من الله رضاه **محمد بن سليمان حسب الله** المكي الشافعي المدرس في حرم مكة المعظمة عامله الله برضوانه ووالديه وذريته واشياخه واحبته في اليوم الحادي والعشرين من جمادى الثانية سنة ١٣٢٤ اربع وعشرين بعد الالف وثلاثمائة من الهجرة النبوية على صاحبها افضل الصلوة والسلام واله واصحابه الكرام والتابعين لهم باحسان الى يوم الدين والحمد لله رب العالمين

الشيخ السادس من

ومن مشائختنا المكيين العالم النبيل والفاضل الجليل

عين العلم والدرايه - ينبوع الحلم والروايه - الحافظ

العلامه الحبر الفهامه فريد العصر محدث الدهر

مولانا واستاذنا المتقن الشيخ شعيب المالكي المغربي

المكي المدرس والامام بالمسجد الحرام نفع الله به الاقطار

والبلاد ونظم به خصائص السنة في كل مجمع وناد

حضرت - درسه في صحيح البخاري وسمعت املاءه في النحو من شرح

الفية ابن مالك وحصصا عديدة من مؤطاء امام دار الهجرة الامام

مالك كان يزدحم على دروسه من الخواص والعوام وكان حافظ القرآن

والحديث كان يحفظ خمسين الف حديثا وما وجدت له نظيرا قط

فاقتبست من مشكوة فوائده وتحليت من عقود فرائده واستفدت

منه علما كثيرا فهو من اجل مشائخي في الحديث - وقد حدثني بالحديث

المسلسل بالاولية والمسلسل بيوم العيد والمسلسل بيوم عاشوراء

واضافني على الاسودين ولقمني واجازني بسائر مروياته باللفظ والكتابة

وهو اخذ عن كثير من المشائخ منهم الشيخ سليم ابن ابي فراج ابن سليم

البشری المصری عن الشیخ ابراهیم بن محمد الباجوری ومنهم الشیخ منة الله
عن الامیر ومنهم الشیخ عبد الله القدومی النابلسی وأروی عنه بلا
واسطة فانی اخذت عنه حین قدم مكة المكرمة قاصدا للحج سنة اثنتین
اربع وعشرین بعد الف وثلثمائة من الهجرة النبویة وهو یروی عن
الشیخ حسن بن عمر الشطی عن الکزبری ومنهم الشیخ محمد بن ابراهیم السباعی
عن الشیخ محمد بن عبد الرحمن الفیلالی عن الشیخ ابی حفص الفاسی
عن محمد بن عبد القادر الفاسی عن ابی سالم العیاشی وهذه صورة

والشیخ القدومی عنه بلا واسطة ١٢ عبد الهادی۔

الاجازة التی کتبها لی مولانا الحافظ المحدث المتقن الشیخ شعیب المذکور متع الله المسلمین بطول حیاته آمین

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله الذی استخلص العلماء بعنایته من غیاهب الجهالات
وجعلهم امناء علی خلقه یقومون بحفظ شرائعه حتی یؤدوا الی الخلق
تلك الامانات۔ فهم مصابیح الارض وخلفاء الانبیاء۔ ویستغفر
لهم کل شیئ حتی الحیتان فی البحر ویحبهم من فی السماء۔ والصلوة والسلام
علی سید الاولین والآخرین وعلی آله واصحابه ما تعاقبت

سنة ولد سنة ١٢٢٦ ومن تصانیفه الرحلة الحجازیة ١٢ عبد الهادی غفر له۔

الایام واللیالی - اما بعد فقد استجاز منی الحاج الابر الشیخ الابر الناسك الازکی عبد الهادی بن عبد الکریم بعد ان سمع منی مناده وسا فی مؤطا الامام مالك وحدیث الرحمة المسلسل بالاولیة والمسلسل بیوم العید واول الصحیح للامام البخاری وشیئا من الفیة ابن مالك فاجزته بکل ما سمعه منی بل اجزته اجازة عامة فی کل ما یجوز عنی روایته من معقول ومنقول - وفروع واصول کما اجازنا بذلك مشائخنا الکرام - ائمة الهدی ومصابیح الظلام من المشارقة والمغاربة فمن المشارقة الشیخ سلیم البشری عن الشیخ منة الله عن الشیخ الامیر الصغیر عن والده العلامة الامیر الکبیر الی اخر ما ذکره فی ثبته ومنهم الشیخ عبد الله القدومی النابلسی عن الشیخ حسن بن عمر الشطی عن الشیخ الکزبری الخ ومن المغاربة الشیخ محمد بن ابراهیم السباعی الدمشقی[۱۲] عن الشیخ محمد بن عبد الرحمن الفیلالی عن الشیخ ابی حفص الفاسی عن محمد بن عبد القادر الفاسی عن ابی سالم العیاشی الی اخر ما ذکر فی ثبته - واوصی المجاز المذکور بتقوی الله فی السر والعلانیة وان یسهم لی من دعواته فی خلواته وجلواته وصلی الله علی سیدنا محمد

ای الشیخ عبد الرحمن ابن محمد الکزبری والشیخ القدومی اخذ عن الشیخ عبد الرحمن الکزبری بلا واسطه ۱۲ عبد الهادی

وآله - وحرر فى العشرين من شوال الابرك عام اربعة وعشرين و
ثلثمائة والف

شعيب بن عبد الرحمن المغربي المدرس بالحرم الشريف المكى

(ختم: شعيب بن عبد الرحمن ۱۳۱۸)

الشيخ السابع

ومن مشائخنا المكيين العالم النبيل والفاضل الجليل الجامع
بين شرفى العلم والنسب السيد سالم بن عيدروس
البار الشافعى مذهبا والعلوى طريقة وقد حسن ظنه فى

فسمع منى واسمعنى وولدى محمدا عبد المجيب اصلح الله حاله واحسن
ماله الحديث المسلسل بالاولية فى العشرين من الجمادى الاخرى
سنة ۱۳۲۴ اربع وعشرين وثلثمائة بعد الالف واستجازنى واجازنى بكل
مايجوز له روايته[1] واعطانى الاجازة وهى بخط ابنه - وهو اخذ
عن العلامة السيد عمر بن احمد بن عبد الله ابن عيدروس البار
عن والده السيد احمد واخذ عن الشيخ العلامة السيد احمد بن
زينى دحلان واخذ عن السيد على طاهر المدنى وعن الشيخ عالم

---

[1] وكذلك اجاز لاولادى محمد عبد المجيب و محمد عبد الرقيب اسعدهما الله تعالى فى الدارين و رزقهما علما نافعا وفهما كاملا - وكان رحمه الله تعالى خليقا متواضعا زاهدا فى الدنيا راغبا فى الآخرة ۱۲ محمد عبد الهادى غفر الله له -

المدنی وعن العلامة السید محمد ابی النصر الخطیب بن السید عبد القادر

الخطیب ابن السید صالح الخطیب الحسنی الجیلانی الشافعی خطیب الجامع

الاموی بدمشق الشام وهو اخذ عن کثیرین **منهم** والده السید عبد القادر

المتوفی سنة ١٢٨٨ عن والده السید صالح المتوفی سنة ١٢٥٦ عن ابیه السید عبد الرحیم المتوفی سنة ١١٩٠

عن الشیخ سعید سنبل **واخذ** السید صالح عن الشیخ محمد طاهر سنبل

واخذ ایضا عن الشیخ خلیل الخشه عن الشیخ محمد خلیل الکاملی **واخذ** ایضا عن

الشیخ محمد بن یوسف الشامی الشیخ سعید الحلبی والشیخ الفضالی وتلمیذه الباجوری **واخذ** ایضا

عن الشیخ محمد بن مصطفی الرحمتی عن والده **واخذ** ایضا عن الشیخ عبد القادر المیدانی

عن الکاملی **ومنهم** الشیخ محمد العزب الدمیاطی المدنی والسید اسماعیل

البرزنجی والسید زین العابدین جمل اللیل والشیخ عبد الرحمن الکزبری

والشیخ ابراهیم الباجوری والشیخ السقا والشیخ محمد الدمنهوری

ومنهم الشیخ احمد بن سلیمان الاحمدی النقشبندی الخالدی الاکبری

الروادی عن العلامة السید محمد امین عابدین **ومنهم** الشیخ احمد

الحجار المعروف بشنون عن الشیخ خلیل الخشه والشیخ سعید الحلبی

ومنهم الشیخ عمر افندی الغزی ابن عبد الرحمن افندی الغزی

العامری المتوفی سنہ ١٣٠٣ عن الشیخ عبد القادر النابلسی عن جدہ اب ابیہ عن
عبد الغنی النابلسی ومنهم العلامۃ السید محمد بن حسین الکتبی المکی
عن محشی الدر العلامۃ السید احمد الطحطاوی ومنهم الشیخ احمد
الدهان والشیخ یوسف الغزی والشیخ حسین الدجانی مفتی یافا
والشیخ احمد الترمانینی والشیخ حامد العطار والشیخ عبد اللہ بن
الشیخ سعید الحلبی ومنهم والدته الشیخۃ فاطمۃ بنت الشیخ الخلیل
الخشہ المعمرۃ مائۃ وسبع سنۃ عن والدها الشیخ الخلیل الخشہ ومنهم
جدہ السید صالح وقد اجازہ وعمرہ ثلاث سنین۔ واخذ شیخنا ایضا
عن السید محمد بن عبد الکبیر الکتانی واخیہ السید محمد عبد الحی وهما
عن والدهما السید عبد الکبیر المذکور عن الشیخ عبد الغنی المدنی
وعن الشیخ ابراهیم السقا۔ وهذہ صورۃ اجازتہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ الذی اوصل من الیہ استند۔ واجاز الی مطلوبہ من علیہ
اعتمد۔ والصلوۃ والسلام علی من منہ المدد۔ سیدنا ومولانا وحبیبنا
وقرۃ اعیننا محمد۔ الواسطۃ العظمی لدیہ۔ وعلی الہ المنتسبین الیہ۔
الاخذین بالحظ الاوفر بما اتی عن اللہ وعن اکرم الخلق علیہ۔ عن

الصحابة والتابعين - ومن اقتفى اثرهم من العلماء العاملين اما بعد فقد
طلب منی الحدیث المسلسل بالاولية الشيخ العلامة ابو سعید محمد
المدعو بعبيد الهادی المدراسی الحیدرآبادی لہ ولولدہ محمد عبید
المجيب سلمهما الله تعالى فحدثتهما بذلك امتثالا لقول النبي صلى الله
عليه وسلم المرء مع من احب واحب الخلق الى الله انفعهم لعياله وان لم اكن
اهلا لما ذکر - ولکن للصحبة والاحاديث التي يرحل اليها - وأرويه
عن جملة مشائخ منهم السيد على ظاهر المدنى كما هو فی ثبته ومنهم
الشيخ فالح الحجازی المدنی کما هو في ثبته - ومنهم الشيخ عبد الرحمن
سراج مفتی الاحناف بمكة ومنهم السيد عمر بن احمد لبار عن والده عن
مشائخہ ومنهم الشيخ اسماعیل بن محمد نواب عن السيد الشريف
محمد ناصر عن مشائخہ ومنهم الشيخ ابو النصر الشامی ومنهم السيد
محمد بن عبد الكبير الكتانی واخوہ السید محمد عبد الحی عن مشائخهم
کما هو مذکور فی ثبتهم - واجیزهما ایضًا فی الحديث والتصوف
والتفسير وغير ذلك من العلوم النافعة عن سیدی وشیخی مفتی
مكة العلامة سیدی احمد بن زین دحلان کما اجازنی

بغيرهم الملقب غيلاهلد وهو التثبت فى العلم وعن سيدى مفتى مكة السيد
احمد بن عبد الله الميرغنى الحنفى وفى الاوراد والاذكار والتصوف
خصوصا احياء علوم الدين والطريقة العلوية - اجيزهما بما ذكر
عن سيدى وشيخى واستاذى الحبيب فضل بن علوى بن سهل مولى الدويلة
وعن سيدى وشيخى الحبيب عبد الله بن محمد الحبشى وعن سيدى
عمر بن حسن الحداد وعن سيدى العلامة السيد عيدروس بن
حسن العيدروس وغيرهم فهما مجازان فى الاذكار والاوراد
كما هو منقول فى سيرهم وطريقتهم ولا ينسانى من صالح دعواتهما فى
خلواتهما وجلواتهما واوصيهما ايضًا بما اوصى به الله انبياءه
واولياءه وكافة عباده المؤمنين وهى تقوى الله فى السر والعلن وهى
له ولاولاده ومن يحبه ممن له اسوة وقدوة - واخر دعونا ان
الحمد لله رب العالمين اللهم صلّ وسلم وبارك على سيدنا محمد - قاله
بفمه وامر برقمه راجى العفو من ربه وشفاعة جده المختار
سالم بن عيدروس البار العلوى طريقة الشافعى مذهبا
كان ذلك ببلد الله الحرام بجبل كعبة فى شهر رجب سنة ١٣٢٢

الشيخ الثامن

ومن مشائخنا المكيين مولانا العالم الفاضل المجتهد الكامل الشيخ محمد سعيد بن عبد الله القعقاعي القرشي الاذ المدرس بالمسجد الحرام ادام الله افاضاته. سمعت منه الحديث الاولية الحقيقية بالمشافهة وهو يرويه كذلك عن الشيخ جمال الحنفي عن الشيخ عبد الله سراج عن الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار بسنده واجازني وولدي بمروياته كلها واذن لي في اجازة من شئت وذلك في الثامن من رجب سنة الف وثلثمائة واربعة وعشرين

كوچك

وهو اخذ عن الشيخ السيد عبد الله بن محمد كوشك المكي السابق ذكره واخذ عن الشيخ على بن احمد حبيش الرهبيني الشافعي عن الشيخ ابراهيم الباجوري والشيخ مصطفى المبلط والشيخ ابراهيم السقا والشيخ محمد الدمنهوري الازهري واخذ عن الشيخ محمد سعيد المعروف بقاضي المخا عن مفتي زبيد السيد سليمان بن محمد ابن العلامة السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر الاهدل الزبيدي عن ابيه السيد محمد عن جده باسانيده وقد سبق ذكرهم

وصورة اجازته. بسم الله الرحمن الرحيم. الحمد لله رب العالمين

والصلوٰة والسلام علی اشرف المرسلین سیدنا وسندنا ومولانا محمد
وعلی آله وصحبه اجمعین وعلی التابعین وتابعیهم باحسان الی یوم
الدین **اما بعد** فقد حضر عندی وسمع منی وتلقی عنی **اخونا**
الفاضل عبد الهادی وابنه عبد المجیب سلمهما الله تعالیٰ
ونفع بهما وطلبا منی ان اجیزهما بما قرأ وسمع خصوصاً وبجمیع
مرویاتی عموماً فاجبتهما واجزتهما بجمیع ما تجوز لی روایته و
تصح لی درایته من تفسیر وحدیث وفقه واصول ونحو وصرف ومعانی
وبیان وزهد وتصوف وبجمیع کتب المعقول والمنقول حسبما
رویته ما بین قرأة وسماع واجازة عن المشائخ الاجلاء الاعلام
النبلاء الکرام منهم الشیخ العلامة والقدوة الفهامة مولانا السید
عبد الله بن محمد کوشک المکی الحنفی الامام بالمسجد الحرام والعلامة
الفهامة الشیخ محمد سعید المعروف بقاضی المحا والعلامة الاستاذ
علی بن احمد حُبیش الزَّهَبِیْنی الشافعی وغیرهم رحمهم الله تعالیٰ
ونفعنا بعلومهم **یروی الاول** عن الشیخ عابد السندی المدنی
وغیره باسانیده المذکورة فی ثبته المسمی بحصر الشارد ح

ويروى الثاني عن مفتي زبيد السيد سليمان بن محمد بن العلامة الفهامة المسند السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر الاهدل الزبيدي بروايته عن ابيه عن جده باسانيده المذكورة في كتابه النفس اليماني وفي ثبت جده السيد يحيى وغيره ح **ويروى الثالث** عن البرهان ابراهيم السقا الازهري والبرهان الباجوري والشمس الدمنهوري وغيرهم واسانيدهم معلومة مشهورة بين العلماء الاخيار اشتهار الشمس في رابعة النهار اجزت المذكورين برواية جميعها عني اجازة عامة مطلقة تامة بالشرط المعتبر عند اهل الحديث والاثر واوصيهما بما اوصى به نفسي من ملازمة التقوى في السر والنجوى وان لا ينساني ومشائخي من صالح دعواتهما في خلواتهما وجلواتهما بحسن الختام والفوز برضى الملك العلام وصلى الله وسلم على خاتم الانبياء والمرسلين وعلى آل كل منهم وصحبهم اجمعين والحمد لله رب العالمين آملاه بفيه وامر برقمه المفتقر الى رحمة ربه القريب المجيب محمد سعيد اديب ابن المرحوم عبد الله اديب المكي الحنفي خادم العلم بالمسجد الحرام

القريب المفتقر الى ربه محمد سعيد اديب ١٣٢١

الشيخ التاسع ٩

ومن اجازني باللفظ والكتابة من مشائخنا المكيين

مولانا الفاضل الورع الارشد الشيخ اسعد ابن العلامة

المرحوم العارف الشيخ احمد الدهان الحنفي دامت بركاته

سمعت منه الحديث الاولية واجازني بسائر مروياته مرتين كما اجازه بذلك شيخه الشيخ[1] محمد ابو النصر بن السيد عبد القادر بن السيد صالح بن السيد عبد الرحيم الخطيب الجيلي الحسني الدمشقي الشافعي عن[2] والده السيد عبد القادر عن[3] جده لامه الشيخ خليل الكشر عن[4] الشيخ محمد خليل الكاملي عن[5] محدث الشام الشيخ اسماعيل العجلوني عن مشائخه الاعلام

وأخذ شيخنا اسعد الدهان عن[1] العلامة الشيخ حسين الجسر[5] الطرابلسي عن[2] العلامة الفاضل السيد علاء الدين عابدين عن[3] والده خاتمة المحققين السيد محمد امين عابدين مؤلف رد المحتار حاشية الدر المختار عن مشائخه الاعيان منهم العلامة خاتمة المحدثين الشيخ[4] محمد بن الشيخ عبد الرحمن الكزبري ومنهم الشيخ الهمام والمسند الامام العلامة[4] احمد بن عبيد الله العطار ومنهم الامامان العلامتان الشيخ

---

[5] الجسر هو المشهور بهذا اللفظ كما هو المذكور في صورة اجازته لي ١٢ عبد

سمعت ١٣ / رمضان سنة ١٣٢٣ يوم الاربعاء ١٣٢٣

ابراهیم النابلسی وشقیقه الشیخ عبد القادر النابلسی وهما یرویان
عن جدهما الشیخ عبد الغنی النابلسی **ومنهم** العلامة الشیخ محمد
سعید الحموی وهو اخذ عن الشیخ احمد الملوی والشیخ محمد الحنفی والشیخ
احمد الجوهری والشیخ ابی الطیب المغربی المدنی والشیخ عبد الرحمن
العیدروس وعن الشیخ علی افندی بن صادق بن محمد بن ابراهیم
الداغستانی المتوفی ١١٩٩ وهو اخذ عن الشیخ محمود بن عبد الله الانطاکی
عن الشیخ محمد بن علی الکاملی عن الشیخ خیر الدین الرملی واخذ
الشیخ علی افندی ایضا عن الشیخ عبد الکریم الآمدی والشیخ ایوب
الداغستانی ثم رحل الی الحجاز وجاور بمکة واخذ عن الشیخ محمد حیات
السندی عن الشیخ عبد الله البصری واخذ الشیخ محمد سعید الحموی عن
الشیخ محمد التافلاتی المغربی الآتی ذکره وعن حسن الحموی بن کدن
مصغرا والشیخ منصور الحلبی الخلوتی والشیخ صالح الجینبنی **ومنهم**
العلامة الشیخ الامیر الکبیر والشیخ صالح الفلانی المدنی **ومنهم**
العلامة الفقیه الشیخ هبة الله البعلی شارح الاشباه والنظائر
وهو عن الشیخ صالح الجینبنی **ومنهم** الامام الکامل والهمام الفاضل

العلامة الشيخ ابو الفضل محمد شاكر بن على بن سعد بن على بن سالم العمري الحنفي الشهير والده بالعقاد المتوفى سنة ۱۲۲۲ قال الشيخ ابن عابدين رحمه الله تعالى في ثبته لازمته مدة مديدة ـ وخدمته اياما سعيدة ـ وقرأت عليه كتبا عديدة ـ ورسائل مفيدة ـ وكان احفى بي من الوالد على الولد وارانى اكراما لم اره قط من احد ـ وبذل جهده في نفعي واسدانى ما اشكره ليس في وسعي ـ وادنانى منه دون غيرى ـ وصار اولى مني بامري ـ فجزاه الله تعالى عني كل خير ـ ووقاه كل اسى وضير ـ واحسن الله تعالى اليه وكثر خيره ـ وجعل في اعلى الفراديس مقامه ومقره ـ وبارك للمسلمين في حياته ـ وفي ايامه السعيدة وافاته ـ وجعلني لا اخرج يوما عن امتثال امره ـ وادام لساني رطبا بثنائه وطيب ذكره ـ وبالدعاء له عقيب الصلوات ـ وفي الاماكن المطهرات والاوقات الفاضلات ـ وقال في موضع آخر في ترجمته هو الشيخ الامام الاوحد ـ والفاضل الهمام الامجد ـ فريد العصر ـ ويتيمة الدهر ـ من انتهت اليه الرياسة في العلوم وصار المرجع فيهما من منطوق ومفهوم ـ سليل السادة الامجاد

وملحق الاحفاد بالاجداد - المحقق المدقق مولانا وشيخنا المرحوم السيد
محمد شاكر بن علي بن سعد بن علي بن سالم العمري الشهير والده بالعقاد
وبابن مقدم سعد الحنفي الدمشقي الخلوتي يتصل نسبه بسيدنا عمر بن
الخطاب رضي الله تعالى عنه الى ان قال والحاصل انه كان من افراد
عصره - وبركة اهل مصره - وقد من الله تعالى علي بخدمته سبع سنين
وقرأت عليه كتبا عديدة وكان يحبني حبا شديدا - ويكرمني اكراما
مزيدا - واقسم لي مرارا اني اعز عليه من اولاده - وقصد مرة ان
يزوجني بنته فما قدر الله ذلك لامتناع والدي خوفا على ان
اغضبها يوما ان اقع في غضبه مما لا تخلو عنه الجبلة الانسانية وكان
قائما بامورى ومهماتي فجزاه الله تعالى عني خير الجزاء وجمعني واياه
تحت ظل عرشه يوم لا ظل الا ظله وجعل قبره روضة من رياض الجنة
امين انتهى وهو اخذ عن مشائخ اجلة كثيرين - منهم العلامة الامام
الشيخ عبد الرحمن بن محمد بن زين الدين الدمشقي الشافعي الشهير
بالكزبري المتوفى سنة ١١٨٥ ومنهم ابنه العلامة محدث زمانه - وفريد عصره
واوانه - بركة اهل الشام - وعمدة السادة الاعلام - الشيخ محمد بن

عبد الرحمن الكزبری المتوفی سنہ ۱۲۲۱ لازمہ مدۃ تقرب خمسین عاما و قرأ علیہ کتبا عدیدۃ **ومنھم** الشیخ الامام فقیہ زمانہ و وحید اوانہ الملا علی بن محمد بن سالم الترکمانی الحنفی امین فتوی بدمشق الشام المتوفی سنہ ۱۱۸۲ وھو اخذ عن الشیخ عبد الغنی النابلسی وعن الشیخ محمد عقیلہ الحنفی المکی وعن الشیخ صالح الجینینی وھو عن والدہ الشیخ ابراھیم عن العلامۃ الشیخ خیر الدین ومنھم الشیخ احمد بن عبد اللہ بن احمد البعلی مفتی الحنابلہ فی دمشق المتوفی سنہ ۱۱۸۹ وھو اخذ عن الشیخ محمد ابی المواھب فی سنہ ۱۱۲۵ وعن حفیدہ بعد وفاتہ الشیخ محمد المواھبی وعن الشیخ عبد القادر التغلبی وعن الشیخ عواد الکوری وعن الشیخ مصطفی اللبدی وعن الشیخ اسماعیل العجلونی وھؤلاء المشائخ کلھم اخذوا عن الشیخ ابی المواھب المذکور واخذ الشیخ احمد البعلی ایضا عن الشیخ عبد الغنی النابلسی والشیخ محمد الکاملی و والدہ الشیخ عبد السلام وغیرھم ومنھم العلامۃ الشیخ المعمر علی بن محمد ابن علی بن سلیم الشافعی الدمشقی الصالحی الشھیر بالسلیمی المتوفی سنہ ۱۲۰۰ و ھو اخذ عن علماء معتبرین وجھابذۃ مفننین کالاستاذ الشھیر والعارف

سلہ ای بعد وفاۃ الشیخ محمد ابی المواھب ۱۲ سلہ الشیخ محمد بن ابی المواھب حفیدہ ۱۲ عبد الھادی غفرلہ

الكبير سيدى عبد الغنى النابلسى وولده الشيخ اسماعيل والشيخ
محمد بن عقيلة والشيخ احمد المقدسى وغيرهم ومنهم الشيخ العلامة ابراهيم
ابن خليل بن ابراهيم الغزى الشهير بالصايحانى المتوفى سنة ١١٩٧ وهو اخذ عن
الشيخ سليمان المنصورى الآخذ عن الشيخ عبد الحى عن الشرنبلالى
واخذ ايضا عن الشيخ محمد ابى السعود محشى مسكين الآخذ
عن ابيه وهو عن الشيخ شاهين عن الشرنبلالى واخذ ايضا عن
الشيخ حسن المقدسى الآخذ عن الاسقاطى عن الشيخ عبد الحى
عن الشرنبلالى واخذ ايضا عن الشيخ حسن الجبرتى الحنفى والشيخ
عمر الطحلاوى المالكى ومنهم الشيخ الامام الحبر الهمام الشيخ مصطفى
ابن احمد بن محمد بن سلامة المعروف باللقيمى الدمياطى ثم الدمشقى
المتوفى سنة ١١٧٠ وهو اخذ عن جلة الائمة العلامة محمد بن محمد البديرى الدمياطى
الشهير بابن الميت وارتحل لدمشق وتوطنها وللحجاز ومصر والقدس
واخذ عن الشيخ عبد الله البصرى والشيخ محمد الوليدى والشيخ محمد
ابن الطيب المغربى واحمد بن عبد الفتاح الملوى ومحمد بن سالم الحفنى
والعماد اسماعيل العجلونى واخذ عن سيدى عبد الغنى النابلسى

وسيدى مصطفى البكرى الصديقى وغيرهم ومنهم الشيخ الامام العلامة
محمد بن احمد بن محمد بن خير الله البخارى الاصل والشهرة الحنفى
الاثرى المحدث نزيل بلدة نابلس المتوفى سنة ١٢ وهو اخذ عن جماعة
معتبرين منهم الشريف الفاضل حسن بن عبد الرحمن عيديد العلوى
نزيل ثغر مخا الآخذ عن الشيخ حسن العجيمى وعبد الله بن سالم البصرى
ومنهم الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجى عن الشيخ ابراهيم الكورانى
ومنهم السيد المحدث نفيس الدين ابو الربيع سليمان بن يحيى بن عمر
الاهدل الحسنى الزبيدى ومنهم الشيخ محمد جمال الدين بن محمد
الواسطى الزبيدى الحنفى والامام المسند المعمر الشمس محمد بن عبد
ربه المليكى المالكى الطاهرى الشهير بابن الست والمسند المعمر عفيف الدين عبد الله بن
موسى الحريرى الشافعى المحلى والشمس محمد بن محمد الباقانى الشافعى النابلسى وغيرهم
ومن مشائخ العلامة محمد شاكر الفقيه الفاضل المعمر السيد منصور بن
مصطفى السرمينى الحسنى الحلبى الخلوتى النقشبندى الحنفى المتوفى سنة ١٢٠٧ و
هو اخذ عن الشيخ احمد الملوى والعارف محمد الحفنى وعن الشيخ محمد
حيات السندى نزيل المدينة المنورة وغيرهم ومنهم العلامة

شيخ الاسلام حافظ اسماعيل بن محمد القسطنطيني الحنفي الشهير بتاب
زاده المتوفى سنة ١٢٠ ومن اجل مشائخه الشيخ محمد بن حسن بن همات الحنفي
الشامي والشيخ عمر بن احمد باعلوي السقاف ابن بنت الشيخ عبد الله
ابن سالم البصري وهما يرويان عن الشيخ عبد الله البصري ومنهم العلامة
الشيخ ابراهيم بن مصطفى بن ابراهيم الحلبي المتوفى سنة ١١٩ وهو اخذ عن
السيد على ابن مصطفى بن حسن السيواسي الحنفي الضرير المصري وعن
الشيخ محمد ابي المواهب الحنبلي وعن الملا الياس الكوراني عن الشيخ
عبد الغني النابلسي وعن الشيخ احمد الغزي وتوجه الى الحج فاخذ
عن الجمال عبد الله ابن سالم البصري المكي والشيخ ابي طاهر بن
ابراهيم الكوراني المدني والشيخ محمد حيات السندي واخذ
في مصر عن الشيخ موسى الحنفي والشيخ سليمان المنصوري مفتي الحنفية
وعن الشيخ سالم النفراوي والشهاب احمد الملوي وغيرهم ومنهم العلامة
الشيخ عطية بن عطية البرهاني الشافعي المصري الاجهوري البصير
المتوفى سنة ١١٩ كان علامة فقيها متبحرا في العلوم قيل انه كان يحضر في
درسه ما ينوف خمسمائة طالب وله مؤلفات نافعة منها

حاشیة عظیمة علی تفسیر الجلالین وحاشیة علی مختصر السنوسی فی المنطق و حاشیة علی شرح الفیة العراقی فی مصطلح الحدیث لشیخ الاسلام وحاشیة علی شرح السلم للملوی وهو اخذ عن الشهاب احمد الملوی والسید علی الضریر السیواسی وعن الشمس محمد بن احمد حجازی العشماوی عن ابی العز العجمی وغیرهم ومنهم الامام العلامة والاوحد الفهامة خاتمة المحققین الشیخ محمد بن احمد بن سالم بن سلیمان السفارینی النابلسی الحنبلی المتوفی سنة ۱۱۸۸ وهو اخذ عن العارف الشیخ عبد الغنی النابلسی والشمس محمد بن عبد الرحمن الغزی والشیخ عبد الرحمن المجلد الحنفی والشیخ مصطفی ابن مصطفی السواری وغیرهم وله مؤلفات کثیرة منها شرح ثلاثیات مسند الامام احمد فی مجلد ضخم المسمی بنفثات صدر المکمد لشرح ثلاثیات المسند وکشف اللثام بشرح عمدة الاحکام مجلدان ومختصر موضوعات ابن الجوزی فی مجلد ضخم ومعارج الانوار فی سیرة النبی المختار وشرح نونیة الصرصری مجلدان وتحبیر الوفا بسیرة المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم مجلد ضخم والبحور الزاخرة فی علوم الآخرة ونتائج الافکار لشرح سید الاستغفار والجواب المحرر فی الکشف عن حال الخضر والاسکندر والدر المنظم فی

هو شیخ الاسلام ۱۲ عبد

مؤلفات الشیخ نصیر

فضل شهر المحرم وتزع السياط فى قمع اهل اللواط والتحقيق فى بطلان
التلفيق وبغية النساك فى فضل السواك ورسالة فى بيان الثلاث
وسبعين فرقة والكلام عليها واللمعة فى فضائل وخصائص يوم الجمعة
وله مؤلفات غير ذلك ومنهم العلامة الشيخ محمد بن محمد التافلاتى
المغربى المالكى ثم الحنفى مفتى القدس الشريف المتوفى سنة ١١٩١ وكان عجيبا
فى الذكاء والفهم وسرعة التاليف والنظم قال العلامة محمد ابن
عابدين فى ثبته حتى اخبرنى سيدى انه مرة ضاف فى حلب عند
تلميذه العلامة الشيخ محمد العقاد فقلق ولم ينم تلك الليلة فجعل يدور
فى صحن الدار فرأته الجارية فاخبرت سيدها بذلك فساله فقال له قلقت
فى هذه الليلة فنظمت عقود العهود فى ستمائة بيت وانه قلب الفية
ابن مالك وجعلها مدحا فى سيدى العارف السيد مصطفى البكرى
فى يوم وليلة وله تاليف كثيرة ناهزت الثمانين منها كتاب فى الفقه

---

١ منها القول الجلى فى شرح اثر امير المؤمنين على وشرح منظومة الكبائر الواقعة فى الافتاح ونظم الخصائص الواقعة فيه ايضا والمنح الغراميه فى شرح منظومة ابن فرح اللاميه ولوائح الافكار السنيه فى شرح منظومة الامام الحافظ ابى بكر بن ابى داؤد الحائيه مجلد وغير ذلك وقد مر ذكره فى بيان سند شيخنا الشيخ الحبيب حسين الحبشى رحمة الله تعالى ١٢ عبد الهادى غفر الله له آمين

سماہ منہج النعمان من مذہب النعمان نحو عشرین کراسا الف فی تسعۃ وثلاثین یوما فی اسلامبول واخذ العلوم عن مشائخ معتبرین کالشہاب احمد الملوی والشہاب احمد الجوہری والعارف محمد الحفنی والشیخ عمر الطحلاوی المالکی وہذہ صورۃ الاجازۃ التی اجاز للشیخ محمد شاکر نظما بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

ساحمد رب العرش حمدا مبادرا ... واشکرہ شکرا جمیل المآثر

واہدی صلوۃ مع سلام مؤبد ... لاحمدنا المحمود شمس المظاہر

وآل وصحب ما تواتر عنہم ... حدیث صحیح بین اہل المحابر

وبعد فعلم الدین اجمل مقتنی ... واحسن مکسوب لاہل البصائر

ولا سیما علم الحدیث فانہ ... محط رحال الراسخین الافاخر

ولا زالت الاعلام تسعی بہمۃ ... الی نیلہ کی یغنموا للمفاخر

وکان النجیب البہنسی محمد ... لبیب لحجا قد لقبوہ بشاکر

لہ ہمۃ حسناء فی نیل رفعۃ ... وتحصیل علم الدین منہاج فاخر

وجاء لدینا کی یحوز اجازۃ ... بمروینا فی کل باد وحاضر

وما کنت اہلا للاجازۃ انما ... اذا قل طل تام وبل لناظر

اجازۃ العلامۃ محمد التافلاتی للعلامۃ الشیخ محمد شاکر شیخ العلامۃ محمد امین عابدین نظما

واشهد ربی قد اجزت بما لنا — روایة من کابر بعد کابر

وما لی من نثر ونظم وان یکن — کلا شیئی بالشرط البهی لباصر

وارجو دعاء منه علّ تنالنی — عنایة لطف بین اهل المخابر

والی الفقیر الفلاتی محمد — سنا حمد رب العرش حمد مبادر

فی ٢ شعبان سنہ ١١٧٥ انتہی

مشائخ الشیخ محمد شاکر

ومن مشائخ العلامة محمد شاکر الشیخ محمد بن سلیمان الکردی المدنی الشافعی والسید عبد الرحمن بن مصطفی العیدروس والشیخ محمد ابن محمد بن عبد الله المغربی المدنی المالکی والشیخ ابو الحسن بن محمد صادق السندی الصغیر المدنی والشیخ عبد الرحمن بن محمد الفتنی الحنفی المکی والشیخ شهاب الدین احمد الملوی والشهاب احمد بن عبد الکریم الخالدی الشهیر بالجوهری والشیخ محمد بن سالم الحفناوی وکتب الشیخ محمد شاکر للشیخ محمد امین عابدین اجازتین احداهما نظم والاخری نثر - وصورة النظم بسم الله الرحمن الرحیم -

اجازة الشیخ محمد شاکر للعلامة محمد امین عابدین نظما

الحمد لله المجید الهادی — حمدا بلا یعاجل عن نفاد

ثم صلوة مع سلام امجد — علی النبی المصطفی محمد

وآله وصحبه الكرام ... اولى التقى والفضل والانعام

وبعد فاعلم ايها المهذب ... بان علم الدين اصل طيب

لا سيما علم الحديث والاثر ... وفقه نعمان الامام المعتبر

وكان ممن جدّ في ذا الشان ... السيد المفضال ذو الاتقان

محمد امين ابن عمرا ... من حيدة بعابدين اشتهرا

لازمني في مدة مديده ... قراءة لكتب عديده

ما بين فقه وحديث شافي ... وعلم نحو وبيان صافي

ومنطق وعلم اداب حلا ... وضع عروض والقوافي قد تلا

ثم ابتغى مني ان اجيزه ... وان ابين في الورى بريزه

هذا واني لست من فرسانها ... ولا من الحائم في ميدانها

لكنما التشبيه بالكرام ... اهل التقى والسادة الاعلام

طريقة مسلوكة مندوبه ... وبغية محمودة مرغوبه

هذا واني قد اجزته بما ... ارويه حقا عن فحول العلما

من الصحيحين وباقي السنن ... ومسند النعمان ذي القدر السني

عن شيخنا العلامة المعروف ... بالكزبري محمد الموصوف

عن شيخه والده الامام ... عن شيخه قطب الورى الهمام

عبد الغني العارف النابلسي ... حاوي المعالي والمقام القدسي

عن نجم افق الشام عن بدر السما ... عن شيخ الاسلام رئيس العلما

عن خاتم الحفاظ ذاك ابن حجر ... اعني الامام المغتني والمعتبر

بالسند المتصل المختار ... الى النبي الهاشمي المختار

كذاك بالفقه العظيم الشان ... فقه الامام الاعظم النعمان

ارويه عن شيخي امين الفتوى ... منلا على الحاوي الهدى والتقوى

عن شيخه عبد الغني النابلسي ... ذي الرتبة العليا فقيه النفس

عن شيخه والده اسماعيلا ... العادم النظير والمثيلا

عن شيخه العلامة الاجل ... شرنبلالي امام الكل

بالسند المتصل البيان ... الى الامام الاعظم النعمان

وانني اوصيه بالاخلاص ... وبالدعاء لي بالاخلاص

من آفة الريا وقصد السمعة ... فانها مطفئة للشمعة

وانني محمد الملقب ... بشاكر بين الورى نتسب

ابن علي بن سعد بن علي ... السالمي الحنبلي العمري

وحين اتمامى القوانى كالدرر	نادميت ارخ جيلا يمن ظهر ١٢١٧هـ

فى صفر سنة ١٢١٧هـ وختمه مكتوب فيه عبده شاكر

صورة الاجازة

وصورة الاجازة النثرية فى مسلسلات ابن عقيلة قوله بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذى انار بسلسلة مشكوة انوار جماله الكائنات وعمت
مسلسلات رحمته جميع افراد الموجودات والصلوة والسلام على
من هو الواسطة العظمى فى وصل كل منقطع بامدادات الربانيات
وعلى آله واصحابه اولى المآثر الفاخرات صلوة وسلاما دائمين
بدوام الارض والسماوات ما كان الاسناد للرجال اقوى
من الانساب الجليات - اما بعد فقد سمع منى ولدى لقلب الزكى
الالمعى والحافظ اللوذعى المستمسك بالعروة الوثقى من الدين
السيد محمد عابدين جميع هذه المسلسلات بصفات تسلسلها
حسب الامكان فصافحته وشابكته وقرأت عليه سورة الصف
وهو يسمع واضفته على الاسودين ولقنته الذكر والبسته الخرقة
وناولته السبحة وعددت فى يده وغير ذلك مما امكن واذنت له
ان يرويها عنى بحق روايتى لها عن الشيخ الامام المحدث

البحر الذى بجواهر الآثار والاسناد هو الحرى سيدى الشيخ محمد
الكزبرى متعنى الله تعالى والمسلمين بطول حياته واعاد علىّ وعليهم
من صالح دعواته بحق روايته لها عن والده المرحوم المسند
الجامع الشيخ عبد الرحمن الكزبرى بحق روايته لها عن مؤلفها الشيخ
الامام المسند المحدث الشيخ محمد عقيلة امدنا الله تعالى بامداداته
ووالى علينا جميع هباته واذنت له ان يروى عنى ايضا كل
ما يجوز لى روايته عن شيوخى الاعلام - بلغهم الله الجنة دار
المقام - وحشرنا فى زمرتهم تحت لواء المظلل بالغمام - عليه افضل
الصلوة واتم السلام - واوصيه بتقوى الله تعالى فى سره وعلانيته
والقيام على محافظة شريعته - وارجوه دوام تذكرى ومن ينتمى
الى واحبائى بالدعوات الصالحة على الدوام - لاسيما بالعفو
والعافية وحسن الختام - نعم الامر كما ذكر

الفقير محمد شاكر بن على العقاد عفى عنه

يقول الجامع المسكين ومن حسن الاتفاق ان شيخى اسعد الدهان
ايضا كتب لى الاجازتين كما كتب الاجازتين الشيخ العلامة محمد شاكر

للعلامة محمد عابدين رحمهم الله تعالى ۔ **وهذه صورة الاجازة**
الاولى التى كتبها لى شيخنا العلامة الشيخ اسعد الدهان
دام مجده بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلوة
والسلام على اشرف المرسلين سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين و
بعد فقد وصل الى **مولاي العالم العامل الشيخ ابو سعيد محمد**
عبد الهادى ابن الشيخ عبد الكريم المدراسى الحيدرآبادى
وطلب منى ان اسمعه حديث الرحمة المسلسل بالاولية وغير ذلك من
مطلوبه وانى اجزت العلامة المذكور بعد ان اسمعته الحديث
الاولية ۔ وانى سمعته عن سيدى العلامة السيد محمد[1] ابى
النصر ابن العلامة السيد عبد القادر ابن السيد صالح ابن السيد
عبد الرحيم الخطيب الجيلانى الحسنى الدمشقى عن والده السيد عبد
القادر المذكور عن جده لامه الشيخ خليل الكُشَر عن الشيخ محمد
خليل الكاملى عن محدث الشام الشيخ اسماعيل العجلونى بسنده
وقد اجزت الزاهد المتواضع المذكور اجازة عامة بجميع مروياتى

سورة الاجازة الاولى من شيخى اسعد الدهان

---

[1] وقد حفظ اثنى عشر الف حديثا كذا قال شيخنا الحبيب حسين الحبشى رحمة الله عليه
محمد عبد الهادى غفر له

والمرجو منه ان لا ينساني من صالح الدعاء لاسيما بحسن الختام - و
حمد الله في البدء والختام - وحرر في ١٤ من رمضان من
سنة ١٣٢٤ من الهجرة النبوية على مهاجرها افضل الصلوة وازكى
السلام - الامر كما ذكر فيه وانا الفقير راجي اللطف الخفي
اسعد بن احمد الدهان الحنفي المكي عفى الله عنه -

١٣٠٩ اسعد الدهان راجي الغفران

صورة الاجازة الثانية

وصورة الاجازة الثانية بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين - الحمد لله
وصلى الله على سيدنا محمد رسوله وعلى اله وصحبه اجمعين اما بعد
فقد اجزت العالم العامل الفاضل الكامل الشيخ عبد الهادي
ابن الشيخ عبد الكريم المدراسي بثبت خاتمة المحققين المرحوم المبرور
الشيخ محمد امين عابدين رحمه الله تعالى كما اجازني به شيخي
وسندي الشيخ حسين الجسر الطرابلسي عن الشيخ علاء الدين عابدين
عن والده الشيخ محمد امين عابدين المذكور واوصيه بتقوى الله تعالى
وحفظ شرف العلم الشريف وذكري بالا عوان الصالحين نفعه الله
تعالى ونفع به امين - ٢١ شوال سنة ١٣٢٤ھ - راجي الغفران

اسعد بن احمد الدهان عفی اللہ عنہ

(مهر: اسعد دهان)

الشيخ العاشر

ومن مشائخنا المكيين العالم الفاضل التقي الكامل
مولانا المعظم وشيخنا المكرم الشيخ محمد سعيد بن
محمد اليمني المكي الشافعي الامام بمقام ابراهيم
على نبينا وعليه الصلوة والسلام المدرس بالمسجد
الحرام دامت بركاته۔ سمعت منه الحديث المسلسل
بالاولية وهو اول حديث سمعته منه واجازني بجميع مروياته
باللفظ فقط وذلك في يوم عيد الفطر ١٣٢٤ھ اربع وعشرين وثلثمائة
بعد الالف وهو اخذ عن الشيخ السيد احمد دحلان وعن تلميذه
الشيخ بكري شطا وعن الشيخ عبد الحميد الداغستاني والشيخ ابي
خضير وهو عن الشيخ عبد الفتاح الكفراوي عن الشيخ الشرقاوي
وقد مر ذكر مشائخ هؤلاء الاعلام۔

الشيخ الحادي عشر

ومن مشائخنا المكيين المسند الشريف ذو القدر المنيف
البارع الفاضل الجهبذ الكامل مجمع الوهب والعطا

العلامة الشيخ السيد عمر بن السيد محمد شطا الدمياطي المكي الشافعي اعاد الله علينا بركاته - اخذ اكثر العلوم من الصرف والنحو والاصول والفروع والفقه والحديث والتفسير وغير ذلك من بقية العلوم والفنون عن علامة الزمان السيد احمد بن زيني دحلان شيخ العلماء بالبلد الحرام زادها الله تشريفا وتكريما الى يوم القيام - قال شيخنا مدظله وقد لازمته رحمه الله تعالى حضرا وسفرا وانا ابن خمس عشرة سنة الى ان هاجر الى المدينة المنورة وتوفي بها سنة ١٣٠٤ وقد غسلته وكفنته ودفنته بقبره بيدي وهو ادبني وعلمني واخذت عنه الطريقة الخلوتية وغير ذلك من الطرق والاذكار انتهى وقد حدثني بالحديث المسلسل بالاولية اول ساعة اجتمعت به فيها في المسجد الحرام يوم الجمعة سيد الايام تجاه البيت الامين وذلك في التاسع من رجب الاصم ١٣٢٤ سنة اربع وعشرين وثلثمائة والف ودفع الى كتابه عقد اليواقيت الجوهرية بيده وقال هذا الكتاب اجازني بجميع ما فيه شيخي عيدروس صاحب الكتاب فاجزتك ان تروي عني بكل ما فيه من حديث وتفسير

وفقه وفروع واصول وغير ذلك من الطرق والاوراد والاذكار

ونطالعته من اوله الى اخره بالاستيعاب وانتفعت به جدا بمنحة

الله الوهاب ولله الحمد على هذه النعمة العظيمة والشكر له على حصول

هذه البركة الفخيمة وهو يروى عن العلامة السيد احمد دحلان والشيخ

عن العلامة عثمان الدمياطى عن اشياخه الشيخ الامير الكبير والشيخ الشنوانى

والشيخ الشرقاوى ويروى ايضا عن العارف بالله السيد عيدروس

ابن السيد عمر عن والده عن الشيخين الامامين الشيخ ذى العوارف

والاسرار عمر بن عبد الكريم العطار والشيخ الامام امام المقام ومفتى

الشافعية الشيخ محمد صالح الرئيس كلاهما عن السيد على بن عبد البر

الونائى وغيره كما تقدم . وهذا ما كتبه صاحب الكتاب اليواقيت

اجازة الى شيخنا العلامة المذكور . الحمد لله الذى جعل حسن الظن

مغناطيس الاسرار وخص به من عباده المتقين الاخيار . و

صلى الله وسلم على سيدنا محمد القائل لو اعتقد احدكم فى حجر لنفعه

وعلى اله وصحبه وتابعيه ممن كان معه . من الفقير الى عفو ربه

القدوس . عيدروس بن عمر بن عيدروس . الحبشى عفى الله عنه

ما كتبه الشيخ السيد عيدروس الى شيخي السيد عمر شطا

يخص الجناب الفخيم والمقام الكريم السيدان العلامتان من نورهما
اشرق وسطع عمر و ابوبكر ابناء السيد محمد شطا حفظهما الله و
متع بهما واجزل لهما العطا - آمين رب العلمين - السلام عليكم و
رحمة الله وبركاته وعلى من لديكم من الأولاد الامجاد وكافة اهل المحبة
والوداد - وقد وصلنى كتابكم الكريم - الذى هو ابهى من الدر النظيم -
وطلبتم من الحقير الاجازة وليس هو بالأهل فيمن درى حقيقة
الامر ولكن حسن ظنكم اوجب علينا الاسعاف وصدر رقم ما طلبتم
فغضوا عين الفضل عن ما فيه من الخلاف - ولا تزالوا باذلى الدعا
فى مواطن الاجابة خصوصا فى الملتزم جوار بيت الله المكرم - و
اطلبوا لنا مما توسمتم فيه الصلاح هذا ودمتم فى حفظ الله
وزين رعايته - ويسلموا عليكم من لدينا الولد العلامة على بن محمد
الحبشى وولدنا محمد وابنه احمد والسيد ابوبكر بن عبد الرحمن
الملقب منصب السواحلى وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله
وصحبه وسلم - تم تحريره يوم الاربعاء حادى عشرين شوال سنة ١٣٠٦
ستة وثلثمائة والف - **وهذه صورة اجازته له**

صورة اجازة السيد عيدروس لشيخى السيد عمر شطا -

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذی جعل الاسناد ورفعه الی اشرف
العباد من اجل المطالب للطالب - اذ هو من النعم التی اختصت
بها الامة المحمدیة وکان من اسنی المطالب - واشهد ان لا اله
الا الله وحده لا شریک له ولا نظیر ولا مغالب - واشهد ان سیدنا
محمد الذی اختصه الله بما لم یعط لسواه من الاقارب والاجانب
صلے الله وسلم علیه وعلی اله الاطائب - وصحبه النجوم الغیاهب
اما بعد فانه لما کان اهل الفضل والعلم وارباب الاجازات
والافادة والحکم یتنافسون فی اتصال الاسناد وتقویته ما لدیهم
وکانوا فی غنیته بما یتفضل الله به علیهم وجاد - سألنی الاجازة
السادة القادة ارباب الکمال والافادة عمر وابوبکر ابناء السید
محمد شطا اجزل الله لنا ولهم من فضله وجوده العطا وطلبوا
ان تکون اجازة خاصة وعامة فی سائر العلوم والاذکار
والاوراد - وذلک حسن ظن منهما ان الحقیر لذلک الشان
اهل - وانه من اهل الحجی والفضل - ولیس الامر کذلک ولکن
اجبت مطلبهما - وسالت الله ان لا یخیب ظنهما - فاقول وعلی الله

ای العقل ١٢ عبد

الكلاءة هو المستعان انى اجزت السيدين المذكورين واولادهم
اجازة شاملة كاملة فى كل ما تجوز روايته - وتنفع درايته
من منقول ومعقول - وفروع واصول - سيما علوم التفسير والتأويل
وعلوم السنة - سيما الامهات الست وفى سائر العلوم فقها
ونحوا وغيرهما من العلوم الشرعية - كل ذلك بشرطه المعتبر عند
اهل الحديث والاثر - وكذلك اجزت المذكورين فى سائر الاذكار
النبوية - وفى الاحزاب السلفية - من كل الاوراد - المنسوبة الى
المشائخ الامجاد - كما اجازنى بذلك عدة من العلماء الاعيان -
باسانيدهم الثابتة القوية الحسان - المتصلة بارباب الاثبات
من الائمة الثقات - فمن اشياخنا سيدى ووالدى عمر بن
عيدروس - عليه رحمة الملك القدوس - فانى اروى عنه جميع
العلوم - على سبيل العموم - وهو يروى كذلك عن الشيخين الامامين
الشيخ الامام ذو المعارف والعوارف والاسرار - عمر بن عبد الكريم
ابن عبد الرسول العطار - والشيخ الامام الحبر الرئيس - امام
المقام ومفتى الشافعية على مذهب ابن ادريس - محمد صالح

الرئيس - رضى الله عنهما واخذهما معلوم لدى المجازين - واجل
من اخذ عنه السيد الامام على بن عبد البر الونائى - واسانيده
شهيرة - وله اثبات كثيرة - فليرجع اليهما من اراد رفع الاسناد -
والمسئول من سادتى ان لا يخلوا الفقير وذويه من الدعاء
بالجوامع الكوامل خصوصا فى اوقات الاجابة ومحالها - واوصيهم
بتقوى الله تعالى التى هى عبارة عن امتثال اوامره واجتناب نواهيه
مع احسان العمل واكماله واخلاص القصد لله فيه - والحمد لله
رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين -
قاله بفمه وامر برقمه الفقير الى عفو ربه القدوس - عيدروس بن عمر
ابن عيدروس - الحبشى علوى عفى الله عنه بتاريخ يوم الاربعاء عشرون
من شوال عام الف وثلثمائة وست انتهى - **وهذه صورة اجازة**
مولانا السيد عمر شطا المكى دام فيضه - بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله و
صحبه اجمعين **اما بعد** فقد اجزت **العالم الفاضل الكامل**
اخى الشيخ محمد عبد الهادى ابن عبد الكريم بكل ما ذكر فى

صورة اجازة الشيخ عمر شطا ١٢

هذا الكتاب من طريقة السادة العلوية كما هو مقرر ومعلوم واجزته
ايضا بكل ما يجوز لى رواية ودراية من معقول ومنقول بالشرط المعروف
عند اهله على ما هو مسطور كما اجازنى بذلك بالكتابة قطب الواصلين
وامام العارفين الحبيب العارف بالله عيدروس بن عمر بن عيدروس
الحبشى صاحب التاليف وكذلك اجزته بما اجازنى به العارف
بالله والدال عليه شيخ العلماء ومفتى الشافعية السيد احمد بن
السيد زينى دحلان المكى مولدا المدنى وفاة كما اجازه به
شيخه الشيخ عثمان الدمياطى عن اشياخه الشيخ الامير الكبير
والشيخ الشنوانى والشيخ الشرقاوى على ما هو مسطور فى اسانيدهم
واوصى اخى بتقوى الله تعالى فى السر والعلن ولا ينسانى واشياخى
من صالح دعواته فى خلواته وجلواته واسئل الله تعالى ان
يطيل فى عمره ويديم النفع به ويوفقنى واياه بالعلم والعمل والزيادة
منه وان يمن علينا الجميع بحسن الختام عند حصول الحمام و
صلى الله تعالى على سيدنا محمد وعلى اله وسلم. وذلك فى الثانى
والعشرين من شوال سنه ١٣٢٤ امر برقمه تراب اقدام طلبة العلم

والفقرا محمد عمر بن محمد شطا الدمياطی۔

الشیخ الثانی عشر ١٢

وممن١٢ اجازنی من مشائخنا المکیین مولانا العالم الفاضل والفقیہ الکامل الشیخ محمد بن عبداللہ المنصوری مفتی المالکیۃ الخطیب الامام المدرس بالمسجد الحرام نفع اللہ بہ المسلمین۔ اجازنی باللفظ اجازۃ مطلقۃ تامۃ بکل ماتلقاہ من مشائخہ الاعلام منہم العلامۃ الشیخ احمد الدمیاطی٥ والعلامۃ الشیخ احمد النحراوی مفتی الشافعیۃ بمکۃ المکرمۃ ١٢ واذن لی فی اجازۃ من شئت ودعالی بالبرکۃ والعلم والعمل الصالح وغیر ذلک من حصول المرادات۔ وذلک فی الخامس من شعبان المعظم فی الحرم المحترم سنۃ ١٣٢٤ اربع وعشرین وثلثمائۃ والف من الھجرۃ النبویۃ علی صاحبھا الف الف صلوۃ وتحیۃ۔

٥ یروی عن الشیخ ابراہیم الباجوری وغیرہ ١٢

الشیخ الثالث عشر ١٣

وممن١٣ مشائخنا المکیین زبدۃ الافاضل جامع الفضائل العالم العامل۔ الصالح المتورع مولانا الشیخ محمد تفضل الحق الحنفی المہاجر المکی دامت برکاتہ۔ اجازنی بمرویاتہ کلھا وھو اخذ عن العلامۃ المحدث الشیخ محمد بن عبدالرحمن الانصاری

الخزرجي السهارنفوري المكي عن خاتم المحققين العلامة الشيخ عبد الله
سراج عن محمد بن هاشم الفلاني عن مشائخه المذكورين سابقا۔
وهذه صورة اجازته بخطه المبارك۔ الله اكبر بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على رسوله محمد واله و
صحبه اجمعين اما بعد فقد طلب مني العالم الفاضل المدقق
الكامل الواعظ الناصح التقي الناسك مولانا الشيخ
عبد الهادي ابن الحاج عبد الكريم المدراسي سلمه الله تعالى
ونفع به المسلمين آمين۔ ان اجيزله بالكتب الستة وبكل ما
يجوز لي روايته۔ فاقول تحسينا للظن وان كنت لست اهلا
لذلك قد اجزت له بان يروي عني الكتب الستة وغيرها
من كتب الحديث والتفسير وسائر ما يجوز لي روايته ودرايته
اجازة عامة كما اجازني بذلك مشائخي الاعلام منهم
العلامة المحقق والفهامة المدقق المهاجر الى بلد الله الحرام

الفلاني نسبة الى فلان موضع بالسودان واقليم واسع بها يقال له فلان انتهى اھ
عبد الهادي عن القاموس

الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصاری الخزرجی وهو يروی عن علامة
الآفاق مولانا الشيخ محمد اسحاق المتوفی سنة ١٢٦٢ عن جده لامه العلامة
الشيخ عبد العزيز عن والده مولانا الشيخ ولی الله الدهلوی بسنده
المشهور ويروی شيخنا المرحوم ايضا عن علامة وقته وخاتمة المحققين
مفتی مكة المكرمة الشيخ عبد الله سراج المتوفی سنة ١٢٦٤ عن الشيخ ابن هاشم
الفلانی عن الشيخ صالح الفلانی باسانيده المذكورة فی ثبته
المسمی بقطف الثمر واعلى سندنا فی صحيح البخاری برواية الفربری
عن الختلانی[١] عن شيخی العلامة محمد بن عبد الرحمن[١] الانصاری عن[٢]
شيخه عبد الله سراج عن[٣] العلامة ابن هاشم الفلانی عن[٤] الشيخ صالح الفلانی
عن[٥] الشيخ محمد سعيد سفر المدنی عن[٦] مفتی مكة القاضی محمد تاج الدين
ابن عبد المحسن بن سالم الحنفی الشهير بالقلعی عن[٧] علامة وقته خاتمة
المحدثين الشيخ حسن العجيمی عن[٨] ابی الوفا احمد بن محمد بن العجل عن[٩] مفتی
مكة قطب الدين محمد بن احمد النهروالی[٢] الشهير بالقطبی صاحب التاريخ

سه[١] الختلانی نسبة الى الختل بضم الخاء المعجمة وتشديد التاء الفوقية المفتوحة اجدادها الام شعب من الترك كذا ضبط ابن خلدون كذا فی حسن الوفا لاخوان الصفا ثبت الشيخ فالح المدنی ١٢ عبد الهادی عفی له
سه[٢] النهروالی باللام نسبة الى نهروالة بلد بالهند حسن الوفا ١٢ عبد الهادی غفر له

عن الحافظ نور الدين ابی الفتوح احمد بن عبد اللہ ابن ابی الفتوح الطاؤس
عن المعمر بابا یوسف الهروی عن محمد ابن شاد بخت الفارسی الفرغانی
بسماعہ بجمیعہ علے الشیخ احد الابدال بسمرقند ابی لقمان یحیی بن عامر بن
مقبل بن شاهان الختلانی المعمر مائة وثلاث واربعین سنة وقد
سمع جمیعہ عن محمد یوسف الفربری بسماعہ علی مؤلفہ وجامعہ
امیر المؤمنین فی الحدیث الحافظ العالم الهمام ابی عبد اللہ محمد بن
اسماعیل بن ابراهیم ابن المغیرة بن بردزبہ الجعفی مولاهم البخاری
رحمہ اللہ تعالی ونفعنا بہ۔ هذا ونسئل اللہ تعالی ان ینفعہ وینفع
بہ المسلمین واوصیہ بالتقوی فانها السبب الاقوی وان لا ینسانی
من صالح الدعوات فی الخلوات والجلوات حرر ذلک فی شهر شعبان
المکرم سنہ ١٣٢٢ کتبہ بقلم العبد الراجی الی ربہ القوی احقر الخلق
تفضل الحق عفا اللہ عنہ وعن والدیہ وعن مشائخہ وعن تلامذتہ اجمعین

الشیخ الرابع عشر ١٤

ومن مشائخنا المکیین مولانا القاری العلامة الفهامة
الشیخ علی عبد اللہ الطیب النزلی المصری الشافعی المکی
متع اللہ المسلمین بطول بقائہ۔ اجازنی وولدی بجمیع

ما تجوز له روايته **وهو يروي** عن العلامة الشيخ عبد الرحمن
الشربيني الشافعي الازهري شيخ العلماء بالجامع الازهر وهو
عن الشيخ ابراهيم السقا والشربيني ايضا عن العلامة الذهبي
وهو عن الامير الكبير وقد مر ذكرهم مرارا **وصورة اجازته**
بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الرقيب الشاهد على ما ابلغه للغائب
الشاهد - ونضر بارعاه - الى ان اداه كما وعاه - بدراية
مسترسله - ورواية متسلسله - والصلوة الدائمة الواصلة
والسلام المستتبع كلما ذكر مثله على الصدوق - والسند المصدوق -
الواسطة العظمى - التي من وردها لا يظما - وعلى اله وصحبه حملة اثاره - وخزنة نقلة
اخباره - اما بعد فان مما تناقله الاكابر وتداوله كابر عن كابر - بصحيح الابرام
وصحيح الاسناد - وسارت به الركبان في كل زمان - و
تواترت وتيرته - وتاثرت سيرته - وتطاول له الفرقدان
وتواصل له المشرقان مواصلة المدد - باتصال السند - لان
مما ينفر منه الطبع ويأباه - ان لا يعرف الانسان اباه - و
بها يخرج من شرذمة الدعاه - ويدرج في زمرة الوعاه - و

بو من لفظه وخطه - ولو مع حفظه وضبطه - وتثق الرواة عنه
بما رواه - طلب مني الشيخ محمد عبد الهادي ابن
محمد عبد الكريم وابنه محمد عبد المجيب المدراسيان
اجازة ليتصل بسند ساداتي سنده - ولا ينفصل عن مدد هم
مدده - فاجبته وان لم اكن لذلك اهلا - رجاء ان ينشر الحلم
وانال من الله فضلا - وانجو يوم القيمة مما للكاتمين من الضرر
فقلت اجزته بما تجوز لي روايته - او تصح عني درايته من كل حديث واثر
ومن فروع واصول - ومنقول ومعقول - فنون اللطائف والعبر - كما اخذته
عن استاذنا العلامة الشيخ عبد الرحمن الشربيني الشافعي الازهري شيخ العلماء بالجامع
الازهر - عن شيخه واستاذه العلامة الشيخ ابراهيم السقا
عن شيخه الفهامة الشيخ ثعيلب الخ ح ويروي الشيخ ابراهيم السقا
ايضا عن محمد الامير عن والده الشيخ الكبير عن اشياخه الذين
حوى ذكرهم ثبته الشهير ح ويروي شيخنا الشربيني ايضا عن
استاذه العلامة الذهبي عن شيخه الشمس الامير الى اخره
هذا واوصى المجاز بالتحلي بالديانة والتحري مع الامانة

وفقهم الله وايانا لما يحبه ويرضاه سنه ١٣٢٤ الف وثلاثمائة واربع وعشرين هجرية على صاحبها افضل الصلوة والسلام كاتبه الفقير علی عبد الله الطیب۔

(المشيخ الخامس عشر ١٥)

ومن[1] مشائخنا المكيين العلامة الفاضل الفهامة الكامل العالم العامل الصالح الابر التقی مولانا الحافظ الشيخ محمد عبد الله ابو البركات ابن الشيخ محمد غازی المکی انفع الله المسلمين بطول حياته۔ وله عدة مشائخ منهم العلامة المحدث الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصاری السهارنفوری المكی المتقدم ذكره ومنهم العالم الفاضل السيد عبد الله البخاری الكتبی اليمنی المكی المتوفی سنة ١٣١٧ وهو عن العلامة السيد محمد بن خلیل بن ابراهيم القاوقجی الطرابلسی الشامی وقد مر سنده ومنهم العلامة الحبر الفهامة الشيخ عبد الله بن عودة بن

[1] رجل بر قانع عابد خاشع تقی متواضع صدیقی وخلیلی وحبیبی فی الله ولد بمكة المكرمة و اقام بها واخذ عن اشياخ اجلة كثيرة وله يد طولی فی علم الحديث وسند رجاله الف كتبا عديدة نافعة جدا وقد الف كتابا جامعا لاسانيد شيخی وشيخه الحبيب حسين الحبشی المذكور وذكر فيه اشياخه مع اتصالاتهم مفصلا والف كتابا جليلا فی احوال مكة المكرمة فی مجلدات سماه افادة الانام بذكر اخبار بلد الله الحرام ١٢ محمد عبد الهادی غفر الله له۔

عبد الله القدومي الحنبلي المدني وهو عن العلامة الشيخ حسن بن عمر الشطي
وهو اخذ عن اشياخ كثيرين منهم الشيخ مصطفى الرحيباني عن الشيخ احمد
البعلي عن الشيخ عبد القادر التغلبي والشيخ ابي المواهب البعلي وهما
عن الشيخ عبد الباقي الاثري الحنبلي ومنهم الشيخ ملا علي الشهير
بالسويدي وهو عن والده المنلا محمد سعيد عن والده ناصر السنة
ملا عبد الله عن الشيخ اسماعيل العجلوني ومنهم الشيخ خليل الخشه
الدمشقي وهو عن الشيخ يوسف الشهير بالشمسي عن الشيخ علي الشهير
بالسليمي عن الشيخ عبد الغني النابلسي ومنهم الشيخ عبد الرحمن
الطيبي الدمشقي والشيخ غنام الزبيري وهما عن الشيخ احمد العطار
عن الشيخ العجلوني ومنهم العلامة الشيخ سليم العطار وهو اخذ
عن جده الشيخ حامد العطار عن والده الشهاب احمد بن عبيد العطار
الدمشقي عن العجلوني واخذ العلامة القدومي عن العلامة المسند
المعمر الشيخ فالح ابن محمد الظاهري المدني السابق ذكره ومن
مشائخ الشيخ عبد الله الغازي السيد عيدروس بن حسين
ابن احمد العلوي الحسيني الحضرمي وهو اخذ عن مشائخ كثيرين منهم

اخذ الغازي عن السيد مرتضى الزبيدي عبدا

العلامة السيد زين العابدين بن احمد بن الحسين العيدروس عن
والده السيد احمد عن والده السيد حسين ابن مصطفى وعمه الوجيه
عبد الرحمن بن مصطفى العيدروس دفين مصر هما عن والدهما
مصطفى ابن شيخ عن والده العلامة السيد شيخ وقد سبق ذكر مشايخه
ومنهم العلامة السيد محمد بن ابراهيم ابن عيدروس بن عبد الرحمن
ابن عبد الله بلفقيه عن والده ابراهيم وعمه احمد وهما عن والدهما
عيدروس عن والده عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه بسنده و
أخذ السيد محمد بن ابراهيم عن السيد يوسف البطاح
والشيخ منصور بن يوسف البديري نزيل المدينة المنورة والسيد عمر
ابن عيدروس والد السيد عيدروس صاحب العقد اليواقيت الجوهرية
وعمه السيد محمد بن عيدروس والحبيب عبد الله بن علي بن شهاب الدين
والحبيب احمد بن عمر بن سميط والحبيب طاهر بن حسين بن طاهر والشيخ عبد الله
ابن احمد باسودان وقد مر ذكر هؤلاء المشائخ ومنهم السيد عيدروس
ابن عمر صاحب العقد اليواقيت والسيد حسن بن صالح البحر السابق
ذكره **ومن اشياخ شيخنا عبد الله المذكور العلامة**

الكامل والولى العابد الزاهد السيد الشريف محمد عبد الحى ابن العلى الشهير السيد عبد الكبير الكتانى الفاسى عن مشائخ كثير بين منهم والده الشريف عبد الكبير عن الشيخ ابراهيم السقا والشيخ عبد الغنى المجددى الدهلوى **واخذ شيخنا الشيخ عبد الله** عن مشائخنا المكيين كالشيخ عبد الجليل برادة المدنى والشيخ السيد حسين الحبشى والشيخ محمد حسب الله والشيخ محمد سعيد القعقاعى والشيخ محمد عبد الحق وغيرهم فاجازنى شيخنا الشيخ عبد الله الغازى بجميع مروياته عن اشياخه المذكورين **وصورة اجازته** بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذى رفع منزلة العلماء من بين الانام وخصهم بمزايا الكرم والانعام - والصلوة والسلام على سيدنا ومولانا محمد المظلل بالغمام وعلى اله وصحبه الذين قاموا بنصرة الدين اتم قيام - **اما بعد** فقد من الله تعالى علي بالاجتماع مع **العالم الفاضل - والعابد الزاهد الكامل - الفائق بين اقرانه بالكمالات والفضائل مولانا الشيخ ابى سعيد محمد عبد الهادى** ابن الحاج محمد عبد الكريم سلمهما الله الرب الرحيم فاستفدت منه

فوائد كثيرة - وانتفعت به وبمجلسه مرارا عديدة - فلله الحمد على هذه
النعمة العظيمة - ولقد كلفنى مولانا المذكور على امر لست اهلا لذلك
ولا ممن يسلك تلك المسالك - وهو ان اكتب له الاجازة - فاعتذرت
منه بانى لست اهلا بالاستجازة فكيف بالاجازة - ولكنى ما وجدت
بدًّا غير امتثال امره فاقول قد اجزت مولانا الشيخ عبد الهادى
المذكور بجميع ما تجوز لى روايته - او تصح عنى درايته - اجازة
عامة بحق روايتى لذلك عن مشائخى الاعلام منهم[١] العلامة المحقق
مولانا الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصارى السهارنفورى المكى
عن الشيخ عبد الله سراج عن ابن هاشم الفلانى عن الشيخ
صالح الفلانى ومنهم[٢] الشيخ عبد الله النهارى الكتبى اليمنى عن العلامة
شمس الدين ابى المحاسن محمد خليل القاوقجى الطرابلسى الشامى
عن الشيخ عابد السندى ومنهم[٣] الشيخ عبد الله[ع ٥] القدومى الحنبلى
عن الشيخ حسن بن عمر الشطى عن الشيخ خليل الخشه الدمشقى عن
الشيخ يوسف الشهير بالشمسى عن الشيخ على الشهير بالسليمى عن الشيخ
عبد الغنى النابلسى ومنهم[٤] العلامة السيد عيدروس بن حسين

[ع ٥] هو ابن عودة اروى عنه بغير واسطة فانى اخذت عنه بمكة المكرمة حين تلاقيته[?] سنة ١٣٢٣ كما سياتى ذكره فى اجازته. محمد عبد الهادى عفى عنه

العلوی عن السید محمد بن ابراهیم ابن عیدروس بن عبد الرحمن بلفقیہ
عن السید محمد بن عیدروس الحبشی عن الشیخ ابی حفص العطار
والشیخ صالح الرئیس والسید لیس میرغنی ومنہم العلامۃ المحدث السید
الشریف عبد الحی[ع] ابن العلامۃ السید عبد الکبیر الکتانی الفاسی
عن السید احمد بن اسمٰعیل البرزنجی المدنی عن والدہ عن
الشیخ صالح الفلانی بسندہ وبروایۃ السید عبد الحی عن ابی
العباس احمد بن طالب بن محمد الاندلسی ثم الفاسی عن العارف
ابی عبد اللہ محمد بن علی السنوسی الخطابی ۔ ھذا وارجو من المجاز
ان لا ینسانی من صالح دعواتہ فی خلواتہ وجلواتہ لاسیما بالعفو
والعافیۃ وحسن الختام ۔ کتبہ الواجی رحمۃ ربہ الباری
ابو البرکات محمد عبد اللہ بن محمد غازی عفی عنہ فی الخامس
والعشرین من ذی القعدۃ الحرام عام اربعۃ وعشرین وثلاثمائۃ ۔

الشیخ السادس عشر

وممن اجازنی من مشائخنا المکیین عین العلم والروایۃ
ینبوع الحکم والدرایۃ ملحق الاصاغر بالاکابر مولانا

[ع] ادوی عنہ بلا واسطۃ بالاجازۃ العامۃ ۱۲ عبد ۔

العلامة الفهامة شيخنا الشيخ احمد[ع] ابو الخير جمال بن
عثمان بن علي المكي الاحمدي عمت فيوضاته ـ سمعت
منه الحديث المسلسل بالاولية وكذلك ولدي محمد عبد المجيب
سمع منه وهو اول حديث سمعناه منه حين اجتمعنا به بالمسجد
الحرام تجاه البيت الامين ما بين العشائين ليلة الاربعاء العاشر
من شهر ذي القعدة سنة اربع وعشرين وثلثمائة والف وهو
اخذ عن كثير من العلماء الاعلام والفضلاء الكرام ـ نيفا من
سبعين شيخا من المكيين والمدنيين والمصريين والدمشقيين
وغيرهم من الاشياخ المتقنين ـ منهم شيخه علامة زمانه
وفهامة اوانه قدوة الابرار زبدة الاخيار بقية السلف
وعمدة الخلف مولانا فضل الرحمن العمري مرادآبادي عن
فريد عصره ومحدث دهره خاتمة المحققين زبدة السالكين
قدوة العلماء العاملين زبدة الصلحاء الكاملين مولانا الشيخ

[ع] صاحب التآليف المفيدة منها اتحاف الاخوان وله ثبت كبير اورد فيه اسماء اشياخه وذكر اسانيدهم على ترتيب حروف الهجاء سماه النفح المسكي بمعجم شيوخ المكي لما العقته بدار الكتب الآصفية العثمانية ١٢ عبد الهادي غفر الله له ـ

عبد العزيز العمری الدهلوی بسنده المذکور فی اتحاف الاخوان ومنهم
شیخی علامة الدهر فهامة العصر صاحب المقامات العلیة والمقالات
السنیة مولانا الشیخ السید احمد دحلان المکی عن اشیاخه السابق
ذکرهم ومنهم شیخنا وشیخ نادرة الزمان علامة الاوان سیدنا و
مولانا الحبیب حسین الحبشی عن اشیاخه المذکورین سابقا و
منهم شیخی العلامة الفهامة العالم الفاضل المجتهد الکامل
الشیخ ابو الطیب صدیق حسن عن الشیخ حسین بن محسن الانصاری
وهو عن الشریف محمد بن ناصر بسنده المذکور سابقا ومنهم شیخنا
وشیخ الشیخ فالح المحدث المدنی بسنده السابق ذکره۔ ومنهم
فرید عصره مولانا الشیخ محمد سعید بن بدر الدین ولد المدراسی عن
صاحب الکرامات الظاهرة والمقامات الطاهرة مولانا الشیخ
مظهر المدنی عن والده عن خال ابیه الشیخ سراج احمد عن ابیه

بالاجازة العامة

بالمشافهة

ع والعلامة الشریف یروی عن الشیخ عابد السندی والامام الشوکانی فبینی وبینهما
فی هذا السند اربعة وسائط۔ واروی عالیا منه بدرجتین عن شیخی وسندی العلامة
القاضی السید رحمة الله المحدث الرامپوری والحبیب حسین المذکور عن شیخهما الشریف
محمد بن ناصر بلا واسطة وهو عنهما وهذا اعال جدا فلله الحمد علی ذلک ١٢ عبد الهادی عفی عنه

محمد مرشد عن ابيه بالسند المذكور فى المقامات السعيدية و تذ
مر ذكره فى بيان ذكر مشائخ شيخنا محمد عبد الحق النقشبندى المكي
ومنهم العلامة الخبير الشيخ محمد ابو خضير الدمياطى المدنى الشافعي
وهو اخذ عن مولانا السيد محمد صالح البخارى الاورنقابادى
عن العلامة الشيخ رفيع الدين القندهارى عن الشيخ محمد بن
عبد الله المغربي وعن الشريف الادريسي كلاهما عن الشيخ عبد الله
البصرى عن اشياخه ومنهم العلامة ملحق الاصاغر بالاكابر الشيخ
عليم الدين عن ابيه العلامة الشيخ رفيع الدين المذكور انفا و
منهم العلامة الشيخ حسين الجسر الطرابلسى عن الشيخ علاء الدين
ابن عابدين السابق ذكره فى سند الشيخ اسعد الدهان ومنهم
العلامة شيخ مشائخ الاسلام ببلد الله الحرام مولانا السيد الشريف
ابو العباس احمد بن زينى دحلان الحسنى الجيلى المكى الشافعي
مفتى بمكة وامام المقام بها عن مشائخه المذكورين سابقا ومنهم
العلامة المحدث نصر الدين ناصر الله ابو النصر الخطيب الدمشقى
الحسنى الجيلى ومنهم العلامة السيد الشريف ابو المحاسن

شمس الدين الطرابلسي عن الشمس النجيمي بضم المعجمة عن
الشمس الامير الكبير ومنهم[١٤٣] العلامة المحدث نور الدين
ابو الحسن محمد على بن طاهر الوتري المدني وقد مر ذكرهم مرارا
ومنهم[١٤٤] العلامة المحدث شمس الدين ابو عبد الله محمد بن عبد العزيز
الجعفري الزينبي ومنهم[١٤٥] العلامة الشيخ محي الدين بن عليم الدين
الجعفري كلاهما عن الشيخ ابي الفضل عبد الحق العثماني عن
القاضي محمد بن على الصنعاني والسيد الفخر عبد الله بن محمد
ابن اسماعيل الامير الصنعاني باسانيدهما المعلومة
وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الواحد الاحد
الفرد الصمد - الذى لم يلد ولم يولد - ولم يكن له كفوا احد - و
اصلى واسلم على السيد السند - ذى الخلق العظيم والقول الكريم
الممجد - سيدنا ومولانا محمد - وعلى آله وصحبه وازواجه
وذريته وحزبه وكل من اليه استند - اما بعد فقد اسمعت
الشيخ الصالح ابا سعيد محمد عبد الهادي بن محمد
عبد الكريم بن الشيخ احمد بن الحسين المدراسي الحيدرابادي

وابنہ محمد عبد المجیب حفظہما اللہ تعالی الحدیث المسلسل بالاولیۃ
وھو اول حدیث اسمعتہما علی الاطلاق اولیۃ حقیقیۃ حیث سمعتہ
وروینۃ کذلک عن جماعۃ وافرۃ منھم وھو اجلھم الشیخ الغنی
لشھرتہ عن الوصف شیخ مشائخ الاسلام ببلد اللہ الحرام مولانا
السید الشھاب ابو العباس احمد بن زینی دحلان الحسنی الجیلی
نسبا المکی الشافعی مفتی بمکۃ وامام المقام بہا وھو اول حدیث
سمعتہ منہ فی اول سنۃ ۱۳۰۰ھ والسید العلامۃ المسند نصر الدین
ناصر اللہ ابو النصر الخطیب الدمشقی الحسنی الجیلی رحمہ اللہ تعالی
وھو اول حدیث سمعتہ منہ بمکۃ ایضا فی سنۃ ۱۳۰۰ھ والسید الشریف
العلامۃ برکۃ الخاصۃ والعامۃ شمس الدین ابو المحاسن الطرابلسی
رحمہ اللہ تعالی وھو اول حدیث سمعتہ منہ بمکۃ ایضا فی سنۃ ۱۳۰۵ھ
فالاول والثانی یرویانہ عن جماعۃ ایضا اعلاھم الشیخ المسند
المحدث الوجیہ ابن الشمس الکزبری الدمشقی بسندہ لا بل باسانیدہ
المذکورۃ فی ثبتہ ح وبروایۃ الثانی عن شیخنا الثالث ح ویرویہ
الثالث عن غیر واحد من الشیوخ اعلاھم سندا محدث دار الھجرۃ

مولانا الشيخ محمد عابد بن احمد علي بن محمد مراد الايوبي نسبا
السندي ثم المدني **وهو اول** حديث سمعته منه مرارا بسنده
بل باسانيده المذكورة في حصر الشارد ح ويرويه شيخنا ابو المحاسن
المذكور عن الشيخ الغجيمي بضم المعجمة **وهو اول** حديث سمعه منه
بسماعه له بشرطه من الشمس الامير الكبير ح وحدثني به شيخنا
السيد العلامة المحدث المسند المرحوم نور الدين ابو الحسن
محمد علي بن ظاهر الوتري المدني **وهو اول** حديث سمعته
منه مرارا عديدة **قال حدثني** به الشهاب احمد منة الله المالكي
الازهري والشيخ محمد التميمي الخليلي نزيل مصر **وهو اول**
حديث سمعته منهما **قالا حدثنا** به الشمس الامير الازهري
بسنده المذكور في ثبته ح وحدثني به شيخنا العلامة المحدث
الفهامة ابو الوصال مولانا القاضي حسين بن محسن السبعي
الانصاري الحديدي والسيد الحبيب سيدي الاجل حسين بن
محمد بن عبد الله الحبشي الشافعي فسح الله في اجلهما والعلامة
المرحوم مصطفى بن محمد العفيفي الشافعي نزيل مكة ودفينها وهو اول

حديث سمعته من كل منهم في مجالس متفرقة فمن الاول في سنة ١٢٩٦ه بيوبال
ومن الثاني في سنة ١٣٠١ه ومن الثالث في سنة ١٢٩٦ه قالوا حدثنا شيخنا الشريف
العلامة محمد بن ناصر الحسني وهو اول حديث سمعه كل واحد منهم عنه
قال حدثني به الشيخ العلامة عبد الرحمن بن محمد الكزبري والسيد
العلامة الاجل عبد الرحمن بن سليمان الاهدل والقاضي العلامة
محمد بن علي الصنعاني والشيخ المسند محمد عابد السندي وغيرهم
باسانيدهم المذكورة في اثباتهم ح وحدثني به ايضا شيخنا العلامة
المحدث شمس الدين ابو عبد الله محمد بن عبد العزيز الجعفري الزينبي
ونسيبه العلامة الشيخ محي الدين بن عليم الدين الجعفري وهو اول
حديث سمعته منهما فمن الاول بمكة في سنة ١٢٩٥ه ومن الثاني بالهند سنة ١٢٩٧ه
قالا حدثنا الشيخ ابو الفضل عبد الحق العثماني وهو اول حديث سمعاه
منه قال حدثنا القاضي محمد بن علي الصنعاني والسيد الفخر عبد الله
ابن محمد بن اسماعيل الامير الصنعاني باسانيدهما المعلومة ح
وحدثني به العلامة المرحوم المحدث المسند مولانا السيد محمد علي
ظاهر الوتري المدني والعلامة المفتي عثمان بن عبد السلام

المدنی والسید الشریف العفیف عبد الله بن ادریس الحسنی والسید
الشریف مولای عبد الکبیر بن سیدی محمد الکتانی القاسی حفظهم الله تعالی
وهو اول حدیث سمعته من الثلاثة الاول وهو اول حدیث اجازنی
به الاخیر من بلدة فاس کلهم عن الشیخ عبد الغنی المدنی وهو اول لکل
منهم عن الشیخ عابد السندی المدنی والشیخ اسمٰعیل بن ادریس المدنی
بسندهما ح وحدثنی به العلامة المرحوم الشیخ محمد سعید بن واعظ
علی العظیم آبادی والعلامة الاجل المحدث المسند مولانا الشیخ فالح
ابن محمد بن عبد الله الظاهری المهنوی المدنی ابقاه الله تعالی
والحال حیاته وهو اول حدیث سمعته من الاول بالهند فی سنة ١٢٩٥
ومن الثانی بالمدینة فی سنة ١٣٢٠ قالا حدثنا به شیخنا العلامة الحافظ
ولی الله تعالی الشمس سیدی محمد بن علی الحسنی الخطابی الادریسی
قالا وهو اول حدیث سمعناه منه قال حدثنی به السراج ابو حفص العطار
المکی قال وهو اول حدیث سمعته منه عن الشهاب احمد بن عبید العطار
الدمشقی قال وهو اول حدیث سمعته منه عن الشیخ محمد بن الطیب
المغربی المدنی وهو اول بسنده المذکور فی محله وحدثنی به العلامة

المعمر الشمس بن البرهان الاحمدى الدمياطى نزيل المدينة المنورة
ودفنهما وهو اول حديث سمعته منه بسماعه له من الشيخ السيد
محمد صالح الرضوى البخارى وهو اول عن ابى حفص العطار المذكور
ح وارويه ايضا عاليا عن المعمر المسن الافندى امين بن حسن
البصنوى المدنى رحمه الله تعالى وهو اول حديث سمعت سنده
منه وقرأت متنه عليه بروايته عن ابيه الشيخ حسن المذكور بسماعه
له بشرطه من الشريف العلامة النور الونائى بروايته عن غير واحد
منهم السيد مرتضى والشيخ سليمان بن عمر البجيرمى والشهاب احمد بن
احمد جمعة البجيرمى ومحمد بن عبد ربه المالكى والشهاب احمد
ابن محمد الدردير باسانيدهم الكثيرة المعلومة لدى الشيوخ
ح وسمعته عاليا من لفظ شيخنا الشمس الدمياطى وهو اول حديث
سمعته منه بالمسجد النبوى فى شنة ١٣٠ بروايته عن السيد محمد صالح
الرضوى وهو اول بسماعه من شيخه رفيع الدين العمرى القندهارى
المكى وهو اول بسماعه من الشيخ محمد بن محمد بن عبد الله المغربى
ثم المدنى بالمدينة المنورة وهو اول بروايته له عن العفيف

البصری مسند الحجاز بسنده المذکور فی امداده ح ولی فی هذا الحدیث
طریقة غریبة وهی ما حدثنی بها الشیخ العلامة المحدث المسند الفقیه
المفتی محمد سعید بن الشیخ العلامة المسند بدر الدولة قاضی الملک
صبغة الله بن الشیخ محمد غوث الشافعی المدراسی مفتی حیدر آباد
ودفینها وهو اول حدیث سمعته بها العلم فی سنة ١٣٠ لیسماله من شیخه الشیخ محمد مظهر
العمری المجددی نسبا وطریقة الدهلوی ثم المدنی رحمه الله تعالی عن ابیه الشیخ احمد سعید
ابن ابی سعید المجددی عن خال ابیه الشیخ سراج احمد المجددی شارح صحیح مسلم
وجامع الترمذی بالفارسیة عن ابیه الشیخ محمد مرشد عن ابیه الشیخ
محمد ارشد عن ابیه الشیخ محمد المعروف بفرخشاه عن ابیه خازن الرحمة
الشیخ محمد سعید عن ابیه الامام الربانی مجدد الالف الثانی سیدی
الشیخ احمد بن عبد الاحد العمری السرهندی امام الطریقة المجددیة
رضی الله عنه وقدس سره ونفعنا به ح وارویها ایضا عالیا بدرجتین
عن شیخنا المعمر البرکة المدخر شیخی وسیدی ومولای ومرشدی
حضرة الشیخ فضل الرحمن ابن اهل الله البکری الملاوی المرادابادی
قدس الله سره ونور ضریحه وهو اول حدیث سمعته منه فی سنة ١٣

ولد شيخنا هذا في عام ١٢٠٨ وتوفي سنة ١٣ قال حدثني الشيخ العلامة

المحدث الشاه عبد العزيز الدهلوي قال وهو اول حديث سمعته منه

قال حدثني والدي الشيخ ولي الله بن عبد الرحيم العمري الدهلوي عن

الحاج محمد افضل السيالكوتي ثم الدهلوي عن الشيخ العارف حجة الله محمد

نقشبندي العمري المجددي عن والده الشيخ العارف بالله تعالى

عروة الوثقى حضرت الشيخ محمد معصوم ابن المجدد عن ابيه المجدد

رضي الله عنه بسماعه عن القاضي بهلول البدخشي عن الشيخ المحدث

عبد الرحمن بن فهد عن والدهما الحافظ عز الدين عبد العزيز بن فهد

عن جده الحافظ الرحلة تقي الدين محمد بن فهد الهاشمي العلوي

المكي عن جمع من المشائخ الاعلام اجلهم العلامة برهان الدين

الابناسي والقاضي ابو حامد المطري وهما عن الصدر ابي الفتح محمد

ابن محمد الميدومي الخطيب ح وحُدِّثتُ عن الحافظ الشمس

ابي عبد الله محمد بن علي الحسني الخطابي الادريسي المغربي عن

ابي حفص العطار المكي عن جماعة وافرة منهم الشمس الشنواني

قال وهو اول حديث سمعته منه في مقام الحنبلي بالمسجد الحرام في

تاسع شوال سنة ١٢٠٢ قال حدثنا به الامام الكبير الشيخ عيسى بن محمد
البراوى وهو اول حديث سمعته منه و الامام المحدث ابو الفيض
محمد مرتضى ابن محمد الواسطى الزبيدى الحنفى وهو اول حديث سمعته
منه فالاول عن الامام الفقيه محمد بن محمد الدفرى الشافعى قال وهو اول
حديث سمعته منه والثانى عن المسند الجليل عمر بن احمد بن عقيل
العلوى المكى وهو اول حديث سمعته منه كلاهما عن حدث الثانى محدث
الحجاز العفيف عبد الله بن سالم البصرى وهو اول حديث سمعه
منه وحدثنى به ايضا الشمس الطرابلسى وهو اول قال حدثنى
به مفتى الاسكندرية الشيخ محمد بن محمود الجزائرى وهو اول
حديث سمعته منه فى منزله فى سنة ١٢٦٣ قال سمعته من الشيخ حمودة
ابن محمد مرتضى الزبيدى وهو اول قال حدثنى به ابو المكارم محمد
ابن سالم الحفنى الشافعى فى درب الاتراك بمصر سنة ١١٧٧ وابو المعالى
الحسن بن على بن احمد المنطاوى المدابغى الشافعى فى حارة المدابغ
من مصر فى السنة المذكورة ايضا قال وهو اول حديث سمعته منهما
قالا حدثنا الفقيه المحدث ابو عبد الله محمد بن عبد الله السجلماسى

وهو اول حديث سمعناه منه قال حدثنا محدث الحجاز عبد الله
ابن سالم البصری المکی وهو اول ح واعلى من هذا ما حدثنا به العلامة
المسند ابو المحاسن الطرابلسي المشيشي الحسني الحنفي والعارف
بالله تعالى فضل الرحمن الصديقي الحنفي رحمهما الله تعالى ورضي عنهما
فالاول سمعه من الشمس البهي دفين لطنطا والثاني سمعه عاليا من
الشيخ عبد العزيز الدهلوي عن ابيه الشيخ ولي الله الدهلوي كلاهما
سمعاه من السيد عمر بن احمد بن عقيل الحسيني باعلوي المكي عن
جده لامه العفيف البصري قال حدثنا الامام الحافظ ابو عبد الله
محمد بن محمد بن سليمان السوسي الروداني المغربي ثم المكي ثم الدمشقي
والشيخ العلامة يحيى بن محمد الشاوي تسميةً قال وهو اول حديث
سمعته منهما قالا حدثنا ابو عثمان سعيد بن ابراهيم الجزائري الشهير
بقدوره قال حدثنا ابو العباس احمد بن حجي الوهراني قال وهو اول
حديث سمعته منه قال حدثنا ابو ابراهيم بن محمد تازي قال و
هو اول حديث سمعته منه قال حدثنا ابو الفتح محمد بن ابي بكر
المراغي المدني وهو اول قال حدثنا حافظ الوقت زين الدين عبد الرحیم

ابن الحسين العراقي وهو اول ح وبالسند المتقدم انفا الى السيد عمر
ابن احمد بن عقيل المكي قال حدثنا الشهاب احمد بن عبد الغني
البناء الدمياطي وهو اول عن الشيخ عبد العزيز المنوفي وهو اول عن
ابي الخير بن عموس الرشيدي وهو اول عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري
وهو اول عن الحافظ ابي الفضل ابن حجر وهو اول ح واعلى من هذا
بدرجتين الى ابن حجر ما حدثني به جماعة من شيوخي عن غير واحد
من شيوخهم عن الشيخ صالح بن محمد العمري الفلاني وهو اول لكل
منهم عن شيخه محمد بن سِنّة العمري وهو اول عن الشريف
ابي عبد الله الوولاتي وهو اول عن محمد بن اركماش الحنفي وهو اول عن الحافظ ابن حجر وهو اول
عن الزين العراقي وهو اول عن الصدر الميدومي ح ومساويا له
من طريق السيوطي ما رويته عن الشمس الطرابلسي عن الشمس الطنطاوي
عن ابي الفيض الواسطي عن داؤد بن سليمان المالكي عن الشمس الفيومي
عن السيد يوسف الارميوني عن الجلال السيوطي وهو اول لكل
واحد من هؤلاء قال حدثني به الجلال ابن الملقن وهو اول حديث
سمعته منه قال حدثني به جدي وهو اول قال ثنا ابو الفتح

المیدومی وھو اول قال حدثنا ابو الفرج عبد اللطیف بن عبد المنعم
الحرانی وھو اول قال حدثنا ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن الجوزی
وھو اول قال حدثنا ابو سعد اسماعیل بن ابی صالح النیسابوری
وھو اول حدثنی بہ والدی ابو صالح احمد بن عبد الملک المؤذن
وھو اول ثنا ابو طاہر محمد بن محمد بن محمش[1] الزیادی وھو اول ثنا
ابو حامد احمد بن محمد بن یحیی بن بلال البزاز وھو اول ثنا عبد الرحمن
ابن بشر بن الحکم العبدی النیسابوری وھو اول قال حدثنا حافظ
الامۃ سفیان بن عیینۃ والیہ ینتھی التسلسل عن عمرو ابن دینار
عن ابی قابوس مولی عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن عبد اللہ
ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال الراحمون یرحمھم الرحمن تبارک وتعالی ارحموا من فی الارض
یرحمکم من فی السماء حدیث حسن صحیح اخرجہ ابوداؤد والترمذی
والامام احمد والحمیدی وابن ابی شیبۃ والبخاری فی غیر صحیحہ

---

[1] محمش بفتح المیم وسکون المھملۃ وکسر المیم الثانیۃ آخرہ شین معجمۃ کذا ضبطہ الشیخ عابد السندی فی ثبتہ ۱۲ محمد عبد الھادی غفر اللہ لہ۔

لكنهم لم يسلسلوه **وقوله** يرحمكم رويناه بكلا الوجهين بالجزم على انه جواب الامر وبالرفع على الدعاء **وجملة التنزيه** اثبتها جماعة واسقطها آخرون لانها ليست من الحديث **ح** ورويته ايضا عن[1] شيخنا الشمس الدمياطي المدني وهو اول عن[2] الشيخ عبد الصالح الكفراوي وهو اول عن[3] الشيخ عبد الله الشهاوي وهو اول عن[4] الشمس الحفني وهو اول عن[5] القاضي شمهورش الجني الصحابي وهو اول عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بلفظ الراحمون يرحمهم الله والباقي سواء **ولى** في هذا الحديث طرق كثيرة متعددة باسانيد عديدة مختلفة اعرضت عن ايراد جميعها خوف التطويل وضيق الوقت **قد اجزت** كل من سمعه مني بشرطه بجميع تلك الطرق بالشرط المعتبر عند اهل الاثر راجيا من كل منهم دعوة صالحة تنفعني في حياتي وبعد مماتي والسنة تجمعنا والبدعة تفرقنا وانا ابرأ الى الله تعالى من الابتداع واسأله لي وللمسلمين التوفيق للاتباع **هذا**

---

[5] روى ابو خضير عن الشيخ محمد صالح البخاري بسنده ما نصه ورواية شمهورش باسقاط تبارك وتعالى كما ذكره في اجازته ۱۲ محمد عبد الهادي غفر الله له

وقد عرض عليَّ الشيخ عبد الهادي بن عبد الكريم المذكور جميع
كتاب العقد الجوهر الثمين للشيخ العلامة مسند الشام اسمعيل بن محمد
جراح العجلوني الدمشقي في مجلسين بالحرم الشريف المكي وكذا الاوائل
السنبليه في مجلس واحد وشاركه في السماع ابنه المذكور وقد
اجزتهما بروايتهما عني وسائر ما تجوز لي روايته وتصح عني درايته
وما الفته وخرجته بشرط الاهلية مني ومنهما وفقني الله تعالى واياهما
والمسلمين لما يحبه ويرضاه في كل وقت وحين بجاه سيد المرسلين
وآخر دعونا ان الحمد لله رب العلمين قاله بفمه وكتبه بقلمه فقير رحمة
مولاه الراجي لطف ربه السرمدي احمد ابو الخير جمال بن عثمان
ابن علي المكي الاحمدي غفر الله لهم ولمشائخهم
اجمعين امين

احمد عبده

الشيخ السابع عشر ١٧

ومن اشياخنا المكيين العلامة الفهامة الحبر السفير
ملحق الصغير بالكبير مولانا الشيخ محمد عبد الستار الصديقي
الحنفي دامت بركاته وعمت فيوضاته سمعت منه
حديث الرحمة المسلسل بالاولية وانتفعت بمجالسه السنية

وتآليفه البهية — وأجازني وأولادي بجميع مروياته اجازة عامة وكتب لي الاجازة بخطه الشريف وزينها في أولها وآخرها بختمه المنيف وهو أخذ عن كثيرين من المشائخ الكرام والعلماء الأعلام **فمن أجل مشائخه** الشيخ عطية القماش الدمياطي فانه اجازه بالكتب الستة وغيرها عن شيخه السيد محمد صالح الرضوي البخاري عن الشيخ رفيع الدين الدكني القندهاري عن محمد بن محمد بن عبد الله المغربي عن محدث الحجاز عبد الله بن سالم البصري ح والسيد الرضوي عن شيخه السيد عبد الوهاب الموصلي عن الشيخ اسماعيل عن احمد المنيني عن عبد الغني النابلسي عن القاضي شمهورش عن اصحاب الستة ح ويروي الرضوي عالياً الكتب الستة عن شيخه ابي حفص عمر بن مكي بن معطي المالكي عن القاضي شمهورش عن مولفيها **ومن مشائخه** الافندي محمد بالي مفتي المدينة المنورة عن الشيخ محمد العطوشي المالكي عن محمد الفاسي عن ابن عجيل اليمني بسنده **ومن مشائخه** السيد محمد علي طاهر والسيد عبد القادر الطرابلسي والشيخ منظور احمد النقشبندي كلهم عن الشيخ

صاحب النجاة ٢١١ منه

عبد الغنی المجددی وقد مر ذکره مرارا **ومن مشائخه** الشیخ محمد بن عبد الرحمن الانصاری والشیخ عبد الرحمن سراج مفتی مکة کلاهما عن الشیخ عبد الله سراج وسنده مشهور والانصاری ایضا عن الشیخ اسحق الدهلوی عن جده لامه الشیخ عبد العزیز عن والده والشیخ اسحق عن عمر المکی وقد مر سنده **ومن مشائخه** الشیخ محمد ابو خضیر مفتی الدمیاط عن السید محمد صالح الرضوی عن عبد الفتاح الکفراوی الخ- ومن اجل **مشائخه** الشمس محمد بن القطب احمد بن ادریس والمحدث الشیخ صالح السناری العودی عن الشیخ احمد ابن ادریس العرائشی بسنده **ومن مشائخه** الشیخ محمد بن جعفر ابن ادریس الحسنی والشیخ ابو محمد عبد الکبیر الکتانی وابناه الشیخ محمد والشیخ عبد الحی والشیخ محمد صالح الزواوی والشیخ فالح الظاهری وقد مر ذکر هؤلاء الاعلام وغیر هؤلاء کثیرون ما ینوف عن مائتی شیخ کما ذکرهم فی مؤلفاته الشریفة وسیأتی ذکر بعض تالیفاته فی صورة اجازته لی **وصورة اجازته ما نصه** بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله الذی وصل من انقطع لعزجنابه فاتصل بالعروة الوثقی-

ورفع قدر من وقف ببابه فجعله نازل قدره الى مطمح العلو الارقى۔
والصلوٰة والسلام على سيدنا محمد القائل اذا كتبتم الحديث فاكتبوه
باسناده فكان هذا اقوى دليل على الاعتناء بامر الاجازة فبشرى
لنا ثم طوبى صلى الله عليه وعلى اله واصحابه مصابيح الجامع الصحيح
واعلام الهدى سيما حدث مجيز بما رواه باسناده معنعنا من
مبتدا السند الى المنتهى۔ **اما بعد** فلما كان من خصائص هذه
الامة المحمدية المشهود لها بالخيرية بقاء سلسلة الاسناد ولو المتحصل
بالاجازة طلب من هذا العبد الذليل ذى الخاطر الكليل الراجى من
ربه بلوغ المراد۔ ابى الفيض ابى الاسعاد عبد الستار الصديقى
الحنفى۔ تجاوز الله عن ذنبه الجلى والخفى۔ الاجازة فى مرويا تى
ومسموعاتى وذلك بعد ما سمع منى حديث الرحمة بطرقه المتعددة
اعنى به **من هو فى وده صحيح الاعتقاد والمحبة۔ و**
فى التلقى حازم دون الاحبة۔ الفاضل الاكمل والعالم
الاجل اباسعيد محمد عبد الهادى بن محمد عبد الكريم
ابن الشيخ احمد بن الحسين المدراسى الحيدرابادى فكانه

حفظه واعز شانه واظهر برهانه نظرالی بعین قلبه السلیم وما بلغه من
حبه لم یرمنی سوی الفعل الجمیل والرای المستقیم امتثلت لکمال
مرغوبه والتحقیق لمطلوبه طمعا فی نیل دعوة صالحة تحصل لی منه
بها بفضل الله عزوجل المرام ولا سیما حسن الختام فاقول انی
قد اجزت الاخ فی الله بلا اشتباه المنوه باسمه اعلاه وابنیه
محمد العبد المجیب ومحمد عبد الرقیب ومن سیولد له بعد ذلک
بحدیث الرحمة المسلسل بالاولیة وبسائر مقروأتی ومسموعاتی
ومعروضاتی ومستجازاتی علی عادة السلف الصالح اجازة شاملة
کاملة فی کل ما تجوز لی روایته وتصح عنی درایته من منقول
ومعقول من تفسیر وحدیث وفقه وتصوف وعلوم الیة واذکار
واوراد واحزاب علی اختلاف صنوفها وتباین انواعها وتفاوت
تالیفها علی کثرتها وانشاءها ولا سیما بمؤلفاتی وغیر ذلک من الکتب
الستة وغیر ذلک من المسانید وغیرها من الکتب الحدیثیة حسب
ما اجازنی بذلک جمع من المشائخ الاعلام ذوی الاقدار العلیة
بالشروط الجاریة بینهم علی الطرق المرضیة معتمدا له فی تسطیر

هذه الوقوم وتحرير ما ذكر من الرسوم بما لا يعلمه الا رب الارباب سائلا الى
وليه من يد التوفيق والقبول وان يحفنى واياه بلطفه الخفى ويبلغنا
كل مامول انه سبحانه بذلك قدير وبالاجابة جدير **فمن اجل**
مشائخي الشيخ عطية القماش الدمياطى فانه اجازنى بالكتب الستة
مع الموطاء عن شيخه السيد محمد صالح الرضوى البخارى عن رفيع الدين
الدكنى القندهارى عن محمد بن محمد بن عبد الله المغربى عن محدث
الحجاز عبد الله بن سالم البصرى بسنده ح والسيد الرضوى عن
شيخه السيد عبد الوهاب الموصلى عن الشيخ اسمعيل عن احمد المنينى
عن عبد الغنى النابلسى عن القاضى شمهورش عن اصحاب الستة
وبهذا السند اروى الاولية والمصافحة ح ويروى الرضوى عاليا
الكتب الستة عن شيخه ابي حفص عمر بن مكى بن معطى المالكى
صاحب الذخيرة عن القاضى شمهورش عن مؤلفى الكتب الستة ومن
مشائخي الافندى محمد بالى مفتى المدينة المنورة عن الشيخ محمد العطوشى
المالكى عن محمد الفاسى احد تلامذة ابن سنة احد من اخذ عن ابن
عجيل اليمنى بسنده ومن مشائخي السيد محمد على الطاهر والسيد

عبد القادر الطرابلسي والشيخ منظور احمد النقشبندي كلهم عن الشيخ عبد الغني
المجددي عن الشيخ عابد السندي مؤلف حصر الشارد ومن مشائخ الشيخ عبد الرحمن
الانصاري والشيخ عبد الرحمن سراج عن مؤلف قطف الثمر الشيخ صالح
الفلاني بسنده والانصاري ايضا عن الشيخ اسحق الدهلوي عن جده
لامه الشيخ عبد العزيز عن والده ولي الله بسنده ح والشيخ اسحق عن
عمر عبد الرسول المكي بسنده ومن مشائخ الشمس محمد ابو خضير الدمياطي
المدني وقد سمعت منه الاولية سنة ١٣٠٠ بالمدينة المنورة وهو عن السيد
محمد صالح الرضوي عن عبد الفتاح الكفراوي عن عبد الله الشرقاوي
عن الشمس محمد الحفني عن القاضي شمهورش عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم كل منهم قال وهو اول حديث سمعته من شيخي ومن اجل مشائخ
الشمس محمد بن القطب سيدي احمد بن ادريس والمحدث الشيخ
صالح السناري العودي الاول مكاتبة والثاني مشافهة عن الولي الشهير
سيدي احمد بن ادريس العرائشي بسنده ومن مشائخ سيدي
محمد بن جعفر بن ادريس الحسني الفاسي وابو محمد سيدي عبد الكبير
بن محمد الكتاني وابناه سيدي الشريف محمد وسيدي عبد الحي

والسيد محمد صالح الزواوي والشيخ فالح الظاهري السنوسي وغيرهم
من ماينوف عن مائتي شيخ حسب ماذكرتهم في ثبتي المسمى نثر المآثر في
ما ادركت من الاكابر وفيض الملك المتعالي بذكر افاضل القرن الثالث
عشر والتوالي وفي مسلسلاتي المسمى بفيض الملك المغيث
في مسلسلات درر الحديث ولي تآليف اخر منها الآيات العظيمة
الباهرة في معراج سيد اهل الدنيا والآخرة ومنها ايقاظ الغفلان
وسلوة الاخوان في قراءة المواعظ في رجب وشعبان ورمضان و
هو تسعون مجلسا في مجلدين ومنها سلم الوصول الى اصطلاح احاديث
الرسول ومنها الكواكب السائرة في علماء المائة العاشرة وهو ذيل على
الضوء اللامع للسخاوي ومنها اسرد النقول في تراجم العلماء الفحول
وهو اربع مجلدات ومنها طبقات المذاهب الاربعة في اربع مجلدات
كل جلد عليحدة في مذهب وطبقات القراء في جزء وجزء في طبقات
الادباء وغير ذلك مما لم استحضره الآن في عجل واوصى نفسي واياهم
بما اوصى به العلماء في كتبهم وهو تقوى الله سبحانه عز وجل وحسن السيرة
والسريرة مع الله جل شانه ومع كافة عباده كلا بحسبه وتحري الصدق

في المواطن كلها والحياء والمراقبة والحرص على تدبر آيات الله وحسن تلاوته ظاهرا وباطنا وتفهم احاديث رسول الله صلى الله عليه وسلم واستظهار معانيها والعمل بها حسب الامكان والمتابعة والمحبة للنبي صلى الله عليه وسلم قولا وفعلا وعقدا وود وامر ذكر الله وحسن الظن بكل مؤمن والنصيحة لله ولرسوله وللمؤمنين وترك الخوض فيما لا يعني وعدم التجسس والتحسس ومحبة اهل العلم شيوخا وطلبة وايثارهم على غيرهم ومحبة اهل البيت النبوي ومراقبة الله عز وجل في كل هم وعزم ونعوذ بالله ان نخرط فيمن يقولون بافواههم ما ليس في قلوبهم والله شهيد وحفيظ ورقيب واوصيهم بحسن التوجه الى الله تعالى والرضا بقضائه حلوه ومره والاخلاص في العلم والطلب والعبادة وبالملازمة على طلب العلم واستفادته وافادته ومذاكرته واخذه عن اهله من غير تكبر ولا حياء ولا توان وبالملازمة على الاستغفار وبالصلوة والسلام على النبي المختار في جميع الاحوال والاطوار فان ذلك سبب لشرح الصدور وتيسير الامور هذا فلنقتصر على ما ذكر ونكف عنان القلم عن السبح في هذا الميدان

لانه لا يسعه هذا المقام وانما ذكرنا منهم النزر القليل للتبرك بذكرهم
الجميل والانحياز الى الجناب الاعظم الذى الى غيره لا نميل
فنسأل الله العظيم بوجهه الكريم وبجاه حبيبه سيدنا محمد صلى الله
عليه وسلم وعلى آله وصحبه وشرف وعظم وكرم ان يصل حبلنا بحبالهم
وحبال جميع عباده المتقين وان يحقق انتسابنا الى زمرة اصفيائه
المقربين ويذيقنا من شرب معارفهم ولعمر بواطننا بعوارفهم
وان يحشرنا فى زمرتهم ببركة محبتهم اذهم القوم لا يشقى جليسهم
والمرء مع من احب وان يختم لنا بما ختم لاوليائه وان يجعل
خير ايامنا واسعدها يوم لقائه بمنه وكرمه آمين وصلى الله على
سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم والحمد لله رب العالمين
كتبه بقلمه يوم العيد اى عيد النحر بمنى عبد ربه واسير ذنبه الراجى
ان يغفر ذنبه وخطاياه وان يثبته بالقول الثابت فى الحياة
ويوم لقاه من لم يكن وكان وسوف يخلو منه المكان احقر الورى
احد ساكن ام القرى افقر الملك الى الملك الجواد ابو الفيض وابو الاسعاد
عبد الستار الصديقى الحنفى عامله الله بلطفه الوفى ابن المرحوم

الشیخ عبد الوهاب بن خدایار بن عظیم حسین یار بن احمد یار تغمدہم اللہ
برحمتہ واسکنہم بحبوحۃ جنتہ امین - فی ۱۰ ذی الحجہ یوم الخمیس ۱۳۲۴ھ

١٨ الشیخ الثامن عشر

ومن مشائخنا المکیین مولانا العالم الفاضل الشیخ
الابرک السید علوی الشافعی دامت برکاتہ سمعت
منہ الحدیث المسلسل بالاولیۃ وہو اول حدیث سمعتہ منہ تجاہ
البیت الحرام بعد صلوۃ العصر فی التاسع والعشرین من رمضان
سنۃ ۱۳۲۴ وہو اخذ عن العلامۃ الفہامۃ الشیخ عبد الحمید الداغستانی
والسید احمد دحلان شیخ العلماء ببلد اللہ الحرام وقد مر سندہما
وکتب لی اجازۃ بخطہ وصورۃ اجازتہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی اشرف المرسلین سیدنا
محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین امابعد فقد طلب منی الاجازۃ اخی
فی اللہ الشیخ ابوسعید محمد عبد الہادی بن محمد عبد الکریم
المدراسی الحیدرآبادی فاقول وانا الفقیر علوی بن صالح بن
عقیل بن عمر علوی قد اجزت اخی المذکور بما تلقیتہ عن اشیاخی منہم

شيخي واستاذي امام الحرمين الشريفين وشيخ الاسلام ببلد الله

الحرام المرحوم بكرم الله تعالى السيد احمد بن المرحوم السيد زيني

دحلان تغمده الله بالرحمة والرضوان من قرأة الكتب الستة مع

جملة كتب الحديث والتفسير وغير ذلك من فقه وعقائد وفروع

واصول ومنقول ومعقول بسنده عن شيخه الشيخ عثمان الدمياطي

عن شيخه الشيخ الشرقاوي عن مشائخه الفضلاء العظام اجازة

عامة له ولذريته القائمين بوظيفة العلم والتعليم واسأله ان

لا ينساني من صالح دعواته في خلواته وجلواته واوصيه بتقوى الله

في السر والعلن ـ ربنا يوفق الجميع لما يحبه ويرضاه انه على ما يشاء

قدير وبالاجابة جدير وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه

وسلم كتبه الراجي عفو ربه الجليل علوي بن صالح بن عقيل



١٩ ومن مشائخنا المكيين العلامة الكامل والجهبذ الفاضل

مولانا وشيخنا التقي الزاهد الشيخ محمد عمر باجنيد الامام

المدرس بالمسجد الحرام دام مجده وعم فيضه حدثني
بالحديث المسلسل بالاولية وهو اول حديث سمعته منه واجاز لي
ولاولادي بجميع مروياته وذلك في الحادي عشر من ذي القعدة سنة ١٣٢٤
وهو اخذ عن العلامة السيد عيدروس والعلامة السيد احمد
دحلان وتقدم سندهما مرارا وكتب الاجازة بخطه وصورة
اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي وفق من عباده
من ارتضاه واختص البعض منهم بانشراح الصدر وتنويره فاثر اخراه
وانبعثت منه همة للترقي الى نيل المكارم العلية فسارع الى رضاه
باقتناص العلوم الموصلة الى كريم حضرته وسلوك سبيل نبيه و
مصطفاه وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه ومن
والاه وسلم تسليما وبعد فقد طلب مني الاجازة اخي الشيخ
الفاضل الاديب ـ ابو سعيد محمد عبد الهادي بن
عبد الكريم الخطيب حسن ظن بي فاجبته بما طلب رجاء
لصالح دعواته واجزته بما تجوز لي روايته وتصح لي درايته مما
تلقيته واجزت به عموما وخصوصا اجازة عامة وكذا اجزت

اولاد الشیخ عبد الهادی وهما محمد عبد المجیب محمد عبد الرقیب بمثل ما اجزت به اباهما واسئل مولای ان یجعلهما قرة عین فی الدنیا والدین امین واوصی نفسی وایاهم بتقوی الله رب العلمین والتمسک بطریقة اهل السنة والجماعة وهی ما علیها الائمة الاربعة رضوان الله تعالی علیهم والدعاء لی ولسائر المسلمین والحمد لله رب العلمین حرر سنة ۱۳۲۴ قاله بفمه ورقمه بقلمه خادم طلبة العلم بالمسجد الحرام عمر بن ابی بکر باجنید الشافعی مذهبا۔

الشیخ العشرون

القزانی

ومن مشائخنا المکیین مولانا العلامة الحبر الفهامة الشیخ المحدث الملا محمد مراد القازانی صاحب تعریب مکتوبات الامام الربانی قدس سرهما سمعت منه الحدیث المسلسل

المسمی بالدرر المکنونات النفیسة مطبوع بمکة سنة ۱۳۱۶ فی ثلاث مجلدات ۲ منه

سلمه هو الشیخ محمد مراد بن عبد الله ولد سنة اثنتین وسبعین ومائتین والف فی منتصف ربیع الآخر یوم الثلاثاء فی قریة المستهن مضافات قصبة منزلة التابعة لولایة وفا من ممالک قزان المدعوة سابقا بممالک بلغار الشهیرة فی الکتب الفقهیة بعدم غیبوبة الشفق لتوغلها فی الشمال۔ اسلم اهلها طوعا فی حدود سنة ثلاثمائة ایام المقتدر بالله العباسی وقبلها التابعة الآن من حدود سنة احدی وستین وتسعمائة لدولة الروس فلما بلغ رحمه الله تعالی ست سنین شرع فی قراءة العلوم اخذ القرآن المجید من ابویه ثم من خاله الشیخ الملا حسن الدین الذی هو من اکبر تلامذة الملا اسمعیل القشقاری المشهور فی تلک البلاد وشرع فی قراءة الصرف فی سن تسع وقرأ عوامل الجرجانی فی سن احدی عشرة ولازم خاله المذکور الی ان بلغ عمره ثمانی عشرة سنة وقرأ فی تلک المدة علیه

(بقیه حاشیه بصفحه ثانی)

بالاولية الحقيقية بمكة المكرمة زادها الله شرفا وتعظيما سنة الف و
ثلثمائة وخمس وعشرين وهو عن العلامة السيد عبد الحي الكتاني بسنده
المذكور في سند الشيخ عبد الله غازي واخذ شيخنا ايضا عن السيد
محمد صالح الزواوي عن الشيخ محمد بن ناصر واخذ عن عبد الرحمن سراج

(بقية حاشية صفحه ١٨٨) من النحو والمنطق والاخلاق والفقه الى شرح العقائد النسفية للتفتازاني
وكان معينا للدروس وبهذا احصل له ملكة جيدة فيما قرأ ثم سافر الى قزان في اول ربيع سنة ١٢٩٠ه
واختار مدرسة العلامة شهاب الدين القزاني المرجاني صاحب الناظورة وغيرها من التاليف
الكثيرة وسافر الى بخارى وما وراء النهر صحبة واحد من السياحين الا انه توقف اثناء سفره هذا
في بلدة طرد بسكي مقدار سنتين واختار للاقامة هناك مدرسة المرحوم الحاج الملا اشرف الدين
والملا محمد جان وقرأ عليهما شرح العقائد وسلم العلوم في المنطق مع حواشيه وهو غير السلم
المنورق المنظوم المستعمل في بلاد العرب بل هو منثور واكبر من المذكور وا جمع لقواعد المنطق
الا انه مخلوط بمسائل الفلسفة خصوصا حاشيته المشهورة للقاضي مبارك الكوفاموي
وكان له شغف تام بمطالعة كتبه وحاشيته المذكورة وحاشية الملا حسن بيدة وحفظه
من اوله لكونه رائجا في بلاده ثم توجه الى بخارى واقام بطاشكند مقدار شهرين وكان يقرئ
دروس شرح العقائد وشرح حكمة العين عند بعض علمائها ثم دخل بخارا سنة ١٢٩٣ه وحضر درس
شرح الدواني على تهذيب المنطق عند الملا عبد الله المفتي السرلحادي القزاني
والملا التركماني اسمه عبد الشكور فاتم بحث الحمد في مدة ستة اشهر بقراءة
اربعة من حواشيه على عادة تلك البلاد في هذه الازمنة الاخيرة ثم
خرج منها في اول الربيع متوجها الى طاشكند ثانيا فاقام بها مدة ثم سافر الى
مكة واقام بها ومن تاليفه تعريبات المذكورة وتعريب الرشحات وذيله و
تاريخ بلغار وقزان الموسوم بتلفيق الاخبار وغير ذلك انتهى مختصرا من
الخطبة لتعريبات المكتوبات الامام الرباني ١٢ عبد الهادي غفر له-

كاتب محمد فياض خان غفر له

وآخذ الطريقة النقشبندية عن مولانا مظهر المدني وسيأتي ذكر مشائخه في صورة اجازته **وصورة اجازته ما نصه**

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وكفى ـ والصلوة والسلام على عباده الذين اصطفى ـ وخصوصاً منهم على نبينا محمد المصطفى ـ وآله وصحبه اهل الصدق والصفا ـ **اما بعد** فلما كان العلماء لا يشبعون من العلم ولا يستحيون من طلبه الى آخر انفاسهم ويستجيزون فيه من مظانه طلب مني **العالم العامل والفاضل الكامل الشيخ ابو سعيد محمد عبد الهادي ابن الشيخ محمد عبد الكريم ابن الشيخ احمد بن الحسين المدراسي الحيدرآبادي** ان اجيزه في الحديث وسائر العلوم على عادة العلماء الحريصين في الطلب ظناً منه اني اهل لذلك مع ان الفقير كما قال الشاعر **شعر** ولست باهل ان اجاز فكيف ان ؛ اجيز ولكن الحقائق قد تخفى ؛ ولكني استحييت ان اخيب ظنه وان ارده بغير ان اسعفه بمرامه فاجزته بجميع ما يجوز لي روايته من منقول ومعقول ـ وفروع واصول ـ ومقرو ومسموع

وجميع مصنفاتي المطبوعة الى الآن وهي تعريب الرشحات وذيله وتعريب المكتوبات واكثرما في هامشه وما لم يطبع بعد الى الآن واكبره واهمه تاريخ بلغار وقزان المسمى تسمية تلفيق الاخبار وتلقيح الآثار في تاريخ بلغار وقزان واحوال تاتار – وقد تلقيت العلم في الحرمين الشريفين بعد ان اتممت مباديه واحكمت مادته في بلاد قزان مسقط راسي وفي بخارا ايضا بالانتخاب من العلماء العاملين والفضلاء الكاملين كما قال الشاطبي رحمه الله تعالى **شعر** تخيرهم نقادهم كل بارع ؛ وليس على قرآنه متأكلا ؛ حيث لم يكونوا يأكلون الدنيا بدينهم ولا يخافون في الله لومة لائم **فمنهم** شيخي واستاذي مولانا الشيخ آخوند جان المرغيناني المدني المكي الحنفي النقشبندي المتوفي بمكة المكرمة في اواخر ذي القعدة سنة ١٣٢٦ **ومنهم** شيخي واستاذي مولانا الشيخ عبد القادر الطرابلسي المدني الخطيب الزاهد الورع المتوفي بالمدينة المنورة سنة ١٣١١ **ومنهم** الشيخ المحدث العالم الفاضل الشهير السيد محمد علي ابن السيد طاهر الوتري المدني

المتوفى بالمدينة المنورة فى سنة ١٣٢٢ه ثلاثتهم عن مسند عصره ووحيد
دهره مولانا الشيخ عبد الغنى ابن مولانا الشيخ ابي سعيد المجددى
الدهلوى المدنى المتوفى بالمدينة المنورة فى اوائل سنة ١٢٩٦ه ودفن
يوم دخول الفقير المدينة المنورة اول مرة فلم يتيسر لى ملاقاته
ح ومنهم شيخى وسيدى ومرشدى الى الله مولاى السيد محمد
صالح الزواوى المكى الشافعى النقشبندى قدس الله سره المتوفى بمكة المكرمة سنة ١٣٠٧ه
عن الشيخ الشريف محمد بن ناصر الحسنى الحازمى عن السيد محمد ابن خليل القاوقجى
الحسنى ح وروى عن العلامة الشريف المحدث الشيخ عبد الحى الفاسى الكتانى عن والده
الشريف العلامة المحدث عبد الكبير الكتانى عن الشيخ عبد الغنى المجددى المدنى ح
ومنهم شيخى واستاذى الشيخ عبد الرحمن سراج مفتى مكة المكرمة شهيد الغربة
عن الشيخ جمال مفتى مكة المكرمة كلهم اعنى الشيخ عبد الغنى والشريف محمد بن ناصر
والسيد محمد القاوقجى والشيخ جمال عن مسند عصره وفريد دهره الشيخ عابد بن احمد على
السندى المدنى رحمه الله تعالى مؤلف حصر الشارد واسناده فى جميع
الكتب من جميع الفنون مذكورة فى ثبته المشهور بحصر الشارد
وله وللشيخ عبد الغنى اتصال بسائر ارباب الاسانيد فلا حاجة

الی ذکر من فوقهما من الرواة فانی لما ذکرت اسنادی الیهما
فکاننی ذکرت اسانیدی الی المؤلفین والی رسول الله صلی الله علیه
وسلم ح ویروی الشیخ جمال عن الشیخ عبد الله سراج مفتی مکة المکرمة
عن الشیخ محمد بن هاشم الفلانی العمری عن شیخ الشیوخ العلامة
الاثری الشیخ صالح الفلانی العمری مؤلف قطف الثمر ح ویروی
السید محمد علی الطاهر الوتری عن شیخه احمد منة الله المالکی
الازهری عن شیخه الامیر الکبیر وعن محدث الشام الشیخ عبد الرحمن
ابن محمد الکزبری وثبتاهما مشهوران ح ولی ایضا اجازة عن
مولانا الشیخ برکة مشائخنا الکرام بقیة السلف محمد معصوم المجددی
عن والده مولانا الشیخ عبد الرشید المجددی عن جده مولانا
الشیخ احمد سعید المجددی عن الشیخ عبد العزیز الدهلوی ح
ویروی الشیخ عبد الرشید عن الشیخ محمد اسحق عن الشیخ عبد العزیز
عن والده الشیخ ولی الله الدهلوی واسانیده مشهورة - فاجزت
الفاضل المذکور ان یروی عنی بواسطة هؤلاء العلماء الاجلاء
والکملاء الادلاء بشرطها المعتبرة عند اهل الاثر وان یجیز بروایتی

واجازني لمن شاء بما شاء وكيف شاء بعد رعاية الشروط واهمها
كمال التثبت والتحري وان يقول فيما لا يدريه لا ادري وقد سمع
مني حديث الرحمة المسلسل بالاولية بروايتي عن المحدث الشريف
عبد الحي الكتاني لكون روايتي بكيفية المخصوصة اعني كونه اول
حديث مسموع ممن يرويه مختصة بها وروايتي الباقية ليس
في واحدة منها هذه المزية وان كانت في بعضها الا انها
ليست اولية حقيقية بل اضافية اعني بالاضافة الى سائر
المسلسلات هذا واوصى المجاز المذكور ضاعف الله لي
وله الاجور واياي اولا بتقوى الله تعالى في السر والعلن قال
الله تعالى واتقوا الله ويعلمكم الله الآية وان لا ينساني
واولادي من صالح دعواته في جلواته وخلواته وسائر حالاته
وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين وصلى الله على سيدنا
محمد وآله وصحبه اجمعين قاله بلسانه ورقمه ببنانه اسير الذنوب
كثير العيوب مضيع الاوقات العاجز عن تدارك ما فات
محتاج لطف ربه السبحاني الفقير محمد مراد القزاني ثم المكي

ملكه الله سبحانه نواصى الامانى آمين بحرمة النبى الامين وذلك

بمكة المكرمة شرفها الله تعالى الى يوم القيمة فى ٣ صفر الخير المنتظم

فى سلك شهور عام الف وثلاثمائة وخمس وعشرين تم

مراد محمد النقشبندى المظهرى

٢١ والعشرون الشيخ الحادى

ومن مشائخنا المكيين مولانا العالم الفاضل المجتهد الكامل

الشيخ ابو على شرف الدين ابن مفتاح الدين المكى

القازانى الحنفى صاحب النبراس ادام الله افادتهم

سله الف رحمه الله تعالى كتابا فى حالات شيخه الشيخ عباس الصكلى فى الحنفى سماه النبراس ١٢ منه

سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية الحقيقية قبالة بيت الله

الامين ليلة الاربعاء سادس عشر من شهر ذى الحجة الحرام ١٣٢٤

بين العشائين ١٢

قال سمعته كذلك عن العلامة السيد محمد بن خليل بن ابراهيم

القاوقجى الطرابلسى بعد ما طاف وسعى من العمرة فى حالة الاحرام

وعن ابى النصر الدمشقى اخذ شيخنا عنهما وعن غيرهما كالشيخ يوسف

ابن عبد الستار المدرس ببلدة قزان وكالشيخ محمد ذاكر بن

نور محمد التمتاوى والد زوجته المجاور بمكة المكرمة والشيخ

السيد عمر بركات الشامي الازهري المكي الشافعي عن الشيخ ابراهيم
الباجوري والشيخ عباس بن جعفر بن صديق مفتي الاحناف بمكة
وهو عن كثيرين منهم عمر يحيي الضرير عن عبد الملك القلعي وطاهر
سنبل ومنهم الشيخ صديق كمال عن عبد الله سراج عن صالح
الفلاني الخ ومنهم الشيخ خليل طيبة النحوي ومنهم والده الشيخ
جعفر بن صديق ومنهم الشيخ السيد احمد دحلان الخ ومنهم
السيد محمد الكتبي مفتي مكة عن السيد احمد الطحطاوي ويروي
الشيخ عباس بعموم الاجازة عن الشيخ عابد السندي وعن مفتي
زبيد السيد عبد الرحمن الاهدل وعن الشيخ مصطفى فتح الله
البيروتي وكالشيخ السيد احمد دحلان وتلميذه السيد احمد الزواوي
المالكي وكالشيخ محمد شمس الدين الكناني والشيخ عبد الله النهاري
كلاهما عن القاوقجي وكالشيخ مصطفى العفيفي الشافعي شارح المولد
المنظم عن القويسني وكالشيخ السيد محمد مكي الكتبي الحنفي عن
والده عن ابيه عن الطحطاوي ومن مشائخ بركة الدنيا الفقيه
محمد صالح ١٢ منه محمد مفتي مكة ابن حسين ١٢ منه
النبيه السيد عبد القادر الطرابلسي المدني ومنهم رفيقه

السيد علي ظاهر ومنهم تلميذه السيد سعيد المغربي شيخ الدلائل
بالمدينة المنورة ومنهم السيد محمد امين رضوان شيخ الدلائل
بالمدينة الطيبة ومنهم الشيخ ابو الخير احمد جمال المكي صاحب المعجم
(وقد اخذت ايضا من هؤلاء الثلاثة الاخيرين) ومنهم ابو النصر الدمشقي
والشيخ يوسف النبهاني البيروتي صاحب الانفاس اللطيفة
والتاليف الكثيرة المفيدة ومنهم الشيخ محمد الانصاري عن
مولانا اسحق والشيخ عبد الله سراج والشيخ عابد السندي
ومنهم الشيخ عبد الرحمن سراج مفتي الاحناف بمكة ومنهم
الشيخة خديجة بنت مولانا اسحق ومنهم بركة الوقت الحبيب
حسين الحبشي والمقري والمفسر الشيخ محمد الشربيني نزيل مكة
وقد اخذت منه ١٢ منه
من تلامذة الباجوري وقد مر ذكر هؤلاء الاعلام واخذ شيخنا
ايضا عن السيد محمود البصراوي عن السيد داود البغدادي
واخذ عن السيد محمد حقي النازلي مؤلف خزينة الاسرار
واخذ عن عبد الله بن صلاح الاسكندراني - وصورة
اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الواحد الصمد والصلوة

والسلام على سيدنا محمد خير المستند والسند - وعلى آله واصحابه

الى ابد الابد - **اما بعد** فقد اجتمع بالفقير **اخونا العالم الفاضل**

عبد الهادى بن الشيخ عبد الكريم فى المسجد الحرام وطلب

منى بحسن ظنه سماع المسلسل بالاولية فاسمعته له وقلت سمعته

من جملة من المشائخ الكرام منهم العلامة المحدث السيد محمد

القاوقجى الطرابلسى عن جملة من المشائخ اجلهم الشيخ عابد السندى

المدنى ومنهم الشيخ عبد الله ابن صالح مفتى اسكندرية عن

والده عن الامير الكبير وسنده مضبوط فى ثبته - واجزته

بجميع ما نروى عن مشائخنا الكرام منهم شيخنا الشيخ عباس

الصديقى الحنفى المكى ومنهم الشيخ السيد احمد دحلان المكى

واوصى المذكور ونفسى بالتقوى وان يدعولى ولوالدى و

لمشائخى بالعفو والغفران وصلى الله عليه وآله وصحبه وسلم

وذلك فى غرة محرم سنة ١٣٢٥ هـ - **الفقير ابو على شرف الدين المكى**

القزانى

قزانى
شرف الدين
١٣١٥

٢٢ الشيخ الثاني والعشرون

٢٢ ومن مشائخنا المكيين العلامة الفهامة المحدث الجليل عبد الحميد بن محمد فردوس المكي الافغاني ادام الله افاداته. سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية فاجازني به وبسائر مروياته وهو يروي عن العلامة المحدث الشيخ داؤد جرالزبيدي عن الشيخ محمد العمراني عن مفتي زبيد السيد عبد الرحمن ابن سليمان الاهدل والعلامة القاضي محمد بن علي الشوكاني بسندهما ويروي عن مولانا السيد احمد دحلان عن العلامة الشيخ عثمان والشيخ عبد الرحمن الكزبري والقاضي ارتضا علي الصفوي بسندهم ويروي عن العلامة الشيخ احمد ابي الخير ميرداد والشيخ احمد امين العطار المعروف ببيت المال كلاهما عن السيد عبد الله كوجك عن الشيخ عابد السندي ويروي عن والده الشيخ محمد فردوس عن مفتي مكة الشيخ جمال بن عبد الله عن الشيخ عابد والمحدث الشيخ عبد الله سراج عن الشيخ الفلاني وقد مر ذكرهم مرارا وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم احمدك يا من وصل من انقطع اليه ورفع من وقف مطية اماله

عليه - حمدا على متواتر النعم والافضال - والصحيح والحسن من
الاعمال - واصلي واسلم على حبيبك المرسل - حلال كل مشكل و
معضل - وعلى آله سحب الندى - وصحبه شهب الهدى - ما فاح
ارج العلوم - من طي كل منتشر ومكتوم - اما بعد - وفي كل ربع
بنو سعد - فيقول المرتجي من ربه نيل الاماني - عبد الحميد بن
محمد فردوس المكي الافغاني - قدر الله عز وجل باجتماعي
مع الفاضل الفطن الاريب - الآخذ من كل فن بنصيبه
ابي سعيد محمد عبد الهادي بن عبد الكريم الخطيب
الحيدر ابادي وطنا المدراسي اصلا - سلك الله بي
وبه مسالك اهل الحق - ووفقنا لما به النجاة يوم تبعث الخلق
وطلب مني ان اسمعه حديث الرحمة المسلسل بالاولية فاسمعته ذلك
وهو اول حديث سمعه مني كما سمعته كذلك حقيقة عن
العلامة المحدث المعمر الشيخ داؤد جبر الزبيدي عن العلامة
محمد العمراني عن مفتي زبيد السيد عبد الرحمن بن سليمان
الاهدل والعلامة القاضي محمد بن علي الشوكاني بسندهما الخ

هذا فلما كانت الاجازة والسند امرهما فخيم وشانهما عند
اهل الحديث عظيم طلب منى **الشاب النجيب والفقيه الاديب**
الاخ فى الله بلا اشتباه - المنوه بذكره اعلاه - الاجازة
له ولاولاده فاعتذرت اليه بانى لست من اهل هذا الميدان
ولكن حفظا لبقاء سلسلة الاسناد اجبته الى مرغوبه رجاءً
لدعوة صالحة فانها بظهر الغيب نافعة مجابة فاقول قد اجزت الفاضل
المذكور المنوه باسمه فى السطور بجميع الكتب الستة والمسانيد
والمعاجم وغيرها من الكتب الحديثية وبجميع الكتب العلمية
من معقول ومنقول من تفسير وفقه وتصوف وعلوم الية واذكار
واوراد واحزاب على اختلاف صنوفها وتباين انواعها على
كثرتها واتساعها اجازة عامة شاملة كاملة فى كل ما تجوز لى
روايته وتصح عنى درايته بحسب ما اجازنى بذلك جمع
من المشائخ ذوى الاقدار العلية بالشروط الجارية بينهم على الطرق
المرضية من لزوم التقوى وكمال العناية بمتابعة السنة
النبوية وهم اهل البلد الحرام وزمزم والمقام وعليهم

الحنفی الحسنی قد اجزت لا علی سبیل الحقیقة بل علی سبیل المجاز
حضرة العامل الفاضل الشیخ محمد عبد الهادی بن
محمد عبد الکریم المدراسی اجازة عامة من اجازة العوام
للخواص بما تجوز وتصح روایته ودرایته ـ ولیس لی من هذه
الاجازة الا محض کونی واسطة فی ربط سند المذکور بسند من
اجازنی من مشائخ الکرام الافاضل کحضرة الشیخ ابراهیم السقاء
والشیخ محمد الانبابی والشیخ احمد الرفاعی ونحوهم ولولا ذلک
لما اجزته واستغفر الله العظیم من اجترائی علی مثل ذلک ـ واسأل
حضرة المذکور ان لا ینسانی من دعائه ـ واوصیه وایای بتقوی الله
تعالی فانها خیر زاد ـ لیوم المعاد ـ وصلی الله علی سیدنا محمد
خاتم النبیین ـ وعلی آله وصحبه اجمعین ـ حرر بمکة المکرمة یوم
الخمیس المبارک الموافق ١٣ من شهر صفر سنة ١٣٢٥ محمد احمد

محمد احمد

ومن مشائخنا المکیین مولانا العلامة الحبر الفهامة [٢٤]
الشیخ احمد بن محمد بن احمد الحضراوی الشافعی المکی دام
فیضه الملکی وهو یروی عن الشیخ محمد حسن العدوی

[illegible]

٥ وله هذا الشیخ تالیفات جلیلة منها عقد الثمین وبشری المؤمنین فی فضائل سید المرسلین وسراج الائمة فی تخریج احادیث کشف الغمة وتاج التواریخ وغیرها ١٢ محمد عبد الهادی غفر له

المالکی وعن الشیخ محمد بن احمد مراد الدمیاطی الشافعی والشیخ عبد الغنی
الرافعی الحنفی والقاضی یحیی بن احمد المجاهد عن والدہ عن القاضی
محمد بن علی الشوکانی والشیخ احمد بن احمد المغربی التونسی وھو
یروی عن الشیخ احمد بن الحاج وھو عن الولی الکامل المحدث محمد
ابن علی بن السنوسی عن شیخہ ابی سلیمان عبد الحفیظ بن محمد
العجیمی المکی عن الشیخ محمد طاھر سنبل الحنفی المکی صاحب الاوائل
المشھورۃ وکتب لی **فی الاجازۃ ما نصہ** بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی اشرف المرسلین وآلہ
وصحبہ اجمعین اما بعد فقد وافانا **الاخ فی اللہ والمحب الاجل**
ولدنا المکرم الشیخ محمد عبد الھادی بن محمد عبد الکریم
المدراسی الحیدرابادی بمکۃ المکرمۃ وطلب منا الاجازۃ فیما
تلقیناہ من العلوم العقلیۃ والنقلیۃ لقول بعض السلف رحمھم اللہ
تعالی الاسناد من الدین فاجبتہ وانی لست من فرسان ھذا المیدان
ولا من اھل ھذا الشان غیر انی احب اللہ ورسولہ وورثتہ صلی
اللہ علیہ وسلم الصادقین لما ورد عنہ صلی اللہ علیہ وسلم المرء

مع من احب وحيث ان للفقير جملة مشائخ اساتذة فخام رحمهم الله
منهم الاستاذ شيخ الاسلام والسنة محمد حسن العدوى المالكى
الحمزاوى ومشائخه معروفون شهيرون ومولانا المرحوم الشيخ
محمد بن احمد مراد الدمياطى الشافعى المدرس بالمسجد الحرام
والشيخ عبد الغنى الرافعى الحنفى الطرابلسى والقاضى يحيى بن احمد
المجاهد اليمنى عن والده عن القاضى محمد بن على الشوكانى
ومنهم الشيخ احمد بن احمد المغربى التونسى وهو عن شيخه احمد
ابن الحاج بن المهدى وهو عن شيخه الولى الكامل المحدث
محمد بن على بن السنوسى عن شيخه ابى سليمان عبد الحفيظ بن
محمد العجيمى المكى مفتى مكة وقاضيها عن شيخه الشيخ محمد طاهر
سنبل الحنفى المكى المشهور وقد اجزت ولدنا هذا الشيخ عبد الهادى
بما تجوز لى اجازته من سائر مروياتى واجزته بتاليف الفقير
بشرط الوقوف عند الشبهات ومراقبة الله عز وجل ـ
وان لا ينسانى من دعاء الخير ـ وصلى الله على سيدنا محمد وآله
وسلم ـ نعم واجزته بقلبى وقلته بفمى وكتبته بيدى الفقير احمد بن

محمد بن احمد الحضراوی الشافعی المکی فی یوم الثلاثاء سادس
عشر شہر صفر الخیر سنہ ١٣٢٥ھ۔ (قد تم الی ھنا ذکر مشائخنا المکیین۔
ادام اللہ فیوضاتہم الی یوم الدین)

واما مشائخنا المدنیون ستذکر اسماءھم العلیۃ۔ مع
اجازاتہم السنیۃ۔ ادام اللہ افاداتہم البھیۃ۔ فی
کل بکرۃ وعشیۃ۔

الشیخ الخامس والعشرون ٢٥

فمنہم ٢٥ عین العلم والدرایۃ۔ ینبوع الحلم والروایۃ
الجھبذ المحقق۔ والسمیدع المدقق۔ السابح فی بحار
العلوم جلھا۔ السابق فی میدان الفنون کلھا۔ العلامۃ
الجلیل۔ الفھامۃ النبیل۔ مولانا الشیخ الافندی
عبد الجلیل [1] الحنفی ابن الشیخ عبد السلام بن عبد اللہ

[1] شیخنا العلامۃ المجیز الافندی عبد الجلیل۔ بیت مجد وعلم وفضل۔ ببلدۃ فاس الشھیرۃ من
ارض المغرب الفاضل الکامل اعجوبۃ العصر فی الفضل بلا حصر۔ ونابغۃ الوقت فی الکمالات الباھرۃ
بلا عدد۔ کم من حکمۃ ابرزھا من جوھر معدن العاطر فیتلقفھا السامعون ویبادر الی استقصائھا
الاکثرون ولقد کنت ممن حضر مجالسہ العلمی فی بیتہ بمکۃ المکرمۃ وانہ یحضرہ الفضلاء من کل ناد وجلسوا
علی تدرھیا نھم العطریۃ یملی علیھم من العلوم لاسیما الحدیث ویاخذ فی فن الادب وقصص الاقدمین من
اخبار العرب علیا ذلک بجواھر الحدیث فتری الھیبۃ والخشوع بنادیہ ولسان الفضل بحالہ
ینادیہ والحاصل انہ وحید الدھر کما قیل شعرا۔ ولو لم تکن الا بنفسک فاخرا لما انتسبت الا الیک
المفاخر۔ ولد رحمہ اللہ بالمدینۃ المنورۃ سنۃ ١٢٤٢ھ اثنین واربعین ومائتین والف وترجی بتیبا

٢٠٨
(بقیۃ الحاشیۃ علی الصفحۃ الآتیۃ)

ابن عبد السلام الشهير بتبرّادە المدنی عمت البلاد
فیوضاته ودامت علینا برکاته ـ حضرت فی بعض دروسه
وسمعت بقراءة حبی فی الله الحافظ الشیخ عبد الله بن محمد غازی المکی دام
فیضه الملکی ـ علیه مسلسلات ابن عقیلة تمامها وحدثنی بالحدیث المسلسل

بقیة الحاشیة السابقة ـ (٢٠٧) فی حجر بعض اهل البیوت دالة فی مهد العز والکمال فتولاه الله باللطف والانعام والافضال ثم بعد حفظه لکتاب الله تعالی اخذ فی تعلم العلوم النافعة علی ید اکابر حذاق وقته ممن اجتمع بهم فی کل عصر ـ منهم العلامة الشیخ صالح التونسی الکبیر والشیخ محمد العلوشی الطرابلسی المالکی الشهیر مجاور المدینة المنورة والشیخ یوسف الصاوی المالکی والشیخ یوسف الغزی الحنفی والشیخ محمد الحلبی والشیخ عبد الغنی الدمیاطی الشافعی عن الشرقاوی والامیر الکبیر ومنهم الشیخ احمد الشهیر بالساعاتی والشیخ عبد الغنی المحدث النقشبندی والمعمر مفتی المدینة المنورة السید اسمعیل ابن السید زین العابدین البرزنجی الشافعی وهو عن الشیخ صالح الفلانی ودخل فی عموم اجازة الشیخ عابد السندی کان الشیخ عابد یفتخر به ویقول اعلی سند عندی سند شیخنا الشیخ صالح الفلانی ومن مشائخه ایضا الشیخ محمد علیش المالکی والشیخ المعمر منة الله المالکی الازهری وهو عن الشیخ الامیر الکبیر ـ ومولینا السید مصطفی الذهبی الشافعی الازهری والشیخ ابراهیم السقا وهو عن الشیخ ثعیلب عن الشهاب الملوی والشهاب الجوهری ـ والشیخ محمد الله منهوری الازهری والشیخ المبلط وهو عن الشنوانی وغیر هؤلاء من اکابر وقتهم اماثل زمانهم رحمهم الله تعالی الآیة ومن اکثرهم له استفادة مع ملازمته وقد اجازنی رحمه الله تعالی مشافهة اجازة عامة بجمیع مرویاته بعد ما اخذت وسمعت منه بعض المسلسلات ثم امر ابنه برقم الاجازة لی وختم علیه بخطه ـ وله بالمدینة انجال نجباء اکبرهم الافندی حسین برادە ومنهم علاء الدین وسعد الدین ومحمد احسان واصغرهم محمد طرح الله فی الجمیع البرکة وقد هرعت الیه الافاضل وتلقوا عنه لانه برکة الوقت منهم الشیخ العلامة احمد الحضراوی والشیخ محمد العمری والافندی ابراهیم اسکوبی ولد شیخه وغیرهم نفعنا الله به وبعلومه امین ـ وقد انشدت فی مدحه قصیدة بالفارسیة حین اقامتی بمکة المکرمة وقرأتها علیه ببیته وکان رحمه الله تعالی ماهرا بالفارسی فدعا لی بالبرکة والخیریة فی الدارین وها انا انقلها

(بقیة الحاشیة فی الصفحة الآتیة)

بالاولية وصافحني وشابكني واضافني على الاسودين ولقنني الذكر وناولني
السبحة والبسني الخرقة وقال لي انا احبك فقل اللّٰهم اعني الخ وسمعت
منه سورة الصف واول سورة النحل وقرأت عليه سورة الفاتحة و
واجازني بسائر مروياته وكتب لي اجازة وزينها في الآخر بختمه وهو
اخذ عن العلامة الشيخ عبد الغني ابن ابي سعيد المدني وعن الشيخ

(بقية الحاشية) لمذاق الماہرین بالفارسی وہی ہذا۔ نظم بے نظم۔ در مدح شمع اہل بزم۔ سخن سنج۔ در علم را گنج۔ اختر برج علوم نقلیہ۔ گوہر درج فنون عقلیہ۔ مصدر بوارق معانی۔ مظہر شوارق بحر سانی۔ مطلع التحقیق والدرایہ۔ ینبوع الحکم والروایہ۔ المحلّی بالمحاسن الغالیہ۔ والمجلّی بالاسانید العالیہ۔ مطلع الاشعار۔ مجمع الانوار۔ نادر زمانہ۔ عمدة اوانہ۔ ادیب عصرہ۔ محدث دہرہ۔ الفاضل النبیل۔ حری بالتکریم والتبجیل۔ مولانا الافندی عبد الجلیل الشہیر ببرادہ المدنی نفعنا اللّٰہ بفیوضاتہ آمین۔ نتیجۂ طبع کمترین۔ بندۂ عقیدت گزین۔ خاکروب عتبۂ تقدس رتبہ کہترین خدام۔ غلام ناکام۔ ابوسعید محمد عبد الہادی مدراسی حیدرآبادی کان اللّٰہ ذی الایادی۔ محی الحوالت والمبادی المتخلص بہ مسکیں۔

باسمک یا الٰہنا العلام — والصلوة علی رسول انام
پس درود ہست برصحب عظام — نیز برآل وتابعین کرام
گرچہ عاصی و بے ہنر ہستم — لیک فضلش بود بوجہ اتم
آمدم پیش مکۂ اطہر — باز رفتم بہ بیت انور
پس انا بجملہ عالم ذیشان — صاحب خلق و منبع احسان
اختر برج اہتدا بیشک — گوہر درج اتقا بیشک
اسم سامی آں بزرگ نشاں — بس جلیل و عظیم ہست عیاں
نام پاکش معظم است چناں — کہ بوقت نوشتنش ایجاں
نے غلط گفتم اے محب درود — بلکہ خامہ سرش نہد بسجود
شیخ عبد الجلیل برّادہ — عارف و زاہد و خدا آگہ
خودم و نسبتے کلاں دارم — ذرۂ آفتاب تابانم

لائق حمد ہست رب جلیل — قابل نعت مہبط جبریل
شکر حق بے نہایت نتواں کرد — کہ بمن بے شمار احسان کرد
راہ طیبہ و راہ بیت امیں — کرد آساں تر بریں مسکیں
پس بہر دو مقام پر انوار — یافتم فیض عالمان کبار
مخزن علم و مطلع اشعار — معدن حلم و مجمع اسرار
زینت جمع و مصدر اعطاف — شمع بزم لیاقت والطاف
ذکر اسمش کنایتاً کردم — کہ ادب ہست نیک و مرغوب
دست خامہ و خامہ کاغذ را — میدہد بوسہ اے سخن آرا
در نخواہی صراحتہ بنگر — نام آں فاضل کرم گستر
نادر عصر و فاضل دوراں — فن شعر و ادب ازو نازاں
ہمہ اولاد نیک و احبابش — ہم تلامیذ او و اصحابش

(بقیۂ حاشیہ برصفحۂ آیندہ)

احمد منة الله المالكي الازهري وعن مفتي المالكية الشيخ محمد عليش عن
شيخه محمد الامير الصغير عن والده الشيخ محمد الامير الكبير واما
اسماء باقي اشياخه فلتطلب في الحاشية ۔ وهذه صورة الاجازة
التي رقمها لي شيخنا الشيخ محمد عبد الجليل برّاده
المدني دام فيضه وهي بخط نجله اعني الشيخ العلامة
سعد الدين براده كما اخبرني بذلك بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله تعالى حمدا متصل الاعانة بالامداد موصول العناية
بالاسعاف والاسعاد متكفلا بحصول المراد من علو الاسناد ۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰۹

عمر او شان دراز گرداناد — حق تعالیٰ بحق نون و صاد
هر یکی در علوم و فضل و کمال — لائق و فائق اند با اجلال
بعد ازیں گوش کن بلا تاخیر — شیخ ما را شیوخ اند کثیر
از تلامیذ عابد سندی — بود یک شیخ دهلوی هندی
نیز مفتی محدث بے قیل — بود در طیبه سید اسماعیل
احمد ازهری گرامی یک — منة الله مشتهر بے شک
ایں مکرم بغیر شبه و نکیر — بس روایت کند ز میر کبیر
ذکر او شان طوال خواهد بود — سامعیں را ملال خواهد بود
دست بردار و کن دعا آنحال — کای خدای قدیر و بے متعال
حاصل آید ورا همه مقصود — آرزوی دلش بر آید زود
نه مرا شعر آید و نه بیان — جاهلم بے شعور و هیچمدان
بلدهٔ پاک و محترم اندر — یعنی مکه مبارک و اطهر
ختم تحریر شد به ماهِ صفر — بود تاریخ هجریم اشهر

راست خواهی اگر ز من ای جان — اوست قمر و نجوم فرزندان
در فنون کثیر کامل اند — در عبادت مدام شاغل اند
هر یکے نادرِ زمانه بود — فاضل و نامیِ یگانه بود
نام او بود شیخ عبد غنی — مشتهر با محدثِ مدنی
نادرِ عصر بود لاثانی — شیخ آں صالح است فُلّانی
بود علامهٔ زمانِ خود — نیز فهامهٔ اوانِ خود
ذکر اشیاخ مختصر کردم — ز طوالت بسے حذر کردم
وصف شیخ جلیل ای امجد — از غلامِ ذلیل کے گردد
شیخ ما را ز غیب کن یاری — دار دائم فیوض او جاری
خیر خواهش مدام شادان باد — دشمنش را مدام خسران باد
چه عجب از توجه شیخم — که قبول ورے اشعر نظم
سال هجری هزار و سه صد بود (۱۳۰۰) — بلبست شیخ هم بر آں افزود (۲۵)
کن ای مسکین ذلیل ختم کلام — خوانده بر نبی صلوة و سلام

والصلوة والسلام على قمر التمام۔ ومصباح الظلام۔ معلم الخير والحاثّ
عليه۔ وناهج منهج البر والهادى اليه۔ وعلى آله سفينة النجاة۔ و
اصحابه نجوم الهداية الهداة۔ وبعد فلما كانت الاجازة فى العلوم
مألوفه۔ وطريقة بين العلماء معروفه۔ يرغب فى اخذها ارباب الاخلاق
الكريمه۔ واصحاب النية الشريفة السليمه۔ حرصا على ما فيها من البركة
والخير۔ ورغبة فيما تحتوى عليه من اليمن والبر۔ بادر لذلك الرجل
الصالح والاديب النجيب الفالح اخونا فى الله الشيخ محمد عبد
الهادى بن عبد الكريم الهندى المدراسى الحيدرابادى
ورغب فى ان اجيزه وهو لما فيه من الاخلاق الحسنة۔ والمزايا
الطيبة المستحسنة حرىٌّ بان تجاب دعوته۔ وتحصل له مما امّل
رغبته۔ فاستخرت الله سبحانه وتعالى وقلت اجزت الفاضل المذكور
بكل ما وصل الىّ۔ واتصلت روايته لدىّ۔ مما اجازنى به مشائخى
الاعلام وهو محرر فى اثباتهم۔ واجازاتهم وافاداتهم۔ وهم جمّ غفير
وعددهم كثير۔ الا انى اقتصر على المشاهير فمنهم شيخنا العلامة مفتى
المدينة المنوره مولانا السيد اسماعيل البرزنجى عن شيخه امام

وقته وحبر زمانه الشيخ صالح المعروف بالفلاّني بما احتوى عليه
ثبته المسمى بقطف الثمر۔ ومنهم شيخنا المعمر الشيخ منة الله الازهري
المصري عن شيخه العلامة افضل عصره واجل ابناء مصره مولانا الشيخ
محمد المعروف بالامير الكبير بما اشتمل عليه ثبته الكافل ومجموعه
الحافل ومنهم سيد الزهاد۔ وسند العباد۔ شيخ الطريقة۔ و
امام الحقيقة۔ افقه من رائيت من العلماء۔ واتقى من شاهدت
في زماننا من العظماء۔ مولانا الشيخ عبد الغنى بن ابي سعيد النقشبندي
المجددی عن شيخه امام الحديث في عصره۔ واوحد العلماء في دهره
مولانا الشيخ محمد عابد السندی عن شيخه الشيخ صالح الفلانی
السالف ذكره وعن باقی مشائخه العظام المذكورين في ثبته المعروف
بحصر الشارد وهو كتاب ضخم كبير الحجم۔ ولي غير هؤلاء شيوخ كبار
واساتذة عظام لهم اخطار۔ استيفاء ذكرهم يطول۔ وهذا القدر
كاف في حصول المأمول۔ اسأل الله ان يجعلنا من السالكين منهاج
الهدى المتبعين لسنة المصطفى۔ وقد اجزت بما سلف بيانه و
تقدم شرحه وتبيانه۔ بالشرط المعروف بين المشائخ في التحري

في الاقوال والافعال لما هو الراجح والراسخ مؤملا منه ان لا ينساني
واولادي في خلواته وجلواته من صالح دعواته ـ سلك الله بنا وبه
طريق الهدى وباعدنا من ارباب الفساد وطرق الردى بمنه
وكرمه وكان ذلك في اليوم العاشر من ذي القعدة الحرام سنة
الف وثلاثمائة واربعة وعشرين من الهجرة النبوية وصلى الله تعالى على
سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسليما كثيرا

آمر بكتبه الفقير اليه سبحانه ـ عبد الجليل بن عبد السلام
براده المدني عفي عنه بمكة المشرفة

(عبد الجليل ١٢٩٤)

وقد حضرت عنده لولدي محمد عبد المجيب جعله الله تعالى
من العلماء العاملين وطلبت منه الاجازة له ايضا فاجازه بجميع
ما تجوز له الرواية وكتب له بخطه المبارك ما نصه بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العلمين وصلى الله وسلم على سيدنا محمد وآله وصحبه اجمعين
وبعد فيقول الفقير اليه سبحانه ـ خادم العلماء وتراب اقدامهم
عبد الجليل بن عبد السلام براده المدني عفا الله عنه
غفر له ولوالديه قد حضر عندي الاخ الفاضل والنبيل الكامل

الشيخ محمد عبد الهادي المدراسي الحيدر ابادي وطلب
مني ان اجيز ولده النجيب محمد عبد المجيب وكان صغير السن ودون البلوغ
وتظهر عليه آثار النجابة - انبته الله نباتاً حسناً وكان طلبه ذلك
موافقاً لما جرى عليه السلف الصالح من اجازتهم للصغار ولمن لم
يوجد بعد ولم ينكر احد من العلماء الاعلام فبناء على ذلك اجزته
المذكور الشيخ عبد المجيب بكل ما تجوز لي روايته بحق اجازتي
عن المشائخ الكرام راجيا من الله سبحانه وتعالى ان يجعله من
اهل العلماء العاملين وتقربه عين والداه ويجعله قدوة في الاسلام
بحرمة النبي الاعظم صلى الله عليه وسلم وكان ذلك يوم الجمعة المبارك
الموافق لتاسع عشر ذي القعدة الحرام عام الف وثلاثمائة واربعة
وعشرين. والحمد لله رب العلمين

الشيخ السادس والعشرون ٢٦

ومن مشائخنا المذنبين ٢٦ قاله بفمه وكتبه بقلمه

عبد الجليل ١٢٩٤

مولانا العلامة القدوة
الفهامة فريد دهره ونادرة عصره شيخنا وشيخ مشائخنا
الشيخ عبد الله[1] بن عودة ابن عبد الله القدومي النابلسي

[1] حاشية في الصفحة الآتية -

الحنبلي المحدث المدني المدرس بالمسجد النبوي على ساكنه الصلوة والسلام سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية حين قدم مكة المكرمة قاصدا الحج ١٢ ببيت شيخنا المحدث الاعظم الشيخ شعيب المغربي في حضور جماعة من العلماء الكرام منهم شيخنا المذكور ومنهم الشيخ محمد بلو امام الحنابلة بالمسجد الحرام ومنهم الشيخ عبد الله حميد وغيرهم من العلماء المكيين ١٨ من شهر ذي الحجة سنة ١٣٢٤ اربع وعشرين وثلثمائة والف وشيخنا هذا قد لازم الشيخ عبد الرحيم النفال وقرأ عليه جملة صالحة من الفقه الحنبلي ومن الكتب العربية واخذ ايضا عن العلامة الشيخ حسن بن عمر الشطي الدمشقي والشيخ عبد الرحمن الكزبري وقد مر ذكرهما وذكر مشائخهما فاجازني بسائر مروياته عن اشياخه المذكورين

(الحاشية بالصفحة السابقة) ولد رحمه الله سنة ١٢٤٦ ست واربعين ومائتين والف وزار مكة المكرمة في عام ثمانية عشر وثلثمائة والف ودخلت سنة تسعة عشر عليه وهو بالمدينة المنورة ثم في اخر سنة توجه الى مكة المعظمة وحج ورجع في تلك السنة الى المدينة المنورة فاقام بها الى ان دخلت سنة ٢٠ ففي الثاني والعشرين من ربيع الاول سافر على البلاد الشامية ووصل الى الاوطان بالديار النابلسية وزار المسجد الاقصى والسيد الجليل سيدنا ابراهيم الخليل وكانت اقامته بنابلس نحوا من سنة ونصف ثمانية عشر شهرا ثم رجع قاصدا بالمدينة المنورة فاقام بها اياما ثم توجه على مكة المشرفة لاداء مناسك الحج وبعد اداء مناسكه رجع الى طريق جدة قاصدا للمدينة وركب البابور وبعد ان اقام بها يومين وصل بها ثم حج مرة ثالثة سنة ١٣٢٢ ورجع الى المدينة وكان مدرسا بها واخذ عنه العلماء الكرام والافاضل العظام كالشيخ شعيب المحدث الجليل المذكور وكالشيخ

[illegible]

وكتب لى الاجازة مانصہ۔ بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله

جزيل النعم۔ باعث نبيہ محمد صلى الله عليہ وسلم۔ بجوامع الكلم و

بدائع الحكم۔ ارسلہ للناس بشيرا ونذيرا۔ وداعيا اليہ باذنہ وسراجا

منيرا۔ صلى الله وسلم عليہ وعلى الہ الذين اذهب الله عنهم الرجس و

طهرهم تطهيرا۔ اما بعد فيقول الفقير انہ لما كان الاسناد من الدين

وهو من خصائص هذه الامۃ۔ وقد تشرفت بہ من قبلنا الائمۃ۔ سالنى

حضرۃ الاخ فى الله صاحبنا الفاضل الشيخ محمد عبد الهادى

ابن الشيخ محمد عبد الكريم الهندى المدراسى الحيدرابادى

ان اجيزه بان يروى عنى الحديث المسلسل بالاوليۃ۔ المروى عن

سيد العالمين وخير البريہ۔ وهو قولہ صلى الله عليہ وسلم۔ الراحمون

يرحمهم الرحمن تبارك وتعالى ارحموا من فى الارض يرحمكم من فى السماء

فتعللت فى نفسى بانى لست اهلا لذلك۔ ولا لسلوك هاتيك المسالك

فالح فى الطلب لما قام بہ من حسن الظن حتى صار يظن من منعى انہ من الضن

فعزمت باذن الله على اجابۃ طلبہ وقلت لہ انى قد اجزتك ان تروى

عنى الحديث المسلسل بالاوليۃ وغيره من كتب السنۃ السنيہ

كما اجازني بذلك مشائخي الكرام واساتذتي الفخام ـ وذلك بالشرط المعتبر عند علماء الاثر ـ واوصي المجاز ونفسي بتقوى الله العظيم ولزوم المطالعة لكتب العلوم الشرعية ـ النافعة المرضية ـ وان لا ينساني من صالح الدعاء وصلى الله على سيدنا محمد النبي الامي وعلى اخوانه النبيين والحمد لله رب العالمين

الفقير اليه تعالى عبد الله القدومي ثم النابلسي الحنبلي
خادم العلم بالحرم النبوي

(عبد الله)

٢٧ — الشيخ الصالح بن العشري ت ...

ومن مشائخنا المدنيين مجمع الفضائل منبع الفواضل الشيخ الكبير العلامة الخطير الفهامة الشهير ملحق الصغير بالكبير خادم علم الحديث الشريف وشيخ الدلائل في حرم المسجد المنيف السيد محمد امين بن العارف بالله السيد احمد ابن العلامة السيد رضوان متعنا الله به ونفعنا بعلومه آمين ـ سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية وهو اول حديث سمعته منه تجاه البيت الحرام وقت الضحى (لما قدم مكة المكرمة حاجًا للبيت الامين) ثمانية عشر من شهر ذي الحجة ١٣٢٤ ودنا ولني بيده المباركة ثبته الذي

قد ذكر فيه اسانيد مشائخه الكرام فاجازني بمروياته كلها عن هؤلاء
الاعلام وهو اخذ عن كثير منهم الشيخ عبد الغني المدني وسنده
مشهور ومذكور مرارا ومنهم الشيخ عبد الحميد الشرواني الداغستاني
عن مشائخ اجلاء منهم الشيخ ابراهيم الباجوري عن الشيخ عبد الله
بن حجازي الشرقاوي ومحمد بن محمد الامير الكبير عن شائخهما المذكورين
في ثبتيهما ومنهم الشيخ السيد يوسف بن السيد عثمان الحزبوني
عن الشيخ محمد فتح الله بن عمر بن محمد سميدس عن الشيخ محمد الامير
الكبير ومنهم الشيخ سرور بن محمد الزواوي الدمنهوري عن السيد
حسن بن السيد درويش القويسني عن الامير الكبير وعن الشيخ
داؤد القلعاوي والشيخ سليمان البجيرمي والشيخ عبد الله الشرقاوي
والشيخ سليمان الجمل والشيخ محمد الشنواني والشيخ احمد يونس
والشيخ عبد الرحمن البحراوي والشيخ محمد الصبان والشيخ عمر الديربي
والشيخ علي الحفناوي والشيخ سليمان البجاتي والشيخ محمد الدسوقي
والشيخ محمد العقاد والشيخ محمد الطحلاوي والشيخ الدردير والشيخ
عبد العليم الفيومي والشيخ محمد بن عبد الرحمن التلمساني واخذ ايضا

الشيخ سهو الزّواوى المذكور عن الشيخ احمد الدمهوجي عن شيوخه ومنهم
الامير الكبير واخذ ايضاً عن الشيخ الفقيه المحدث الشيخ محمد بن محمود
الجزائرى عن علي بن عبد القادر ابن الامين عن شيوخه ومنهم
الشيخ محمد بن ابراهيم ابو خضير عن شيوخه العظام منهم الشيخ محمد
صالح البخارى عن الشيخ رفيع الدين القندهارى عن الشيخ محمد
ابن عبد الله المغربي عن الشيخ عبد الله بن سالم البصرى وكذلك
اخذ الشيخ ابو خضير عن الشيخ احمد بشارة الشافعي تلميذ الامير
الكبير وعن الشيخ محمد الخضرى واخذ ايضاً عن عبد المولى بن
عبد الله المغربي الطرابلسي بروايته عن الطحطاوى ومحمد الكزبرى
عن مشائخهما واخذ الشيخ ابو خضير عن الشيخ علي الخفاجي عن
محمد الصبّان عن شيوخه ويروى شيخ شيخنا ابو خضير المذكور
الصحاح الستة عن الشيخ محمد صالح البخارى عن الشيخ ابي
حفص عمر بن مكّي بن معطى التادلي عن القاضي ابي محمد شمهروش
الجني صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم ورضي عنه وعن مؤلفي
الكتب المذكورة ومنهم الشيخ عطية عزة القماش ابن الحاج ابراهيم

شمهورش

المتبولی الدمیاطی وهو اخذ عن الشیخ ابراهیم الباجوری و مصطفی
البلتانی و مصطفی الذهبی و احمد منة الله المالکی و احمد المرصفی و
احمد صالح السباعی عن الامیر الکبیر و عبد الله الشرقاوی و محمد
الشنوانی و محمد المهدی و منهم الشیخ احمد بن محمد المعافی
الضحوی عن الحسن بن احمد بن عبد الله عاکش عن السید عبد الرحمن
ابن سلیمان الاهدل عن شیوخه و منهم الشیخ محمد بن محمد العرب
الکبیر عن شیوخه منهم الشیخ احمد الدمهوجی و الشیخ محمد فتح الله
سمیدس کلاهما عن الامیر الکبیر و منهم الشیخ محمد بن محمد الخانی
النقشبندی عن شیوخه منهم الشیخ عثمان الدمیاطی و الشیخ
مصطفی المبلط و الشیخ ابراهیم السقا و الشیخ التمیمی التونسی
کلهم عن الامیر الکبیر و اخذ الخانی ایضا عن الشیخ عبد الرحمن
ابن محمد بن عبد الرحمن الکزبری عن شیوخه و اخذ الخانی ایضا
عن السید اسمعیل البرزنجی عن الشیخ خالد النقشبندی عن شیوخه
و عن الشیخ صالح الفلانی عن شیوخه المذکورین فی ثبته و
صورة اجازته بسم الله الرحمن الرحیم حمدا لمن انار طرق الشریعة

بالاسناد والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى جميع الانبياء
والتابعين لهم الى يوم المعاد اما بعد فيقول العبد الفقير محمد امين
ابن العارف بالله السيد احمد ابن العلامة السيد رضوان لمّا
كان العلم اشرف بضاعة۔ وقد حكمت العلماء الاعلام بالسند
اوضاعه۔ طلب منى ان اجيز بجميع مروياتى الفاضل الكامل
الشيخ محمد عبد الهادى ابن الشيخ محمد عبد الكريم المدراسى
الحيدرابادى فاجبته الى ذلك بلغه الله تعالى اسنى المطالب
فقلت اجزت المذكور وذريته بجميع مروياتى كما قد اجازنى
مشائخى العظام رحمهم الله الجميع ونفعنا بهم آمين۔ واوصى
المجاز المذكور ونفسى بتقوى الله تعالى والاخلاص فى القول
والفعل والعمل وان يدعو لى ولوالدى ولذريتى بالخير وغفران
الزلل۔ وحسبنا الله وكفى۔ وسلام على عباده الذين اصطفى۔ وصلى الله
على سيدنا محمد وعلى جميع الانبياء والتابعين بهم الى يوم الدين
والحمد لله رب العالمين۔ الحقير محمد امين ابن العارف
بالله السيد احمد ابن العلامة السيد رضوان

المدرس وشيخ الدلائل في المسجد النبوي عفى الله عنه

١٨ ذي الحجة سنة ١٣٢ هـ

الشيخ الثامن والعشرون

ومن مشائخنا المدنيين الشيخ العلامة القدوة الفهامة

الحسيب النسيب شيخ الدلائل بالمسجد النبوي السيد

محمد سعيد ابن السيد محمد ابن السيد احمد ابن السيد

عبد الرحمن المغربي المدني نفعنا الله به آمين

سمعت بقراءة الغير عليه نبذا من صحيح البخاري والحزب الاعظم

وقرأت عليه دلائل الخيرات واجازني بها وبما في كتب الصحاح

وغيرها مما تجوز له روايته وهو يروي عن العلامة المحدث

نور الدين ابي الانوار السيد محمد علي ظاهر الوتري البغدادي الاصل

المدني الدار والوفاة عن مشائخ كثيرين مكيين ومدنيين وشاميين ومصريين

ومغربيين كما مر ذكرهم وشيخنا يروي ايضا عن العلامة السيد عبد القادر

ابن احمد الطرابلسي المدني عن محدث دار الهجرة العلامة الشيخ

عبد الغني المدني وغيره من الاعلام وصورة اجازته

بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين الحمد لله وكفى وسلام على

عباده الذين اصطفى - ولقد اجزت اخانا الحاج عبد الهادى
بقرأة الصحاح الست والحزب الاعظم وقصيدة البردة كما اجاز فى
بذلك جملة من مشائخى نفعنا الله تعالى بهم اجمعين - قال السائل
ورقم ببنانه الفقير محمد سعيد بن السيد محمد المغربى
شيخ الدلائل - صدر ذلك منى ونحن فى المسجد النبوى
فى ١٢ صفر الخير سنة ١٣٢٢ وصلى الله على سيدنا محمد وآله وسلم

(محمد سعيد السيد شيخ الدلائل)

٢٩ الشيخ التاسع والعشرون

ومن مشائخنا المدنيين الجامع بين المعقول
والمنقول والحاوى لزبدة الفروع والاصول العلامة
الفهامة المحدث الاعظم شيخ الحرمين الشريفين
الشيخ محمد الخضر بن مايابى المالكى الشنقيطى منشأ
المدنى مهاجرا وقرارا ادام الله فيضه سمعت
منه الحديث المسلسل بالاولية وجملة صالحة من شمائل الترمذى

له وهذا لما كان نازلا ببيت مولانا الفاضل محب العلماء ملاذ الفقراء الشيخ عبد الباسط خان
(صوبه دار) ابن مولانا المرحوم باقوخان الوكيل الحيدرآبادى سنة اربعين وثلثمائة والف و
كان دام فيضه العالى متبحرا فى العلوم كلها وكاملا فى الفنون جلها حافظ الحديث والتفسير
محدثا ليس له نظير - ما رأيت مثله بعد شيخى الشيخ شعيب المحدث المكى المغربى اقام الشيخ الشنقيطى
بحيدرآباد مدة قليلة وعين له مشاهرة من حضرة النظام نادرة الزمان السلطان عثمان
عليخان خلد الله ملكه ما دار الدوران ثم رجع الى المدينة المنورة على من نورها الصلوة والسلام

وهو يروي عن المشائخ الاعلام كما ذكرهم في اجازته وصورة اجازته
بسم الله الرحمن الرحيم اجازة عامة في العلوم الشرعية وعلوم الشرع
الحمد لله العلي العظيم - والصلوة والسلام على النبي الكريم - وعلى آله واصحابه
اولي الفضل العميم - هذا ولما كان السند من خصائص هذه الامة
وسنة من سنن سيد المرسلين - وقاعدة من قواعد اهل الصلاح
والدين - وكانت الاجازة نوعا منه واصح انواعها ما كان من معين لمعين
في معين - وطلب مني حضرة الفاضل العالم الشيخ محمد عبد الهادي
ابن محمد عبد الكريم المدراسي وطنا الحيدرآبادي مسكنا
الاجازة راجيا باتصال السند الاتصال لسيد المرسلين في الدخول في
اتباع ما دونه من مشائخي الاطهرين - اجبته لذلك راجيا حصول
النفع له قائلا اني اجزته في جميع مسموعاتي من السنة والموطاء
وغير ذلك من كتب الحديث ومن التفسير تفسير ابن جرير وابن كثير والبغوي
والبيضاوي وروح المعاني للآلوسي، وغير ذلك من كتب التفسير ومن اصول الدين
والحديث والفقه ام البراهين اضاءة الدجنة والجوهرة ووسيلة السعادة والمواقف
والمقاصد وغير ذلك من كتب اصول الدين والفية العراقي وطلعة الانوار

ونخبة الفكر وتدريب الراوى وغير ذلك من كتب اصول الحديث
وجمع الجوامع والتنقيح والتلويح والاحكام (للآمدى) ومراقى
السعود والمنار واصول الشاشى وغير ذلك من كتب اصول
الفقه ومالم يذكر من جميع العلوم الشرعية وعلوم الشرع بسندى
سماعا من شيخى الشيخ احمد بن محمد عليش عن شيخه الشيخ محمد
محمود بن حبيب الله ابن القاضى عن سيدى عبد الله العلوى
عن شيخه الشيخ محمد بن الحسن البنانى صاحب الثبت الشهير و
كذلك بسندى الى الشيخ محمد الامير صاحب الثبت الكبير و
كذلك بسندى الى الشيخ صالح الفلانى صاحب الثبت المسمى
قطف الثمر وكذلك بسندى الى الشيخ محمد عابد الانصارى
السندى صاحب الثبت المسمى حصر الشارد واوصيه ونفسى
بتقوى الله فى السر والعلن واتقاء الفواحش ما ظهر منها وما بطن
وان يجعلنى منتظما فى سلك اشياخه داعيا لى فى خلواته وجلواته والصلوة
والسلام على من هدينا بنور هدايته محمد المطاع ربه تعالى بطاعته
فى ٨ من شوال سنة ١٣٤٠ — خادم العلم بالحرمين الشريفين

محمد الخضر بن ما يابى الشنقيطى منشأ المدنى مهجراً وقراراً
الى هنا قد تم بحمد الله تعالى ذكر مشائخنا المدنيين مع
اسانيدهم واجازاتهم ـ والآن نذكر الاشياخ غير
المكيين والمدنيين فمنهم العلامة النحرير والفهامة
السفسير الشيخ محمد بن عبد الرحمن بن حسن بن عبد البارى
اليمنى ادام الله فيوضاته ـ وهذا الشيخ قد لقيته فى البابور
المسمى بالمجيدى ونحن مودعين لارض مكة المقدسة وراجعين
الى الهند (حيدرآباد) سنة خمسة وعشرون وثلثمائة والف من
الهجرة النبوية الخامس من شهر الربيع الاول ـ سمعت منه الحديث
المسلسل بالاولية ـ فاجازنى به وبسائر مروياته وكتب لى الاجازة
بقلمه وهو يروى عن المشائخ الاعلام كما ستتلى عليكم اسماءهم فى
اجازته ـ **وصورة اجازته** بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذى
هدانا الى الصراط المستقيم من التمسك بالدين الصحيح والمنهج الحسن
القويم ـ والصلوة والسلام على النبى المبعوث بنفى الضعف والعلل

الشيخ محمد بن عبد الرحمن اليمنى

ــــــــ ه البابور معناه السفينة وهذا اللفظ بهذا المعنى متداول بين الناس فى العرب ١٢
عبد الهادى غفر له

عن التوحيد - وعلى آله واصحابه الذين شادوا الدين اى تشييد -
اما بعد فقد طلب منى الولد الفاضل محمد عبد الهادى ابن
محمد عبد الكريم الحيدرابادى الاجازة فى الحديث المسلسل
بالاولية وغيره من كتب الحديث والتفسير وسائر الفنون - فاقول
امتثالا لمطلوبه واجابة لمرغوبه وان لم اكن فى الحقيقة اهلا لان
اجيز غيرى شعر

ولست باهل ان اجاز فكيف ان ٭ اجيز ولكن الحقائق قد تخفى

اجزت المذكور بكل ما تصح لى روايته ودرايته من معقول ومنقول
كما اجازنى بذلك شيخى العلامة شيخ الاسلام محمد بن احمد
الاهدل وشيخى العلامة شيخ الاسلام سليمان بن محمد بن عبد الرحمن
ابن سليمان الاهدل فالاول يروى عن سيدى شرف الاسلام سيدى
الجد الحسن بن عبد البارى الاهدل والثانى يروى عن
والده كلاهما عن السيد العلامة عبد الرحمن بن سليمان الاهدل
عن والده السيد سليمان بن يحيى بن عمر عن السيد العلامة احمد
ابن محمد مقبول الاهدل عن السيد العلامة الحافظ يحيى بن

عم الاهدل وهو اخذ عن الشيخ احمد بن محمد النخلي والحافظ عبد الله
ابن سالم البصري المكيين - واسانيدهما تتصل بالكوراني والبابلي والشيخ
عيسى الجعفري وغيرهم واخذت عن الشيخ العلامة محمد بن محسن
السبعي الانصاري عن والده العلامة المحدث محسن بن محمد
الانصاري عن القاضي العلامة محمد بن علي الشوكاني باسانيده
الحاوي لها ثبت المذكور - هذا ووصيتي للولد المذكور بالتمسك
بالتقوى فانها السبب الاقوى وهي فائدة العلم وثمرته - وفقه الله
للعلم والعمل واصلح له امور دينه ودنياه امين امين واوصيه ان
لا ينساني من دعوة صالحة وصلى الله على سيدنا محمد واله وصحبه
وسلم كتبه عجلا محمد بن عبد الرحمن بن حسن بن
عبد الباري عفا الله عنه سنة ١٣٢٥

الشيخ الحادي والثلاثون

(٣١) ومنهم العلامة الفهامة الجامع للمنقول والمعقول
والحاوي للفروع والاصول مولانا الشيخ المحدث
عبد الرزاق البيطار الدمشقي ادام الله افادته
وهو يروي عن اشياخه الكرام كما ستذكر اسماءهم في صورة

اجازته وهي هذه بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين اما بعد فقد اجزت العلامة الواعظ النجيب والفهامة الكامل الاريب الشيخ محمد عبد الهادي المدراسي بكل ما تجوز لي روايته وصحت لي درايته من العلوم لاسيما بالحديث والتفسير والفقه والاصول وغير ذلك اجازة عامة تامة شاملة بالشرط المعتبر عند اهل الاثر حسبما اجازني جمع من مشائخي منهم والدي السيد حسن البيطار الدمشقي الشافعي عن شيخه الشيخ عبد الرحمن الكزبري المحدث وعن شيخه الشيخ حسن العطار الازهري المصري عن العلامة الامير الكبير ومن مشائخي الشيخ ابراهيم السقا شيخ الازهر والسيد عبد القادر المجاهد الشريف الحسني واوصيه بالتقوى في السر والنجوى وان لا ينساني من صالح دعائه في خلواته وجلواته لاسيما عند الختام والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين والحمد لله رب العلمين وحرر في ٢٣ ذي الحجة الحرام سنة ١٣٢٥ امر برقمه العبد الراجي من ربه لطفه الخفي

عبد الرزاق البيطار (عبد الرزاق ١٣١٦)

الشيخ الثاني والثلاثون

و[٣٢] منهم العالم الفاضل الجهبذ الكامل علامة الزمان
فهامة الاوان المحدث الكبير الشيخ الشهير مولانا
الشيخ القاضي السيد رحمة الله بن القاضي السيد
احمد الله الحنفي القادري الراندیري[١] نور الله ضريحه و
ادام فيوضاته وهو يروي عن اشياخه الكرام الذين هم مصابيح
الظلام وستأتي اسماءهم مع اسانيدهم في اجازته وصورة اجازته
بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي اجاز العلماء العاملين على العمل
الصحيح اجازة و وعد بوجادة ذلك اليوم يؤخذ الكتاب باليمين وعدا
لا يخلف انجازه واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ولا ضد
ولا ند له شهادة يصير بها الموقوف مرفوعا ويتصل بها ما كان مقطوعا
واشهد ان محمدا عبده ورسوله وصفيه وخليله المنزل عليه احسن الحديث
المسجل بين الورى في القديم والحديث صلى الله عليه وسلم وزاده

---

[١] الراندير قصبة معمورة في الحسن والجمال من مضافات سورت على ساحل البحر مساجدها مزينة بآلات الزينة وعامرة بكثرة المصلين وهنالك مدارس دينية وعلماء اجلة متبعي الشريعة النبوية وفيها مزار يقال ان صاحب القبر صحابي من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والله تعالى اعلم بالصواب ١٢ ابو سعيد محمد عبد الهادي كان له الله ذو الايادي۔

فضلا وشرفا لديه - وبعد فانه وفد الينا بقصبة رانديرالعالم الاعز
المحترم المولوی الحاج عبدالهادی المدراسی الحیدرابادی
ان اجیز له بمروياتی فی الحديث والتفسير والفقه ومايتعلق
بالعلوم الدينية مما استفدت من المشائخ والعلماء العظام فاجزت له ان
يروی عنی وان كنت لست اهلا لذلك ولا ممن يخوض فی تلك
المسالك ولكن تشبها بالائمة الاعلام السابقين الكرام ؂ شعرا

واذا اجزت مع القصور فاننی	ارجو التشبه بالذين اجازوا
السالكين الى الحقيقة منهجا	سبقوا الى غرف الجنان ففازوا

فاقول قد اجزت لمولانا وبالفضل اولانا المولوی الحاج عبدالهادی
المدراسی الحیدرابادی بجميع مروياتی ومسموعاتی وبكل
مايجوز لی روايته ويصح لی درايته من علم التفسير والحديث
واصوله كما اخذت وسمعت وقرأت سبقا سبقا على مشائخی
الاجلاء الاعلام والسادة الكرام فاروی الامهات الست وغيرها
من كتب التفسير والحديث عن شيخنا العلامة الشيخ حسين بن محسن
الانصاری وهو عن شيخه العلامة ذی المنهج الاعدل السيد حسن

ابن عبد الباری الاهدل والشریف الهمام والحافظ الامام محمد بن ناصر الحازمی الحسنی والقاضی العلامۃ الحجۃ احمد بن الامام الحافظ الربانی محمد بن علی الشوکانی کلهم عن السید العلامۃ وجیہ الاسلام ومفتی الانام عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاهدل الزبیدی الیمنی عن والدہ العلامۃ نفیس الدین سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاهدل عن العلامۃ احمد بن محمد شریف الاهدل عن العلامتین احمد النخلی وعبد اللہ البصری الی آخر سندهما ح وبروایۃ السید العلامۃ احمد ابن محمد شریف الاهدل ایضا عن الشیخ احمد بن محمد النخلی المکی وعبد اللہ بن سالم البصری المکی ایضا عن شیخهما العلامۃ الشمس محمد ابن علاء الدین البابلی المصری الی الشیخ احمد بن حجر العسقلانی وارویٰ عن شیخنا الشریف محمد بن ناصر والقاضی العلامۃ احمد بن الامام محمد الشوکانی کلاهما عن والد الثانی وهو القاضی محمد الحافظ الشوکانی عن شیخہ العلامۃ السید عبد القادر بن احمد الکوکبانی عن العلامۃ الشیخ محمد حیات السندی المدنی عن العلامۃ سالم بن عبد اللہ البصری عن والدہ عبد اللہ بن سالم البصری الی الشیخ ابن حجر العسقلانی

الی آخر سندہ۔ واما صحیح البخاری فاروبہ بالاسانید المذکورۃ الی الحافظ ابن حجر عن شیخہ زین الحفاظ ابی الفضل عبد الرحیم العراقی عن الامام الحجۃ احمد بن ابی طالب الحجار عن الامام ابی عبد اللہ الحسین بن المبارک الزبیدی عن الحافظ عبد الاول بن عیسی السجزی الهروی

صحیح البخاری

واما صحیح الامام مسلم فاروبہ بالاسانید السابقۃ الی ابن حجر العسقلانی عن الصلاح بن عمر الصلاح بن عمر والمقدسی عن ابی الحسن علی بن احمد المعروف بابن البخاری عن المؤید بن محمد الطوسی عن فقیہ الحرم ابی عبد اللہ محمد بن الفضل بن احمد الفراوی عن ابی الحسین عبد الغافر بن محمد الفارسی عن ابی احمد محمد بن عیسی الجلودی بضم الجیم بلا اختلاف نسبۃ لسکۃ الجلود بنیسابور الدارسۃ عن ابی اسحاق ابراہیم بن محمد بن سفیان عن مؤلفہ الا ثلاثۃ فوائت فی ثلاثۃ مواضع لم یسمعہا ابراہیم بن محمد بن سفیان من الامام مسلم فروایتہ لہا عن الامام مسلم بالاجازۃ او بالوجادۃ وقد غفل اکثر الرواۃ عن تبیین ذلک وتحقیقہ فی اجازتہم وفہارسہم بل یقولون فی جمیع الکتاب اخبرنا ابراہیم بن محمد بن سفیان قال اخبرنا

صحیح مسلم

مسلم بن الحجاج وهو خطأ نبّه على ذلك الحافظ ابن الصلاح كما حكاه
عنه النووی فی مقدمة شرح مسلم رحمه الله تعالی وقد نبّه و
بين الثلاثة الموضع الفائتة الامام النووی فی اول المقدمة
فليراجعها من اراد الوقوف عليها ط **وأما** سنن الامام ابی داؤد
السجستانی فبالاسانيد السابقة الی الحافظ ابن حجر بسنده الی مؤلفها
وأما جامع الامام الترمذی والشمائل له فبالاسانيد السابقة الی
ابن حجر الخ **وأما** سنن الامام النسائی فبالاسانيد السابقة اليه
وبسنده الی المؤلف **وأما** سنن الامام ابی عبد الله محمد بن يزيد بن ماجة
القزوينی فبالاسانيد السابقة الی ابن حجر وبسنده الی المؤلف۔
وأما موطاء امام دار الهجرة مالک بن انس فبالاسانيد السابقة
الی ابن حجر وبسنده الی المصنف **وأما** مسند الامام الدارمی رحمه الله
فبالاسانيد السابقة الی ابن حجر الی اخر السند **وأما** النخبة وشرحها
وبلوغ المرام الجميع للحافظ ابن حجر فبالاسانيد السابقة اليه
وأما منتقى الاحكام لابن تيمية فعن شيخنا الشريف محمد بن ناصر
الحازمی عن شيخه الامام الشوكانی عن شيخه السيد عبد القادر

سنن ابی داؤد

جامع الترمذی

سنن النسائی

سنن ابن ماجه

موطاء

مسند دارمی

النخبة

المنتقى

ابن احمد الكوكبانى عن العلامة السيد سليمان بن يحيى بن عمر مقبول
الاهدل عن السيد العلامة احمد بن محمد شريف الاهدل عن احمد
ابن محمد النخلى المكى بسنده الى مؤلفه الامام مجد الدين عبد السلام
ابن عبد الله بن ابى القاسم بن محمد الحرانى المعروف بابن تيمية و
اما مشكوة المصابيح للحافظ الخطيب التبريزى فبالاسانيد السابقة
الى الشيخ ابراهيم الكردى المدنى بسنده المار الى مؤلفها و اما
تيسير الاصول للحافظ عبد الرحمن بن على الديبع الشيبانى فعن شيخنا
الشريف محمد بن ناصر الحازمى والسيد حسن بن عبد البارى الاهدل
كلاهما عن العلامة عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل
و اما كتاب الحصن الحصين والعدة للامام الحافظ محمد الجزرى فبالسند
السابق فى تيسير الاصول الى الحافظ الديبع عن الحافظ زين الدين
ابى العباس احمد بن عبد اللطيف الشرجبى عن الحافظ محمد الجزرى
مؤلفها و اما شفاء القاضى عياض فبالسند السابق ايضا فى تيسير
الاصول الى الحافظ الديبع عن الحافظ زين الدين احمد بن عبد اللطيف
الشرجبى عن الامام الحافظ نفيس الدين سليمان بن ابراهيم العلوى

بسنده الى المؤلف **واما** اوليات العلامة الشيخ محمد سعيد سنبل فعن
شيخنا الشريف محمد بن ناصر قرأءة واجازة عن العلامة محمد عابد السندي
عن العلامة محمد طاهر عن والده المؤلف **واما** ما يتعلق بالتفسير
فاول ذلك تفسير الجلالين فاروى ذلك عن العلامة الشيخ حسين
ابن محسن الانصاري وهو عن الشريف محمد بن ناصر عن العلامة
عبد الرحمن بن سليمان مقبول الاهدل عن والده العلامة سليمان
ابن يحيى عن والده العلامة يحيى بن عمر عن مشائخه الثلاثة الاعلام
الشيخ احمد النخلي والشيخ عبد الله بن سالم البصري والشيخ حسن العجيمي
ثلاثتهم عن حافظ عصره الشمس البابلي عن سالم السنهوري و
نور الدين علي الاجهوري فالاول عن الشمس محمد العلقمي والثاني
عن النور علي القرافي كلاهما عن الامام السيوطي والقطعة الثانية
تاليف الجلال المحلي من سورة الكهف الى آخر القرآن ومنها الفاتحة
فعن الحافظ السيوطي عن الجلال المحلي **واما** تفسير القاضي ناصر الدين
البيضاوي فبالسند المتقدم في تيسير الاصول الى الحافظ الديبع
عن جده لامه العارف بالله اسمعيل بن محمد بن مبارز الشافعي عن

اوليات السنبل

الجلالين

البيضاوي

الخطیب کمال الدین ابی عمران موسیٰ بن محمد الضجاعی عن شیخ الاسلام
القاضی ابی الطاهر مجد الدین محمد بن یعقوب الفیروزآبادی
عن الاستاذ عبداللہ بن محمود الاصفہانی ثم الشیرازی عن مؤلفہ
القاضی البیضاوی واما تفسیر الامام الحافظ محی السنۃ البغوی
قال شیخی فعن شیخنا الشریف محمد بن ناصر قراءۃ لاولہ واجازۃ
لباقیہ عن شیخہ العلامۃ عبدالرحمٰن ابن سلیمان مقبول الاہدل
عن والدہ العلامۃ سلیمان بن یحییٰ مقبول الاہدل عن العلامۃ
احمد بن محمد شریف الاہدل عن العلامۃ احمد بن محمد النخلی المکی
عن العلامۃ الشمس محمد البابلی عن العلامۃ ابراہیم الحلبی عن
العلامۃ محمد بن احمد الرملی المصری عن القاضی زکریا عن
العلامۃ عبدالرحیم ابن الفرات عن العلامۃ ابی حفص عمر بن
الحسن المراغی عن الفخر ابن البخاری عن مؤلفہ واما الترغیب
والترہیب للحافظ زکی الدین عبدالعظیم المنذری فبالاسناد
السابق فی ابی داؤد الی الحافظ ابن حجر عن ابی علی المطرزی
عن یوسف بن علی الحنفی عن مؤلفہ ط وارویٰ جمیع ما ذکر ایضاً

تفسیر البغوی

الترغیب والترہیب

عن شیخی وسندی العلامة الشیخ حسن بن محسن الانصاری فهو عن
شیخه الشریف محمد بن ناصر الحازمی عن العلامة محمد عابد وله ثبت
کبیر جامع لکثیر من کتب التفسیر والحدیث وغیر ذلک اسمه حصر
الشارد وکذلک اتحاف الاکابر فی اسناد الدفاتر للعلامة الشوکانی
فان الثبتین المذکورین قد جمعا کثیرا من اسانید کتب الحدیث
وغیره وانی ارویهما عن شیخی العلامة حسین بن محسن الانصاری
وهو عن شیخه الشریف محمد بن ناصر عن کل واحد من المولفین
المذکورین فقد اجزت للعلامة المولوی الحاج محمد عبد الرحمن
المدراسی بکل ما یجوز لی روایته ویصح عنی درایته من علم
الحدیث وغیره اجازة شاملة عامة ــ واوصیه بمراجعة الکتب
المؤلفة فی اسماء الرجال والکتب المصنفة فی ضبط الالفاظ المشکلة
فی متون الاحادیث وایضاح معانیها وشرح الامهات الست
لاسیما فتح الباری وتامل معانی الاحادیث والتعبیر عن کل لفظ عند اولہ
العربی واوصیه بتقوی الله فی السر والعلن والمواقبة لله فیما ظهر
وبطن ــ ومتابعة السنن والحیاء من الله وحسن الظن بالله و

بعباد الله - وان لا يغفل عن ذكر الله المطلق وتلاوة كتابه وتدبر
معانيه والمجاهدة بحسب الوسع فيما يقربه الى الله عزوجل وان
لا ينسانی ووالدی واولادی ومشائخی وجميع المسلمين من دعائه
فی حياتی وبعد موتی ووفقنا الله واياه لما يرضاه وسلك بنا وبه
طريق النجاة اللهم اجعلنا واياه من العلماء العاملين والفقهاء
المحققين وارزقنا واياه خير الدنيا والاخرة يا ارحم الراحمين
والحمد لله اولا واخرا وظاهرا وباطنا ولاحول ولا قوة الا بالله العلی
العظيم وصلی الله علی سيدنا محمد واله وصحبه وسلم مؤرخة يوم
الاثنين ١٦ شهر ذی القعدة سنة ١٣٣١ من الهجرة النبوية علی صاحبها
افضل الصلوة وازکی التسليم والتحية حرره ببنانه وقاله
بلسانه المجيز الفقير الحقير عبد من عباد الله خادم الطلبة القاضی
رحمة الله ابن القاضی السيد احمد الله القادری نسبا
والحنفی مذهبا والرانديری متوطنا عفی عنه وعن والديه وعن
مشائخه وعن جميع المسلمين والمسلمات آمين يارب العلمين ط

الشيخ الثالث والثلاثون

وَمنهم العلامة الفهامة شيخنا المحترم ومولانا المكرم
عمدة الاوان بركة الزمان الشيخ السيد علي مرتضى
الرفاعي السيوطي المصري الكانجرودي[عـه] المالكي المعمر
خمس وتسعين سنة ٩٥ نفعنا الله بعلومه وبركاته۔

ولد بسيوط سنة ١٢٣٦ في شهر محرم يوم الخميس (١١) ساعة من النهار ١٢ واكتسب العلوم بالجامع الازهر۔ اخذ عن العلامة شيخ
الاسلام بالجامع الازهر الشيخ مصطفى البكري وعن العلامة الشيخ
ابراهيم الباجوري وهو عن الشيخ محمد الفضالي عن الشيخ عبد الله
الشرقاوي والشيخ محمد الامير الكبير صاحب الثبت الشهير۔
فاجازني بجميع مروياته عن اشياخه الكرام وكتب لي الاجازة
بخطه وصورتها اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وحده
والصلوة والسلام على من لا نبي بعده۔ ولما سألني اخي وعزيزي
وقرة عيني الشيخ العالم العلامة الفاضل الكامل
محمد عبد الهادي في اجازة فاني اجبته واجزت له بما اجازني
مشائخي في الله تعالى كالشيخ ابراهيم الباجوري رحمة الله عليه
ونفعني بعلومه والشيخ مصطفى البكري شيخ الاسلام بالجامع الازهر

عـه الكانجرود بلدة متصل المنقلور من مضافات كوشين التابعة لولاية مليبار من ممالك مدراس ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له

وغيرهما - السيد علي مرتضى في التاريخ الرابع من شهر ربيع الاول سنة ١٣٢٠

ومنهم العلامة المحقق الفهامة المدقق جامع العلوم والفنون المحدث المفسر مولانا وشيخنا ابو محمد عبد الحق[١] ابن محمد امير الحقاني الحنفي الدهلوي دامت بركاته وفيوضاته وهو يروي عن العلماء الاعلام منهم العلامة القدوة الفهامة مولانا السيد عالم علي المراد آبادي[ع] وهو من اجل تلاميذ العلامة محمد اسحاق المحدث الدهلوي وهو يروي عن مولانا عبد العزيز المحدث الدهلوي وهو عن ابيه وسنده مشهور فاجازني بمروياته في الحديث والتفسير والفقه وما يتعلق بالعلوم الدينية والحقائق اليقينية وكتب لي الاجازة بخطه الشريف وزينها بختمه المنيف وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين

التحفة الرابع والعشرون

ع اخذ عنه مولانا السيد حسن شاه المحدث الرامفوري وغيره ١٢ عبد الهادي

[١] صاحب التصانيف الكثيرة والتاليف المفيدة الشهيرة منها كتاب عقائد الاسلام المقبول بين الاعلام ومنها تفسير القرآن المسمى بفتح المنان في تسع مجلدات كبار المعروف بتفسير الحقاني المتداول بين الخاص والعام سلك فيه مسلك التحقيق والدراية باسلوب لطيف وافاد افادة تامة واتى باحسن ما امكن له جزاه الله تعالى عنا ونفع به المسلمين وكان رحمه الله تعالى مناظرا شهيرا وذا خلق حسن - قد حضرت عنده في بيته بالدهلي سنة ١٣٢٠

عبد الهادي غفر له

كله وكفى بالله شهيدًا ـ محمد رسول الله والذين معه اشداء على
الكفار رحماء بينهم تراهم ركعًا سجدًا يبتغون فضلًا من ربهم ورضوانًا
اللهم صل وسلم عليه واله واصحابه وسلم تسليمًا كثيرًا كثيرًا
اما بعد فقد سألنى الاخ فى الله الاعز المحترم المولوى
الحاج عبد الهادى الهندى المدراسى ان اجيز له بروايتى
فى الحديث والتفسير والفقه وما يتعلق بالعلوم الدينية والحقائق
اليقينية مما استفدته من المشائخ الكرام والعلماء الاعلام فاجزت
له ان يروى عنى فانه لذلك اهل والامر عليه سهل وخصوصًا
ما الهمنى ربى فى تفسيراتى فيما اشكل على القوم فاخلطوا التمويهات
والترهات فى الدرايات والروايات وليس ذلك الا الظن الصحيح
بمن ساق السند ولا يميز بين الغش والحق فكم ممن له الشهرة فى
سرد الحديث ومطايا الاسانيد ملجومة لديه ـ ونوق الروايات
مخطومة بين يديه ـ واجزت له ما افادنى شيوخى من الاعمال
المفيدة ـ وشيوخى كثيرة ـ منهم العالم الفاضل الكامل السيد
السند السيد عالم على المرادابادى وهو من اجل تلاميذ الحاج

اسحاق الدهلوی المهاجر فاجاز له وحصل له الاجازة عن جده
الشیخ عبد العزیز الدهلوی وحصل له الاجازة من ابیه شاه
ولی الله المحدث الدهلوی واسانید شاه ولی الله مشهورة
مذکورة فی الکتب وارجو من الله المنان ان یوفقنی وایاه
بالاعمال الصالحة ویختمنی وایاه بالخیر والسعادة ۔ وانا الفقیر
ابو محمد عبد الحق بن محمد امیر الحقانی ۔ ١٨ جمادی الاولی
سنہ ١٣٢٨

٣٥ ومنهم العلامة النبیل الفهامة
الجلیل المحدث الاعظم الفقیه الافخم وحید الدهر وفرید
العصر الجحجاح الحسیب اللوذعی مولانا وشیخنا
الشیخ محمد قیام الدین عبد الباری اللکنوی نفعنا
الله بفیضه الصوری والمعنوی سمعت منه الحدیث
المسلسل بالاولیة وقرأت علیه بعض المسلسلات من کتاب
مسلسلاته المسمی بالباقیات الصالحات فاجازنی به وبسائر
مرویاته باللفظ وذلک فی شهر ربیع الاول سنہ ١٣٢٠ ببلدة حیدرآباد

الشیخ الخامس والثلاثون

الدكن صانها الله عن الشرور والفتن - وهو يروي عن العلماء الاعلام منهم شيخنا وشيخه الشيخ السيد محمد امين رضوان والشيخ السيد علي ظاهر الوتري المدنيان وقد مر ذكرهما سابقا

الشيخ السادس والثلاثون

٣٦ ومنهم مجمع الفضائل منبع الفواضل العلامة الخطير والفهامة التفسير مولانا المحدث الشيخ عبد المؤمن ابن المنشي فهيم الدين الميرظهي عمت البلاد فيوضاته

قد حدثني بالحديث المسلسل بالاولية ببلدة ميرتهه ٢ جماد الاولى ١٣٢٨ھ - وهو يروي عن مولانا المحدث فضل الرحمن المراد آبادي وكذلك اجازني بجميع مروياته من كتب الصحاح وغيرها من كتب الحديث ومن كتب الاوراد كدلائل الخيرات وحزب البحر عن مولانا المراد آبادي المذكور وهو عن عبد العزيز المحدث الدهلوي بسنده المشهور - واجازني بحديث الجن وهو من قتل في غير زيه فدمه هدر ولهذا الحديث قصة مشهورة على السنة اهل العلم مذكورة من قتل الشاه اهل الله حية كان جنيا واحضار الجن اياه بين قاضيهم وحكم

القاضی الجنی الصحابی المعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہذا الحدیث
یرویہ شیخنا عن[1] مولانا السید احمد الدہلوی عن[2] خالہ السید محمود علی
الدہلوی عن[3] مولانا عبد العزیز الدہلوی عن[4] مولانا ولی اللہ الدہلوی
عن[5] الشاہ اہل اللہ الدہلوی عن شمہورش القاضی الجنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ومنہم[۳۴] العلامۃ القدوۃ الفہامۃ حاوی الفواضل الشیخ الواصل مولانا وشیخنا السید محمد گل بن السید احمد خان

الکابلی المرادابادی المدرس بالمدرسۃ الامدادیہ
بمرادآباد۔ لقیتہ بہا فی شہور ۱۳۲۸ھ ثمانی وعشرین وثلثمائۃ
والف واخذت عنہ الاجازۃ فی الحدیث والتفسیر والفقہ
وغیرہا من العلوم الدینیۃ۔ وقد ناولنی ثبتہ المفید المسمی[1]
باصح الاسانید واجازنی بجمیع ما فیہ من مرویاتہ وہو اخذ
عن عمدۃ الزمان مولانا المحدث السید محمد المکی الکتبی الخطیب
والامام والمدرس بالمسجد الحرام ابن المرحوم السید محمد الکتبی
ابن مفتی البلد الحرام السید محمد بن حسین الکتبی عن شیخہ ووالدہ
السید محمد الکتبی الخطیب الامام والمدرس بالمسجد الحرام عن

(حاشیہ: الرابع والثلثون)

والدی مفتی الاحناف بالبلد الحرام السید محمد بن حسین الکتبی عن
شیخہ السید احمد الطحطاوی محشی الدر المختار عن اشیاخ منہم
الشیخ احمد الحماقی عن مشائخہ علی العقدی والسید علی الحنفی السیواسی
البصیر عن صدر العلماء الاعلام الشیخ احمد الدقدوسی وعین المفتیین
بالدیار المصریۃ السید علی الشہیر باسکندر واخذ المذکورون عن
الشیخین الجلیلین الشیخ محمد شاہین الارمناوی والشیخ
عبد الحی الشرنبلالی وکلاہما اخذا عن الشیخ احمد الشوبری والشیخ
حسن الشرنبلالی صاحب التصانیف وہما اخذا عن الشیخ
محمد المحبی عن الشیخ المقدسی عن الشیخ شہاب الدین احمد بن یونس
الشہیر بالشلبی شارح الکنز عن الشیخ عبد البر بن الشحنۃ عن
المحقق الکمال بن الہمام عن الشیخ سراج الدین عمر قاری الہدایہ
عن الشیخ علاء الدین السیرامی عن السید جلال الدین شارح
الہدایہ عن علاء الدین عبد العزیز البخاری صاحب الکشف والتحقیق
عن الاستاذ حافظ الدین الکبیر صاحب الکنز عن العلامۃ الکردری
عن برہان الدین صاحب الہدایہ عن فخر الاسلام علی البزدوی

عن شمس الائمة السرخسي عن الامام الحلواني عن القاضي ابي علي النسفي عن الامام ابي بكر محمد بن الفضل البخاري عن الامام عبد الله السبذموني[1] عن الامام عبد الله بن ابي حفص البخاري عن ابيه عن الامام الاجل محمد بن الحسن الشيباني عن الامام ابي حنيفة رضي الله تعالى عنه

الشيخ الثامن والثلاثون

(۳۸) ومنهم الشيخ الاجل المحدث الاكمل الخبير الشيخ حسن ابن علي النظير النعماني القدوسي الجنجوهي[2] دامت بركاتهم وعمت افاضاتهم اعطاني ثبته المسمى بالدر الفريد في معرفة الاسانيد واجازني بما فيه من مروياته عن مشائخه الاعلام قال في ثبته واما انا فقرأت الكتب الدرسية وغيرها على عدة شيوخ فمنهم الفاضل النحرير الحبر السفسيهي المحدث المشهور في الآفاق مولانا محمد اسحاق ومنهم العلامة الاجل الشهير الجامع

---

[1] السبذموني نسبة الى سبذمون قرية من قرى بخارى ۱۲ اصح الاسانيد [2] جنجوه معرب گنگوه بلیدة بالهند معروفة على ثلاث مراحل من دهلي مازالت مسكنا لاهل الفضل والكمال من اجل قدمائها وكملائها الشيخ الاجل العارف الرباني والقطب الصمداني الشيخ عبد القدوس النعماني رأس سلسلة الجشتية القدوسية الصابرية ومن اشهر ولادة المتأخرين شيخنا الشيخ المحدث العلامة النعمانية الجامع بين الشريعة والطريقة مولانا رشيد احمد المتوفى سنة ۱۳۲۳ھ ۱۲ الدر الفريد -

لاصناف العلوم مولانا محمد يعقوب الديوبندي صدر المدرسين
في المدرسة الديوبندية ومنهم العالم الرباني الفاضل الصمداني العارف
بالله الاحد مولانا الرشيد احمد الجنجوهي وقد حصلت لنا الاجازة
والقراءة والسماع عنه لامهات الكتب الست والمؤطاء للامام
مالك رضي الله عنه واجازنا لجميع مروياته وتاليفاته ومسموعاته
عدة شيوخ فمنهم المحدث المتقن المتفنن الشيخ حسين بن محسن الانصاري
الخزرجي اليماني نزيل بوفال ومنهم المحدث الاكمل صاحب التاليفات
المفيدة الشيخ ابو عطاء حسن الزمان محمد التركماني الدكني ومنهم
عمدة المشائخ والعلماء الشيخ عليم الدين ابن الشيخ رفيع الدين الدكني انتهى
فاما الشيخ حسين بن محسن الانصاري فيروي عن العلامة المسند
السيد الشريف محمد بن ناصر الحسني والقاضي الهمام صفي الاسلام
احمد بن محمد الشوكاني والسيد العلامة حسن بن عبد الباري
الاهدال المراوعي[1] ونفيس الاسلام مفتي زبيد وابن مفتيها

---

[1] المراوعي نسبة الى مراوعه قرية خارج الحديدة باليمن - بينها وبين الحديدة مسافة ثلاث ساعات كذا سمعت من الشيخ احمد باري بن محمد عبده بن احمد بن عبد الباري الاهدل من اولاد اهل سكان القرية المذكورة ١٢ عبد الهادي غفر الله له

السید سلیمان بن محمد بن عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر الاهدل
الزبیدی کلهم عن السید الاجل وجیه الاسلام عبد الرحمن بن سلیمان
الاهدل باسانیده واما العلامة الشیخ حسن الزمان محمد فیروی
عن ابی العنایة قال اخبرنا الشیخ محمد انا عز الدین عن زکی الدین
عن ابی طاهر المدنی عن ابیه ابراهیم الکردی الکورانی بسنده المشهور
واما العلامة الشیخ علیم الدین فیروی عن الشیخ عابد السندی باسانیده
المشهورة المذکورة فی حصر الشارد

الشیخ التاسع والثلاثون ۳۹

ومنهم العلامة الحبر الفهامة مولانا الشیخ الحکیم ابو القاسم نور محمد الفتحفوری مولداً الحیدرابادی موطناً الحنفی مذهباً الچشتی النقشبندی طریقة دامت فیوضه۔

اجازنی بجمیع مرویاته عن المشائخ الاعیان الذین هم برکة الزمان
وهو اخذ عن العلامة المحدث سیدنا ومولانا رشید احمد الگنگوهی
المذکور عن مولانا المحدث عبد الغنی المدنی بسنده المذکور مرارا
واخذ عن مولانا شیخ الهند محمود حسن الدیوبندی عن مولانا
محمد قاسم الدیوبندی عن الشیخ عبد الغنی المذکور واخذ ایضا عن

العالم الفاضل ابی الخیرات السید احمد الدهلوی عن خاله السید
محبوب علی الدهلوی عن مولانا عبد العزیز الدهلوی وسنده مشہور
واخذ ایضاً عن العلامۃ القاری الحافظ عبد الرحمٰن الفانی فتی
عن مولانا العلامۃ محمد اسحٰق عن مولانا الشیخ عبد العزیز المذکور
وصورۃ اجازتہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ العلی الاعلی
والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ومولانا المصطفیٰ وعلی الہ واصحابہ
الذین اصطفی اما بعد فان اخی فی اللہ الباری مولانا
المولوی الحافظ الحاج محمد عبد الہادی المدراسی
ثم الحیدرآبادی قد طلب منی مع کونہ صاحب العلم والحلم والاسانید والمسانید
ان اجیزہ بمرویاتی فی الحدیث من کتب الصحاح والتفسیر والفقہ
وما یتعلق بالعلوم الدینیۃ مما استفدت من المشائخ العظام و
العلماء الاعلام واساتذتی الکرام منہم جامع الشریعۃ والطریقۃ
رأس المحدثین والمفسرین سیدی ومولای فی الدنیا والدین
الحافظ الحاج مولانا رشید احمد الجنجوہی قدس سرہ وافاض
علینا برکاتہ وبرہ ۔ وجامع الکمالات العقلیۃ والنقلیۃ صاحب

القوة القدسيہ مولانا المولوی الحاج شیخ الهند محمود حسن الدیوبندی۔ والعالم الفاضل الاکمل مولانا المولوی الحاج ابو البرکات السید احمد الدهلوی۔ والعالم الافخم الانفضل القاری الحافظ عبد الرحمن الفانی فتی رحمۃ اللہ علیهم۔ فانا اجزتہ کما اجاز بہ هولاء الجهابذۃ الاکابر۔ وسندهم معروف عند جماهیر الفضلاء المفاخر۔ واوصیہ کما اوصی نفسی باجتناب الهوی۔ وملازمۃ التقوی۔ فی السر والنجوی۔ وان یشتغل بهذا العلم الشریف ویلقیہ علی الطلبۃ وان لا ینسانی ومشائخی الکرام من صالح دعواتہ۔ واللہ ولی التوفیق۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین فقط وانا العبد المذنب ابو القاسم نور محمد الفتحپوری مولدًا الحیدر ابادی موطنًا الحنفی مذهبًا الجشتی النقشبندی طریقۃً۔

الشیخ المعمر الربانی

ومنهم العالم الفاضل الجهبذ الکامل مولانا التقی الشیخ عبد اللہ المعروف بفضل محمد الکابلی اللمقانی السفیدکوهی البهادری عم فیضہ۔ سمعت منہ انا وولدی عبد المجیب الحدیث المسلسل بالاولیۃ بالحرم المکی وقد اجازنا بجمیع ما تجوز لہ روایتہ وهو اخذ عن شیخہ الشیخ السید الشاہ ابی الحسین احمد النوری المارهروی المتوفی

یوم السبت احد عشر من شهر رجب سنۃ ۱۳۲۴ اربع وعشرون وثلثمائۃ والف[5]۔ وھو اخذ عن جدہ[1] السید الشاہ آل رسول عن[2] المحدث الجلیل الشاہ عبد العزیز الدھلوی عن[3] الشیخ الشاہ ولی اللہ واخذ شیخنا ایضا عن الشیخ احمد علی المحدث السہارنفوری عن العلامۃ المحدث الشاہ محمد اسحٰق بسندہ المذکور سابقا۔ وصورۃ اجازتہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ علی ما والاہ۔ والصلوۃ والسلام علی مصطفاہ۔ اما بعد فقد التمس منی الاخ الصادق والمحب الواثق الشیخ محمد عبد الھادی المدراسی الحیدرآبادی ان اجیز لہ بالاحادیث المرویۃ لی عن اساتذتی الاعلام فلما رأیتہ واوثقت علیہ العھد علی الامانۃ والدیانۃ اجزتہ منہا الکتب الصحاح الستۃ بشرط ما ذکر من الدیانۃ والامانۃ وبذل الجد والجھد فی تطبیق الروایات المرویات عن خیر البریۃ والعمل بما حاصلھا مطابقا لمذھب الحنفیۃ وعدم تحول وصرف الاحادیث من ظواھرھا لھا العاملون بھا الفرقۃ السنیۃ السنیۃ وھا انا

[5] ومادۃ تاریخ وفاتہ (خاتم اکابر ھند) ۱۳۲۴ محمد عبد الھادی غفر اللہ لہ۔

اجزت بها اخی هذا وابنه محمدا عبد المجیب لشرط الاهلية لتلك
الدرجة العلية لكن بحسب ما ذكر من الشرائط فی حق ابیه علی طبق
مرضاة الحضرة الالٰهية وقد زدت فی حقهما اجازة الحديث
المسلسل بالاولية وقد سمعاه منی اولا وقد اجازنی بتلك الكتب
وذلك الحديث شيخی ومولائی وسندی السيد الشاه ابو الحسين
المارهروی رحمة الله تعالٰی علیه من طريق جده السيد الشاه
آل رسول رحمة الله تعالٰی علیه وهو من طريق الشاه عبد العزيز
قدس سره العزيز الی آخر السلسلة وقد اجازنی ايضا بالكتب الستة
شيخی ومولائی المولوی احمد علی السهارنفوری من طريق المشتهر فی
الآفاق الشاه محمد اسحاق رحمة الله علیه وارجو منهما ان
يذكرانی واشياخی فی دعائهما الخير فی الاوقات المقبولة المرضية
وبرزمنی ذلك وانا بمكة المعظمة زادها الله تبارك وتعالٰی شرفا
وتعظيما ومهابة فی اليوم الثلاثاء الثالث من ذی القعدة الحرام سنة
الرابع والعشرين وثلاثمائة بعد الالف من الهجرة النبوية علی صاحبها
الف الف صلوة وتحية اللّٰهم صل علی محمد طب القلوب ودوائها

وداخر الابدان وشفائهما ونور الابصار وضيائهما برحمتك یا ارحم
الراحمین۔ الراقم بخطه الراجی رحمة ربه الباری فضل محمد
الکابلی اللمقانی السفید کوهی البهاری عفا عنه بفضله الجاری

فضل محمد
بر بهمه عالم

ومنهم العلامة الفهامة العابد الزاهد المحقق
المدقق فرید عصره وحید دهره شیخی وسندی وسیلتی
الحافظ الحاج الشیخ علی ابن سلطان بن رحمة الشناصی
اللنجاوی الفارسی الشافعی القاسمی لازالت شموس
فیوضه بازغة۔ ولد رحمه الله تعالی ۱۲۷۸ ثمان وسبعون ومائتان
والف فی اوائل شهر الربیع الاول فی قریة شناص من مضافات قصبة
لنجه التابعة لولایة فارس من ممالک ایران وقاها الله تعالی عن الحدثان
لقیته ببلدة کوشاین (کوچین) التابعة لریاسة ملیبار من ممالک مدراس
حین کنت مدرسا واعظا مقیما بها فی حدود ۱۳۲۸ و۲۹ و۳۰ و۳۱ و۳۲ھ
عند ذوی الهمم العلیة والاخلاق السنیة زکریا ابن الحاج

(موطنا ۱۲ قطرا ۱۲ مذهبا ۱۲ نسبا ۱۲ — مولدا ۱۲)

(حاشیه: الشیخ علی اللنجاوی الشافعی المتوفی)

ے الشناص قریة قریبا من لنجه۔ وقریة بفارس اسمها شناو من مضافات فاروباذ ۱۲ عبد الهادی

عبد الستار وعمر ابن الحاج ايوب ويونس ابن الحاج هاشم التجار المشهورين بها وكان الشيخ المذكور متبحرا في العلوم والفنون كلها وكان محققا بحاثا صالحا كثير الاسفار محبوبا في الانظار وكان مقيما عند هؤلاء المذكورين سنين عديدة وكانوا يعتقدون فيه ويبجلونه ويعظمونه ويخدمونه ثم رحل الى حيدرآباد واقام عندى مدة ثم سافر الى بلدان شتى ثم رجع الى كوشين واقام بها ثم سافر الى الحج ورجع اليها وصار مقيما بها الى ان توفي سنة ١٣٥٣ رحمه الله تعالى ورضى به امين

اخذ العلوم النقلية والفنون العقلية عن العلماء الاعيان منهم العلامة الشيخ محمد ابن الشيخ زكريا ابن الشيخ يحيى بن محمد كمال ومنهم الشيخ محمد بن الحسين اللنجاوى وهو يروى عن الشيخ الكبير احمد بن عبد الله الكوهجى وهو عن الشيخ ابراهيم الباجورى عن الشيخ عبد القيوم الاسكندرى المكى رحمهم الله تعالى ونفعنا بهم فاجازنى بجميع مروياته عن هؤلاء المشائخ المذكورين وكتب لى الاجازة بخطه وصورة اجازته ما نصه بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله

الذی خلق الافلاک۔ واسکنها الاملاک۔ وزینها للناظرین بالکواکب وللمعتبرین بالنجوم الثواقب۔ وخلق الارض مهبطاً لانوارہ۔ ومحطاً لآثار اسرارہ۔ والصلوٰۃ والسلام علی من زیّن اللّٰہ بہ الوجود غیباً و شهادہ۔ وجعلہ الوسیلۃ العظمی للفوز بالسعادہ۔ وعلی آلہ وصحبہ الابرار والمقتفین علی آثارهم فی الانوار الذین احیوا آثارهم ورفعوا منارهم اقتداءً بهم وتمسکاً بحبهم فهم بما قاموا بہ قائمون۔ وفی المجاهدۃ دائمون۔ لا تلهیهم تجارۃ ولا بیع۔ ولا غرض ولا ریع عن احیاء الملۃ الحنیفۃ۔ امدهم اللّٰہ بالرغبۃ والخیفہ۔ واسعدنا بحبهم وسلک بنا ما سلک بهم۔ ولما بزغ بدر السعادہ۔ فی سماء المعالی مؤذناً بالزیادہ۔ لینور عالم الشهادہ بتجلّی للعالمین ینادی۔ فوق طور قلب سیدنا اللوذعی الالمعی الشیخ محمد عبد الهادی۔ المدراسی الحیدرابادی اذ جعلہ اللّٰہ هادیاً وداعیاً الی اللّٰہ بامرہ وبالمسلمین حفیاً۔ طلب جنابہ الاکرم منی الاجازۃ فی التدریس۔ لیهدی الناس الی طریق الحق وینقذهم مما یلبسہ جنود ابلیس۔ من الاعتقادات الزائغہ

التی عن سبیل الهدی رائغه۔ فحمدت حسن نیته۔ واعتقدت نزاهة
طویته۔ عن آمال الاغراض النفسانیه۔ من ریاء وصیت وسمعه
وتوصل لحظ من حظوظ النفس الامارة۔ وشکرت سعیه لهذه الاشارة
ثبتنا الله وایاه علی سواء السبیل۔ واجارنا وایاه والمسلمین
اجمعین من العذاب الوبیل۔ وحیث لم یسعنی الحال الا الاجابة
والانعام باجازته۔ فاجزته واذنته فی ذالک۔ والله یوفقه
لخیر المسالک۔ وذالک بعد ان تحققت فیه الاهلیة واللیاقة۔
لما حوی من فنون العلم ومکارم الاخلاق ما شد ازره ونطاقه
فالحمد لله الذی کساه حلة العلم الاسنی۔ وزینه بالاخلاق
الکریمة الحسنی۔ وخلع علیه خلعة التدریس۔ وجعله اهلاً لهذا
المقام النفیس۔ لانه اهل وکفوٌ لهذا المقام لما برع فی العلوم
وکرع من کؤس المنقول والمعقول والمنطوق والمفهوم۔ وکفی
بحسن سیره واخلاقه۔ شاهدةً علی استحقاقه۔ فهو ذو الهمة
الباسقه۔ والعزیمة الصادقه۔ لا تأخذه فی الله لومة لائم
عن اذاعة الحق القاصم۔ نور الله به وبامثاله الزمان۔ وجعله

من اهل العرف والعرفان - وبارك فی ذريته - وسلك بهم فی
طريقته - اجازة ماذونا فيها من عدة مشائخ مشهود لهم بالفضل
والكمال منهم الشيخ محمد بن الشيخ زكريا بن الشيخ يحيیٰ بن محمد كان
صاحب المدرسة المشهورة بجزيرة القسم فی الخليج الفارسی
القائمة ترفع منار العلم منذ اربعمائة سنة ومن سيدی سندی
الساقی لی كأس الحياة الروحانية الشيخ محمد بن حسين اللنجاوی
ومن شيخی وعمدتی الشيخ احمد بن محمد بن عبد الله بن مظفر الشهير
باللنجاوی وهو من الشيخ الكبير احمد بن عبد الله الكوهجی بلد
بفارس قريبة من اصطخر وهو من الشيخين الجايلين سيدی
الشيخ ابراهيم الباجوری بمصر وسيدنا الشيخ صاحب القدم و
الكرامات الظاهرة عبد القيوم الاسكندری المكی ومن غيرهم
من المشائخ - اعرضنا عن ذكرهم استغناء ببركتهم وبرهم رحمهم الله
تعالیٰ ونفعنا بهم وسقانا من مشربهم آمين - اثبته بقلم يده الفانية
العبد الفقير الی الله الحنان المنان بكل نعمة علی بن سلطان
ابن رحمة القاسمی نسبا والشافعی مذهبا والفارسی

موطنا متوسلا ومتوصلا بذالك الى محبة الاخوان لمعارفهم
في كل آن وزمان واجبي بهم سنة سيد ولد عدنان
صلى الله وسلم عليه وعلى آله وصحبه الكرام

ومنهم مولانا العلامة الحبر الفهامة ملحق الاصاغر بالاكابر
الحاج الحكيم المعمر الشيخ محمد يعقوب علي ابن الشيخ حيدر علي
الدهلوي المدني دامت فيوضاته ـ لقيته بمحروسة حيدر آباد
الدكن. واجازني بسائر مروياته من الحديث وغيرها من العلوم
الدينية وهو يروي عن مولانا المحدث محمد اسحاق الدهلوي عن
مولانا المحدث عبد العزيز الدهلوي بسنده المشهور فبيني وبين الشاه
ولي الله المحدث في هذا الطريق ثلثة وسائط وهذا عال جدا
ويروي شيخي ايضا عن الشيخ المعمر ستمائة سنة مولانا
المحدث عبد الله الشجري النجدي اليمني من اولاد مولانا
الشيخ شريف الشجري معاصر العلامة الزمخشري صاحب التفسير
المشهور ـ اخبرني شيخي محمد يعقوب علي المسطور اني لقيت
الشيخ المعمر المذكور في زمن الشيخ جمل الليل المكي بمكة المكرمة سنة ١٢٧٠ه

اربعة وسبعين ومائتين والف وقد شهد الشيخ المذكور عندى
فى حق المعمر المذكور ان له ستمائة سنة وقال قد رأيناه فى السنة
الماضية وكلمناه معه وكان الشيخ الشبجرى يمدح الشيخ مولانا
معصوم المجددى وللشبجرى شعر

كم من رجال رأينا وما سمعنا ... ولكنك سمعنا وما رأينا

والله تعالى اعلم

ومنهم العالم البارع المتقن المحدث الحاج محمد محى الدين حسين
الشافعى شيخ الحديث وصدر المدرسين بالمدرسة
اللطيفية بويلور بلدة من مضافات مدراس ادام الله
فيوضاته سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية وهو يرويه
كذالك عن قدوة العلماء شيخ الكل الشيخ محمد لطف الله العلى گڈھی
مفتى العدالت العالية بحيدراباد الدكن عن مولانا القارى عبد الرحمن
الفانى فتى عن مولانا الشيخ محمد اسحاق الدهلوى عن مولانا
عبد العزيز الدهلوى لسنده المشهور بين المشائخ الكرام وسمعت
منه ايضا الحديث المسلسل بالمصافحة برواية شمهورش الجنى

الشيخ الثالث والاربعون

الصحابي رضي الله تعالى عنه في سابع ذي القعدة الحرام سنة ١٣٢٥هـ
وقد صافحته في مكان مولانا الحاج الحافظ السيد عبد اللطيف القادري
الحسني الحسيني المعروف بقطب ويلور وهو صافح مولانا المفتي
المذكور عن الشيخ عبد المحسن بن محمد طاهر سنبل المكي المدني
حين نزولهما ببلدة بنارس (٧ شعبان سنة ١٢٥٠هـ) عن مولانا السيد صالح
البخاري بسنده المعروف بين العلماء ويروي شيخنا ايضا كتب
الحديث وغيرها من الكتب الدينية من اشياخ الحرمين الذين
اخذت عنهم وقد سبق ذكرهم في هذا الكتاب وصورة اجازته
بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام
على خاتم النبيين سيدنا محمد وعلى آله وصحبه الهادين المهديين
اما بعد فيقول عبده المسكين الجاني محمد محي الدين حسين
المدراسي الويلوري غفر الله له ولوالديه بلطفه الخفي
والجلي ان الاخ الاعز المتصف بالخلق الرضي والعمل
السني المولوي الحاج عبد الهادي سلمه الله الباري
مع كونه حائز الكمال في الاسناد وصاحب الرشاد في مناهج السداد

طلب مني بعض الاجازات تيمنا وتبركا وسمع حديث المصافحة برواية شمهورش الصحابي الجني رضي الله تعالى عنه والحديث المسلسل بالاولية مشافهة مني في سابع ذيقعدة سنة ١٣٢٥ه في مكان قطب ويلور قدس سره العزيز فاجزت هذا الشيخ العالم الصالح اجازة صادقة وردا ودعوة وادعوا الله عز وجل ان يزيده علما نافعا وفهما سليما والحيوة مستقيما كما قال النبي صلى الله عليه وسلم اذا اراد الله بالعبد خيرا يفقهه في الدين آمين - انا العبد المسكين ط

محمد يحيى

ومنهم مولانا العالم الفاضل العامل الكامل الشيخ محمد خورشيد الله المدراسي الحنفي صدر المدرسين بالمدرسة الخير الجاري الواقعة ببسل وشارم[١] دام فيضه - اجازني بمروياته في بعض كتب الحديث والاوراد كالحصن الحصين وحزب البحر وغيرهما وهو يرويها عن شيخه الشاه محمد گيسودراز القادري عن[٢] مولانا محمد شهاب الدين عن[٣] مولانا ملك العلماء الاعلام وسند الفقهاء العظام ابي محمد عبد العلي بحر العلوم اللكنوي بسنده المشهور ويروي ايضا

الشيخ الرابع والاربعون

١ قصبة من مضافات صوبة مدراس من ممالك الهند ١٢ عبد الهادي كان الله ذي الايادي

الصحاح الست عن شیخہ مولانا وشیخنا شمس العلماء الفحول الحاج الشیخ
غلام رسول المدراسی الجشتی القادری النقشبندی السہروردی
الاتی ذکرہ ۔ وصورۃ اجازتہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ
رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ خاتم النبیین ورحمۃ للعلمین
وعلی الہ واصحابہ المیامین امابعد فیقول المفتقر الی اللہ محمد خوشید
اللہ المدراسی عفی عنہ وعن اسلافہ بلطفہ ولطفیل حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وعلی الہ وسلم فلما طلب من الفقیر الحقیر الاخ المکرم والحاج المحترم
محمد عبدالہادی ابن الحاج محمد عبدالکریم وھو موصوف
بالاوصاف الحمیدۃ والاخلاق الکریمۃ سلمہ اللہ تعالیٰ وافاض فیوض
نفسہ مع کونہ صاحب الاسناد وسالک مسالک السداد فاجزت لہ
بعض مرویاتی عن شیخی شاہ محمد گیسودراز القادری بسندہ
واوصیہ وایای اولا بتقوی اللہ واسأل اللہ ان یوفقہ ویوفقنی
وسائر المسلمین بما یرضاہ ویجنبنا ویجنبہ مما لا یرضاہ وارجوان
لاینسانی واشیاخی بالدعاء فی صالح اوقاتہ والیضا اعطیتہ اجازۃ
الصحاح الستۃ کما اروی عن شیخی المولوی الحاج غلام رسول المدراسی

لازالت شموس افضاله الى يوم التناد ـ كتبه فی یوم الاثنین خامس
صفر سنة ١٣٢٥ الخامس العشرين وثلاثمائة بعد الالف من الهجرة النبوية
صلى الله عليه وعلى اله وسلم ـ الفقير الى الله محمد خورشيد الله
عفى عنه وعن اسلافه ـ

الشيخ الخامس والاربعون

(٤٥) ومنهم مولانا وشيخنا المحدث الجليل العلامة النبيل حافظ
الحديث والقرآن الشيخ محمد عمر الصديقي البصير
الخراسانى ادام الله افاداته ـ قد سمعت منه الحديث
المسلسل بالاولية سنة ١٣١٩ وهو يرويه عن الشيخ السيد محمود قبيات شاه
عن مولانا اسحاق الدهلوى (بسنده) واجازنى بمروياته عن اشياخه
الاعلام كما ستذكر فى مواضعها من هذا الكتاب) واجازنى بدلائل
الخيرات وحزب البحر وحزب النصر وقصيدة البردة والقصيدة
الغوثية وغيرها من الاوراد بعد ما قرأتها عليه وبمروياته كلها
عن اشياخه الاعلام وستذكر اسماءهم فى مواضعها من هذا الكتاب

له (كان يحفظ ١٥٠١١ من الاحاديث) ودلائل الخيرات وحزب البحر والنصر وقصيدة
البردة والقصيدة الغوثية وغيرها من كتب الاوراد وله اشعار كثيرة لا يحصى عددها
١٢ محمد عبد الهادى غفر له

الشيخ السادس والاربعون

ومنهم مولانا وشيخنا العلامة الفهامة الواعظ الحاج شمس
العلماء الفحول الشيخ المفتي غلام رسول المدراسي الجشتي
القادري النقشبندي السهروردي خليفة قطب
الزمان العارف بالله شيخ الشيوخ مولانا الحاج امداد الله
المهاجر المكي قدس سره الملكي - اجازني بالقول الجميل و
بدلائل الخيرات وحزب البحر وقصيدة البردة بعدما اسمعتها له في
سنة ١٣١٦ھ اما القول الجميل فيروي شيخنا عن مولانا الفقيه عبد الرحمن
المدراسي قدس سره عن الشاه السيد محي الدين القطب الجيلوري
عن مولانا يعقوب المهاجر المكي عن مولانا عبد العزيز الدهلوي عن
مؤلفه ويرويه شيخنا عن مولانا الحاج امداد الله المذكور انفا
عن مولانا اسحاق عن مولانا عبد العزيز عن مؤلفه - واما دلائل
الخيرات وحزب البحر وقصيدة البردة فعن شيخي وشيخه مولانا
عبد الحق النقشبندي المهاجر المكي المذكور بسنده المشهور الآتي ذكره

الشيخ السابع والاربعون

ومنهم شيخنا العالم الفاضل الحفيل مولانا النجيب السيد الجليل
الشيخ علي بن حسن بن عمر بن حسن الحداد العلوي الحسيني

الحضرمي دامت معاليه - اجازني بكل مروياته وهو يروي عن
قطب الواصلين وامام العارفين الحبيب عيدروس بن عمر الحبشي صاحب
عقد اليواقيت الجوهرية وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله - وصلى الله وسلم على سيدنا رسول الله - وعلى آله وصحبه و
من والاه - وبعد فقد طلب منا الاجازة الشيخ الفاضل محمد عبد الهادي
ابن الشيخ محمد عبد الكريم الهندي بما تصح لنا روايته لاسيما
ما اشتمل عليه مسند سيدنا الحبيب القطب الجامع عيدروس بن
عمر الحبشي ولسنا اهلا لما هنالك - ولا من سالكي هذه المسالك
وانما عاملناه بمقتضاء حسن ظنه فنقول اجزنا الشيخ المذكور بما
صحت لنا الاجازة فيه خصوصا وعموما - واوصيه بتقوى الله وان
لاينسانا من صالح دعائه وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم
املاء ذلك الفقير الى كرم الله علي بن حسين بن عمر بن حسن الحداد العلوي الحسيني

الشيخ الثامن والاربعون

ومنهم العلامة الجليل والفاضل النبيل الجامع بين
شرفي العلم والنسب شمس العلماء مولانا الحاج السيد
محمد ركن الدين القادري الويلوري المتوفى سنة ١٣٢٥ ابن

مولانا المسند الشریف - ذی القدر المنیف - البارع
الفاضل - المجتہد الکامل - جامع العلوم والفنون
واقف السر المکنون - قطب الاوتاد العالم الربانی
الحافظ الحاج السید عبد اللطیف المعروف
بمحی الدین الثانی الحسنی الحسینی القادری الویلوری
المتوفی بالمدینۃ المنورۃ سنہ ۱۲۸۹ھ - اجازنی بسائر مروياته ويمروی عن
والدہ وکتب لی الاجازۃ بالفارسیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ
رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین - وآلہ وصحبہ اجمعین میگوید
فقیر حقیر رکن الدین سید محمد قادری کان اللہ لہ ولوالدیہ - واحسن الیہما
والیہ - چوں صالح متقی متوجہ بسوئی خدائی کریم - سالک سبیل ہادی رحیم -
حاج الحرمین مولوی محمد عبد الہادی صاحب واعظ اجازتِ
ادعیہ ماثورہ خواستند وبخلوصِ نیت وحسنِ طویت وصدق اعتقاد موصوف
ودر باطنِ وے انوارِ محبت محسوس ومشہود بود - لہذا اجازت دلائل الخیرات
وقول الجمیل وحصن حصین وحزب البحر وحزب الاعظم وقصیدہ بردہ ونود ونہ
نام باریتعالیٰ وادعیہ احادیث نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام ورد واوراد دعوۃ چنانکہ

ایں فقیر از قطب زمانہ فرد یگانہ صاحب الغیبۃ والسکینۃ المتوفی بالبلدۃ الطیبۃ المدینۃ ابی وشیخی حاجی حافظ مولوی شاہ سید عبد اللطیف المعروف بمحی الدین الثانی الحسینی الحسنی قدس سرہ واعاد علینا فیوضاتہ وبرکاتہ رسیدہ استدعا دارم والمسئول من اللہ سبحانہ ان یعصمہ عما لا یلیق ویحفظہ عما لا ینبغی وان یثبتہ علی متابعۃ سید المرسلین علیہ وعلیہم من الصلوات افضلہا ومن التحیات اکملہا

مرقوم ۱۲ / شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۵ ہجری

سید محمد قادری ۱۲۹۴ رکن الدین

رکن الدین سید محمد قادری عفا اللہ عنہ

۷۹ ومنہم مولانا العلامۃ القدوۃ الفہامۃ المحدث الجلیل حافظ الحدیث والقرآن الشیخ محمد عثمان[1] المدراسی ادام اللہ افاداتہم

(الشیخ التاسع والاربعون)

اخذ العلوم عن اشیاخ اجلۃ منہم مولانا الشیخ عنایۃ اللہ اللکنوی ومنہم مولانا الشیخ

---

[1] قد حفظ (۳۰۰۰۰) حدیثا۔ وکان واعظا مشہورا لا نظیر لہ فی وقتہ وکان حسین الصوت جدا فی قراءۃ القرآن کان یبکی احین قراءتہ۔ والشیخ مولانا خان عالم خان المحدث المدراسی صہرہ ہذا الشیخ کان اشترط لتزویج بنتہ انہا لا تتزوج الا بمن کان حافظا لثلاثین الف حدیث فما وجد احدا موصوفا بہذا الوصف الا ہذا فزوجہا ایاہ۔ ولما لقیتہ فی کبر سنہ بتاج فورہ قریۃ متصلۃ بدار السلطنۃ القدیمۃ تسمی ارکاٹ۔ سألتہ عن الاحادیث التی حفظہا فاجابنی بان الآن لیست بمحفوظتہ الا اثنا عشر الف حدیث فقط واللہ تعالی اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفر لہ

محمد صالح الفنجابی ومنهم مولانا الشیخ محمد حسن الرامفوری ومنهم مولانا
الشیخ خان عالم خان المحدث المدراسی وغیرهم من العلماء العظام
فقد اجازنی رحمہ اللہ تعالی بسائر مرویاتہ عن ہؤلاء الاعلام۔
وصورۃ اجازتہ بالهندیہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ
الحمد للہ رب العلمین۔ والصلوۃ والسلام علی اشرف المرسلین۔ وعلی آلہ اجمعین
جو مرویات اس عاجز خاکسار کے ہیں سب موہوب جناب مولانا مولوی
محمد عبد الہادی واعظ کے تفویض کر چکا ہوں۔ اور میرے چند اشیاخ کے
نام یہ ہیں۔ مولوی عنایۃ اللہ لکھنوی۔ مولوی محمد صالح پنجابی۔ مولوی
محمد حسن رامپوری۔ مولانا خان عالم خان مدراسی محدث۔ فقط محمد عثمان

ومنهم مولانا العلامۃ الحبر الفهامۃ عمدۃ اقرانہ وزبدۃ
زمانہ المحدث الجامع الحکیم الشیخ السید عبد اللہ
الدهلوی اسحاق فتنی رحمہ اللہ الغنی المعمر خمس
وثمانین سنۃ۔ لقیتہ سنۃ ۱۳۲۳ھ بشولافور ولد رحمہ اللہ تعالی
بعد ما مضت سبعۃ عشر سنۃ من وفات مولانا شاہ عبد العزیز
المحدث الدهلوی واخذ العلوم عن مولانا محمد اسحاق الدهلوی وعن

قدوة الابرار مولانا رشید احمد الجنجوهی المتوفی سنة ١٣٢٣ھ ومولانا
السید محی الدین القطب العیلوری المتوفی سنة ١٢٨٩ھ ومولانا الفقیہ
الزاهد فی الدنیا الشیخ محی الدین الویلوری ومولانا اسمعیل الشہید
ومولانا محمد قاسم الدیوبندی المتوفی سنة ١٢٩٧ھ ومولانا محمد یعقوب
الدیوبندی ومولانا عبد الغنی الدهلوی ثم المدنی المتوفی سنة ١٢٩٦ھ
ومولانا الشیخ محمد حسن المکی ومولانا عبد الرب الواعظ
الدهلوی ومولانا عبد الحی المحقق اللکنوی ومولانا قطب الدین خان
الدهلوی والنواب صدیق حسن خان البوفالی وقطب الاوتاد
مولانا الشیخ امداد الله المهاجر المکی وغیرهم من اکابر العلماء
والفضلاء - وقد هاجر مع مولانا الشیخ رحمة الله الی بلد الله
وصحبه فی سفره الی سلطان الروم فعظمهما تعظیما واکرمهما تکریما
فاجازنی بمرویاته کلها عن المشائخ المذکورین رحمة الله علیهم اجمعین

الحمد لله قد تم ذکر مشائخی الکرام الذین تلقیت منهم
واخذت منهم الاجازة بالمشافهة - واما الذین
اروی عنهم بالاجازة العامة فساذکر بعضهم

الشيخ الاول

بعون الله تعالى لاتمام النفع للمسترشدين - وبالله التوفيق
فالاول منهم العلامة الاجل - الفهامة الاكمل - زبدة
العلماء الاعلام - عمدة الفضلاء العظام - كثير التصانيف
والتاليف المحدث الجليل والفقيه النبيل مولانا
الشيخ يوسف[1] بن اسماعيل بن يوسف بن اسمٰعيل
ابن محمد ناصر الدين النبهانى دامت فيوضاتهم -
وهو يروى عن مشائخه الاعيان - منهم استاذه شيخ الكل الامام

[1] ومن مصنفاته سعادة الدارين فى الصلوٰة على سيد الكونين - وافضل الصلوات على سيد السادات - وجامع الصلوات والانوار المحمدية من المواهب اللدنية - وحجة الله على العالمين فى معجزات سيد المرسلين ووسائل الوصول الى شمائل الرسول ومنها الفضائل المحمدية - وصلوات الثناء على سيد الانبياء وغير ذلك -
قال رحمه الله تعالى فى ذيل كتابه المؤيد لآل محمد كانت ولادتى يوم الخميس سنة خمس وستين بعد المائتين والالف فى قرية اجزم الواقعة فى الجانب الشمالى من الارض المقدسة ارض فلسطين وهى الآن من اعمال عكا وحينما بلغ سنى سبع عشرة سنة ارسلنى والدى الى مصر بعد ان اقرأنى القرآن واحفظنى بعض المتون فدخلتها يوم السبت غرة محرم افتتاح سنة ثلاث وثمانين بعد المائتين والالف وجاورت فى الجامع الازهر فى رواق الشوام الى رجب من سنة تسع وثمانين وقرأت فى هذه المدة ما قدره الله لى من العلوم النقلية والعقلية على كثير من اكابر علماء الجامع الازهر فى ذلك العصر الانور - فذكر اسماء اشياخه ثم قال ثم فى سنة ۹۲ رحلت الى الشام واجتمعت من علمائها على جماعة احدهم بل اوحدهم الامام الفقيه المحدث البارع فى اكثر الفنون مفتيها السيد محمود افندى الحمزاوى وحصلت بينى وبينه مودة فاستجزته لقصيدة فاجازنى انتهى مختصرا ۱۲ عبد الهادى غفر الله -

العلامة الشیخ ابراهیم السقا والشیخ محمد الدمنهوری والشیخ احمد الاجهوری والشیخ عبد الرحمن الشربینی والشیخ حسن العدوی المصری المتوفی سنہ ۱۳۰۳ھ ومنھم الشیخ ابراهیم الزرو والشیخ الخلیلی والشیخ عبد الهادی الابیاری والشیخ احمد راضی الشرقاوی والشیخ مصطفی الاشراقی والشیخ عبد اللطیف الخلیلی والشیخ صالح الجیاوی والشیخ محمد العشماوی والشیخ شمس الدین محمد الانبابی شیخ الجامع الازهر سابقا والشیخ احمد البابی الحلبی والشیخ الشریف الحلبی والشیخ فخر الدین الیانیہ وی والشیخ عبد القادر الرافعی شیخ رواق الشوام وشقیقہ الشیخ عمر مفتی الطنطا سابقا والشیخ مسعود النابلسی والشیخ الحامدی والامام الفقیہ المحدث السید افندی الحمزاوی مفتی الشام وغیرهم مشائخ الکرام أئمۃ الهدی ومصابیح الظلام۔

الثانی مولانا العلامۃ المحدث الفقیہ الشیخ فالح بن محمد الظاهری الحجازی المدنی رحمہ اللہ تعالی ونفعنا بہ۔

الشیخ الثانی

وهو یروی عن العلامۃ المحدث ابی عبد اللہ محمد بن علی ابن السنوسی

الشريف الخطابي الحسني الشلفي وعن العلامة المسن البركة السيد
ابي موسى عمران الياصلي وعن العلامة محمد طاهر الفاسي وعن العلامة
عبد الله سراج والشيخ عبد الغني المجددي وقد سبق ذكرهم وكما
هو مصرح في ثبته حسن الوفاء۔

الشيخ الثالث

الثالث مولانا العلامة الفهامة جامع العلوم والفنون
الشيخ الجليل المحدث النبيل السيد محمد علي بن طاهر الوتري
الحنفي المدني المتوفى سنة ۱۳۲۲ شيخ شيخي صالح كمال الحنفي المكي
وهو اخذ عن مولانا الشيخ عبد الغني المدني وعن العلامة الشيخ
احمد منة الله وقد مر ذكرهما مرارًا۔

الشيخ الرابع

الرابع العلامة الفهامة بركة الخاصة والعامة المحدث الشيخ محمد
عثمان ابن عبد السلام الداغستاني المدني رحمه الله تعالى
وهو يروي عن مولانا عبد الغني المدني وغيره من المشائخ الكرام

الشيخ الخامس

الخامس العلامة الجليل الفهامة النبيل مولانا السيد
عبد الحي ابن الشيخ الشهير السيد عبد الكبير الكتاني الفاسي
المغربي المالكي ادام الله فيوضاته۔ يروي عن السيد

احمد بن اسماعیل البرزنجی عن[2] والده عن[3] الشیخ صالح الفلانی ویروی عن
ابی العباس احمد بن طالب بن محمد الاندلسی الفاسی عن ابی عبد الله
محمد بن علی السنوسی الخطابی ویروی عن والده السید عبد الکبیر المذکور
وقد سبق ذکرهم ـ

وبقی من المشائخ من قرأت علیهم وانتفعت بهم لکن لم تتفق
لی اجازة منهم فمنهم[1] والدی رحمہ الله تعالی تلقیت منہ القرآن
الکریم وقرأت علیہ بعض الکتب الدرسیة فی الهندیة والفارسیة
ومنهم[2] مولانا الشیخ عبد الرحمن رحمہ الله تعالی قرأت علیہ بعض الکتب
الدرسیة الفارسیة ومنهم[3] العالم الجلیل الشاعر النبیل الشیخ ابو الحسن محمد عبید الله السبحانی بن
العلامة الحافظ الشیخ محمد المدرس بمدرسة مفید العام ـ قرأت
علیہ بعض کتب الصرف والنحو ومنهم[4] العلامة الفقیہ النبیہ مولانا
الابر الازکی الحاج محمد عبد المجید خان الواعظ[5] المدراسی الفنکنوری
صدر المدرسین بمدرسة مفید العام لقصبة وانمباری من مضافات
مدراس ـ وهو من العلماء العاملین ولہ تالیفات کثیرة فی فنون مختلفة
قرأت علیہ وسمعت بقرأة الغیر علیہ من کتب النحو وتفسیر الجلالین

[5] الآمر بالمعروف والناهی عن المنکر ـ لہ ید طولی فی الوعظ وکان یلحقہ الوجد حال الوعظ و
یکثر البکاء ۱۲ عبد الهادی غفر لہ

ومنهم العلامة الفاضل الفهامة الكامل مولانا الشيخ الابر التقي الزاهد
العابد الحاج محمد عبد الله القشاوري المدرس بمدرسة معدن العلوم
الواقعة بوانمباري وهو الضامن العلماء العاملين قرأت عليه صحيح مسلم
والجامع للترمذي في مائة درس وواحد بحثا والموطأين للامامين
الهمامين وكتب الاصول والمعقول وسمعت بقرأة الغير عليه حصصا
عديدة من صحيح البخاري وسنن ابن ماجة - ومنهم العلامة والحبر
الفهامة الجامع للمنقول والمعقول الحاوي للفروع والاصول مولانا
زمان شاه القشاوري المدرس بمدرسة معدن العلوم صنف المهام
الكاملة في جميع العلوم والفنون قرأت عليه من الهداية في الفقه و
نبذة من المعقول ومنهم العلامة اللبيب والفاضل الاديب الحسيب
النسيب السيد محمد شرف الدين - المدرس بالمدرسة المذكورة
وله يد طولى في الصرف والنحو خاصة وله تصانيف في النحو وغير ذلك
قرأت عليه بعض كتب الفرائض والمعاني والبيان وسمعت اكثرها
بقرأة الغير عليه من الفقه والادب والصرف والنحو والهيئة والحكمة
والحساب وغيرها من كتب الالات ومنهم مولانا العلامة الفقيه

الفهامة النبيه العابد الصالح التقى الحاج محمد عبد الرحيم شيخ الكل وشيخ
الشيوخ بمدرسة مفيد العام المذكور وهو ايضا من العلماء العاملين
وقدوة الواصلين قرأت عليه من كتب عديدة فى فنون شتى وحصلت
منه فوائد لا تحصى لاسيما فى علم التجويد والتعبير وما وجد له
فيهما نظير ومنهم مولانا الاكرم شاه عبد الرزاق الصوفى المدرس
بمدرسة اعظم الواقعة ايضا بقصبة وانم بادى قرأت
عليه بعض كتب القواعد الطب ومنهم وعاشرهم مولانا الصالح
محمد غوث المدراسى تلقيت منه علم القوافى وقواعد الشعر وغيرها فذلك
عشرة كاملة جزاهم الله عنى خيرا ونفعنا بعلومهم وبركات انفاسهم فى الدنيا
والآخرة آمين يا رب العالمين

الحصة الثانية من هذا الكتاب المستطاب في ذكر
اسانيد الكتب المشهورة متصلة من هذا الفقير الى
مصنفيها مع تراجمهم بالاختصار والايماء الى ما يحصل
به الاستبصار ونقدم سند كتاب الله المجيد الذى
لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من
حكيم حميد تيمنا وتبركا به فنقول - اما القرآن الكريم
فاروية عن شيخنا العلامة العارف بالله والمهاجر الى بلد الله
الشيخ محمد عبد الحق النقشبندى عن شيخه العلامة الشيخ قطب الدين
الدهلوى المكى عن علامة الآفاق مولانا محمد اسحق عن محدث وقته
وفريد دهره مولانا الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار قال اخذت
القرآن العظيم عن جماعة وكذا الحديث الشريف فاروى القرآن
العظيم قراءة واجازة وسماعا عن ائمة منهم شيخنا وقدوتنا وسيدنا
العلامة الفقيه المحدث القارى المتقن سيدى ابو الحسن على
ابن عبد البر الونائى الحسنى وهو اخذه عن السيد محمد مرتضى
ابي الفيض البلگرامى الحسينى الزبيدى ثم المصرى وعن شيخ القراء

والقراءة بالجامع الازهر ابی اللطائف عبد الرحمن بن عبد اللہ بن محمد
الزبیری القرشی الاجهوری قالا رُوینا عن الشیخ المعمر محمد بن محمد الحسنی
البلیدی زاد الثانی فقال وعن الفاضل المقری المعمر شہاب الدین
احمد ابی السماح ابن احمد البقری قالا عن شیخ الاقراء بالدیار المصریه
الشمس ابی عبد اللہ محمد ابن القاسم بن اسماعیل البقری عن شمس الدین
البابلی عن خاله سلیمان بن عبد الدائم البابلی وغیرہ عن نجم الدین ابی
الاشراق محمد بن احمد بن علی بن السکندری عن شمس الدین محمد بن محمد
ابن عمر النبتیتی عن قطب الدین محمد بن محمد عبد اللہ الخیضری عن الشمس
محمد بن ناصر الدمشقی عن العماد ابی بکر بن ابراهیم بن ابی قدامہ عن
ابی عبد اللہ محمد بن جابر الوادی آشی عن الامام ابی العباس
احمد بن محمد الخزرجی الشهیر بابن الغماز عن ابی الحسن محمد
ابن احمد سلمون البلنسی عن ابی الحسن علی بن محمد بن هذیل عن ابی
داؤد سلیمان بن نجاح الاموی عن ابی عمرو عثمان بن سعید بن عثمان
الدانی عن فارس بن احمد الحمصی عن عبد الباقی بن الحسن المقری
عن احمد بن سالم الختلی عن الحسن بن مخلد عن البزی عن عکرمہ بن

سلیمان عن[٢٩] اسماعیل بن عبد اللہ المکی عن[٣٠] عبد اللہ بن کثیر عن[٣١]
مجاھد عن[٣٢] عبد اللہ بن عباس عن[٣٣] اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اُبی فلما بلغت والضحی قال
کبر حتی تختم مع خاتمۃ کل سورۃ ح ویروی مولانا اسحٰق الضیاء عن[٣]
العلامۃ عبد العزیز الدھلوی عن[٤] العلامۃ الشیخ احمد ولی اللہ بن
عبد الرحیم قال قرأت القرآن کلہ من اولہ الی اٰخرہ بروایۃ حفص
عن عاصم علی[٦] الصالح الثقۃ الحاج محمد فاضل السندی سنۃ ١١٥٦ قال
تلوتہ من اولہ الی اٰخرہ بروایۃ حفص علی[٧] الشیخ عبد الخالق شیخ
القراء بمحروسۃ دلی قال قرأت القرآن بالقرآت السبع علی[٨] الشیخ
البقری والبقری تلا بھا علی[٩] شیخ القراء زمانہ الشیخ عبد الرحمٰن[١٠]
الیمنی وقرأ الیمنی بھا علی[١١] والدہ الشیخ شحاذۃ الیمنی وعلی
الشھاب احمد بن عبد الحق السنباطی بتلاوتہ کذلک علی الشیخ شحاذۃ
المذکور وقرأ[١١] الشیخ شحاذۃ کذلک علی الشیخ ابی النصر الطبلاوی
وقرأ الطبلاوی[١٢] کذلک علی شیخ الاسلام زکریا بتلاوتہ علی[١٣] البرھان
القلقیلی والرضوان ابی النعیم العقبی وقرأ کل منھما علی[١٤] امام القراء

المقری

المتوفی ١٥ شوال سنۃ ١٠٥٠ھ

القلقشندی

والمحدثین محرر الروایات والطرق ابی الخیر محمد بن محمد بن علی بن یوسف
الجزری صاحب النشر وله طرق کثیرة جدا ذکرها فی النشر قال الجزری
قرأت التیسیر للدانی وقرأت به القرآن کله من اوله الی آخره
علی ۱۵ شیخی الامام الصالح العالم قاضی المسلمین ابی العباس احمد
ابن الشیخ الامام ابی عبد الله الحسین بن سلیمان بن فزارة الحنفی
بدمشق المحروسة رحمه الله وقال لی قرأته وقرأت به القرآن
العظیم علی ۱۶ والدی واخبرنی انه قرأه وقرأ به القرآن العظیم علی ۱۷ الشیخ
الامام ابی محمد القاسم بن احمد بن الموفق الاورقی قال قرأته و
قرأت به علی ۱۸ المشائخ الائمة المقرئیین ابی العباس احمد بن علی بن یحیی بن
عون الله الحصار وابی عبد الله محمد بن سعید بن محمد المرادی و
ابی ۲۰ عبد الله محمد بن ایوب بن محمد ابن نوح الغافقی الاندلسیین قال
کلهم قرأته وقرأت به علی ۱۹ الشیخ الامام ابی الحسن علی بن محمد بن
هذیل البلنسی قال قرأته وتلوت به علی ۲۰ ابی داؤد سلیمان بن نجاح
قال قرأته وتلوت به علی المؤلف ۲۱ الامام ابی عمرو الدانی قال الجزری
وهذا اعلی اسناد یوجد الیوم فی الدنیا متصلاً واختص هذا الاسناد

بن محمد

بتسلسل التلاوة والقرأة والسماع ومنی الی المؤلف کلھم علماء ائمۃ ضابطون قال الدانی فی کتاب التیسیر قرأت القرآن کلہ بروایۃ حفص علی[22] ابی الحسن طاہر بن غلبون المقری قال قرأت بہا علی[23] ابی الحسن علی ابن محمد بن صالح الہاشمی الضریر المقری بالبصرۃ قال قرأت بہا علی[24] ابی العباس احمد بن سہل الاشنانی قال قرأت بہا علی[25] ابی محمد عبید ابن الصباح قال قرأت علی[26] حفص قال قرأت علی[27] عاصم قال الدانی واخذ عاصم القرآن عن[28] ابی عبد الرحمن عبید بن حبیب السلمی وعن[28] زر بن حبیش اما ابو عبد الرحمن فعن[29] عثمان بن عفان وعلی[29] بن ابی طالب و[29] ابی ابن کعب وزید[29] بن ثابت و[29] عبد اللہ بن مسعود (رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین) عن النبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم واخذ زر عن[29] عثمان بن عفان وابن[29] مسعود (رضی اللہ تعالی عنہم) عن[30] النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عن[31] جبرئیل علیہ السلام عن[32] اللوح المحفوظ عن رب العلمین

صاحب الروایۃ ۱۲ عبد

الاسلمی ۱۲ عبد

۲۰

تفسیر[2] الامام الکبیر والعلامۃ الشہیر من اطبقت الامۃ علی تقدمہ فی التفسیر الامام ابی جعفر محمد بن جریر الطبری

المسمى جامع البيان في تفسير القرآن نفعنا الله بفيوضه
آمين - اوله وبه ثقتي وعليه اعتمادي ربي يسر - قرئ على ابي جعفر
محمد بن جرير الطبري في سنة ست وثلاثمائة ٣٠٦ قال الحمد لله الذي
حجبت الالباب بدائع حكمه - وخصمت العقول لطائف حججه -
ارويه عن الشيخ عبد الجليل وعن الشيخ محمد بن سليمان حسب الله
وعن الشيخ صالح كمال كلهم عن احمد منة الله عن الامير الكبير عن
نور الدين ابي الحسن علي بن محمد العربي بن علي السقاط عن محمد الفاسي
من طريق ابي علي الغساني عن ابن الحذاء عن ابي القاسم عبد الرحمن بن
محمد بن ابي يزيد المصري عن ابي محمد عبد الله بن احمد الفرغاني
عن الامام الهمام ابي جعفر محمد بن جرير بن يزيد ابن كثير بن
طالب الطبري المتولد سنة ٢٢٤ والمتوفى سنة ٣١٠ احد ائمة الدنيا
علما ودينا - له تآليف كثيرة تنبيه نذكر فيه ترجمة مختصرة للامام
المذكور لان ذلك عقب ذكر كل من الائمة الكرام متعين قال ابو حامد الاسفرايني
لو رحل الى الصين في تحصيل تفسيره لم يكن كثيرا وقال ابن
خزيمة ما اعلم اديم الارض اعلم منه - كتب كتبا كثيرة ومكث اربعين

الشيخ ابو حامد الاسفرايني

سنة يكتب كل يوم اربعين ورقة فقد حسبوا له منذ بلغ الحلم الى ان
مات ثم قسم على تلك المدة اوراق مصنفاته فوجد لكل يوم اربعة عشر
ورقة كذا في ثبت الامير الكبير **وذكر** الجلال السيوطي رحمه الله تعالى
ان محمد بن جرير الطبري حاسبه الجبار قبل موته على الف رطل حبرا
وثمانية ارطال انتهى كذا في الميزان للامام الشعراني **وذكر** الامير
في ثبته ايضا انه قال لاصحابه يوما تنشطون لتفسير القرآن قالوا
كم يكون قدره قال ثلاثين الف ورقة فقالوا هذا يفنى الاعمار قبل تمامه
فاختصره في ثلاثة آلاف ثم قال هل تنشطون لتاريخ العالم من آدم الى
وقتنا هذا فقالوا كم قدره فقال نحو التفسير فاجابوه كالاول فقال انا لله
ماتت الهمم فاختصره كالتفسير **والطبري** منسوب الى طبرية
مدينة بالشام وهي مدينة الاردن وهي في اسفل جبل على بحيرة
جليلة يخرج منها نهر الاردن المشهور وفي مدينة طبرية مياه
حارة تفور في الصيف والشتاء ولا تنقطع فتدخل المياه الحارة
الحمامات فلا يحتاجون لوقود انتهى

تفسير انوار التنزيل واسرار التاويل للقاضي ناصر الدين

تنشطون

تنشطون

البيضاوى - اوله الحمد لله الذى نزل الفرقان على عبده ليكون للعالمين نذيرا - ارويه عن شيخنا العلامة الحبر الفهامة الحسيب النسيب الحبيب حسين بن العلامة السيد محمد الحبشى عن الشريف محمد بن ناصر عن الشيخ عابد السندى عن الشيخ محمد طاهر سنبل عن الشيخ محمد عارف بن محمد جمال المكى عن الشيخ حسن العجيمى ح ويروى الشيخ عابد ايضا عن الشيخ حسين المغربى مفتى المالكية بمكة المحمية عن الشيخ محمد بن طيب المغربى عن الشيخ حسن العجيمى ح وارويه عن العلامة المحقق المفسر شيخنا الشيخ محمد بن سليمان حسب الله المصرى المكى الشافعى عن الشيخ احمد منة الله عن العلامة محمد بن محمد الامير الكبير عن السيد نور الدين ابى الحسن على بن احمد الصعيدى المالكى عن الشيخ محمد عقيلة المكى عن الشيخ حسن العجيمى عن الشيخ احمد العجل عن امام المقام يحيى بن مكرم الطبرى عن الحافظ عز الدين عبد العزيز بن فهد اخبرنا به القاضى كمال الدين ابو الفضل محمد بن النجم محمد بن ابى بكر المرجانى قال اخبرنا به المسند ابو هريرة عبد الرحمن بن محمد بن محمد بن احمد بن عثمان الذهبى ح ويروى الشيخ حسن العجيمى عن الشيخ محمد الشوبرى الحنفى عن الرملى

عن زكريا الانصاري عن ابن حجر عن ابي هريرة عبد الرحمن بن محمد
الذهبي عن عمر ابن الياس المراغي قال اخبرنا به مؤلفه القاضي ناصر الدين
ابو الخير عبد الله ابن عمر البيضاوي المتوفي بتبريز سنة احدى
وتسعين وستمائة[1] تنبيه البيضاوي (منسوب الى البيضاء قرية من اعمال شيراز ١٢) المذكور هو ابو عبد الله محمد بن
عمر بن محمد بن علي بن ابي الخير بن ناصر الدين الشيرازي الشافعي
كان اماما مبرزا نظارا خيرا دينا صالحا متعبدا ولي القضاء بشيراز
فعدل وصنف كثيرا كالطوالع اجل مختصر في علم الكلام وتفسيره
الذي سارت به الركبان الى كل جهة وعم نفعه على ما فيه من
معضلات لا تخفى على من خبر زواياه واطلع على خباياه لاسيما
ما وافق فيه اصله وهو كشاف الزمخشري من الاماكن الصعبة
ووقع للتقي المجتهد الامام النور السبكي انه طالع مواضع من الكشاف
فاعجبته كثيرا واغتبط بالكتاب الى ان اطلع على ما فيه من القبائح
لاسيما ما يتعلق بنبينا صلى الله عليه وسلم في آخر سورة التكوير

---

[1] كذا في مسانيد ابن حجر وثبت الامير الكبير وقيل خمس وثمانين وستمائة وقيل سنة اثنتين بدل خمس والله تعالى اعلم ١٢ محمد عبد الهادي غفر له

وغيره فحلف السبكى حينئذ انه لا ينظر فيه بعد اليوم وانه لا يبقيه
بمنزله وفعل ذلك فوقع للبيضاوى سهوا وغيره موافقته فى كثير
من تلك المعضلات لكن ايقظ الله من بالغ فى ردها عليه كما ايقظ
جمعا الى رد جميع سخائم الكشاف وبيان زلله وخطائه وغلطه و
خطله وبالغوا فى التشنيع عليه بما يستحقه ومن هؤلاء الذين اغلظوا
عليه الى الغاية الامام المجتهد شيخ شيوخ مشائخنا امام المتاخرين
السراج البلقينى فانه الف على الكشاف كتابا حافلا واطلق فى تسفيهه
وتخسيره وتجهيله فى الاعتقاديات عنان القلم فجزاه الله خيرا عن
الاسلام والمسلمين ومما يعاب به على البيضاوى ايضا ما اكثره فى تفسيره
من علوم الحكمة الواجب ذمها من مثله لا سيما والبيضاوى فى كثير
من الاحيان يقدمها ويختارها على ما يضادها من القواعد الشرعية
وله مؤلفات ايضا شرح التنبيه فى الفقه فى اربع مجلدات وله فى
الفقه ايضا الغاية القصوى ولما فرغ منها عرضها على والده
وكان اماما فى الفقه كغيره فلما اطلع عليها وتاملها قال لولده
مؤلفها يا ولدى انك لست بفقيه قال لم قال لانك انما جمعت

فيه فروعا معلومة احكامها مقررة عند الاصحاب فحفظها وجمعها
ليس فيه كثير مزية ولا يدل على فقه نفيس وانما الذى يدل على
ذلك التخريج على القواعد والمدارك والاستنباط لاحكام الحوادث
من ذلك وسبر كلام ائمة اصحاب الوجوه واخذ المقبول منه
وترك المردود وما يناسب ذلك مما لا يخفى على الفقيه انتهى كذا
فى مسانيد العلامة ابن حجر رحمه الله تعالى

٣

تفسير الامام فخر الدين محمد الرازى المسمى بمفاتيح الغيب
المعروف بالتفسير الكبير اوله الحمد لله الذى وفقنا لاداء افضل
الطاعات. ارويه عن العلامة الشيخ محمد بن سليمان حسب الله
عن الشيخ عبد الغنى الدمياطى عن الشيخ محمد الامير عن الشيخ
على بن محمد السقاط عن الشيخ عبد الله البصرى عن الشيخ
محمد بن علاء الدين البابلى عن الشهاب احمد السنهورى
عن الشهاب احمد بن محمد بن حجر المكى عن شيخ الاسلام زكريا
الانصارى ح ويروى البابلى عن الشيخ محمد حجازى الواعظ

عـه وسائر تصنيفاته ايضا ارويها بالسند المذكور فى المتن ۱۲ عبد الحق غفر له

الشعراوی عن النجم الغیطی عن زکریا الانصاری عن التقی محمد
ابن محمد بن فہد عن العلامۃ مجد الدین اللغوی الفیروزابادی
عن الحافظ سراج الدین القزوینی عن القاضی ابی بکر محمد بن عبد اللہ
القفازانی عن القطب شرف الدین ابی بکر محمد الھروی عن مؤلفہ الامام
فخر الدین الرازی تنبیہ قال العلامۃ المؤرخ ابن خلکان
فی تاریخہ مانصہ ۔ الامام الرازی المذکور ہو ابو عبد اللہ
محمد بن عمر بن الحسین بن الحسن بن علی البکری الطبرستانی
الاصل الرازی المولد الشافعی المذہب صنف التصانیف المفیدۃ
فی فنون عدیدۃ منہا تفسیر القران جمع فیہ الغرائب والعجائب
ما یطرب کل طالب وہو کبیر جدا لکنہ لم یکملہ وشرح سورۃ الفاتحۃ
فی مجلد ومنہا فی علم الکلام المطالب العالیۃ ۔ ونہایۃ العقول
وکتاب الاربعین والمحصل وکتاب البیان والبرہان فی الرد علی اہل
الزیغ والطغیان ۔ والمباحث المشرقیۃ ۔ والمباحث العمادیۃ ۔
وتہذیب الدلائل ۔ وارشاد النظار الی لطائف الاسرار ۔ واجوبۃ
المسائل ۔ وتحصیل الحق والمعالم وغیرہا وفی اصول الفقہ

المحصول وفي الحكمة الملخص وشرح الاشارات وشرح عيون الحكمة وغير ذالك وفي الطلسمات السر المكتوم وله شرح اسماء الله الحسنى وشرح الوجيز في الفقه وشرح سقط الزند للمعري وشرح كليات القانون في الطب وغير ذلك وكل كتبه مفيدة وانتشرت تصانيفه في البلاد ورزق فيها سعادة عظيمة وله في الوعظ يد طولى ويعظ باللسانين العربي والعجمي وكان يلحقه الوجد حال الوعظ ويكثر البكاء انتهى مختصرا وقال العلامة ابن حجر في مسانيده ان الامام الرازي كان المشهور بالتحتاني لقب به لانه لما كان بمصر بالمدرسة الظاهرية سكن بخلوة فوق خلوته شخص اخر يقال له القطب ايضا فميز وابينهما بالتحتاني والفوقاني وكان احد ائمة المعقول اخذ عن العضد وغيره شرح الحاوي الصغير في مذهب الشافعي وشرح المطالع والاشارات وحشى على الكشاف انتهى ووجه تصنيف تفسيره كما في الكشف انه قال رحمه الله تعالى اعلم انه مر على لساني في بعض الاوقات ان سورة الفاتحة يمكن ان يستنبط من فوائدها ونفائسها عشرة الاف مسئلة فاستبعد هذا بعض الحساد فشرعت في تصنيف

هذا الكتاب وقدمت مقدمة لتصير كالبينة على ما ذكرناه امر ممكن الحصول الخ انتهى وفيه ايضا وصنف الشيخ نجم الدين احمد بن محمد القمولى تكملة له وتوفى سنة ٧٢٧ وقاضى القضاة شهاب الدين بن خليل الخويى الدمشقى كمل ما نقص منه ايضا وتوفى سنة ٦٣٩ تسع وثلاثين وست مائة واختصره برهان الدين محمد بن محمد النسفى المتوفى سنة ٦٨٧ وسماه الواضح ولخصه ايضا محمد بن القاضى اياثلوغ والحق به بعضا من الفوائد وبعض تصرفات من عنده وتوفى الرازى سنة ٦٠٦ ست وستمائة انتهى وقال ابن خلكان وكانت ولادته فى رمضان سنة ٥٤٣ انتهى

الفقهاء

٥٣٨

تفسير الكشاف عن حقائق التنزيل للعلامة الزمخشرى

ع ٥ وكذا اسائر تصانيفه ادرى بالسنة المذكور فى المتن ١٢ عبد الهادى غفر له

اوله الحمد لله الذی جعل القرآن الخ ارویه بالسند المذکور الی الشیخ
البابلی عن ابی الامداد ابراهیم اللقانی عن الشمس محمد بن محمد بن
عبد الرحمن العقیلی البهنسی عن ابی الحسن البکری عن الزین زکریا ابن
المتوفی سنه ۹۲۶ھ ۱۲
محمد الانصاری ح وارویه عن العلامة الحبیب حسین الحبشی عن
والده محمد الحبشی عن الشیخ عمر بن عبد الکریم العطار عن الشیخ صالح
الفلانی ح وارویه عالیا بدرجة عن العلامة الشیخ عبد الجلیل بن
الشیخ عبد السلام الشهیر بمرادہ المدنی عن المعمر مفتی المدینة
المنورة السید اسمعیل البرزنجی عن الشیخ صالح الفلانی عن
محمد بن سنة عن مولای الشریف عن السنهوری عن النجم
الغیطی عن القاضی زکریا الانصاری عن العز ابی محمد عبد الرحیم بن محمد
ابن الفرات عن الحافظ ابی عمر عبد العزیز بن محمد بن ابراهیم
ابن جماعة عن ابی الفضل احمد بن هبة الله بن عساکر عن زینب
بنت عبد الرحمن الشعری عن مؤلفه العلامة ابی القاسم محمود جار الله
ابن عمر الزمخشری تنبیه الزمخشری هو محمود بن عمر ابو القاسم جار الله
الزمخشری الخوارزمی ذکر العلامة اللکنوی فی الفوائد البهیه

الشعری

الزمخشری نسبة الی زمخشر بفتح الزای وسکون الخاء بینهما میم مفتوحة وبعد الخاء شین معجمة قریة کبیرة من قری خوارزم کان امام عصرہ بلا مدافع نحویا ذکیا فقیها مناظرا بیانیا متکلما ادیبا شاعرا مفسرا من اکابر الحنفیة حنفی المذہب معتزلی المعتقد ومن تصانیفه الکشاف فی التفسیر والفائق فی اللغة فی تفسیر الحدیث وغیر ذلک انتہی۔ وفی کشف الظنون وقال السیوطی فی نواهد الابکار بعد ذکر قدماء المفسرین ثم جاءت فرقة اصحاب نظر فی علوم البلاغة التی بها یدرک وجہ الاعجاز ومنها الکشاف هو سلطان هذہ الطریقة فلذا طار کتابہ (وذکرہ) فی اقصی المشرق والمغرب ولما علم مصنفہ انہ بهذا لو صف قد تحلی قال تحدثا بنعمة ربه وشکرا۔ نظم۔

ان التفاسیر فی الدنیا بلا عدد	ولیس فیها لعمری مثل کشافی
ان کنت تبغی الهدی فالزم قراءته	فالجهل کالداء والکشاف کالشافی

وقال العلامة ابن خلکان کان الزمخشری معتزلیا فی الاعتقاد وکان استفتح تفسیرہ فی الخطبة اولا بقوله الحمد للہ الذی خلق القرآن فقیل له فی ذلک انه ان ابقیت التفسیر علی هذہ الفاتحة فجعله الناس

مهجوراً فاورد الزمخشری لفظة جعل عوضاً من لفظة خلق ۔ وجعل عند المعتزلة بمعنی خلق نعوذ باللہ منها ۔ ولد سنة ٤٦٧ سبع وستین واربع مائة ومات سنة ٥٣٨ ثمان وثلثین وخمسمائة وجاور بمکة وتلقب بجار اللہ وفخر خوارزم ایضاً وقال سمعت من بعض المشائخ ان احد رجلیه کانت ساقطة انتهی مختصراً وسبب سقوطها مختلف فیه ذکره ابن خلکان وغیره

تفسیر معالم التنزیل للامام البغوی ۔ اوله الحمد للہ ذی العظمة والکبریاء والعزة والبقاء والرفعة والعلاء والمجد والثناء الخ ۔ ارویه عن[1] العلامة الحبیب حسین بن محمد الحبشی عن[2] والده وعن[3] شیخه الشریف محمد بن ناصر عن[4] العلامة السید عبد الرحمن الاهدل عن[5] الشیخ امر اللہ ابن عبد الخالق المزجاجی عن[6] محمد بن احمد عقیلة عن[7] الشیخ ابراهیم ابن حسن الکردی عن[8] الشیخ احمد القشاشی عن[9] محمد بن احمد الرملی عن[10] القاضی زکریا عن[11] الحافظ ابن حجر عن[12] الصلاح بن ابی عمر عن[13] الفخر ابن البخاری عن[14] فضل اللہ بن ابی سعد النوقانی عن[15] مؤلفه

عسه وکذا اسانید تصانیفه ارویها بهذا السند ۱۲

عسه النوقان بفتح النون وسکون الواو وقاف بعدها الف فنون ۱۲ حسن الوفا لاخوان الصفا للشیخ فالح المدنی رحمه اللہ تعالی ۔ بلد بطوس ۱۲

محی السنۃ الحسین بن مسعود البغوی ۔ تنبیہ البغوی قال ابن حجر فی کتاب مسانیدہ صـ۱۲۳ ھو ابو محمد رکن الدین الحسین ابن مسعود الشافعی الفراء البغوی[1] نسبۃ الی بغ من بلاد خراسان بین مرو وھراۃ وقیل اسمہا بغشور ففی النسبۃ الیہا تغیر خارج عن القیاس تفقہ رحمہ اللہ تعالی علی استاذہ امام اصحابنا الخراسانیین القاضی الحسین المروزی فقیہ خراسان ۔ قال الرافعی وکان یقال لہ حبر الامۃ ثم حکی عنہ ان رجلا جاءہ فقال لہ حلفت بالطلاق انہ لیس احد فی الفقہ والعلم مثلک ایحنث فاطرق ساعۃ وبکی ثم قال ھکذا یفعل موت الرجال لا یقع طلاقک ۔ توفی رحمہ اللہ تعالی بمرو رّوذ سنۃ ۵۱۶ھ ست عشرۃ وخمس مائۃ قال بعضہم وقد اشرف علی التسعین ظنا ودفن عند شیخہ القاضی الحسین المذکور وھو من اکابر اصحاب الوجوہ فی مذھبنا (ای مذھب الشافعی ۱۲) ۔ وما اکرمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم فقال لہ احیاک اللہ کما احییت سنتی انتہی وتفسیرہ متوسط نقل فیہ عن مفسری الصحابۃ والتابعین ومن بعدھم واورد فیہ

(حاشیہ: عـہ الفراء نسبۃ الی الفراء وبیعہا عمل الفراء ۱۲ ابن خلکان)

[1] البغوی بفتح الباء وفتح الغین المعجمۃ ۱۲ اکمال ۔ منسوب الی البغشور قریۃ بین ھراۃ ومرو والاغلب فی النسبۃ الی المرکب الامتزاجی النسبۃ الی الجزء الثانی وقد ینسب الی الجزء الاول ایضا نحو معدی فی معدیکرب وبعلی فی بعلبک والبغوی من ھذا القبیل ۔ وقد یقال لتلک القریۃ بغ ایضا

ھذا الاصاحۃ الی الاعتذار ۱۲ عبد الھادی غفرلہ

الاحاديث باسانيدها وهو جامع للتفاسير السلفية واختصره الشيخ تاج الدين ابو نصر عبد الوهاب بن محمد الحسيني المتوفى سنه ٨٧٥هـ ومن تصانيفه[ه] مصابيح السنة وسيأتى

تفسير[٦] لباب التاويل فى معانى التنزيل للامام ناصر الشريعة ومحي السنة علاء الدين على بن محمد بن ابراهيم البغدادى المعروف بالخازن - اوله الحمد لله الذى خلق الاشياء فقدرها تقديرا الخ اروية[١] عن العلامة الحبيب الحبشى عن[٢] الشريف محمد بن ناصر عن[٣] الشيخ عابد السندى عن[٤] الشيخ حسين المغربى مفتى المالكية بمكة المكرمة عن[٥] الشيخ محمد بن طيب المغربى عن[٦] الشيخ حسن العجيمى قال اخبرنى به النور على بن محمد الاجهورى عن[٨] الشيخ عمر بن الجائى عن[٩] الحافظ جلال الدين عبد الرحمن بن ابى بكر السيوطى عن[١٠] مسند الدنيا محمد بن مقبل الحلبى اجازة عن[١١] محمد بن على الحراوى عن[١٢] الحافظ عبد المؤمن بن خلف الدمياطى عن مؤلفه الامام علاء الدين على بن محمد الخازن - تنبيه الخازن هو الامام حجة الاسلام قدوة الامة وعلم الائمة ناصر الملة

ـــــــ

ه وسائر تصانيفه ايضا ١٢ العبد

والدين محی سنۃ سید المرسلین علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراھیم المعروف بالخازن البغدادی الصوفی ـ وتفسیرہ قد بلغ مدی صیتہ جمیع الاماکن کثیر التداول قریب التناول لاحکام مبانیہ وسرعۃ ادراک معانیہ مع کونہ محلی بالاحادیث النبویہ مطرزا بالاحکام الشرعیہ ـ انتخبہ من تفسیر البغوی الشہیر وزاد فوائد لخصہا من کتب التفاسیر فصار تفسیرہ انفیسا کثیر الفوائد جمیل العوائد جدیرا بان تشد الیہ الرحال ویتسابق فی تحصیلہ جلۃ الرجال ـ قال فی کشف الظنون فرغ من تالیفہ یوم الاربعاء العاشر من رمضان سنۃ ٧٢٥ خمس وعشرین وسبعمائۃ ـ

تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التأویل للعلامۃ ابی البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی

اولہ الحمد للہ المنزہ بذاتہ عن اشارۃ الاوھام الخ ارویہ عن العلامۃ الشیخ عبد الحق وعن العلامۃ الشیخ محمد حسب اللہ کلاھما عن الشیخ عبد الغنی الدھلوی المدنی عن الشیخ عابد السندی ح وارویہ عن العلامۃ الشیخ

ـــــــــ

ہ وسائر تصانیفہ ایضا ارویہا بالسند الآتی ١٢ عبد

عبد الجليل برادہ عن عابد السندی بالاجازۃ العامۃ عن الشیخ محمد طاہر سنبل عن الشیخ محمد عارف بن محمد جمال المکی عن الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ احمد بن محمد العجل عن الامام یحیی ابن مکرم الطبری عن الحافظ عز الدین بن فہد عن والدہ نجم الدین عمر بن فہد عن القاضی جمال الدین محمد بن علی بن احمد العقیلی النویری عن الصغانی محمد ابن محمد بن سعید المکی العمری الحنفی اذ ناعن قوام الدین مسعود ابن برہان الدین ابراہیم بن محمد بن یعقوب الکرمانی عن مؤلفہ العلامۃ النسفی تنبیہ فی الفوائد البہیۃ للعلامۃ عبد الحی اللکنوی النسفی نسبۃ الی نَسَف بفتحتین من بلاد السغد فیما وراء النہر وقیل بکسر السین وفی النسبۃ تفتح انتہی وقال العلامۃ البدیری فی ثبتہ ہو الامام حافظ الدین ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی (الحنفی) صاحب التصانیف المفیدۃ فی الفقہ والاصول لہ الملتقی فی شرح المنظومۃ ولہ شرح النافع سماہ بالمنافع ولہ الوافی وشرحہ الکافی ومختصر کنز الدقائق ولہ المنار فی اصول الفقہ ولہ المنار ایضا فی اصول الدین ولہ العمدۃ فی الاعتقاد و

شرحهما الاعتماد وقال صاحب الكشف فی بیان تفسیره وهو کتاب وسیط فی التاویلات جامع لوجوه الاعراب والقراآت متضمن لدقائق علم البدیع والاشارات موشح باقاویل اهل السنة والجماعة خال عن اباطیل اهل البدع والضلالة لیس بطویل ممل ولا قصیر مخل بل لطیف العبارة۔ وبلیغ المحاورة یرد فیه علی اهل الاعتزال۔ باقصر عبارة ومثال۔ توفی رحمه الله تعالٰی سنه احدی وسبعمائة وقیل عشرة وسبعمائة والله تعالٰی اعلم انتهی بتغییر یسیر اقول ولشیخنا المحقق عبد الحق النقشبندی حاشیة علی المدارک فی اربع مجلدات سماها الاکلیل علی مدارک التنزیل۔

تفسیر الجلالین للامام جلال الدین المحلی والامام جلال الدین السیوطی۔ والدر المنثور والاتقان فی علوم القران للحافظ السیوطی رحمهما الله تعالٰی

۔ وبالسند الی الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ محمد بن علاء الدین البابلی سماعا بقراءة شیخه ابی مهدی عیسٰی بن محمد الثعالبی الجعفری المغربی من اول سورة البقرة الی المفلحون من تفسیر الجلال السیوطی وتفسیر الفاتحة من تفسیر الجلال المحلی و

سه وکذا سائر تصانیفهما ۱۲ عبد

اجازة بسائره وبالدر المنثور وبالاتقان عن ابى النجا سالم بن محمد السنهوری عن الشمس محمد بن عبد الرحمن العلقمی عن الحافظ السیوطی عن شیخه الجلال ابی عبد الله محمد بن احمد المحلی فی تفسیره وعن الحافظ السیوطی فی تکملته وفی الدر المنثور وفی الاتقان - تنبیہ الجلالین من اول سورة الکهف الی اخر القران مع سورة الفاتحة تالیف الامام جلال الدین محمد بن احمد المحلی الشافعی المتوفی سنہ ٨٦٤ اربع وستین وثمانمائة وقد شرع فی تکملته الامام جلال الدین عبد الرحمن بن بکر السیوطی المتوفی فی سنہ ٩١١ بعد وفات الامام المحلی بست سنة فی یوم الاربعاء مستهل رمضان من سنة سبعین وثمانمائة وفرغ من تالیفه یوم الاحد عاشر شوال من السنة المذکورة فی مدة قدر میعاد الکلیم علی نبینا وعلیه الصلوة والسلام وفرغ من تبیضه یوم الاربعاء سادس صفر سنة احدی وسبعین وثمانمائة وهذا التفسیر کثیر المعنی ولب لباب التفاسیر مع صغر حجمه غایة اختصاره وشهرة هذا التفسیر المبارک وقبوله عند عامة المسلمین مستغن عن بیان فضائله وشرح فواضله ولا یخفی ان هذین الشیخین لم یتکلما علی التسمیة وتکلم علیها بکلام

اقول بعض علماء زبید[۵] فائدۃ المحلی نسبتہ الی محلۃ کبیرۃ التی تکون من بلاد

مصریۃ و السُیوط بضم السین واُسیوط مضموم الھمزۃ بلدۃ بالصعید کذا

فی القاموس **فائدۃ اخری** وعلی ھذا التفسیر حواشی کثیرۃ منھا

حاشیۃ الشیخ شمس الدین محمد بن علقمی المسماۃ بقبس النیرین اولھا

احمدک اللھم حمداً لا انقطاع فرغ منھا فی الجمادی الاولی سنۃ ۹۵۲ ومنھا

حاشیۃ الشیخ نور الدین علی بن سلطان محمد القاری نزیل مکۃ المکرمۃ

المتوفی بھا سنۃ عشر الف وھذہ الحاشیۃ مفیدۃ جداً اولھا

الحمد للہ ذی الجلال والجمال والکمال فرغ منھا فی اواخر ذی الحجۃ سنۃ و

منھا حاشیۃ الشیخ سلیمان الجمل المسماۃ بالفتوحات الالٰھیۃ بتوضیح

تفسیر الجلالین للدقائق الخفیۃ فی اربع مجلدات فرغ من کتابتھا فی المجلد

الاول سنۃ ۱۱۹۶ اولہ الحمد للہ علی افضالہ وھذہ الحاشیۃ احسن حواشی

الجلالین وغیر ذلک واللہ اعلم **فائدۃ اخری** الدر المنثور فی التفسیر

بالماثور فی ثمانی مجلدات للامام السیوطی اولہ الحمد للہ الذی احیا

بمن شاء مآثر الاثار بعد الدثور لخصہ من ترجمان القرآن لہ لسھولۃ

---

۵ قال بعض علماء الیمن عددت حروف القرآن وتفسیر الجلالین فوجدتھما متساویین الی سورۃ المزمل ومن سورۃ المدثر التفسیر زائد علی القرآن فعلی ھذا یجوز حملہ بغیر الوضوء انتھی ۱۲ کشف الظنون

التحصیل منہ فوقع جامعا للفوائد الفرائد الا انہ یحتاج الی التنقیح۔

فائدۃ اخری الاتقان مجلدا ولہ الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب الخ وھو اشبہ اثارہ وافیدھا۔ **تنبیہ[1]** الامام السیوطی ھو مجدد المائۃ التاسعۃ خاتم الحفاظ جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن کمال الدین الاسیوطی الشافعی المتوفی سنہ ۹۱۱ احدی عشرۃ وتسعمائۃ۔ صاحب التصانیف التی سارت بہا الرکبان وانتفع بہا الانس والجان وقد زادت علی خمس مائۃ انتھی کذا فی التعلیقات السنیہ۔ وفی النافع الکبیر ولد السیوطی سنہ ۸۴۹ تسع واربعین وثمانمائۃ اھ

تفسیر[1] شیخ الاسلام المحقق ابی السعود[1] المسمی بارشاد العقل السلیم الی مزایا الکتاب الکریم فی تفسیر القرآن العظیم علی مذھب النعمان

۔ اولہ سبحان من ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق الخ ارویہ بالاجازۃ العامۃ عن[1] العلامۃ الشیخ یوسف ابن اسمعیل بن یوسف بن اسمعیل بن محمد ناصر الدین النبہانی عن[2]

---

[1] کذا اسماء تصانیفہ ۱۲ عبدہ

السيد محمد ابى الخير عابدين عن[٣] ابن عمه العلامة السيد محمد علاء الدين ح وارويه ايضا عن[١] العلامة اسعد بن احمد الدهان عن[٢] العلامة حسين الجسر الطرابلسى عن[٣] العلامة السيد محمد علاء الدين عن[٤] والده السيد محمد امين الشهير بابن عابدين ح وارويه عاليا عن[١] العلامة عبد الستار الصديقى عن[٢] الشيخ ادريس بن محمد المكى المتوفى سنة ١٣٠٠ عن[٣] العلامة ابن عابدين عن[٤] السيد محمد شاكر عن[٥] الامام المحقق على افندى الداغستانى عن[٦] الشيخ محمود الانطاكى عن[٧] الشيخ محمد الكاملى عن[٨] الشيخ عبد القادر الصفورى القرضى عن[٩] القاضى عبد الرحيم الشعراوى عن مؤلفه المولى المحقق ابى السعود الرومى تنبيه ابو السعود هو شيخ الاسلام مفتى الانام ابو السعود بن محمد العمادى - قد اشتهر هذا صيت تفسيره فى الآفاق وانتشر نسخه فى الاقطار - ولما ارسله مع ابنه الى السلطان سليمان خان فاستقبله الى باب محله وزاد فى وظيفته واضعف فى تشريفاته فلما وقع هذا التفسير لطيفا فائقا على امثاله سمى مؤلفه بخطيب المفسرين توفى رحمه الله تعالى سنة ٩٨٢ اثنتين وثمانين وتسع مائة -

تفسیر العلامۃ الشمس محمد الخطیب الشربینی المسمی

بالسراج المنیر فی الاعانۃ علی معرفۃ بعض معانی کلام

ربنا الحکیم الخبیر ۔ اولہ الحمد للہ الملک السلام المھیمن العلام الخ

اَرویہ بالسند الذی مر فی تفسیر البغوی الی الصفی القشاشی

عن ابی المواھب احمد بن زین الدین الخطیب عن مؤلفہ العلامۃ

الشیخ شمس الدین محمد بن احمد الخطیب الشربینی الشافعی تنبیہ

الشربینی ھو الامام الخطیب محمد الشربینی الشافعی اخذ فی تفسیرہ

عن الرازی وابن عادل وغیرھما ذکر فیہ انہ قال لی شخص من اصحابی

رأیت فی منامی اما النبی صلی اللہ علیہ وسلم او الشافعی یقول لی

قل لفلان یعمل تفسیرا علی القراٰن ثم سألنی بعد ذلک جماعۃ من اصحابی

المخلصین ان اجعل لھم تفسیرا وسطا بین الطویل الممل والقصیر

المخل فاجبتھم الی ذلک انتھی ملخصاً توفی سنہ رحمہ اللہ تعالٰی

فرغ من تالیفہ کما ذکر فی تفسیرہ یوم الاثنین المبارک ثالث عشر صفر

الخیر من شھور سنہ ۹٦٨ ثمان وستین وتسعمائۃ

ــہ وغیرذلک من تصانیفہ اروی بالسند المذکور فی المتن ١٢ عبد

١٣٠ تفسير ابن عطية المسمى بمحرر الوجيز في تفسير الكتاب العزيز

ارويه عن الشيخ حسب الله عن عبد الغني الدمياطي عن العلامة الامير الكبير من طريق ابن ابي الاحوص عن ابن الاحوص عن ابن عبد الرزاق عن ابي حكم عن مؤلفه القاضي ابي محمد عبد الله بن عبد الحق بن ابي بكر بن غالب ابن عطية الغرناطي المتوفى سنة ٥٤٢ه تنبيه قال صاحب الكشف قد اثنى عليه ابو حيان وقال هو اجل ما صنف في علم التفسير وافضل من تعرض للتنقيح والتحرير وقيل كتاب ابن عطية اقل واجمع واخلص وكتاب الزمخشري الخص واغوص انتهى

١٣١ تفسير الثعلبي المسمى بالكشف والبيان في تفسير القرآن

احمد للامام ابي اسحاق محمد النيسابوري الثعلبي ويقال الثعالبي

وهو لقب وليس بنسب - اوله بحمد الله نفتتح الكلام وبتوفيقه نستنجح المطلب والمرام الخ ارويه وسائر مولفاته بالسند المذكور آنفا الى الامير الكبير من طريق ابن البخاري عن منصور بن عبد المنعم وعبد الله بن عمر الصفار والمؤيد بن محمد الطوسي كلهم عن ابي محمد العباس بن محمد بن ابي منصور الطوسي عن ابي سعيد محمد بن سعيد

ابن محمد عن مؤلفها ابی اسحاق الثعلبی رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ ہو ابو اسحاق

احمد بن ابراهیم الثعلبی المتوفی سنہ ۴۲۷ سبع وعشرین واربعمائۃ

تفسیر الواحدی ثلثۃ البسیط والوسیط والوجیز وتسمی هذه ۱۵

الثلاثۃ الحاوی لجمیع المعانی للامام ابی الحسن الواحدی۔

ارویها وسائر مصنفاتہ بالسند المذکور من طریق الحاتمی عن عبد الله

ابن عمر الصفار عن عبد الله بن الحواری عن مؤلفها ابی الحسن الواحدی

تنبیہ الواحدی هو ابو الحسن علی بن احمد الواحدی النیسابوری المتوفی

سنہ ۴۶۸ ثمان وستین واربعمائۃ انتہی کشف الظنون۔

تفاسیر ابی حیان الثلاث البحر والنهر والسافیۃ وسائر مصنفاتہ ۱۶، ۱۷، ۱۸

بالسند المتقدم الی الامیر الکبیر من طریق صاحب المنح عن التنوخی عن اثیر الدین

ابی حیان محمد بن یوسف النفری الغرناطی نزیل مصر **تنبیہ** ہو الشیخ اثیر الدین

ابو حیان محمد بن یوسف الاندلسی المتوفی سنہ ۷۴۵ خمس واربعین و

سبعمائۃ۔ والبحر المحیط کتاب عظیم فی مجلدات ثم اختصرہ فی مجلدین و

سماہ النهر الماد من البحر ومختصر تلمیذہ الشیخ تاج الدین احمد بن

عبد القادر بن مکتوم المتوفی سنہ ۷۴۷ سبع واربعین وسبعمائۃ سماہ الدر اللقیط

اقتصر فيه على مباحثه مع ابن عطية والزمخشري ورده عليهما و
وضع ش علامة للزمخشري وع لابن عطية وح لابي حيان اوله
الحمد لله الذي انزل القرآن وجعله حجة الخ

١٩ تفسير الماوردي وسائر مصنفاته بالسند المتقدم الى الامير الكبير
من طريق الخشوعي عن ابي محمد الجزيري عن علي بن محمد بن نوح عن
ابي الحسن علي بن محمد بن حبيب الماوردي المتوفى سنه ٤٥٠

٢٠ حقائق التفسير للسلمي وسائر مصنفاته بالسند المتقدم
الى الامير الكبير من طريق الحاتمي عن السلفي عن محمد بن مصباح البيهقي
عن ابي عبد الرحمن محمد بن الحسين السلمي المتولد سنه ٣٣٠ المتوفى سنه ٤١٢

٢١ تفسير ياقوت التأويل في تفسير التنزيل للامام الغزالي رح
ارويه عن [١] الحبيب حسين الحبشي عن [٢] والده محمد الحبشي عن [٣] محمد صالح
الريس المكي عن [٤] ابن عبد البر الوفائي عن [٥] الشهاب احمد جمعة البجيرمي عن [٦]
المعمر احمد ابن رمضان بن عزام الشافعي الازهري عن [٧] البابلي عن [٨] سليمان
ابن عبد الدائم عن [٩] النجم محمد بن احمد عن [١٠] الامين محمد بن احمد
ابن عيسى بن البخاري عن [١١] الشيخ جلال الدين بن الملقن عن [١٢]

الی اسحٰق ابراهیم بن احمد التنوخی عن[13] سلیمان بن حمزة عن[14] عمر بن مکرم الدینوری عن[15] عبد الخالق بن احمد ابن عبد القادر بن یوسف عن الامام حجة الاسلام محمد بن محمد الغزالی تنبیہ ہو ابو حامد محمد بن محمد الامام حجة الاسلام الغزالی الطوسی مجدد المائة الخامسة صاحب التصانیف الکثیرة المفیدة فی جمیع الفنون وھذا التفسیر کبیر فی اربعین مجلدا توفی رحمه الله تعالی سنه ٥٠٥ خمس وخمسمائة

٢٢ **تفسیر ابن حبان وسائر تصانیفه** عن[1] مولانا الحبیب المذکور انفا عن[2] والده عن[3] عمر العطار عن[4] محمد الکزبری عن[5] علی الکزبری عن[6] الملا الیاس الکورانی عن[7] الملا ابراهیم الکورانی عن[8] النور علی بن مطیر الیمنی عن[9] الشهاب احمد بن محمد الهیتمی المعروف بابن حجر انا[10] عالیا محمد ابن مقبل عن[11] الصلاح بن ابی عمر عن[12] ابی الفضل بن عساکر انا[13] ابو روح عبد العزیز بن محمد الهروی انا[14] تمیم بن ابی سعید الجرجانی انا[15] ابو الحسن محمد بن احمد بن هارون الوروزنی انا حاتم بن حبان به وبتصانیفه تنبیہ ابن حبان ہو ابو حاتم محمد بن حبان التمیمی البستی[5] الشافعی المعروف بابی الشیخ الحافظ الفقیه الواعظ القاضی قال الحاکم کان من اوعیة العلم

[5] بست بلد من بلاد سیستان ۱۲ بستان المحدثین

فی الفقہ واللغۃ والحدیث والوعظ المتوفی سنہ ۳۵۴ اربع وخمسین وثلثمائۃ

۲۳ تفسیر ابن عربی وسائر تصانیفہ بالسند المتقدم الی العطار عن محمد طاہر سنبل عن شیخہ خالہ محمد عارف بن محمد جمال المکی عن حسن العجیمی عن صفی الدین احمد القشاشی عن شیخہ احمد بن علی الشناوی عن والدہ علی الشناوی عن عبد الوہاب الشعرانی عن شیخ الاسلام زکریا عن ابی الفتح محمد المراغی عن القطب اسماعیل بن ابراہیم الجبرتی عن المعمر ابی الحسن علی الوانی اجازۃ عن الشیخ الاکبر محی الدین محمد بن عربی الحاتمی قدس سرہ العزیز تنبیہ ھو محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ الحاتمی الطائی الاندلسی المتوفی سنہ ۶۳۸ وقیل سنہ ۶۲۸ من ولد عبد اللہ ابن حاتم اخی عدی بن حاتم یکنی ابا بکر ویلقب محی الدین ویعرف بالحاتمی وبابن عربی بدون الف ولام حیثما اصطلح علیہ اھل المشرق فرقا بینہ وبین القاضی ابی بکر بن العربی وکان بالمغرب یعرف بابن العربی بالالف واللام۔ صنف تفسیرا کبیرا علی طریقۃ اھل التصوف فی مجلدات قیل انہ فی ستین سفرا وھو الی سورۃ الکہف ولہ تفسیر صغیر فی ثمانیۃ اسفار علی طریقۃ المفسرین۔

۲۴ تفسیر الغزی[24] ارویہ اجازۃ عن السید[1] محمد علی بن طاہر الوتری و مشافہۃ عن الشیخ[2] محمد بن سلیمان حسب اللہ المکی وعن[1] الشیخ عبد الجلیل المدنی کلہم عن[2] احمد منۃ اللہ عن[3] احمد بن عبید العطار عن[4] محدث الشام اسماعیل العجلونی عن[5] محمد نجم الدین عن[6] محمد بدر الدین ابن محمد رضی الدین الغزی العامری الشافعی المتوفی سنہ ۹۶۰ ستین وتسعمائۃ قال صاحب الکشف وہو تفسیر منظوم۔ وانکر کثیر من العلماء علیہ نظمہ لانہ یودی الی اخراج القرآن العظیم من نظمہ الشریف لادخالہ فی الوزن ما لم یکن من النظم الشریف ذکرہ القطب المکی فی رحلتہ۔

قلت قال الجلبی فی دستور الاعلام۔ لہ ثلاثۃ تفاسیر المنثور والمنظومان الکبیر فی مائۃ الف بیت وثمانین الف بیت انتہی بقدر الضرورۃ۔ کذا فی کشف الظنون۔

۲۵ تفسیر علی القاری[25] ۔ ارویہ عالیا عن الشیخ[1] عبد الستار المکی عن الملا السویدی عن[3] السید مرتضی الزبیدی عن[4] المسند محمد بن علاء الدین المزجاجی عن[5] الشیخ العجیمی عن[6] الشیخ محمد حسین

الخافی النقشبندی عن الشیخ المحدث عبد الحق الدهلوی

عن المؤلف تنبیه القاری هو علی بن سلطان الهروی نزیل مکة

المکرمة المعروف بالقاری الحنفی احد صدور العلم فرد عصره

الباهر السمت فی التحقیق وللدیهارة ورحل الی مکة واخذ عن

ابی الحسن البکری واحمد بن حجر المکی وعبد الله السندی

وقطب الدین المکی واشتهر ذکره وطار صیته والف التالیف

المفیدة وسیاتی ذکرها وکانت وفاته بمکة فی شوال سنة

اربع عشرة والف ام کذا فی التعلیقات السنیه صفا قلت وقد

زرت قبره الشریف فی المعلی بمکة المکرمة۔

قد ذکرنا الی هنا اتصال سندنا ببعض الکتب من کتب التفسیر

وبقیت منها کثیرة لا تعد ولا تحصی کما قال العلامة

الزمخشری۔ ان التفاسیر فی الدنیا بلا عدد۔ وذلک

فی زمنه فما بالک الی امتداد زماننا هذا۔ فاقتصرنا علی

الکتب المشهورة منها ولیقاس غیرها علیها۔ وقد

اوردت كثيرا منها في تاليفي المستقل المسمى ببستان المفسرين - والآن نشرع في ذكر سندنا في بعض كتب الحديث المتداولة بين العلماء الكرام - وعلم الحديث وهو المقصود بالذات من ذكر الاسانيد - اعتنى به المحصلون وفاز بالشرفه المحدثون فقد اخذناه عن ائمة اعلام واجلة عظام -

واما صحيح البخاري الامام الحجة محمد بن اسمعيل - اروبه عن العلامة الامام الفهامة الهمام الحبيب حسين بن محمد بن حسين بن عبد الله الحبشي عن والده عن علامة اليمن القطب العارف وجيه الاسلام ابي زيد السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى الاهدل عن السيد احمد ابن محمد مقبول الاهدل عن شيخه وخاله السيد يحيى عمر مقبول الاهدل عن السيد ابي بكر بن علي البطاح الاهدل عن عمه السيد يوسف ابن محمد البطاح الاهدل عن الحافظ الديبع مؤلف تيسير الوصول الى جامع الاصول عن الحافظ السخاوي عن الحافظ ابي الفضل احمد ابن حجر العسقلاني ح ويروي السيد عبد الرحمن الاهدل اجازة

مکاتبۃ عن[1] العلامۃ الاکبر امام اللغۃ والحدیث ابی الفیض السید
محمد مرتضی بن محمد الحسینی نزیل مصر اجازۃ عن[2] الشہاب احمد بن رمضان
ابن عزام الزبیدی الشہیر بالسابق عن[3] الحافظ شمس الدین البابلی عن[4]
المسند نور الدین علی بن یحیی الزیادی عن[5] کل من المسندین یوسف بن زکریا و یوسف
ابن عبداللہ الارمیونی کلاھما عن[6] الحافظ محمد عبدالرحمٰن السخاوی عن[7] الحافظ ابن حجر العسقلانی
عن[8] ابراھیم بن احمد التنوخی عن[9] ابی العباس احمد بن ابی طالب الحجار
عن[10] السراج حسین بن المبارک الزبیدی عن[11] الشیخ ابی الوقت عبد
الاول بن عیسٰی بن شعیب السجزی الھروی عن[12] الشیخ ابی الحسن
عبدالرحمٰن بن مظفر الداؤدی عن[13] ابی محمد عبداللہ بن احمد
السرخسی عن[14] ابی عبداللہ محمد بن یوسف بن مطر بن صالح بن
بشر الفربری عن مؤلفہ امیر المؤمنین فی الحدیث ابی عبداللہ
محمد بن اسمٰعیل بن ابراھیم بن المغیرۃ ابن بردزبہ[1] البخاری الجعفی
رضی اللہ تعالٰی عنہ ونفعنا بہ آمین ح وارویہ اعلٰی من ھذا

المظفر

[1] بَرْدِزْبہ بموحدۃ مفتوحۃ فراء ساکنۃ فدال مھملۃ مکسورۃ فزای السا کنۃ فموحدۃ مفتوحۃ فھاء تانیث علی ما ھو المشہور فی ضبطہ وھی لفظۃ بخاریۃ معناھا الزراع کذا فی ثبت العلامۃ ابن عابدین وفی مسانید ابن حجر الھیتمی ۱۲ عبدالھادی غفرلہ

(کاتب الحروف محمد فیاض خان غفرلہ)

عن العلامة المحقق الشيخ محمد بن سليمان حسب الله وعن العلامة النبيل الشيخ محمد عبد الجليل برّاده كلاهما عن الشيخ احمد منة الله والشيخ عبد الغنى الدمياطى وهما عن العلامة محمد بن محمد بن احمد بن عبد الهادى الامير الكبير عن ابى الحسن على بن محمد السقاط عن الشيخ عبد الله بن سالم البصرى عن الشيخ محمد بن سليمان المغربى عن السراج عمر الالجائى عن زكريا الانصارى عن الحافظ ابن حجر عن البرهان الشامى عن احمد بن ابى طالب الحجار الى آخر السند المتقدم واعلى اسانيدى فى صحيح البخارى ما ارويه من طريق الختلانى وهو اعلى سند يوجد فى الدنيا كما قاله الاشياخ ح فارويه عن العلامة الفقيه شيخ الخطباء بالمسجد الحرام ابى الخير احمد بن عبد الله ميرداد وعن العلامة الجليل محمد سعيد بن عبد الله الاديب القعقاعى كلاهما عن القدوة مولانا السيد عبد الله بن محمد كوجك المكى عن الامام ذى المعارف والاسرار عمر بن عبد الكريم العطار وهو يرويه عن الشيخ صالح الفُلَّانى وهو عن

---

[1] الختلانى نسبة الى الختل بضم الخاء المعجمة وتشديد الفوقية المفتوحة بعدها لام شعب من الترك ـ كذا ضبطه ابن خلدون ۱۲ حسن الوفا لشيخنا العلامة الشيخ فالح المدنى
عبد الهادى غفر له

الشیخ محمد بن سنة باجازته من المعمر الشیخ ابی الوفا احمد بن محمد بن العجل

عن القطب الشیخ محمد النهروالی عن والده احمد النهروالی ح وارویه

بسندا علی من هذا بدرجة عن مولانا الشیخ عبد الجلیل برادہ المدنی

المذکور وهو یرویه عن المعمر مفتی المدینة المنورة السید اسمعیل

البرزنجی الشافعی عن الشیخ صالح الفلانی عن الشیخ محمد بن سنة

الفلانی عن الشیخ ابی الوفاء احمد بن محمد بن العجل عن العلامة القطب

النهروالی عن والده عن الحافظ نور الدین ابی الفتوح احمد بن عبد الله

ابن ابی الفتوح الطاوسی عن المعمر بابا یوسف الهروی عن محمد بن شاذ

بخت الفارسی الفرغانی بسماعه لجمیعه علی الشیخ احد الابدال بسمرقند

ابی لقمان یحیی بن عمار بن مقبل بن شاهان الختلانی المعمر مائة و

ثلاثا واربعین سنة وقد سمعه جمیعه عن محمد بن یوسف الفربری بسماعه

عن مؤلفه امیر المؤمنین فی الحدیث فی القدیم والحدیث ابی عبد الله

محمد بن اسمعیل البخاری رضی الله عنه وعنهم اجمعین قال الشیخ

صالح الفلانی فی قطف الثمر وقد ذکر بعض اهل الفهارس هو الشیخ عبد الحق

---

١ النهروالی نسبة الی نهروالة بلدة من توابع گجرات الهند کذا فی حاشیة ثبت العلامة

ابن عابدین الشامی ... عبد الهادی غفر له۔

... شاذ بخت ... وهو فارسی ومعناه المعمر ثلثمائة سنة ١٢ ابن عابدین غفر له

ابن علی المزجاجی انہ صح ان الشیخ قطب الدین محمد النہروالی روی
صحیح البخاری عن الحافظ نور الدین ابی الفتوح الطاوسی بلا واسطۃ
والدہ انتہی واللہ تعالی اعلم واذا ثبت ہذا فیعلو اسنادی بدرجۃ
فبینی وبین البخاری احد عشر[1] - واعلی اسانید البخاری فی الثلاثیات
ثلثۃ واطولہا تسعۃ - فتکون جملۃ الوسائط بینی وبین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی الثلاثیات خمسۃ عشر - وہذا عال جدًا - واعلی اسانید
الشیخ محمد شاکر بن علی بن سعد بن علی بن سالم العمری شیخ العلامۃ ابن
عابدین صاحب رد المحتار المتوفی سنۃ ١٢٢٢ اثنتین وعشرین ومائتین
والف ان یکون بینہ وبین البخاری عشرۃ - فکانی اخذتہ عنہ والحمد للہ
رب العلمین علی ہذہ النعمۃ العظیمۃ بحیث یحصل بالسند العالی
القرب من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعرف ذلک واحرص
علیہ فان العلو فی الاسناد امر محبوب عند المحدثین

قال شیخ مشائخنا الامیر الکبیر فی ثبتہ الشہیر ما نصہ قال فی
المنح البادیہ فی الاسانید العالیہ لسیدی محمد الفاسی شیخ ابن الحاج

[1] وہی اثنان وعشرون حدیثا ١٢

الذي هو شيخ شيخنا السقاط نقلا عن جده ابي البركات ان رواية ابن سعادة افضل من الروايات التي عندابن حجر ان ابن حجر لم يعثر عليها وهي المعتمدة عندنا بالمغرب وهي مسلسلة بالمالكية انتهى

فاقول اروية من طريق ابن سعادة عن[١] شيخنا عبد الجليل براده المدني عن[٢] منة الله الازهري المالكي عن[٣] الامير الكبير عن[٤] نور الدين ابي الحسن علي ابن محمد العوفي السقاط المالكي عن[٥] احمد بن الحاج عن[٦] ابي البركات لعبد القادر الفاسي عن[٧] والده علي عن[٨] والده الامام يوسف بن محمد الفاسي وعن شيخ الجماعة احمد بن علي المنجور وعن الامام محمد بن قاسم الغرناطي الشهير بالقصار كلهم عن[٩] ابي عبد الله محمد بن عبد الرحمن اليستيني عن[١٠] سيدي زروق وعن ابن غازي وهما عن[١١] عبد الله القوري عن[١٢] ابي عبد الله محمد القسنطاني المكناسي عن[١٣] القاضي احمد بن محمد بن الغماز الخزرجي عن[١٤] الرضي الطبري عن[١٥] ابن خيره عن[١٦] عبد العزيز ابن سعادة عن[١٧] ابي عبد الله بن سعادة عن[١٨] ابي علي الصدفي عن[١٩] الامام الباجي عن[٢٠] ابي ذر الهروي عن شيوخه الثلاثة ابي محمد[٢١] عبد الله بن حمويه الحموي السرخسي وابي اسحق ابراهيم بن احمد بن ابراهيم

طريق ابن سعادة في رواية البخاري

ابن داؤد البلخي المستملي وابي الهيثم محمد بن المكي بن زراع كغراب
المروزي الكشميهني واخذ الثلاثة عن الامام ابي عبد الله
محمد بن يوسف بن مطر بن صالح بن بشر الفربري عن جامعه وعدد
احاديثه سبعة آلاف ومائتان وخمسة وسبعون بالاحاديث
المكررة وقيل انها باسقاط المكررة اربعة آلاف حديث تنبيه
قال ابن حجر في مسانيده البخاري هو ابو عبد الله محمد بن اسمعيل بن
ابراهيم بن المغيرة بضم فكسر ابن بردزبه بموحدة مفتوحة فراء ساكنة
فمهملة مكسورة فزاي ساكنة فموحدة مفتوحة على المشهور
وهو بالفارسية الزراع الجعفي مولاهم البخاري مولى اسلام
على مذهب من يرى ان من اسلم على يد شخص كان ولاؤه له وذلك
لان جده المغيرة كان مجوسيا ثم اسلم على يد اليمان الجعفي والي
بخاري نسبته الجعفي ابن سعد العشيرة الى قبيلة من اليمن من
مدحج ووهم من قال انه اسم لبلد وجده ابراهيم قال الحافظ
ابن حجر لم اقف على شيء من اخباره وابوه اسمعيل كان من العلماء
العاملين وروى عن حماد بن زيد ومالك وصحب ابن المبارك

حالات امام بخاري

وروى عنه العراقيون قال لا اعلم في جميع مالى درهما من شبهة
توفي ابو البخاري صغيرا فنشأ في حجر والدته ثم عمى فرأت ابراهيم الخليل
على نبينا وعليه افضل السلام والمرسلين اجمعين قائلا لها قد رد الله
على ابنك بصره بكثرة دعائك له فاصبح وقد رد الله عليه بصره وكانت
نشأته وتربيته في حجر العلم مرتضعا ثدى الفضل ثم الهم طلب
الحديث وله نحو عشر سنين بعد خروجه من المكتب ولما بلغ
احدى عشر سنة رد على بعض مشائخه غلطا وقع له في سنده
حتى اصلح كتابه من حفظ البخاري ولما بلغ ست عشرة سنة
حفظ كثيرا من كتب الحديث وفي ثماني عشرة صنف التاريخ
الكبير وغيره عند قبر النبي صلى الله عليه وسلم في الليالي المقمرة
وكتبوا عنه الحديث ثم رحل واتسع في الرحلة فاجتمع باكثر
مشائخ الحديث بعد ان سمع الكثير ببلده بخارى اعظم مدن
ما وراء النهر قال النووي والتاج السبكي وغيرهما ذكره ابو عاصم
العبادي في طبقات اصحابنا الشافعيين انتهى وسأله اهل بلخ
في الاملاء عليهم فاملاء عليهم الف حديث عن الف شيخ و

كان مسلم بن الحجاج يقول له دعني اقبل رجليك يا استاذ الاستاذين
وسيد المحدثين وكان بسمرقند اربعمائة محدث اجتمعوا سبعة ايام
لمغالطته فخلطوا الاسانيد بعضها في بعض وعرضوها عليه فما استطاعوا
مع ذلك ان يغلطوه في لفظة لا في اسناد ولا في متن ولما قدم بغداد
فعلوا معه نظير ذلك فعمدوا الى مائة حديث قلبوا متونها واسانيدها
ودفعوا الكل واحد عشرة ليلقيها عليه في مجلسه الخاص بالناس امتحانا
فقام احدهم وسأله عن حديث تلك العشرة فقال له لا اعرفه فقام
اخر فسأله عن الثاني فقال لا اعرفه ولا زالوا وزال كذالك الى ان
فرغت المائة ثم التفت الى الاول فقال اما صواب حديثك فهو
كذا وكذا والى الثاني وقال ذلك هكذا الى ان اتى على المائة
فبهر الناس واذعنوا له ولما قدم البصرة نادى مناد يعلمهم بقدومه
فاحدقوا به وسالوه ان يعقد لهم مجلس الاملاء فاجابهم فنادى
المنادي يعلمهم بانه اجابهم فلما كان الغد اجتمع الوف من المحدثين
والفقهاء فاول ما جلس قال يا اهل البصرة انا شاب
وقد سألتموني ان احدثكم وسأحدثكم احاديث عن اهل بلدكم

تستفیدون بھا یعنی لیست عندکم واملی علیھم من احادیث اھل
بلدھم ما لیس عندھم حتی بھرھم - ورووا عنہ الصحیح تسعون
الف رجل وکان وردہ ختمۃ کل یوم وثلثھا سحر کل لیلۃ
وصحیحہ اصح الکتب بعد القرآن وقال اخرجتہ من زھاء ستمائۃ
الف حدیث والفتہ بمکۃ فی ست عشرۃ سنۃ وللائمۃ علیہ من الثناء
ما یضیق عنہ ھذا المحل ومنہ ما صح عن احمد بن حنبل ما اخرجت
خراسان مثلہ وقال غیر واحد ھو فقیہ ھذہ الامۃ وجمع رضی اللہ
عنہ من الحیاء والسخاء لاسیما للطلبۃ والشجاعۃ والورع
والزھد ما لم یجمعہ غیرہ وورث من ابیہ مالاً کثیراً فتصدق
بہ لا فراطہ فی الکرم واعطی فی بضاعۃ خمسۃ آلاف درھم فاخر
فاعطی عشرۃ آلاف ثم باعھا للاول وقال کنت ملت الی بیعہ
فلم اغیر نیتی وامتحن رحمہ اللہ تعالی بمحن کثیرۃ حسدا جماعۃ
من اھل عصرہ لہ ومن جملتھا الواقعۃ المشھورۃ لمحمد بن یحیی
الذھلی معہ وحاصلھا ان اھل بخاری سمعوا بمقدمہ الیھم من
نیسابور فقال لھم رئیسھم علما وغیرہ محمد المذکور انی مستقبلہ

فمن اراد فليستقبله فاستقبله هو وعامة علمائها ثم قال الذهلي لاصحابه لا تسألوه عن شيئ من الكلام فلعله يجيب بما يخالفه فيه فيقع الفتنة بيننا وبينه فيشمت بنا كل مبتدع فلم يكن بأسرع من ان سئل عن اللفظ بالقرآن امخلوق هو فقال افعالنا مخلوقة والفاظنا من افعالنا والعجب ان جواب البخاري هذا مع كونه في غاية الصحة والقوة والوضوح والجريان على ما عليه اهل السنة لم يتركه حسدته بل غيروا في وجه الحسن واتوا فيه الاحتمالات البعيدة والتجويزات الغريبة ما ينبئ عن حسدهم وتجاهلهم ولما غلب الحسد على الذهلي و سئل البخاري عن ذلك في حضرته واجاب بنحو ما اجاب به اولا مرة في كلامه وقال القرآن كلام الله غير مخلوق ومن زعم لفظي بالقرآن مخلوق فهو مبتدع لا يجلس الينا ولا نكلم بعد هذا من ذهب الى محمد بن اسمعيل فانقطع الناس عنه الا مسلما فانه ارسل الى الذهلي جميع ما كان كتبه لانه ظهر له ان الحق مع البخاري وان الذهلي انما هو حاسد متعصب بما لا يروج الا على جهلة العوام والحكام الطغام ومن ثم اتبع حسده فقال لا يساكنني محمد بن اسمعيل في البلد فخرج البخاري

منهاخوفا على نفسه وكان هذا الفعل من البخاري والذهلي سببا لغاية
رفعة البخاري وامتلأ اقطار الارض بذكره واجلاله وتعظيمه البالغ
لنهايات التعظيم حتى من العامة ولغاية نزول الذهلي وانخفاضه و
انطماس ذكره وعدم معرفة الناس كلهم له الا افراد من ائمة الحديث
فتأمل معاملتك مع الله تعالى ومع الخلق وتمسك بالله واعراضك
عنه لتعلم ما يترتب على كل من هاتين المرتبتين من رفع الذكر وانتشار
العلم وتتابع الناس في الثناء على اهل المرتبة الاولى ومن اضداد
ذلك على اهل المرتبة الثانية وكم وقع للعلماء مع حاسديهم
نظائر لهذه القصة فاياك اياك ان تزل عن الطريقة المثلى وان
تضل عما اوضحه لك نبيك محمد صلى الله عليه وسلم من الكمالات التي
لا يزال صاحبها يترقى ان يكون وارث الخلافة العظمى وفوض
امورك كلها الى الله سبحانه وتعالى فانك ان صدقت في ذلك
زال عنك كل حسد لا سيما للعلماء العاملين والائمة العارفين والخلفاء
الوارثين وتامل ما صح به الحديث القدسي من[۱] آذى لي وليا فقد حاربته

[۱] اللہ پاک نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا کہ جسنے میرے کسی دوست کے بارے میں مجھکو ایذا دی تو میں
اس سے جنگ کرونگا ۱۲۔

ومن المعلوم ان من حاربه الله تعالى لا یفلح ابدا - **وجرت له** رحمه الله تعالی محنة اخری وهی انه لما رجع الی بخاری زادت شهرته وتعظیم الناس له اکثر مما کان بمراتب وذلک انهم لما سمعوا بقدومه نصبت له القباب علی فرسخ منها واستقبله عامة اهلها ونثر علیه الدراهم والدنانیر فبقی مدة بحدثهم ثم تحرک له امیر البلد خالد بن محمد الذهلی نائب الخلافة العباسیه فارسل الیه من یسأله ویتلطف به ان یأتیهم بالصحیح ویحدثهم به فی قصره فقال لرسوله قل له انی لا اذل ولا احمله الی ابواب السلاطین فان احتاج لشیئ منه فلیحضر فی مسجدی او داری فان لم یعجبک هذا فانت سلطان فامنعنی من الجلوس علی الناس لیکون ذلک لی عذرا یوم القیمة عند الله تعالی ان لا اکتم العلم فراسله ان یعقد مجلسا لاولاده ولا یحضر غیرهم فابی عن ذلک ایضا وقال لا یسعنی ان اخص بالسماع قوما دون قوم فاشتد غیظه فاستعان الامیر علیه ببعض حسدته من علماء بخاری ثم امره بالخروج من بلده فدعا علیه وکان مجاب الدعوة فلم یأت شهر حتی وصل من الخلافة بان ینادی علی الامیر فارکب حمارا ونودی علیه فی البلد ثم حبس الی ان مات

الذهلی

ذليلا حقيرا وكذلك لم يبق احد ممن ساعده الا وابتلى ببلاء شديد و

لما خرج من بخارى كتب اليه اهل سمرقند يخطبونه الى بلدهم فسار اليهم

فلما كان بخرتنگ[1] بمعجمة مفتوحة فى الاشهر او مكسورة فراء ساكنة

ففوقية مفتوحة فنون ساكنة مكان وهو على فرسخين من سمرقند وجزم

بعضهم بان بينهما ثلاثة ايام وسألت اهلها عن ذلك فقالوا هذا خطأ والصواب

الاول وعن معنى خرتنگ فقالوا معناه الضيق لكثرة الزائرين فقلت

لهم يلزم حدوث هذه التسمية بعد موت البخارى فقالوا هو كذلك

لانها كانت قبل موته تسمى بغير ذلك. بلغه انه وقع بينهم اى اهل

سمرقند فتنة فقوم يريدونه وقوم يكرهونه وكان له اقرباء بها فنزل بها

حتى ينجلى الامر فاقام اياما فمرض حتى وجه اليه رسول من اهل سمرقند يلتمسون

خروجه اليهم فاجاب وتهيأ للركوب ولبس خفيه وتعمم فلما مشى عشرين

خطوة تقريبا الى الدابة ليركبها قال ارسلونى قد ضعفت فارسلوه فدعا

تحقيق لفظ خرتنگ

---

[1] وسمعت من بعض مشايخى (وهو الشيخ على بن سلطان اللبخارى الفارسى) ان اصل خرتنگ بالفارسى اسم للحزام الذى يشد به بطن الحمار لاثبات الرحل ويحتمل انه سمى ذلك المكان بخرتنگ لكثرة شد الرحال اليه اهـ والله اعلم بالصواب ۱۲

محمد عبد الهادى كان له الله ذو الايادى

بدعوات ثم اضطجع فقضى فسال منه عرق كثير لا يوصف وما سكن عنه العرق
حتى ادرج في اكفانه وقيل ضجر ليلة فدعا بعد ان فرغ من صلوة الليل اللهم
قد ضاقت علي الارض بما رحبت فاقبضني اليك فمات في ذلك الشهر
وقت العشاء ليلة السبت ليلة عيد الفطر سنة ست وخمسين ومأتين
عن اثنين وستين سنة الا ثلثة عشر يوما لانه ولد يوم الجمعة بعد
الصلوة لثلاث عشر خلت من شوال سنة اربع وتسعين ومائة
انتهى مختصرا — مادة تاريخ ولادته صدق ١٩٤ ومادة تاريخ وفاته نور ٢٥٦

واما صحيح مسلم ابن الحجاج بن مسلم بن كوساد القشيري

رحمه الله تعالى فارويه عن العلامة الفاضل الشيخ صالح ابن العلامة
صديق كمال عن والده وارويه عاليا عن العلامة الشيخ عبد الله القدومي
كلاهما عن العلامة الشيخ عبد الرحمن بن العلامة محمد بن عبد الرحمن
الكزبري عن والده عن العارف بالله الشيخ عبد الغني النابلسي عن النجم
محمد الغزي عن والده البدر محمد الغزي عن البرهان ابي شريف
عن البدر القبابي عن ابن الخباز عن الامام النووي عن ابي اسحق
ابراهيم ابن ابي حفص عمر بن خضر الواسطي قال اخبرنا الامام ابو الفتح

منصور بن عبد المنعم الفراوی قال[13] اخبرنا الامام فقیہ الحرم ابو عبد اللہ محمد

ابن الفضل الفراوی انا[14] ابو الحسین عبد الغافر بن محمد الفارسی انا[15]

(النیسابوری ۱۲ مسانید ابن حجر)

ابو احمد محمد بن عیسٰی بن عمرویہ الجلودی[1][5] عن[16] ابی اسحٰق ابراھیم بن محمد بن سفیان

(النیسابوری ۱۲ مسانید)

عن مؤلفہ الامام الحافظ مسلم بن الحجاج القشیری الا ثلاثۃ فوائت فی

ثلاثۃ مواضع لم یسمعہا ابراهیم بن محمد بن سفیان من الامام مسلم

فروایتہ لہا عن الامام مسلم بالاجازۃ او بالوجادۃ[2] وقد غفل اکثر الرواۃ

عن تبیین ذلک وتحقیقہ فی اجازاتہم بل یقولون فی جمیع الکتاب

اخبرنا ابراهیم ابن محمد بن سفیان قال اخبرنا مسلم بن الحجاج و

ھو خطاء ح واروِیہ عالیا منہ عن[1] المحقق الحسیب النسیب الحبیب حسین

ابن محمد الحبشی عن[2] والدہ عن[3] العلامۃ ابی حفص عمر بن عبد الکریم

العطار عن[4] محدث دار الہجرۃ الشیخ صالح الفلانی ح واروِیہ عالیا

منہ عن[1] العلامۃ النبیل الشیخ محمد عبد الجلیل عن[2] السید اسمٰعیل

---

[1] بضم الجیم بلا خلاف نسبۃ لسکۃ الجلود ببین نیسابور الدراسۃ ۱۲ محمد عبد الہادی غفر لہ

[2] الوجادۃ - نوع وا قولہم وجادۃ فیما اخذ من العلم من صحیفۃ من غیر سماع ولا اجازۃ ولا مناولۃ من تفریق العرب بین مصادر وجد للتمییز بین المعانی المختلفۃ انتہی مختصرا وتمامہ فی مقدمۃ ابن الصلاح ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

البرزنجی مفتی المدینۃ عن الشیخ صالح الفلانی عن الشریف مولای سلیمان
الدرعی عن الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ احمد العجل الیمنی عن الامام یحیی
ابن مکرم الطبری عن جدہ الامام محب الدین محمد بن محمد الطبری عن
زین الدین ابی بکر بن الحسین المراغی عن ابی العباس احمد بن ابی طالب
الحجار عن الانجب ابن ابی السعادات الحمامی عن ابی الفرج مسعود بن
الحسن الثقفی عن الحافظ ابی القاسم عبد الرحمن بن مندہ عن الحافظ
ابی بکر محمد بن عبد اللہ الجوزقی عن ابی الحسن مکی بن عبدان
عن مؤلفہ الامام مسلم رحمہ اللہ تعالی **تنبیہ** الامام مسلم ابن الحجاج النیساپوری ابن حجر هو
القشیری من بنی قشیر قبیلۃ من العرب معروفۃ احد ائمۃ اعلام
هذا الشان وکبار المبرزین فیہ والرحالین فی طلبہ الی ائمۃ الاقطار
والمجمع علی تقدمہ فیہ علی اهل عصرہ کما شہد لہ بذلک اماما وقتہما
حفظا وحدیثا ومعرفۃ ابو زرعۃ وابو حاتم سمع من مشائخ شیخہ البخاری
وغیرهم کاحمد وروی عنہ جماعات من کبار ائمۃ عصرہ وحفاظہ و
منہم مساویہ درجۃ کابی حاتم الرازی والترمذی وامام الائمۃ
خزیمۃ **وله المؤلفات** الکثیرۃ الجلیلۃ کالمسند الکبیر والجامع الکبیر

وکتاب العلل و کتاب اوهام المحدثین وکتاب التمییز وکتاب الطبقات
فی المخضرم کتاب الاسماء والکنی وکتاب الوحدان وکتاب حدیث عمرو بن
شعیب و کتاب مشائخ مالک وکتاب مشائخ الثوری ولاسیما صحیحه[۱] الذی
امتن به علی المسلمین و ابقاله بالثناء الحسن الجمیل الی یوم الدین فان من
اطلع علی ما اودعه فی اسانیده وترتیبه وحسن سیاقه و بدیع طریقته
من نفائس التحقیق وانواع الورع التام والاحتیاط والتحری فی الروایة
وتلخیص الطرق واختصارها وضبط متفرقها وکثرة اطلاعه واتساع
روایته علم انه امام لا یلحق وفارس لا یسبق قال صنفت المسند
الصحیح من ثلثمائة الف حدیث مسموعة ولما قدم البخاری نیسابور
آخر مرة لازمه مسلم واکثر التردد الیه ومن ثم حذا حذوه فی صحیحه
وکان هذا هو مراد الدارقطنی لقوله لولا البخاری لماذهب مسلم
ولاجاء ولد سنة اربع ومائتین وتوفی رضی الله عنه عشیة
یوم الاثنین[۲] لاربع بقین من شهر رجب سنة ۲۶۱ احدی وستین ومائتین

---

[۱] قال محمد بن اسحاق بن منده سمعت اباعلی النیسابوری یقول ما تحت ادیم السماء اصح من کتاب مسلم فی علم الحدیث ۱۲ اکمال فی اسماء الرجال
[۲] یوم الاحد لست بقین من رجب ۱۲ اکمال ۔

ودفن يوم الاثنين بنيسابور وقبره بها مشهور يزار ويتبرك به
قيل سبب موته انه عقد له المجلس للمذاكرة فذكر له حديث فلم يعرفه
فانصرف الى منزله فقدمت سلة[۱] تمر فكان يطلب الحديث ويأخذ تمرة تمرة
فاصبح وقد فنى التمر ووجد الحديث وكان ذلك سبب موته
ولذا قال ابن الصلاح وكانت وفاته بسبب غريب نشأ من
غمرة فكرة علمية انتهى ما فى ثبت ابن حجر رحمه الله تعالى

سنن[۳] الامام ابى داؤد السجستانى رضى الله تعالى عنه[۴]

اولها الحمد لله الذى هدانا للدين واكرمنا بسنة نبيه - ارويها
عن العلامة الحبيب المذكور عن والده عن الشيخ عمر بن عبد الكريم
العطار عن الشيخ صالح الفلانى ح وارويها عاليا عن شيخى الشيخ
عبد الجليل عن العلامة السيد اسمعيل البرزنجى عن العلامة الفلانى
عن الشيخ محمد ابن سنة عن مولاى الشريف محمد بن عبد الله
عن الشريف المعمر ابى الجمال ابن عبد الكريم عن الشيخ يس المحلى والعلامة
الكرخى[۵] والشيخ احمد الكلبى كلهم عن الجلال السيوطى عن ابى بكر

[۱] سلة بالفتح وتشديد لام ظرفى كه طعام وجامه وميوه دروے نهند ۱۲ منتخب [۳] علامات احاديثه (۵۰۰۸) كشف الظنون صفحه ۳۲/۲ ۱۲ [۵] الكرخى نسبة الى كرخ محلة ببغداد ۱۲ كذا فى الارشاد

ابن صدقة المنادی عن[10] محمد بن المطر عن[11] ابی النون یونس بن ابراهیم الدبوسی عن[12] ابی الحسن علی بن الحسین المغیر عن[13] الفضل بن سهل الاسفرائنی عن[14] ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی ح والسیوطی یروی عن محمد[9] ابن مقبل عن[10] الحراوی عن[11] فخر الدین ابی الحسن علی بن احمد المعروف بابن البخاری عن[12] عمر بن محمد بن طبرزد البغدادی قال انا بہ[13] الشیخان ابو البدر ابراهیم بن محمد بن منصور الکرخی وابو الفتح مفلح بن احمد بن محمد الدومی[1] سماعا علیهما ملفقا[2] قالا اخبرنا به[14] الحافظ الکبیر ابو بکر احمد ابن علی بن ثابت الخطیب البغدادی عن[15] ابی عمر القاسم بن جعفر بن عبد الواحد الهاشمی عن[16] ابی علی محمد بن احمد اللؤلؤی عن مؤلفها الامام ابی داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی رحمه الله تعالے

ابن عمرو ۱۲

تنبیہ۔ ابو داؤد هو سلیمان بن الاشعث بن اسحق بن بشیر بن شداد ابن عمرو بن عمر السجستانی بکسر السین الاولی وبفتح وبکسر الجیم وسکون

---

[1] الدومی بالضم لغة وبالفتح عند اهل الحدیث منسوب الی دومة الجندل موضع بین الشام والعراق ۱۲ ارشاد

[2] ملفقا ای البعض من ابی البدر والبعض من ابی الفتح ۱۲ ارشاد۔

محمد عبد الهادی غفر له

السين الثانية معرب سيستان من نواحی هراة من بلاد خراسان الازدی صاحب السنن **ولد** سنة ثنتين و مائتين وهو احد ائمة المسلمين و الحفاظ و الجهابذة المكثرين الذين يعتمد عليهم و يرجع اليهم **قال** بعضهم وهو تالی الشيخين فی علمهما و فضلهما سكن البصرة و روی سننه ببغداد فاخذها اهلها عنه و عرضه على احمد بن حنبل فاستجاده و استحسنه **وقال الجلال** لم يسبقه احد فی زمنه الى معرفته بتخريج العلوم **وقال** غيره هو احد حفاظ الحديث سندا و علما و عللا و متنا ثم قال الين له الحديث كما الين الحديد لداود على نبينا و على سائر الانبياء و المرسلين افضل الصلوة و السلام سمع خلائق كاحمد و القعنبی و سليمان بن حرب و قتيبة و روی عنه خلائق كالترمذی و النسائی **قال** كتبت عن النبی صلى الله عليه وسلم خمسمائة الف حديث انتخبت منها ما ضمنته كتاب السنن و احاديثه اربعة الاف و ثمانمائة ليس فيها حديث اجمع الناس على تركه **قال** ابن الاعرابی من عنده كتاب الله و سنن ابی داود لم يحتج معهما الى شیٔ من العلم **وكان** لابی داود كم واسع و كم ضيق فقيل له ما

هذا قال الواسع للكتب في الضيق لا يحتاج اليه توفي سنة خمس و سبعين ومأتين وذكر جماعة من الشافعية في كتبهم انه شافعي و كان سبب ذلك كثرة اخذه من اصحاب الشافعي وفيه نظر ظاهر بل الظاهر انه حنبلي انتهى ما في المسانيد وغير ذلك من كتب الرجال۔

الجامع الكبير اعني سنن الحافظ ابي عيسى الترمذي

ـــ۲

رحمه الله تعالى اروية عن شيخنا العلامة الشيخ محمد حسب الله وعن شيخنا الشيخ عبد الجليل كلاهما عن احمد منة الله عن الامير الكبير عن السيد نور الدين ابي الحسن علي بن احمد الصعيدي العدوي المالكي عن الشيخ محمد عقيلة المكي عن الشيخ حسن بن علي العجيمي المكي عن الشيخ احمد العجل عن الامام المحب يحيى بن مكرم عن جده الامام محمد بن محمد عن الزين المراغي عن احمد ابن ابي طالب الحجار عن ابي المنجا عبد الله بن عمر اللتي عن ابي الوقت عبد الاول بن عيسى السجزي انا القاضي ابو عامر محمود ابن القاسم الازدي عن عبد الجبار بن محمد الجراحي عن محمد المحبوبي

ـــ۵ ولد ثلث وسبعون سنة ۱۲ بستان المحدثين

المروزی عن الحافظ الحجۃ ابی عیسیٰ محمد بن علی الترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

تنبیہ الترمذی ہو ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن الضحاک السلمی والترمذی بتثلیث الفوقیۃ وکسر المیم او ضمہا کلہا مع اعجام الذال نسبۃ لمدینۃ قدیمۃ علی طرف جیحون نہر بلخ وہو الامام الحجۃ الاوحد الثقۃ الحافظ المتقن اخذ عن البخاری وغیرہ قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرضت کتابی ای کتاب السنن[له] المسمی بالجامع علی علماء الحجاز والعراق وخراسان فرضوا بہ وقالوا من کان فی بیتہ فکانما فی بیتہ نبی یتکلم مات[۲] الترمذی بترمذ اواخر رجب سنۃ تسع وسبعین ومائتین کذا قالہ جمع مؤرخون انتہی ما فی مسانید ابن حجر مختصراً ملخصاً

سنن النسائی الصغریٰ المسماۃ بالمجتبیٰ او المجتنیٰ للامام النسائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارویہا عن شیخنا الحبیب حسین

٥ ش

[له] ولہ تصانیف کثیرۃ فی علم الحدیث۔ وہذا کتابہ الصحیح احسن الکتب واحسنہا ترتیباً واکثرہا فائدۃ واقلہا تکراراً وفیہ ما لیس فی غیرہ من ذکر المذاہب وغیرہا من الفوائد ۱۲ اکمال

[۲] وفی الاکمال لیلۃ الاثنین لثالث عشرۃ من رجب سنۃ ۲۷۹ انتہی واللہ تعالیٰ اعلم

(کاتب محمد فیاض خان غفر اللہ لہٗ)

عن[۲] والده عن[۳] الشيخ عمر العطار وارويها عن[۱] فقيه عصره الشيخ
احمد ابي الخير شيخ الخطباء بالمسجد الحرام وعن[۱] العلامة الشيخ
محمد سعيد القعقاعي كلاهما عن[۲] السيد عبد الله كوجك عن[۳] الشيخ
عمر العطار عن[۴] الشيخ ابي النور علي بن عبد البر الونائي عن[۵] الشهاب
احمد جمعة البجيرمي عن[۶] المعمر احمد بن رمضان الشافعي الازهري
عن الشمس البابلي ح ويرويها[۳] الشيخ عمر عن[۴] الشيخ محمد طاهر سنبل عن[۵] الشيخ
محمد عارف عن[۶] محدث وقته الشيخ حسن العجيمي عن[۷] البابلي عن[۸] الشهاب
احمد بن خليل السبكي وابي النجا سالم بن محمد السنهوري عن[۹]
الغيطي عن[۱۰] زكريا عن[۱۱] الزين رضوان بن محمد عن[۱۲] البرهان ابراهيم
ابن احمد التنوخي عن[۱۳] ابي العباس احمد بن ابي طالب الحجار عن[۱۴] ابي طالب
عبد اللطيف بن محمد بن علي القبيطي عن[۱۵] ابي زرعة طاهر بن محمد
ابن طاهر المقدسي عن[۱۶] ابي محمد عبد الرحمن بن احمد الدوني[۱]
عن[۱۷] احمد بن حسين الكسار عن[۱۸] ابي بكر احمد بن محمد بن اسحاق بن السني

---

[۱] الدون قرية بدينور ۱۲ ثبت ابن عابدين - عبد الهادي غفر الله له

الدینوری عن الحافظ ابی عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ تعالیٰ
تنبیہ النسائی ہو احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن عز بن
دینار الخراسانی احد الائمۃ الحفاظ العلماء الفقہاء بل احد ائمۃ الدنیا
فی الحدیث والمشہور فیہ اسمہ وکتابہ سمع من کثیرین من مشائخ
الشیخین البخاری ومسلم ومن ابی داؤد واخرین ببلاد کثیرۃ و
اقالیم مختلفۃ واتسع اخذہ ورحلتہ ولد رحمہ اللہ تعالیٰ بخراسان
سنہ ۲۱۴ھ وکان شافعیا مذہبا وکان یصوم یوما ویفطر یوما قال
الدارقطنی ہو مقدم علی الحدیث اکثر من ان یذکر ومن نظر فی
کتابہ تحیر فی حسن کلامہ ودخل دمشق فسئل عن معاویۃ ففضل
علیا علیہ رضی اللہ عنہما ولما ذکروا لہ فضائل معاویۃ مریدین
بذلک تفضیلہ علی علی رضی اللہ عنہ قال لہم منکرا علیہم الا
یرضی معاویۃ ان یکون راسا براس حتی یفضل وقولہ راسا براس
انما ہو من باب التنزل مع الخصم لاجماع اہل السنۃ علی ان علیا
رضی اللہ عنہ افضل فاخرج من المسجد ودا سوہ بالارجل حتی
اشرف علی الموت فتوفی رضی اللہ عنہ یوم السبت ثالث عشر من

صفر الخير سنة ٣٠٣ ثلث وثلثمائة فحمل الى الرملة ومات بها ودفن
بالبيت المقدس وقيل اوصى ان يحمل الى مكة فحمل اليها ودفن بين
الصفا والمروة عن ثمان وثمانين سنة كما قاله الذهبي وغيره
وكانه بناه على قول النسائي عن نفسه يشبه ان يكون مولدي سنة
خمس عشرة ومائتين ونسا بفتح النون والسين المهملة من كور
نيسابور وقيل من ارض فارس والنسبة اليها نسائي بهمزة الالف
وقد يقال النسوي قيل وهو القياس وما اشتهر الان من حذف الالف
بعد الهمزة لا اصل له الا ان يدعى انه للتخفيف انتهى مختصرا

سنن الامام ابى عبد الله ابن ماجة القزويني رحمه الله تعالى

اروبها عن العلامة الشيخ عبد الحق عن العلامة الشيخ عبد الغنى
الدهلوى المدني عن العلامة محمد عابد السندي عن الشيخ يوسف
المزجاجي عن ابيه الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجي عن الشيخ عبد الله
ابن سالم البصري عن الشيخ علاء الدين البابلي عن خاله سليمان
ابن عبد الدائم عن النجم الغيطي عن زكريا الانصاري عن ابن حجر

ـه عدد احاديثها (٤٠٠٠) ١٢

العسقلانی ح واردیها عالیا بالسند المذکور فی سنن النسائی
الشیخ عمر العطار عن العلامة محمد الکزبری والشیخ مصطفی الرحمتی
کلاهما عن الشیخ عبد الغنی النابلسی عن نجم الدین محمد الغزی عن
والده البدر عن الحافظ السیوطی وشیخ الاسلام زکریا عن ابن
حجر العسقلانی عن الشیخ ابی الحسن علی بن ابی المجد الدمشقی عن
الشیخ ابی العباس الحجار عن الانجب بن ابی السعادات عن الحافظ
ابی زرعة عن الفقیه ابی المنصور محمد بن الحسن بن احمد القزوینی
عن ابی طلحة القاسم بن ابی المنذر الخطیب عن ابی الحسن علی
ابن ابراهیم ابن سلمة بن بحر القطان عن ابی عبد الله محمد بن
یزید المعروف بابن ماجة القزوینی رضی الله عنه تنبیه ابن
ماجه هو ابو عبد الله محمد بن یزید بن عبد الله بن ماجة القزوینی
مولی ربیعة بن عبد الله الامام الحافظ احد الاعلام صاحب السنن
التی یکفیها شرفا انها جعلت من الکتب الستة والسنن الاربعة
بعد الصحیحین بعد ان کان المکمل لذلک هو موطا الامام مالک مع
کونها شارحة عما حرض علیها اصحاب الکتب الخمسة من المقاصد

التي يتدبرها المحدث ومع كثرة احاديثها الضعيفة بل فيها احاديث
منكرة بل نقل عن الحافظ المزى ان الغالب فيما انفرد به الضعف
ولذا اجرى كثيرا من القدماء على اضافة المؤطاء وغيره الى الخمسة
وطاف (اى ابن ماجه) البلاد حتى سمع اصحاب مالك والليث وروى
عنه خلق كثيرون منهم ابو الحسن القطان توفى لثمان بقين من رمضان
سنة ثلاث او خمس وسبعين ومائتين ومولده سنة تسع ومائتين

المؤطا لامام دار الهجرة ابى عبد الله مالك بن انس

رضى الله عنه - اخبرنى به العلامة الشيخ عبد الحق عن العلامة الشيخ
عبد الغنى المحدث المدنى عن العلامة الشيخ اسحاق المحدث الدهلوى
ح وارويه عاليا بدرجة عن الشيخ محمد يعقوب على الدهلوى عن
الشيخ اسحاق المذكور وايضا ارويه مساويا له عن الشيخ احمد
جمال المكى عن مولانا فضل الرحمن المرادابادى كلاهما عن مولانا
عبد العزيز الدهلوى عن والده قال اخبرنا بجميع ما فى المؤطا رواية
يحيى بن يحيى المصمودى الاندلسى رحمه الله تعالى الشيخ محمد وفد الله
المالكى قراءة منى عليه من اوله الى آخره بحق سماعه لجميعه على شيخى الحرم

المکی حسن بن علی العجیمی عن الشیخ عبداللہ بن سالم البصری المکی قال اخبرنا
الشیخ عیسی المغربی سماعا من لفظہ فی المسجد الحرام بقرأتہ لجمیعہ علی
الشیخ سلطان بن احمد المزاحی بقرأتہ لجمیعہ علی[9] الشیخ احمد بن خلیل
السبکی بقرأتہ لجمیعہ علی[10] النجم الغیطی بسماعہ لجمیعہ علی[11] الشرف عبدالحق
ابن محمد السنباطی بسماعہ لجمیعہ علی[12] البدر الحسن بن ایوب الحسینی
النسابہ بسماعہ علی[13] ابی عبداللہ محمد بن جابر الوادیاشی عن[14] ابی
محمد عبداللہ بن محمد بن ھارون القرطبی سماعا عن[15] القاضی
ابی القاسم احمد بن یزید القرطبی سماعا عن[16] محمد بن عبدالرحمن
ابن عبدالحق الخزرجی القرطبی سماعا عن[17] ابی عبداللہ محمد بن فرج
مولی ابن الطلاع سماعا عن[18] ابی الولید یونس بن عبداللہ بن مغیث
الصفار سماعا عن[19] ابی عیسی یحیی بن عبداللہ سماعا قال اخبرنا[20] عم والدی
عبیداللہ بن یحیی سماعا قال اخبرنا[21] والدی یحیی بن یحیی اللیثی المصمودی
سماعا عن امام دار الھجرۃ مالک بن انس رضی اللہ تعالی عنہ الا ابوابا
ثلثۃ من اخر الاعتکاف فعن زیاد بن عبدالرحمن عن الامام مالک
ابن انس رضی اللہ تعالی عنہ ح وارویہ عن العلامۃ الحبیب حسین

ابن محمد الحبشی عن[۱] العلامۃ الشریف محمد بن ناصر عن[۲] العلامۃ
یوسف بن مصطفی الصاوی المصری عن[۳] العلامۃ الشیخ محمد بن محمد
ابن احمد بن عبد القادر الامیر وارویہ عالیا عن[۱] العلامۃ الشیخ
محمد حسب اللہ المکی وعن[۱] الشیخ عبد الجلیل المدنی کلاھما عن[۲] العلامۃ
عبد الغنی الدمیاطی عن[۳] الشیخ الامیر الکبیر عن[۴] الشیخ نور الدین
ابی الحسن علی بن محمد العربی السقاط المالکی عن[۵] شارح الامام
العلامۃ الشیخ محمد الزرقانی عن[۶] والدہ العلامۃ عبد الباقی الزرقانی
عن[۷] الشیخ علی الاجھوری عن[۸] الشیخ محمد بن احمد الرملی عن[۹] شیخ الاسلام
زکریا الانصاری عن[۱۰] الحافظ ابن حجر العسقلانی عن[۱۱] نجم الدین محمد بن
علی بن عقیل البالسی عن[۱۲] محمد بن علی المکفی عن[۱۳] محمد بن محمد الدلاصی
عن[۱۴] عبد العزیز بن عبد الوھاب بن اسماعیل عن[۱۵] جدہ اسمعیل بن
الطاھر عن[۱۶] محمد بن الولید الطرطوسی عن[۱۷] سلیمان بن خلف الباجی
عن[۱۸] یونس بن عبد اللہ بن مغیث عن[۱۹] ابی عیسی یحیی بن یحیی
ابن یحیی عن[۲۰] عم ابیہ عبید اللہ ابن یحیی عن[۲۱] ابیہ یحیی
ابن یحیی اللیثی الاندلسی عن[۲۲] الامام مالک رضی اللہ تعالی عنہ

ولنا فيه اسانيد كثيرة كما نرويه عن الشيخ عبد الله القدهمي والشيخ
صالح والشيخ فالح والشيخ اسعد والشيخ شعيب والشيخ السيد سالم الباهر
والشيخ السيد محمد امين رضوان والشيخ المنصوري والشيخ احمد جمال
المكي وغير ذلك - لكن التطويل لا يخلو عن الملال والمقصود التبرك
بالانتظام في سلوك هذه المسالك - فاقتصرنا على هذا القدر فانه
كاف في ذلك - **تنبيه** قال العلامة الامير الكبير في ثبته نا قلا
من المنح البادية في الاسانيد العالية ما نصه وقال ابو زرعة لو حلف
رجل بالطلاق على احاديث مالك التي في الموطاء انها صحاح
كلها لم يحنث - **وكان الشافعي** يقول ما على الارض كتاب
اقرب الى القرآن من كتاب مالك بن انس وانما سمي كتابه
الموطاء لانه عرضه على بضعة عشر تابعيا وكلهم واطاه على صحته
والحامل اذا امسكته بيدها وضعت في الحال انتهى **وقال فيه**
ايضا ويحيى الاندلسي هذا لا رواية له في شيئ من الكتب الستة
وروى الموطاء ايضا عن مالك يحيى بن يحيى التميمي النيسابوري
شيخ الشيخين وغيرهما وهو المروي عنه في الكتب الستة ومن

لاخبرة له يلتبس عليه هذا بذاك ومالك وهو مالك بن انس بن
مالك بن ابى عامر بن عمرو الاصبحى ابو عبدالله المدنى الفقيه
امام دار الهجرة راس المتقنين حتى قال البخارى اصح الاسانيد
كلها مالك عن نافع عن ابن عمر من السالعة وفى كتاب الانساب
لابن عبدالبر ان الامام مالك رحمه الله تعالى سمى عالم المدينة
وانتشر علمه فى الامصار واشتهر فى سائر الاقطار وضربت له اكباد
الابل وارتحل الناس اليه من كل فج عميق وانتصب للتدريس
هو ابن سبع عشرة سنة وعاش قريبا من تسعين ومكث يفتى الناس
ويعلم الناس نحوا من سبعين سنة وشهد له التابعون بالفقه والحديث اهـ
وفى الروض الفائق انه العالم الذى يشير به النبى صلى الله عليه
وسلم فى الحديث الذى رواه الترمذى وغيره وهو قوله صلى الله عليه
وسلم ينقطع العلم فلا يبقى عالم اعلم من عالم المدينة وفى حديث
آخر عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه يوشك الناس ان يضربوا
اكباد الابل فلا يجدون عالما اعلم من عالم المدينة قال سفيان بن
عيينة كانوا يرونه مالكا وقال عبد الرزاق كنا نرى انه مالك

فلا يعرف هذا الاسم لغيره ولاضربت اكباد الابل الى احد مثل ما
ضربت اليه وقال ابن مصعب سمعت مالكا يقول ما افتيت حتى
شهد لى سبعون شيخا انى اهل لذلك وقال الشافعى لولا مالك
وسفيان لذهب علم الحجاز اهـ مات مالك رحمه الله سنة
تسع وسبعين ومائة وكان مولده سنة ثلث وتسعين[1]
وقال الواقدى بلغ تسعين سنة اهـ تقريب التهذيب ـ

مسند الامام الهمام ابي حنيفة النعمان رضى الله تعالى عنه

جمع الحافظ ابى محمد عبد الله بن محمد بن يعقوب بن الحارث الحارثى

ارويه عن الشيخ صالح كمال عن والده
العلامة صديق كمال عن الشيخ عبد الرحمن ابن الشيخ محمد الكزبرى
عن والده عن الشيخ عبد الغنى النابلسى عن النجم محمد الغزى عن
والده البدر عن زكريا الانصارى عن عبد السلام بن احمد البغدادى
عن الشرف ابى طاهر بن الكويك عن ام عبد الله زينب بنت الكمال

[1] او خمس وتسعين ۱۲ كمال

المقدسية عن[۱۲] عجيبة بنت الحافظ ابی بکر الباقداری عن[۱۳] ابی الخیر محمد
ابن احمد الباغبانی عن[۱۴] ابی عمرو عبدالوهاب بن ابی عبداللہ محمد بن
یحیی بن منده عن[۱۵] ابیه عن[۱۶] مخرجه ابی محمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب
الحارثی عن[۱۷] ابی الفضل جعفر بن محمد بن احمد بن الولید عن[۱۸] محمد بن یحیی الازدی
عن[۱۹] الهیاج ابن بسطام عن[۲۰] الامام ابی حنیفة رضی اللہ تعالیٰ عنه عن[۲۱]
حماد عن[۲۲] ابراهیم عن[۲۳] علقمة عن[۲۴] عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع اللہ العلماء یوم القیمة
فیقول انی لم اجعل حکمتی فی قلوبکم الا وانا ارید بکم خیرا اذهبوا الی الجنة
فقد غفرت لکم ما کان منکم وبالسند الی ابی حنیفة رضی اللہ
تعالیٰ عنه عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول طلب العلم فریضة علی کل مسلم وارویه عن[۱] الشیخ
محمد حسب اللہ عن[۲] الشیخ ابراهیم السقا عن[۳] العلامة ثعیلب عن[۴]
الشهاب احمد الجوهری عن[۵] الشیخ عبداللہ البصری عن[۶] الشیخ محمد بن سلیمان
المغربی عن[۷] السراج عمر الانجانی عن[۸] الزین زکریا عن[۹] ابن الفرات
عن[۱۰] عمر بن الحسن عن[۱۱] ابن البخاری عن[۱۲] ابی الفرج عبدالرحمن بن علی

مسند امام ابی حنیفه المعروف ۱۲

ابن الجوزی عن[11] الحافظ محمد بن ناصر السلامی عن[12] ابی عمرو عبد الوهاب

ابن ابی عبد اللہ محمد بن اسحاق بن محمد بن یحیی بن مندہ الی آخر

السند المتقدم

مسند ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ جمع الحافظ الحسین

ابن محمد بن خسرو رحمہ اللہ تعالی اروّیہ بالاسناد الی زکریا

الانصاری عن[9] ابن حجر العسقلانی عن[10] الصلاح ابن ابی عمر عن[11] الفخر

ابن البخاری عن[12] ابی طاہر برکات بن احمد الخشوعی الدمشقی عن[13]

جامعہ ابی[1] عبد اللہ الحسین بن محمد بن خسرو البلخی قال البلخی[14] اخبرنا

ابو الفضل احمد بن حسن بن محمد بن خیرون عن[15] القاضی ابی سعد

عبد الملک بن عبد الرحمن السرخسی عن[16] ابیہ محمد بن عبد اللہ بن

بنت الوزیر ابی العباس الاسفرائنی عن[17] الحسن بن علی الاسواری

عن[18] جعفر بن محمد عن[19] یونس بن حبیب عن[20] ابی داؤد الطیالسی

عن الامام المسند الهمام ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ تنبیہ

---

[1] وفاتہ سنۃ ست وسبعین وخمسمائۃ کذا فی مدارج الاسناد ۱۲ محمد عبد الحی الہادی غفر اللہ لہ

ابو حنیفة[١] هو النعمان بن ثابت الکوفی ولد سنة ثمانین وذهب
ثابت ابوه الی علی کرم الله وجهه وهو صغیر فدعا له بالبرکة فیه وفی ذریته
فکان هذا الامام من آثار تلک الدعوة وناهیک بذلک شرفا له
رضی الله تعالی عنه ومن ثم قدمه الله علی ائمة عصره الذی هو عصر
التابعین فانه من اوساطهم ولم یظهر الله لاحد منهم من الاتباع والشهرة
المتقدم ما اظهر له وکان رضی الله تعالی عنه عظیم الزهد والورع عرضت
علیه الدنیا بحذافیرها وولایة بیت المال والقضا قالوا له المرة بعد المرة
اما ان تقبل واما ان نضربک مائة سوط فاختار عذابهم علی عذاب
الله تعالی وسخطهم علی سخط الله تعالی لانهم ضربوه وکرروا علیه الضرب
لیقبل وهو لا یزید الا اعراضا ونغلظ علیهم فی الجواب حتی انه قال للخلیفة
المنصور وقد قال له اقبل منی ولایة القضاء لا اصلح له فقال له الخلیفة
کذبت فقال له لقد قضیت علی نفسک لانی ان صدقت فانا کذاب
وان کذبت فکیف تولینی فسکت المنصور لکنه کان فی نفسه منه

---

[١] من مسانید ابن حجر ملتقطا ص (٤٧) ١٢

لانه رمی عنده بانه افتی العلویین بجواز الخروج علیه لظلمه فتعلل بما ذکر ثم
حبسه وامر بان یکرر علیه الضرب الی ان مات شهیدا فی الحبس ببغداد
سنه ۱۵۰ خمسین ومائة علی المشهور وهی سنة مولد الشافعی رضی الله تعالی
عنهما ودفن بمقابر الخیزران **تنبیه اخر** اختلف العلماء فی روایة
الامام ابی حنیفة رحمه الله تعالی عن بعض الصحابة رضی الله تعالی عنهم
والصحیح انه رضی الله تعالی عنه تابعی کما اثبت ذلک جماعة من
المحدثین والمشائخ المحققین **وفی الامم لایقاظ الهمم** للعلامة
ابراهیم الکورانی عن ابی حنیفة الامام قال ولدت سنة ثمانین
وحججت مع ابی سنة ست وتسعین وانا ابن ست عشرة سنة
فلما دخلت المسجد الحرام رأیت حلقة عظیمة فقلت لابی حلقة
من هذه قال حلقة عبد الله بن جزء الزبیدی صاحب رسول الله صلی الله
علیه وسلم فتقدمت فسمعته یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم
من تفقه فی دین الله کفاه الله همه ورزقه من حیث لا یحتسب
قال الحافظ ابن حجر فی الاصابة عبد الله بن جزء الزبیدی هو عبد الله
ابن الحرث بن جزء نسب الی جده انتهی **وقال الحافظ ابن عبد البر**

المالکی فی الاستیعاب۔ عبد اللہ بن الحارث بن جزء بن عبد اللہ بن معدی کرب ابن عمرو بن عسم بن عمرو بن عویج بن عمرو بن زبید الزبیدی حلیف ابی وداعۃ السہمی سکن مصر وتوفی بہا بعد ان عمر طویلا کانت وفاتہ بعد الثمانین انتہی مختصرا اقول وبہذا تعلم ان ابا حنیفۃ تابعی خلافا لمن انکر تابعیتہ کالنووی فانہ قال ادرک جماعۃ من الصحابۃ لکنہ لم یلقہم فتدبر قال محدث الشام العلامۃ العجلونی الشافعی فی ثبتہ ان ابا حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ تابعی وہو الصحیح وقد نظم بعضہم الصحابۃ الذین روی عنہم ابو حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی فقال ؎

ابو حنیفۃ زین التابعین روی	عن جابر وابن جزء والرضی انس
معقل وحریثی وواثلۃ[1]	وبنت عجرد علم الطیبین قس

[1] ہو ابو الطفیل عامر بن واثلۃ الکنانی ادرک من حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثمانی سنین نزل الکوفۃ وصحب علیا رضی اللہ تعالی عنہ فی مشاہدہ کلہا فلما قتل علی انصرف الی مکۃ فاقام بہا حتی مات سنۃ مائۃ اھ الاستیعاب ج ۲ صفحہ ۷۴۳۔
محمد عبد الہادی کان اللہ ذی الابادی

انتہی وقال العلامۃ ابن حجر فی مسانیدہ فی مناقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
آخذ الفقہ عن حماد بن سلیمان وادرک اربعۃ من الصحابۃ بل ثمانیۃ
منہم انس[۱] وعبد اللہ ابن اوفی[۲] وسہل بن سعد وابو الطفیل لکن قیل
ادرکہم ولم یلق احدا منہم وقد حررت ذلک فی تالیفی المستقل فی
مناقبہ انتہی **قلت** ذکر العلامۃ المذکور مناقبہ وغیرہا من کراماتہ
فی الرسالۃ المستقلۃ سماہا الخیرات الحسان فی مناقب النعمان و
من اراد الاطلاع علیہا فلیراجعہا۔ **وقال فی الدر المختار** صفحہ ۵۹ ج ۱
وصح ان اباحنیفۃ سمع الحدیث من سبعۃ من الصحابۃ کما بسط فی
اواخر منیۃ المفتی وادرک بالسن نحو عشرین صحابیا کما بسط فی
ای وجدا فی زمنہم وان لم یرہم کلہم ۱۲ رد المحتار
اوائل الضیاء انتہی وقال العلامۃ ابن عابدین فی رد المحتار ما نصہ
وعلی کل فہو من التابعین وممن جزم بذلک الحافظ الذہبی والحافظ
العسقلانی وغیرہما **قال العسقلانی** انہ ادرک جماعۃ من الصحابۃ

۱؎ مات انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی قصرہ بالطف علی فرسخین من البصرۃ سنۃ ۹۱ احدی وتسعین ودفن ہناک ۱۲ استیعاب صفحہ ۳۴ ج ۱ ۲؎ شہد الحدیبیۃ وخیبر وما بعد ذلک من المشاہد ولم یزل بالمدینۃ حتی قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم تحول الی الکوفۃ وہو آخر من بقی بالکوفۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مات سنۃ سبع وثمانین بالکوفۃ وکان ابتنی بہا دارا فی اسلم وکان قد کف بصرہ
(انتہی استیعاب ج ۱ صفحہ ۳۲۹) ۱۲ عبد الہادی

كانوا بالكوفة بعد مولده بها سنة ثمانين ولم يثبت ذلك لاحد من
أئمة الامصار المعاصرين له كالاوزاعي بالشام والحمادين بالبصرة والثوري
بالكوفة ومالك بالمدينة الشريفة والليث ابن سعد بمصر انتهى مختصرا
وقال جماعة انه لقي منهم واخذ عنهم وهو الذي صححه علي القاري في
سند الانام شرح مسند الامام وكما نقله آنفا من كتاب الامم
فالحاصل انه امام يعجز اللسان عن تقرير محامده وتحرير مناقبه
قد صنف جمع من العلماء الاعلام محققين العظام في فضائله كتبا
نفيسة ودررا منيفة **منهم الامام الطحاوي** الف مجلدا سماه
عقود المرجان **وموفق الدين** الخوارزمي في مناقب النعمان
ومحي الدين عبد القادر القرشي سماه [illegible] **وجار الله**
الزمخشري المفسر المشهور [illegible] [illegible] **وعبد الله**
الحارثي الف مجلدا سماه كشف الآثار **وحافظ الدين** المرغينا
ني [illegible] مناقب النعمان **والمؤرخ** [illegible] سبط ابن الجوزي سماه
الانتصار لامام ائمة الامصار [illegible] [illegible] حسين الديري
[illegible] [illegible] **والامام** [illegible] الحاني محمد بن علي

الکردری وابو القاسم عبد الله السعدی المعروف بابن ابی العوام والامام الجلال السیوطی الف کتابا سماه تبییض الصحیفه و ابن کاس الف تحفة السلطان وابو عبد الله محمد الدمشقی الصالحی الف عقود الجمان وابو یحیی زکریا النیسابوری وابو احمد محمد الشعبی وشمس الدین احمد السیواسی والقاضی ابو جعفر احمد البلخی الف مختصرا سماه الابانة والقاضی ابن عبد البر المالکی صاحب الاستیعاب الف کتابا فی مناقب ابی حنیفة والشافعی ومالک رحمهم الله تعالی سماه کتاب الانتقاء والامام الذهبی الف رسالة سماها مناقب ابی حنیفة والعلامة ابن حجر المکی الف کتابا سماه الخیرات الحسان وصارم الدین ابراهیم بن محمد الف کتابا فی ثلث مجلدات فی فضله وفضل صاحبیه سماه نظم الجمان وغیرهم واما الذین ذکروا مناقبه فی کتبهم فجمع عظیم من اصحاب المذاهب المختلفة وارباب المشارب المتفرقة لا یحصی عددهم کما لا یخفی علی من یطالع کتب التاریخ واسماء الرجال وغیرها من کتب الطبقات

مسند الامام المجتهد محمد بن ادریس الشافعی رضی الله عنه

اروبہ بالسند الی الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری عن محمد بن علاء الدین
البابلی عن محمد الحجازی الواعظ الشعراوی عن النجم الغیطی عن زکریا
الانصاری عن ابن حجر عن الصلاح ابن ابی عمر وعن فخر الدین ابن
البخاری عن القاضی ابی المکارم احمد بن محمد اللبان ابی جعفر محمد
ابن احمد الصیدلانی عن ابی علی الحسن بن احمد الحداد عن الحافظ
ابی نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی عن ابی العباس محمد بن یعقوب
الاصم عن الربیع بن سلیمان المرادی عن الامام المقدم محمد بن ادریس
الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ **ولی فیہ طرق اخری** ولکن لما
کان التطویل موجبا للملال۔ فاقتصرت علی ہذا القدر فانہ کاف
لنیل الآمال۔ **تنبیہ** قال العلامۃ ابن حجر فی مسانیدہ ص ۸۵۔ الشافعی رحمہ
اللہ تعالیٰ ہو ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن
شافع بن السائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن المطلب بن عبد مناف
ابن قصی القرشی المطلبی الحجازی المکی ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یلتقی معہ فی عبد مناف افرد الائمۃ ترجمتہ بالتالیف فزادت
المؤلفات فی ذلک علی اربعین تالیفا لکن فی کثیر منہا شیئ کثیر من الموضوع

المفتری لاسیما تالیف الفخر الرازی بل فی تالیف البیهقی مع جلالتہ فی
فن علم الحدیث و توابعہ لبعض الموضوع فاحذر ذلک وحاصل شیئ من
ترجمتہ لضیق المحل عن استیعاب مقصد من مقاصدھا الکثیرۃ الواسعۃ
انہ قرشی مطلبی اجماعا وامہ ازدیۃ وقد صح فی فضائل قریش والازد
احادیث کثیرۃ وورد فی حقہ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم قریش یملاء
طبق الارض علما طرقہ کثیرۃ متماسکۃ فلیس بموضوع ولا قریب منہ
خلافا لمن وھم فیہ کما نبہ علیہ ائمۃ الحدیث کاحمد والبیھقی والنووی
وغیرھم وممن حملہ علی الشافعی احمد ثم تبعہ العلماء علی ذلک و
وجھوہ بانہ لم یظھر القرشی من العلوم المدونۃ المحفوظۃ المضبوطۃ
المشہورۃ المتبعۃ فی اقطار الارض المکتوبۃ کما تکتب المصحفات
المتحدث بھا فی مجالس الحکام والامراء والفقراء والآثار ما ظھر لہ
من ذلک ولد بغزۃ فی سنۃ خمسین سنۃ وفاۃ ابی حنیفۃ بل
یوم موتہ ونشأ یتیما فی حجر امہ فی ضیق عیش بحیث کانت تترک
تعلیمہ لعجزھا عن اجرۃ المعلم لکن الھمہ اللہ تعالی ان ما تعلمہ علمہ بعد
ذھاب المعلم لغیرہ فرأی المعلم ان نفعہ بذالک اکثر من اجرۃ تعلیمہ لو اخذھا

فاسقطها عنه فاستمر حتى ختم القرآن لسبع ثم حبب اليه مجالسة العلماء
فكان يكتب ما استفاده منهم فى نحو العظم لعجزه عن الورق - ولما مضى
من عمره ثلاث عشر سنة وقد حفظ المؤطا رحل الى مالك بالمدينة
فلازمه فبالغ فى اكرامه لنسبه ولما رآه منه مما ازداد منه تعجبه منه
من الفهم والعلم والادب والعقل - واجازه شيخه مسلم الزنجى بالافتاء
وعمره نحو خمسة عشر سنة - واستمر عند مالك الى ان توفى فرحل
من المدينة وسنه نحو تسع وعشرين سنة الى اليمن وتولى القضاء
بها ثم رحل الى العراق فناظر محمد بن الحسن وغيره ونشر علم الحديث
ومن ثم سموه ناصر السنة واصحابه اهل الحديث وشاع فضله
الى ان ملاء البقاع والاسماع ودون علم اصول الفقه ولم يسبقه
احد الى ذلك فصنف فيه الرسالة فاجمع اهل عصره على انه من الخوارق
ومن ثم قال المزنى قرأته خمسمائة مرة ما من مرة الا واستفدت
فيه فائدة جديدة وانا انظر فيه خمسين سنة وما اعلم انى نظرت فيه
مرة الا واستفدت منه شيئا لم اكن عرفته - ومجموع مولفاته
مائة وثلثة عشر وسار ذكر مؤلفاته الجديدة فى شاسع الاقطار

فقصدہ الناس لاجلها ثم قصدوا بعدہ راویها۔ کان رحمہ اللہ تعالیٰ
یحفظ من الشعر ما یبہر العقل من ذلک قولہ اروی لثلاثمائۃ شاعر مجنون
ای فکم العقلاء وقولہ احفظ خمسمائۃ قصیدۃ بخمسمائۃ امرأۃ وکان
حجۃ فی النحو واللغۃ کما صرح بہ الائمۃ حتی ابن الحاجب فی شافیتہ
ومن جملۃ ثناء محمد بن الحسن علیہ قولہ ان تکلم اصحاب الشافعی یوما فلسان
الشافعی یعنی لما اودع فی کتبہ ومن ثم قال الزعفرانی کانوا رقودا
فایقظهم وقال احمد ما مس احد محبرۃ الا وللشافعی فی رقبتہ منۃ
وربما اوقد لہ المصباح فی اللیلۃ ثلاثین مرۃ فاستنبطت منہ فی
کل مرۃ احکاما کثیرۃ وانما لم یبق السراج دائم الوقود قال ابن اختہ
لامر لان الظلمۃ اجلی للقلب وکان یکتب ثلث اللیل ثم یصلی ثلثہ
ثم ینام ثالثہ ولعل المراد ان ھذا غالب احوالہ حتی لاینافی ما مر انہ
کان یحیی اللیل کلہ فی الاستنباط من القرآن وکان یختم کل یوم ختمۃ
وجمع اللہ فیہ کل خیر کما قالہ احمد وقال ما کذبت قط ولا حلفت باللہ
صادقا ولا کاذبا ولی منذ عشرین سنۃ ما شبعت ولہ فی السخاء
الید الطولی قدم من صنعاء الی مکۃ بعشرۃ آلاف دینار واعطی من

اصلح له شسع نعله ستة دنانير واعتذر اليه بانه لم يجد غيرها

ورائ النبي صلى الله عليه وسلم في النوم قبل حلمه فقال يا غلام

قال لبيك يا رسول الله قال ممن انت قال من رهطك قال ادن مني

فدنوت منه ففتح فمه وامر ريقه على لسانه وفمه وشفتيه وقال امض

بارك الله فيك فما لحن بعد في حديث ولا شعر وما مر على شيئ

الا حفظه وقال ايضا رأيت بمكة في زمن الصبا في النوم رجلا

ذا هيئة يؤم الناس في المسجد فلما فرغ من صلوته اقبل على الناس

يعلمهم فدنوت منه فاخرج ميزانا من كمه فاعطاني اياه وقال

هذا لك قال فسألت المعبر فقال انك تصير اماما في العلم وتكون

على السنة لان امام المسجد الحرام افضل الائمة كلهم واما

الميزان فانك تعلم حقيقة الشيئ على ما هو عليه قال الربيع ورأيت

انا قبل موته ان آدم صلى الله على نبينا وعليه وسلم مات ويريدون

ان يخرجوا بجنازته فلما اصبحت سألت بعض اهل العلم عنه فقال هذا

موت اعلم اهل الارض لان الله تعالى علم آدم الاسماء كلها فما

كان يسيرا حتى مات الشافعي رضي الله تعالى عنه اخر رجب

سنة اربع ومائتين عن اربع وخمسين سنة

ومن كراماته الباهرة انهم ارادوا تحويله الى بغداد فدافع الميرون فلم يقدروا وشرع في الحفر فلما وصلوا قرب اللحد فاحت منه رائحة طيبة ما شموا مثلها بحيث سكروا من طيب رائحته وما تمكنوا من الوصول اليه فكفوا وصار ذلك معدودا في اعظم مناقبه وقد اتفق العلماء قاطبة من سائر الفرق من اهل الفقه والاصول والحديث وغيرهما على ثقته وعدالته وامامته وورعه وتقواه وجوده وحسن سيرته وعلو قدره فالمطنب في وصفه مقصر والمسهب في مدحه مقتصر انتهى ملتقطا

مسند الامام المجتهد احمد بن حنبل رضى الله تعالى عنه

ارويه عن العلامة الحبيب حسين الحبشي عن الشريف محمد بن ناصر عن عابد السندي عن حسين المغربي مفتي المالكية بمكة المشرفة عن محمد ابن الطيب المغربي عن حسن العجيمي عن ابراهيم بن محمد الميموني عن الرملي عن زكريا الانصاري ح وارويه ايضا عن صالح كمال عن والده وعن السيد احمد دحلان كلاهما عن عبد الرحمن

الکزبری ح وادویہ عالیاً عن عبداللہ القدومی النابلسی عن عبدالرحمن
الکزبری عن احمد بن عبید العطار عن اسمعیل العجلونی عن
عبدالغنی النابلسی عن النجم محمد الغزی عن والدہ البدر محمد الغزی
عن زکریا الانصاری عن العز عبدالرحیم عن ابی العباس احمد الجوخی
عن ام محمد زینب بنت مکی الحرانیۃ عن ابی علی حنبل الرصافی
عن ابی القاسم ہبۃ اللہ الشیبانی عن ابی الحسین التمیمی عن
ابی بکر احمد القطیعی عن عبداللہ بن الامام احمد بن حنبل عن
ابیہ الامام احمد الشیبانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تنبیہ
ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال الشیبانی
المروزی ثم البغدادی قال العلامۃ ابن حجر فی کتاب مسانیدہ صفحہ ۹۱
ہو الامام البارع المجمع علی امامتہ وجلالتہ وورعہ وزہادتہ
ووفور علمہ وسیادتہ رحل الی الحجاز والشام والیمن وغیرہا
سمع من سفیان بن عیینۃ واقرانہ وروی عنہ جماعۃ من
شیوخہ وخلائق آخرون لا یحصون منہم البخاری ومسلم واثنی
الائمۃ علیہ حتی قال بعضہم رأیت ثلثۃ لم یر مثلہم ابدا وذکرہ منہم

وقال بعضهم ما اعلم احدا يحفظ على هذه الامة امر دينها الا هو وقال
ابو زرعة كانت كتبه اثني عشر حملا وكان يحفظها على ظهر قلبه
وقال مرة اخرى كان يحفظ الف الف حديث وقال ابراهيم الحربي كان
الله جمع فيه علم الاولين والآخرين من كل صنف يقول ما شاء ويمسك
ما شاء وقال الشافعي ما رأيت اعقل من احمد وسليمان ابن داؤد
الهاشمي وجاء انسان بثلاثة آلاف دينار وقال ورثتها من ابي ومالي
حلال فابى ان يقبلها وقال لا حاجة لي فيها انا في كفاية ومن
دعائه اللهم كما صنت وجهي عن السجود لغيرك صنه عن السؤال
لغيرك وقال التاج السبكي مسنده اصل من اصول هذه الامة
انتهى ملتقطا وقال صاحب الكشف في ذكر مسنده انه يشتمل على ثلاثين
الف حديث في اربعة وعشرين مجلدا من نسخة الوقف بالمستنصرية
وهو كتاب جليل من جملة اصول الاسلام وقد وقع له فيه ما ينوف عن
ثلاثمائة حديث ثلاثية الاسناد ذكروا ان احمد بن حنبل شرط فيه
ان لا يخرج الا حديثا صحيحا عنده قال ابو موسى المديني لكن يقال
ان فيه احاديث موضوعة كما ذكره البقاعي وزائده لولده عبد الله اه

فائدة وفى ثبت الاميران سلسلة الذهب المشهورة بين المحدثين
احمد عن الشافعى عن مالك عن نافع عن ابن عمر لا يعرف بها الا اربع احاديث
اوردها احمد فى مسنده وهى للشافعى فى الام اه قال العلامة
ابن حجر فى مسانيده فائدة مهمة يتعين حفظها العظيم جدواها
وغزرة ما فيها وحاصلها ان ابن الصلاح شذ ففضل كتب السنن
على مسند احمد واعترضوه وردوا عليه بان الامر ليس كما
زعم كيف وهو اكبر المسانيد واحسنها وضعا وانتقاء فانه لم
يدخل فيه الا ما يحتج به مع كونه انتقاه من اكثر من سبعمائة الف
حديث وخمسين الف حديث وقال ما اختلف فيه المسلمون
من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم فارجعوا فيه الى
المسند فان وجدتموه والا فليس بحجة ومن ثم بالغ بعضهم
فاطلق الصحة على كل ما فيه والحق ان فيه احاديث كثيرة ضعيفة
وبعضها اشد فى الضعف من بعض حتى ان ابن الجوزى قد ادخل
كثيرا منها فى موضوعاته لكن تعقبه بعضهم فى بعضها وفى سائرها
شيخ الاسلام والحفاظ ابن حجر وحقق نفى الوضع عن جميع احاديثه

وانه احسن انتقاءً وتحريراً من الكتب التي لم يلتزم مصنفوها الصحة
في جمعها انتهى مختصراً وقال ايضا في مسانيده وامتحن رضي الله عنه
المحنة المشهورة التي كانت سببا لمزيد رفعته في الدنيا والآخرة
ثم ذكر العلامة المذكور تلك المحنة وتركتها خوفا من التطويل
وفيه ايضا ان رمى لبعض ضاربيه بالبرص الشديد حتى وذكر
هذا الابرص ان جملة ضاربيه مائة وخمسون رجلا وذكر الربيع
ان الشافعي رضي الله تعالى عنه دفع اليه كتابا وهو بمصر وامره
ان يذهب به الى احمد ببغداد ويأتيه بالجواب فذهب اليه
فصادفه عقب صلوة الصبح فذكرت له القصة ودفعت له
الكتاب فلما قرأه تغرغرت عيناه فقلت ما فيه قال فيه انه رأى
النبي صلى الله عليه وسلم في النوم فقال له اكتب الى ابي عبد الله
فاقرأ عليه السلام وقل له انك ستمتحن وتدعى الى خلق القرآن
فلا تجبهم فيرفع الله لك علما الى يوم القيمة قال الربيع فقلت
له البشارة يا ابا عبد الله فخلع احمد قميصه الذي على جلده
فاعطانيه فاخذت الجواب ورجعت الى مصر وسلمته الى الشافعي

رضی الله عنهما فقال ما الذی اعطاك قلت قميصه قال لا تبخ
فيه ولكن بله وادفع الى الماء لا تبرك به **ولد** رضی الله عنه فی
شهر ربيع الاول سنة اربع وستين ومائة **وتوفی** سنة ٢٤١
احدی واربعين ومائتين على الاصح المشهور وكان قبره ظاهرا
ببغداد يتبرك به فطمسته الروافض لما استولوا عليها قريب زماننا
ثم اعاده سلطاننا خليفة الخلفاء الراشدين عز نصرهم وكبت
اعدائه بهيئة ظاهرة وابهة وافرة فهو بها الآن يزار و
يتبرك به وكشف لامر فرئی حتى كفنه لم يتغير فيه شيئ
واختلفوا فی عدد المصلين عليه ومن جملة ذلك ما قيل ان الارض
المبسوطة التی وقف الناس للصلوة عليها مسحت فوسعت
بقدر ستمائة الف واكثر سوى ما كان فی الاطراف والسفن وقيل
كانوا الف الف وثلثمائة الف **قال** ابو زرعة بلغنی ان المتوكل
امر ان يمسح الموضع الذی وقف عليه الناس للصلوة على احمد فبلغ
مقام الفی الف وخمسمائة الف **وعن** بعض جيران احمد انه اسلم
يوم موته من اليهود والنصارى والمجوس عشرون الفا انتهى والله

تعالیٰ اعلم

مسند الدارمی رحمہ اللہ تعالیٰ [١٢] ادرویہ عن شیخنا الحبیب حسین الحبشی وعن شیخنا السید عمر شطا عن [٢] السید عیدروس ابن عمر عن [٣] السید عبداللہ بن الحسین بن عبداللہ بلفقیہ عن [٤] والدہ السید حسین عن [٥] والدہ السید عبداللہ وخالہ السید عیدروس بن عبدالرحمٰن بلفقیہ والامام محمد بن سہل مولی الدویلہ ثلاثتہم عن [٦] العلامۃ الوجیہ السید عبدالرحمٰن بن عبد اللہ بلفقیہ عن [٧] والدہ السید عبداللہ بلفقیہ وعن علامۃ وقتہ الشیخ ابراہیم الکردی الکورانی کلاہما عن [٨] الشیخ احمد بن محمد القشاشی المدنی عن [٩] الرملی عن [١٠] زکریا الانصاری ح وادرویہ عن [١] العلامۃ الشیخ صالح کمال عن [٢] والدہ صدیق کمال عن [٣] عبدالرحمٰن بن الشیخ محمد الکزبری ح وادرویہ عالیا عن [١] العلامۃ القدومی عن [٢] العلامۃ الکزبری المذکور عن [٣] والدہ عن [٤] عبدالغنی النابلسی عن [٥] النجم الغزی عن [٦] والدہ البدر الغزی عن [٧] زکریا الانصاری عن [٨] محمد بن مقبل عن [٩] جویریہ بنت احمد الکردی عن [١٠] ابی الحسن عن [١١] علی بن عمر الکردی عن [١٢] ابی المنجا عبداللہ بن عمر اللتی

ح والشیخ زکریا یروی عن الحافظ ابن حجر عن البرهان الشامی
عن شہاب الدین احمد الحجار عن ابی المنجا عبد اللہ بن عمر اللتی عن
ابی الوقت عبد الاول ابن عیسی السجزی عن الداؤدی عن عبد اللہ
ابن احمد السرخسی قال اخبرنا ابو عمران عیسیٰ بن عمر السمرقندی عن
مؤلفہ الحافظ ابی عبد اللہ محمد بن عبد الرحمٰن الدارمی رحمہ اللہ تعالیٰ

تنبیہ: قال العلامۃ ابو الفتح محمد عبد الرشید بن محمد شاہ الکشمیری
فی مقدمۃ ہذا المسند الشریف ما نصہ وھو الامام الحافظ شیخ
الاسلام قدوۃ الجہابذۃ النقاد الاعلام ذو الفضائل التی سارت
بہا الرکبان شرقا وغربا والفواضل التی اعترفت بہا السیادۃ
عجما وعربا الحافظ الذی لا تعزب عن علمہ شاردۃ۔ والضابط
الذی استوت لدیہ الطارفۃ والتالدۃ۔ کلمۃ شہد لہ بہا کل موافق
ومخالف۔ واقر ببراعتہا المعادی والمؤالف۔ ابو محمد عبد اللہ
ابن عبد الرحمٰن ابن الفضل بن بہرام بن عبد الصمد التمیمی السمرقندی
الدارمی[عہ] صاحب السنن المعروفۃ۔ والدارم بکسر الراء المہملۃ

عہ قال الذہبی قال ابو حاتم ثقۃ صدوق وعن احمد بن حنبل وذکر الدارمی فقال
عرضت علیہ الدنیا فلم یقبل ۱۲ تذکرۃ الحفاظ۔

نسبتہ الی دارم ابن مالک بطن کبیر من تمیم۔ ولد سنۃ احدی و
ثمانین ومائۃ وتوفی یوم الجمعۃ من ایام عرفۃ سنۃ خمس وخمسین و
مائتین وله من العمر اربع وسبعون سنۃ ودفن یوم النحر ببلدۃ
مرو قدس اللہ تعالی روحہ۔ وجعل فی جنات الفردوس غبوقہ
وصبوحہ۔ وکان رحمہ اللہ تعالی اماما جلیلا حافظا للحدیث
والقرآن۔ ملازما العبادۃ اللہ سبحانہ وتعالی فی کل وقت وآن
ذا رحلۃ عظیمۃ۔ واسفار کثیرۃ۔ رحل الی بلدان الاسلام ومدن
الایمان۔ وجمع علم الحدیث من عصابۃ ھذا الشان۔ وفرسان
ذاک المیدان حتی برع وفاق الاماثل والاقران۔ فعنت لہ وجوہ
الاکابر والاعیان۔ واستفاد منہ جماء الغفیری الکائنۃ فی ذلک الزمان
الی ان روی عنہ مسلم بن الحجاج القشیری صاحب الصحیح وابو داؤد
والترمذی من اصحاب السنن وعبد اللہ بن الامام احمد ومحمد بن یحیی
الذہلی رحمہم اللہ تعالی واقروا لہ بکمال الفضل وتمام الاحسان۔ و
اثنوا علیہ بلسان الجنان والبیان۔ ولما نعی رحمہ اللہ تعالی الی حضرۃ
البخاری رحمہ اللہ تعالی استرجع وبکی۔ واطرق وابکی۔ وانشد ھذا

الشعر ولم یکن ینشد شعرا قط الا ما ورد فی الاحادیث ضرورة للروایة وابلاغا للدرایة۔

ان عشت تفجع بالاحبة کلھم   وفناء نفسک لا ابا لک افجع

ولاریب ان ھذہ شھادة صادقة من الامام البخاری علی صلاح الدارمی وفلاحہ انتھی وقال ایضا فی مرتبة مسندہ الشریف ھو کتاب قدیم مبارک فیہ وعلیہ۔ ومؤلف لطیف عالی السند المحتاج الیہ۔ اصل فی بابہ۔ وفرد فی نصابہ۔ فالقاری لہ لایزال فی ریاض ورلقیة۔ وعلوم متفقة رشیقة۔ وفیہ حلاوة مقطع۔ ولطافة مترع۔ وعذوبة مشرع۔ وھو مرتب علی الابواب۔ جامع للاحادیث النبویة واثار الاصحاب۔ وحقہ ان یسمی بالسنن دون المسند وھو الاقرب الی الصواب۔ لکن اشتھر بالمسند علی خلاف اصطلاح المحدثین حتی عدہ ابن الصلاح۔ من المسانید علی وجہ الیقین۔ وھذا وھم من ابن الصلاح۔ کما صرح بہ شارح الالفیة الفارق بین السنن والصحاح۔ قال السیوطی فی تدریب الراوی بشرح تقریب النواوی قیل ومسند الدارمی لیس بمسند بل ھو مرتب علی الابواب وقد سماہ

بعضهم بالصحیح۔ قال شیخ الاسلام ولم ار لمغلطائی سلفاً فی تسمیته
الدارمی صحیحاً الا قوله انه رائ بخط المنذری وکذا قال شیخ الاسلام
لیس دون السنن فی الرتبۃ بل لو ضم الی الخمسۃ لکان اولی من ابن ماجۃ
فانه امثل منه بکثیر۔ وقال العراقی فی النکت اشتهر تسمیته بالمسند
کما سمی البخاری کتابه بالمسند لکون احادیثه مسندۃ قال الا ان
فیه المرسل والمعضل والمنقطع والمقطوع کثیرا علی انهم ذکروا فی ترجمۃ
الدارمی ان له الجامع والتفسیر والمسند وغیر ذلک فلعل الموجود
الآن هو الجامع والمسند فقط انتهی قال الحافظ الامام ابن حجر رحمه الله
تعالی واول من اضاف ابن ماجۃ الی الخمسۃ الفضل بن طاهر فتابعه
اصحاب الاطراف والرجال والناس وجعل غیر واحد السادس الموطاء
او مسند الدارمی انتهی ثم قال العلامۃ المذکور۔ وذکر الشیخ عابد
السندی فی ثبته[1] عن الشیخ الامام صلاح الدین العلائی انه قال
لو قدم مسند الدارمی بدل ابن ماجۃ فکان سادساً لکان اولی انتهی

---

[1] المسمی بحصر الشارد ۱۲ عبد الهادی عفر له۔

قلت وقد عده[1] الشيخ محمد عبد العزيز الدهلوی طيب الله ثراه فی الطبقة الثالثة من طبقات كتب الحديث- المحتجة بها فی القديم والحديث- والیه نحا والده الشيخ ولی الله رحمه الله فی مؤلفاته- وقال الشيخ عبد الحق الدهلوی قال بعضهم كتاب الدارمی احری والیق بجعله سادس الكتب لان رجاله اقل ضعفا ووجود الاحاديث المنكرة والشاذة نادر فيه وله اسانيد عالية وثلاثياته اكثر من ثلاثيات البخاری كذا فی مقدمة المشكوة قال المغلطائی ان جماعة اطلقوا على مسند الدارمی بكونه صحيحا فتعقبه الحافظ ابن حجر بانی لم ار ذلك فی كلام احد ممن يعتمد عليه كيف ولو اطلق ذلك من يعتد به لكان الواقع بخلافه ومع ذلك فاستسلم ان الدارمی صنف كتابه قبل تصنيف البخاری الجامع لتقدم همام ومن ادعى ذلك فعليه البيان وتعقبه السيد العلامة محمد بن اسمعيل الامير فی شرحه توضيح الافكار على تنقيح الانظار

---

[1] ای هذا المسند ١٢ عبد الهادی عفا الله له

بان من ادعى تقدم تصنيف البخاري على تصنيف الدارمي فعليه البيان
ايضا وذكر المغلطائي انه ينبغي ان يجعل مسند الدارمي سادسا
للخمسة بدل ابن ماجة فانه قليل الرجال الضعفاء فليس فيه الاحاديث
المنكرة والشاذة وان كان فيه احاديث مرسلة موقوفة فهو
مع ذلك اولى من سنن ابن ماجه الى اخر كلامه - قلت ويحتمل
انه اراد تفضيله على ابن ماجة بخصوصه وان ابن ماجة رجاله
الضعفاء اكثر والاحاديث الشاذة والمنكرة غير نادرة فيه كما
صرح به السيد العلامة محمد بن اسمعيل الامير في الشرح المذكور

سنن الحافظ ابي الحسن علي بن عمر الدارقطني رحمه الله تعالى

بالسند الى العجيمي عن البدر محمد بن رضي الدين الغزي ويحيى
الطبري عن السيوطي ح واروبها عن محمد حسب الله عن مصطفى
المبلط عن محمد الشنواني عن السيد مرتضى الزبيدي عن عمر بن
احمد بن عقيل السقاف باعلوي المكي عن الشيخ عبد الله البصري
عن علي بن عبد القادر الطبري عن عبد الواحد بن ابراهيم الحصاري
عن الجلال عبد الرحيم العباسي عن السيوطي ويرويها الحصاري

ایضا اجازۃ عن[9] السیوطی عن[10] محمد بن مقبل عن[11] الحراوی عن[12] عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی عن[13] ابی الحسن علی بن الحسن المعروف بابن المقیر عن[14] ابی الکرم المبارک بن الحسن الشہرزوری عن[15] ابی الحسین محمد بن علی المہتدی باللہ عن الحافظ ابی الحسن علی بن عمر الدارقطنی رحمہ اللہ تعالی **تنبیہ** قال الامام الذہبی فی تذکرۃ الحفاظ صفحہ ۱۹۹ ج ۳ الدارقطنی الامام شیخ الاسلام حافظ الزمان ابو الحسن علی بن عمر بن احمد مہدی البغدادی الحافظ الشہیر صاحب السنن **مولدہ** سنۃ ۳۰۶ ست وثلثمائۃ سمع البغوی وابن ابی داؤد وابن صاعد والحضرمی وابن درید وابن نیروز وعلی بن عبد اللہ بن مبشر ومحمد بن القسم المحاربی واباعلی محمد بن سلیمان المالکی واباعمر القاضی واباجعفر احمد بن البہلول وابن زیاد النیسابوری وبدر بن الہیثم القاضی واحمد بن القسم الفرائضی واباطالب الحافظ وخلائق ببغداد والبصرۃ والکوفۃ وواسط **وارتحل** فی کہولتہ الی مصر والشام وصنف التصانیف حدث عنہ الحاکم وابوحامد الاسفرائنی

وتمام الرازى والحافظ عبد الغنى الازدى وابو بكر البرقانى وابوذر
الهروى وابونعيم الاصبهانى وابو محمد الخلال وابو القسم بن
المحسن وابو طاهر بن عبد الرحيم والقاضى ابو الطيب الطبرى
وابو بكر بن بشران وابو القسم حمزة السهمى وابو محمد الجوهرى
وابو الحسن بن الابنوسى وعبد الصمد بن المأمون وابو الحسين
ابن المهتدى بالله وامم سواهم قال الحاكم صار الدارقطنى اوحد
عصره فى الحفظ والفهم والورع واماما فى القراء والنحويين اقمت
فى سنة سبع وستين ببغداد اربعة اشهر وكثر اجتماعنا فصادفته
فوق ما وصف لى وسالته عن العلل والشيوخ وله مصنفات يطول
ذكرها فاشهد انه لم يخلف على اديم الارض مثله — وقال
الخطيب كان فريد عصره وامام وقته وانتهى اليه علم الاثر والمعرفة
بالعلل واسماء الرجال مع الصدق والثقة وصحة الاعتقاد و
الاخذ من علوم كالقرآت وان له فيها مصنفا سبق فيه الى
عقد الابواب بل فرس وقال وحدثنى الازهرى قال بلغنى ان
الدارقطنى حضر فى حداثته مجلس اسمعيل الصفار فجلس ينسخ

جزأ و الصفار يملي فقال رجل لا يصح سماعك وانت تنسخ فقال فهمي للاملاء خلاف فهمك اتحفظ كم املاء الشيخ قال لا ادري قال املاء ثمانية عشر حديثا الحديث الاول عن فلان عن فلان ومتنه كذا وكذا والثاني عن فلان عن فلان ومتنه كذا وكذا ومر في ذلك حتى اتى على الاحاديث فتعجب الناس منه او كما قال وقال ابو ذر الحافظ قلت للحاكم هل رأيت مثل الدارقطني فقال هو لم ير مثل نفسه فكيف انا رواها الخطيب في تاريخه قلت هذا يخضع للدارقطني وسعة حفظه الجامع لقوة الحافظة ولقوة الفهم والمعرفة واذا شئت ان تتبين براعة هذا الامام فطالع العلل له فانك تندهش ويطول تعجبك توفي في ثامن ذي القعدة سنة خمس وثمانين وثلثمائة رحمه الله تعالى انتهى ملتقطا مختصرا ودفن قريبا من قبر معروف الكرخي اه مسانيد ابن حجر فائدة الدارقطني بفتح الراء وسكن وبضم القاف وسكون الطاء نسبة الى دار القطن وكانت محلة كبيرة ببغداد انتهى كذا في المرقات۔

١٤، ١٥، ١٦

المعاجم الثلاثة الكبير[14] والاوسط[15] والصغير[16] للحافظ ابي القاسم سليمان بن احمد الطبراني رحمه الله تعالى

وبالسند الى الشيخ عبد الله البصري عن الشيخ ابراهيم الكردي عن الشيخ احمد القشاشي عن الشيخ الرملي عن زكريا الانصاري عن الحافظ ابن حجر عن الصلاح ابن ابي عمر المقدسي عن الفخر بن البخاري عن ابي جعفر الصيدلاني عن فاطمة بنت عبد الله الجوزدانية عن ابي بكر محمد بن عبد الله ابن زيد[1] الاصفهاني عن الحافظ ابي القاسم سليمان بن احمد الطبراني تنبيه قال في كشف الظنون (صـ ٦٥، ج ٢) رتب في الكبير الصحابة على الحروف وهو مشتمل على نحو خمسمائة وعشرين الف حديث ورتب في الاوسط والصغير شيوخه على الحروف ايضا ثم رتب الكبير الامير علاء الدين علي ابن بلبان الفارسي ترتيبا حسنا وتوفي سنة احدى وثلاثين وسبعمائة انتهى مختصرا وفي ثبت الامير

ابن ريذة

[1] ابن زيد كذا في مدارج الاسناد وفي الارشاد ابن زبدة وفي ثبت ابن عابدين

الكبير ما نصه يشتمل المعجم الكبير على ستين الف حديث تجزئته اثنا
عشر مجلداً وفيه قال ابن دحية هو اكبر مسانيد الدنيا ام قال
الامام الذهبي في طبقاته الطبراني الحافظ الامام العلامة
الحجة ابو القسم سليمان بن احمد بن ايوب ابن مطير الشامي اللخمي
الطبراني مسند الدنيا ولد سنة ٢٦٠ ستين ومائتين وسمع في
سنة ٢٧٣ ثلث وسبعين وهلم جرا بمدائن الشام والحرمين واليمن
ومصر وبغداد والكوفة والبصرة واصبهان والجزيرة وغير ذلك
وحدث عن الف شيخ ويزيدون وصنف المعجم الكبير وهو المسند
سوى مسند ابي هريرة فكانه افرده في مصنف والمعجم الاوسط
في ست مجلدات كبار على معجم شيوخه يأتي فيه كل شيخ بما له
من الغرائب والعجائب فهو نظير كتاب الافراد للدارقطني بين فيه
فضيلته وسعة روايته وكان يقول هذا الكتاب روحي فانه
تعب عليه وفيه كل نفيس وعزيز ومنكر وصنف المعجم الصغير و
هو عن كل شيخ له حديث واحد صنف اشياء كثيرة
وكان من فرسان هذا الشان مع الصدق والامانة انتهى مختصراً

قلت وله تصانيف كثيرة مقبولة عند المحدثين وتذكر الذهبي
تواليفه في طبقاته والحال الكلام فيه۔ توفي الطبراني لليلتين
بقيتا من ذي القعدة سنة ٣٦٠ ستين وثلثمائة۔

سنہ ١٧، سنہ ١٨، سنہ ١٩
السنن الصغرى والكبرى وكتاب الاسماء والصفات

سنہ ٢٠، سنہ ٢١
ودلائل النبوة وشعب الايمان كلها للامام ابي بكر
احمد البيهقي رحمه الله تعالى وسائر تصانيفه ارويها
عن العلامة الشيخ عبد الحي وعن العلامة الشيخ محمد حسب الله
وعن العلامة السيد امين رضوان المدني ثلاثتهم عن العارف
بالله الشيخ عبد الغني عن الشيخ عابد عن الشيخ الفلاني ح
وارويها عاليا عن العلامة عبد الجليل عن السيد اسمعيل
البرزنجي وعن الشيخ عابد[٥] كلاهما عن الشيخ الفلاني عن الشيخ
محمد سعيد سفر عن الشيخ محمد بن عبد الله المغربي عن الشيخ
عبد الله ابن سالم البصري ح وارويها مساويا له بطريق اخر عن

---

٥ بالاجازة العامة ١٢ عبد الهادي غفر الله له

العلامة الحبيب الحبشي عن والده عن عمر العطار عن محمد طاهر سنبل
عن الشهاب الجوهري المصري عن عبد الله المصري ح وارويها
عاليا منه بدرجة عن العلامة احمد جمال المكي عن العلامة
عليم الدين عن ابيه العلامة رفيع الدين القندهاري عن الشيخ
محمد بن عبد الله المغربي وعن الشريف الادريسي كلاهما عن
الشيخ عبد الله البصري عن الشيخ علي بن عبد القادر الطبري عن
عبد الواحد الحصاري عن الشمس محمد بن ابراهيم الغمري
عن ابن حجر ح ويروي الشيخ الفلاني عاليا عن الشيخ محمد بن
سنة عن الشريف ابي عبد الله الوولاتي عن ابن اركماش
عن ابن حجر عن الحافظ العراقي عن ابي الفضل محمد ابن اسمعيل
الحموي عن الفخر ابن البخاري عن منصور بن عبد المنعم الفراوي
عن محمد بن اسمعيل الفارسي عن ابي بكر احمد بن الحسين البيهقي
تنبيه قال الذهبي في الطبقات ـ البيهقي هو الامام الحافظ العلامة
شيخ خراسان ابو بكر احمد بن الحسين بن علي بن موسى الخسرو
جردي البيهقي صاحب التصانيف ولد ۳۸۴ سنة اربع وثمانين

وثلثمائة فی شعبان وسمع ابا الحسن محمد بن الحسین العلوی وابا عبد اللہ الحاکم وابا طاہر بن محمش وابا بکر ابن فورک وابا علی الروذباری وعبد اللہ بن یوسف بن نامویہ وابا عبد الرحمن السلمی وخلقا بخراسان وہلال بن محمد الحفار وابا الحسین بن بشران وابن یعقوب الایادی وعدۃ ببغداد والحسن بن احمد بن فراس وطائفۃ وجناح بن تدیر وجماعۃ بالکوفۃ ولم یکن عندہ سنن النسائی ولا جامع الترمذی ولا سنن ابن ماجۃ بلی کان عندہ الحاکم فاکثر عنہ وعندہ عوال ولو بورک لہ فی عمرہ لحسن مقصدہ وقوۃ فہمہ وحفظہ وعمل کتابا لم یسبق الی تحریرہا انتہی مختصرا **قلت** ثم ذکر الذہبی تصنیفاتہ ثم ذکر عن امام الحرمین ابی المعالی انہ قال ما من شافعی الا وللشافعی علیہ منۃ الا ابا بکر البیہقی فان لہ المنۃ علی الشافعی لتصانیفہ فی نصرۃ مذہبہ ثم قال وتوالیفہ تقارب الف جزء مما لم یسبقہ الیہ احد حضر فی آخر عمرہ من بیہق[1] الی نیسابور وحدث بکتبہ ثم حضرہ الاجل

---

[1] بیہق علی وزن صیقل بلد قرب نیسابور ۱۲ مرقات صفحہ ۲۳ — عبد الہادی غفر لہ

فی عاشر جمادی الاولی سنہ ۴۵۸ ثمان وخمسین واربعمائۃ فنقل فی تابوت الی قریۃ۔ وھی ناحیۃ من اعمال نیسابور علی یومین منھا خسروجرد ھی ام تلک الناحیۃ انتھی ملتقطاً وله من العمر اربع وسبعون سنۃ قیل مولدہ سنہ ۳۸۴ اربع وثمانین وثلثمائۃ کذا فی المرقاۃ

شرح معانی الآثار للامام ابی جعفر احمد بن محمد الطحاوی رحمه الله تعالیٰ

٢٢

وبالسند الی ابن حجر عن الشرف ابی الطاھر ابن الکویک عن زینب بنت الکمال المقدسیہ عن محمد بن الهادی عن الحافظ ابی موسی محمد بن ابی بکر المدینی عن ابی الفتح اسمٰعیل ابن الفضل بن احمد السراج عن ابی الفتح منصور بن حسین التالی[١] عن الحافظ ابی بکر محمد بن ابراھیم المقری المتوفی سنہ ۳۱۱ عن مؤلفہ ابی جعفر الطحاوی ح واردیہ عن العلامۃ ابی الخیر میرداد الحنفی عن السید عبدالله کوجک عن الشیخ عابد ح واردیہ عالیا عن[١] الشیخ عبدالجلیل عن[٢] الشیخ عابد عن[٣] الشیخ

---

[١] التالی بالمثناۃ کذا فی کفایۃ المتطلع ١٢ عبد

محمد طاهر سنبل عن الشيخ محمد عارف بن محمد جمال المكي عن الشيخ العجيمي ح وارويه عن الشيخ عبدالله القدومي عن الشيخ عبدالرحمن الكزبري عن الشيخ حسين المغربي عن الشيخ محمد بن الطيب المغربي عن الشيخ العجيمي عن الشيخ احمد العجل عن الامام يحيى الطبري عن زكريا الانصاري عن ابن حجر الى آخر السند المتقدم **تنبيه** الطحاوي هو الامام العلامة الحافظ صاحب التصانيف البديعة ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامة بن سلمة الازدي الحجري المصري الطحاوي الحنفي (وطحا) من قرى مصر سمع هرون بن سعيد الايلي وعبدالغني بن رفاعة ويونس ابن عبدالاعلى وعيسى بن مثرود ومحمد بن عبدالله بن عبدالحكم وبحر بن نصر وطبقتهم - روى عنه احمد بن القسم الخشاب و ابوالحسن محمد بن احمد الاخميمي ويوسف الميانجي وابوبكر بن المقرئ والطبراني واحمد بن عبدالوارث الزجاج وعبدالعزيز بن محمد الجوهري قاضي الصعيد ومحمد بن بكر بن مطروح وآخرون خرج الى الشام سنة ثمان وستين ومائتين فتفقه بالقاضي ابي حازم وبغيره

قال ابن یوسف ولد سنة سبع وثلاثین ومائتین وکان ثقة ثبتا فقیها عاقلا لم یخلف مثله قال ابو اسحق الشیرازی فی الطبقات انتهت الی ابی جعفر ریاسة ابی حنیفة بمصر اخذ العلم عن ابی جعفر بن ابی عمران وابی حازم القاضی وغیرهما وکان اولا شافعیا یقرأ علی المزنی فقال له یوما والله لا جاء منک شیئ فغضب من ذلک وانتقل الی ابن ابی عمران فلما صنف مختصره فقال رحم الله ابا ابراهیم لو کان حیا لکفر عن یمینه۔ قال ابن یونس مات ابو جعفر فی مستهل ذی القعدة سنة ۳۲۱ احدی وعشرین وثلثمائة عن بضع وثمانین سنة انتهی کذا فی تذکرة الحفاظ للامام الذهبی رح صـ۲۹ ج۳ وکان (الطحاوی) یقرأ علی المزنی الشافعی وهو خاله وکان الطحاوی یکثر النظر فی کتب ابی حنیفة فقال له المزنی والله لا یجیئ منک شیئ فغضب وانتقل من عنده وتفقه فی مذهب ابی حنیفة وصار اماما فکان اذا درس او اجاب فی شیئ من المشکلات یقول رحم الله خالی لو کان حیا لکفر عن یمینه وسمع الحدیث من کثیر من المصریین والغرباء القادمین الی مصر وله تصانیف جلیلة معتبرة فمنها احکام

القرآن وشرح معانی الآثار والمختصر وشرح الجامع الکبیر وشرح الجامع الصغیر وکتاب الشروط الکبیر والصغیر والاوسط والمحاضر والسجلات والوصایا والفرائض وکتاب مناقب ابی حنیفة وتاریخ کبیر والنوادر الفقهیة والرد علی ابی عبید فی ما اخطأ فی اختلاف النسب وغیر ذلک **والطحاوی** بفتح الطاء والحاء المهملتین نسبة الی طحیة قریة بصعید مصر وقد ذکره السیوطی فی حسن المحاضرة فی اخبار مصر والقاهرة فی حفاظ الحدیث وقال کان ثقة ثبتا فقیها لم یخلف بعده مثله انتهت الیه ریاسة الحنفیة بمصر اھ وفی انساب السمعانی الطحاوی نسبة الی طحا بفتح الطاء المهملة والحاء المهملة قریة باسفل ارض مصر وقیل غیر ذلک انتهی ملخصا من الفوائد البهیة ۔ ص ۳۷

مشکوة المصابیح للامام ولی الدین ابی عبد الله محمد ابن عبد الله الخطیب التبریزی رحمه الله تعالی

ارویها عن السید عمر شطا وعن حبیب حسین الحبشی کلاهما عن السید عیدروس بن عمر عن عمه السید محمد بن عید روس

عن السید زین العابدین ابن علوی جمل اللیل عن محمد بن سلیمان
الکردی المدنی عن ابی طاهر الکورانی ح وارویہا عن عبد الحق
عن قطب الدین عن محمد اسحاق عن عبد العزیز ح وارویہا
عالیا عن احمد بن عثمان المکی عن فضل الرحمن العمری عن عبد العزیز
عن والدہ عن ابی طاهر الکورانی عن والدہ عن احمد القشاشی
عن احمد بن علی الشناوی عن السید غضنفر النہروالی عن
شیخ الحرم المکی محمد سعید الشہیر بمیر کلان عن نسیم الدین
میرک شاہ عن والدہ المحدث جمال الدین عطاء اللہ بن
غیاث الدین عن عمہ اصیل الدین عبد اللہ بن عبد الرحمن
عن شرف الدین عبد الرحیم بن عبد الکریم الجرہی نسبۃ الی
الجرہ قریۃ من قری شیراز عن علی بن مبارک شاہ عن مؤلفہا
رحمہ اللہ تعالی ح ولنا طریق آخر کما نرویہا عن المفسر الشیخ
محمد حسب اللہ وعن الشیخ عبد الجلیل کلاہما عن احمد منۃ
اللہ عن الامیر الکبیر عن السید نور الدین ابی الحسن علی
ابن احمد الصعیدی العدوی عن محمد عقیلۃ المکی عن حسن

العجيمي عن احمد العجل عن الامام يحيى عن الحافظ عبد العزيز بن
فهد والقاضي زكريا الانصاري قالا اخبرنا الشيخان العلامة
الرحلة تقي الدين ابو الفضل محمد بن محمد بن فهد والامام العارف
بالله تعالى شرف الدين ابو الفتح محمد بن ابي بكر الحسين المراغي
قالا انبانا العلامة الرحلة الزين ابو بكر بن الحسين المراغي زاد
الاول فقال اخبرنا الامام شرف الدين عبد الرحيم بن عبد الكريم
الجرهي قالا اخبرنا العلامة امام الدين علي بن مبارك شاه الصديقي
الساوجي زاد الثاني فقال اخبرنا الامام حسام الدين الحسن بن
علي الابيوردي سماعا عليه لشيئ من اولها واجازة لسائرها قال اخبرنا
بها الامام صدر الدين ابو عبد الله محمد بن عبد الله القزويني
قال هو والصديقي اخبرنا بها مؤلفها تنبيه قال في كشف الظنون
بعد ذكر كتاب مصابيح السنة وشرحه ثم ان الشيخ ولي الدين
اباعبد الله الخطيب كمل المصابيح وذيل ابوابه فذكر الصحابي الذي
روى الحديث عنه وذكر الكتاب الذي اخرجه منه وزاد على كل
باب من صحاحه وحسانه الا نادرا فصلا ثالثا وسماه مشكوة المصابيح

فصار كتابا كاملا فرغ من جمعه آخر يوم الجمعة من رمضان سنة ٧٣٧ سبع وثلاثين وسبعمائة وله اسماء رجال المشكوة وشرحه العلامة حسن بن محمد بن الطيبي المتوفى سنة ٧٤٣ ثلاث واربعين وسبعمائة وسماه الكاشف عن حقائق السنن اوله الحمد لله مشيد اركان الدين الحنيف الخ انتهى مختصراً۔

٢٥

الشفا في تعريف حقوق المصطفى۔ والمشارق[٥] كلاهما

للقاضي ابي الفضل عياض بن موسى بن عياض

المالكي الاندلسي اليحصبي بفتح المثناة وسكون المهملة وتحريك الصاد المهملة بالحركات الثلاث بعدها موحدة نسبة الى يحصب حي باليمن من حمير المتوفى بمراكش مسموما سمه يهودي سنة ٥٤٤ اربع واربعين وخمسمائة قال العلامة ابن عابدين العلامة الامير الكبير في ثبتيهما ارويهما عن العلامة الحبشي عن والده عن عمر العطار عن صالح الفلاني ح وارويهما عاليا عن العلامة عبد الجليل

---

[٥] مشارق الانوار على صحاح الآثار في تفسير غريب الحديث۔ ومن تصانيفه الماع في ضبط الرواية وتقييد السماع ذكره في كشف الظنون ١٢ عبد الهادي غفر الله له

برادہ عن[٢] السید اسمعیل البرزنجی عن[٣] صالح الفلانی عن[٤] الشیخ
محمد بن سنہ عن[٥] مولای الشریف محمد بن عبد اللہ عن[٦] الشیخ
علی الاجہوری وشہاب الدین الخفاجی شارح الشفا والشہاب
احمد بن عبد الوارث البکری والشہاب[٧] احمد الغنیمی الانصاری
اجازۃ عن[٨] الشمس محمد بن احمد الرملی عن[٩] زکریا الانصاری
عن[١٠] محمد بن مقبل الحلبی قال[١١] اخبرنا الصلاح بن ابی عمر قال
اخبرنا[١٢] ابو الحسن علی بن عبد الواحد السعدی بن البخاری
قال اخبرنا[١٣] ابو الحسن یحیی بن محمد الصائغ عن مؤلفہما تنبیہ
قال فی الکشف فی ذکر الشفا[٥] وھو کتاب عظیم النفع کثیر الفائدۃ
لم یؤلف مثلہ فی الاسلام شکر اللہ سبحانہ وتعالیٰ سعی
مؤلفہ وقابلہ برحمتہ وکرمہ۔ اولہ الحمد للہ المتفرد باسمہ
الاسمی المختص بالملک الاعز الاحمی الخ وقال فی ذکر المشارق
انہ فی تفسیر غریب الحدیث المختص بالصحاح الثلاثۃ وھی

---

[٥] و در بستان المحدثین بعد مدح این کتاب گفتہ کہ بالجملہ این کتاب از عجائب کتب مصنفہ این باب است و فیضے مقبول افتادہ ۱۲ عبد الہادی عفی عنہ

الموطا والبخاري ومسلم وهو كتاب[1] مفيد جدا وله الحمد لله مظهر دينه على كل دين الخ انتهى ملتقطا مختصرا۔ والقاضي عياض هو ابو الفضل ابن موسى اليحصبي المغربي السبتي المالكي ولد سنة ست وسبعين واربعمائة[a] ولي القضاء بسبتة ومات بمراكش اھ كذا في مسانيد ابن حجر ومن تصانيفه ترتيب المدارك وتقريب المسالك لمعرفة اعلام مذهب مالك وكتاب الاعلام بحدود قواعد الاسلام وكتاب الالماع في ضبط الرواية وتقييد السماع وبغية الرائد لما تضمنه حديث ام زرع من الفوائد وكتاب الغنية والمعجم ونظم البرهان على صحة جزم الاذان وغير ذلك اھ كذا في بستان المحدثين معربا

٢٦ شرح الشفا للعلامة شهاب الدين الخفاجي وسائر تصانيفه رحمه الله تعالى اروِيها بالسند المذكور الى المصنف الشهاب الخفاجي تنبيه الخفاجي هو شهاب الدين احمد بن محمد الخفاجي المصري الحنفي قرأ علوم العربية على خاله ابي بكر الشنواني واخذ عن شيخ الاسلام محمد الرملي وغيره من الاعلام وارتحل مع والده الى الحرمين

[a] وقيل اربعين

---

[1] ودر بستان المحدثين نوشته۔ وآن کتابیست که در حق او گفته اند که اگر آب زر نویسند بجا است هر دو زن کنند حق او ادا نشود۔ عبد الهادي غفر الله له

وقرأ هناك على ابن جار الله وارتحل الى قسطنطنية وهى اذ ذاك مشحونة بالفضلاء والف حواشى البيضاوى وشرح الشفاء وغير ذلك ووصفه المحبى بانه من افراد الدنيا المجمع على تفوقه وبراعته انتهى كذا فى التعليقات صـ ٣١٦ ـ توفى سنة ١٠٦٩ تسع وستين والف و هذا الشرح شرح كبير فى غاية التدقيق والتحقيق ثلاث مجلدات اهـ كذا فى كشف الظنون صـ ٤٦ ج ٢ قلت ومن شروحه المدد الفياض بنور الشفا للقاضى عياض لمولانا خادم السنة وضياء الدجنة ـ الكوثر الزاوى ـ الشيخ الهمام حسن العدوى الحمزاوى ـ فرغ من تاليفه سنه ١٢٧٦ ست وسبعين ومائتين والف ـ

الجامع الكبير ٢٧ والصغير ٢٨ للامام جلال الدين السيوطى رحمه الله تعالى وسائر تصانيفه

اروبها عن الشيخ حسب الله وعن الشيخ احمد جمال وعن الشيخ شرف الدين القرنى المكيين كلهم عن الشيخ القاوقجى عن الشيخ عابد السندى عن الشيخ عبد الخالق المزجاجى عن والده على المزجاجى عن حسن بن على العجيمى ح واروبها عن الحبيب الحبشى عن الشيخ السيد محمد نور الادريسى المغربى

٢٧ـ ٢٨

المدنی عن ابی عبد اللہ محمد بن علی السنوسی الحسنی ح واروبہا
عالیا بالاجازۃ العامۃ عن الشیخ فالح المدنی عن الشیخ ابی عبد اللہ
محمد بن علی السنوسی عن ابی العباس العرائشی عن عبد الوہاب
التازی الحسنی عن الشیخ حسن بن علی العجیمی عن الشیخ احمد العجل
عن البدر محمد بن رضی الدین الغزی عن الجلال السیوطی تنبیہ
الجامع الکبیر وسمی جمع الجوامع قال فی الکشف صہ ٢٣٩ ج ١ وہو کبیر اولہ
سبحان الذی مبدئ الکواکب اللوامع الخ ذکر فیہ انہ قصد
استیعاب الاحادیث النبویۃ وقسمہ قسمین الاول ساق
فیہ لفظ الحدیث بنصہ یذکر من خرجہ ومن رواہ من واحد الی
عشرۃ او اکثر یعرف منہ حال الحدیث مرتبا ترتیب اللغۃ علی حروف
المعجم والثانی الاحادیث الفعلیۃ المحضۃ او المشتملۃ علی قول و
فعل او سبب او مراجعۃ ونحو ذلک مرتبا علی مسانید الصحابۃ
قدم العشرۃ ثم بدأ بالباقی علی حروف المعجم فی الاسماء ثم بالکنی کذلک
ثم بالمبہمات ثم بالنساء ثم بالمراسیل وطالع لاجلہ کتبا کثیرۃ وقال
فی الجامع الصغیر قصدت فی جمع الجوامع جمع الاحادیث النبویۃ

یاسرها قال شارحه المناوی هذا بحسب ما اطلع علیه المؤلف لا باعتبار
ما فی نفس الامر لتعذر الاحاطة بها علی ما جمعه الجامع المذکور
لو تم وقد اخترمته المنیة قبل اتمامه وفی تاریخ ابن عساکر عن احمد صح
من الحدیث سبعمائة الف وکثیر وقال ابو زرعة کان احمد یحفظ
الف الف حدیث وقال البخاری احفظ مائة الف حدیث
صحیح ومائتی الف حدیث غیر صحیح وقال مسلم صنفت الصحیح
من ثلثمائة الف حدیث الی غیر ذلک انتهی اقول هذه الاعداد
المذکورة لیست علی الحقیقة وانما المراد منها معنی الکثرة فقط ومع ذلک
لا مجال الی دعوی الاحاطة والاستیعاب وان کان من الکتاب
لتعذر الوصول الی جمیع المرویات والمسموعات ثم ان الشیخ العلامة
علاء الدین علی بن حسام الدین الهندی الشهیر بالمتقی[1] رتب
هذا الکتاب الکبیر کما رتب الجامع الصغیر وسماه کنز العمال فی
سنن الاقوال والافعال ذکر فیه انه وقف علی کثیر مما دونه
الائمة من کتب الحدیث فلم یر فیها اکثر جمعا منه حیث جمع فیه بین
اصول السنة واجاد مع کثرة الجدوی وحسن الافادة وجعله

[1] المتوفی سنة سبع وسبعین وتسعمائة کذا فی کشف الظنون ۱۲

قسمين لكن كان عاريا من فوائد جليلة منها انه لا يمكن كشف
الحديث الا اذا حفظ رأس الحديث ان كان قوليا واسم راويه
ان كان فعليا ومن لا يكون كذلك فبوب اولا كتاب الجامع
الصغير وزوائده وسماه منهج العمال في سنن الاقوال ثم بوب
بقية قسم الاقوال وسماه غاية العمال في سنن الاقوال ثم بوب
اسم الافعال من جمع الجوامع وسماه مستدرك الاقوال ثم جمع الجميع
في ترتيب كترتيب جامع الاصول وسماه كنز العمال ثم انتخبه ولخصه
فصار كتابا حافلا في اربع مجلدات اه واما الجامع الصغير له

صـ ۲۷٦ ج ا
قال ايضا في الكشف وهو مجلد لخصه من كتابه جمع الجوامع مرتبا
على الحروف ذكر فيه انه اقتصر على الاحاديث الوجيزة وبالغ في تحرير
التخريج وصانه عما تفرد به وضاع او كذاب ففاق بذلك الكتب
المؤلفة في هذا النوع واشتهر وذكر في اخره انه فرغ من تاليفه
في ثامن عشر ربيع الاول سنة سبع وتسعمائة وربما اورد فيه
الاحاديث الضعيفة والمدخولة ثم ذيله في مجلد اخر وسماه
زيادة الجامع الصغير انتهى مختصرا ملتقطا۔

الترغيب والترهيب[29] للامام زكی الدين ابی محمد عبد العظيم المنذری رحمه الله تعالى[1] ارويه عن الشيخ حسب الله عن[2] الشيخ عبد الغنی المدنی عن[3] الشيخ اسمعيل ابن ادريس الرومی عن[4] الشيخ صالح الفلانی ح وارويه عاليا عن العلامة عبد الجليل المدنی عن[2] السيد اسماعيل البرزنجی عن[3] الشيخ الفلانی قال قرأته من اوله الى آخره على[4] الشيخ احمد بن محمد سعيد سفر عن[5] والده محمد سعيد وقد اجاز به[ب۵][۲] والده محمد سعيد عن[5] الامام محمد بن محمد بن عبد الله المغربی عن[6] عبد الله البصری عن[7] الشيخ عيسى الجعفری عن[8] الشيخ علی الاجهوری عن[9] البرهان العلقمی عن[10] عبد الحق السنباطی عن[11] ابن حجر ح ويرويه الفلانی[3] عاليا عن[4] محمد بن سنة عن[5] مولای الشريف عن[6] محمد ابن اركماش الحنفی اجازة عن[7] ابن حجر عن[8] عبد الرحمن بن احمد ابن المبارك الشهير بابن الشحنة عن[9] علی بن اسماعيل بن قريش

له وسائر مؤلفاته كالاربعين حديثا فی قضاء الحوائج ۱۲ محمد عبد الهادی غفر الله له

ب۵ اخذ الفلانی بالاجازة عن محمد سعيد بلا واسطة الشيخ احمد ۱۲

عن مؤلفہ تنبیہ المنذری ھو الامام الحافظ زکی الدین ابو محمد
عبد العظیم بن عبد القوی ابن عبد اللہ بن سلامۃ بن سعد بن
المنذر الشامی ثم المصری المنذری رحمہ اللہ تعالیٰ المتوفی سنۃ ۶۵۶
ست وخمسین وستمائۃ کما فی کشف الظنون وکتابہ الترغیب
والترھیب کتاب کبیر فی مجلدین اولہ الحمد للہ المبدئ المعید الخ

۳۰ صحیح ابن حبان المسمی بالتقاسیم والانواع للحافظ
ابی حاتم محمد بن حبان التمیمی رحمہ اللہ تعالیٰ اروی
عن الحبیب حسین الحبشی عن والدہ السید محمد عن عمر العطار
عن محمد الکزبری عن علی الکزبری عن الملا الیاس الکورانی عن
الملا ابراھیم الکورانی عن النور علی بن مطیر الیمنی عن الشہاب
احمد بن حجر الہیتمی قال اخبرنی بہ ابو الفضل بن حصین انا ابو
اسحق التنوخی عن ابی عبد اللہ محمد بن احمد ابی الھیجا ابن
الزراد انا الحافظ ابو علی الحسن بن محمد البکری ح ویرویہ
العلامۃ ابن حجر عالیا عن محمد بن مقبل عن الصلاح ابن ابی
عمر عن ابی الفضل بن عساکر قالا اعنی البکری وابن عساکر

حصین ن

ك بيان ... بالموحدة ١٢ عبد الهادي غفر الله له

انا ابو روح عبد العزيز بن محمد الهروی انا تميم بن ابي سعيد الجرجانی انا ابو الحسن محمد بن احمد بن هارون الروزنی انا ابو حاتم بن حبان

تنبیہ ابن حبان ھو ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان بن معاذ ابن معبد بن شہید التمیمی البستی الدارمی الشافعی الثقة الثبت الفقیہ الواعظ القاضی قال الحاکم کان من اوعیة العلم فی الفقہ واللغة والحدیث والوعظ سمع من ابن خزیمة وابی عبد الرحمن النسائی وعمران بن موسی بن مجاشع والحسن بن سفیان وابی یعلی الموصلی وغیرهم کتب عن اکثر من الفی شیخ روی عنہ الحاکم وغیرہ وربما غلط الغلط الفاحش ولی قضا سمرقند وکان من فقہاء الدین وحفاظ الآثار عالما بالنجوم والطب وفنون العلم صنف الصحیح والتاریخ والضعفاء واما من نسبوه الی التساهل لانہ ربما یخرج عن المجھولین وقد قال العماد بن کثیر ان ابن حبان وابن خزیمة التزما الصحة وھما خیر من المستدرک توفی ابن حبان ۳۵۴ھ اربع وخمسین وثلاث مائة انتھی ما فی تذکرة الحفاظ للذھبی وثبت الامیر ومسانید ابن

حجر رحمهم الله تعالى۔

المستدرک ویقال له المسند للامام الحاکم ابی عبد الله

٣

محمد بن عبد الله النیسابوری رحمہ الله تعالی ویقال له ابن البیع بفتح الموحدة وکسر المثناة التحتیة وتشدیدها بعدها عین مهملة ارویه عن الشیخ عبد الجلیل وعن الشیخ صالح کمال وعن الشیخ محمد حسب الله ثلاثتهم عن الشیخ منة الله عن الامیر الکبیر قال ارویه بالسند الی ابن المقیر عن ابی الفضل احمد بن طاهر المیهنی عن ابی بکر احمد بن علی بن خلف الشیرازی عن الحاکم اجازة۔ تنبیه قال ابن حجر فی مسانیده الحاکم هذا هو ابو عبد الله الضبی النیسابوری الحافظ الثقة لکنه معروف عند اهل العلم بالتساهل فی الصحیح انتهی مختصرا ولد سنة ٣٢١ احدی وعشرین وثلاثمائة وتوفی سنة ٤٠٥ خمس واربعمائة سمع بنیسابور وحدها نحوا من الفی شیخ وبغیرها نحو الفی شیخ ایضا وله خمسمائة تالیف کان فیه تشییع وکان عالما صالحا فاضلا وغلط فی احادیث ضعیفة او موضوعة قال ابو حاتم وغیره قام الاجماع علی انه ثقة وقال السبکی اتفق العلماء انه من اعظم الائمة الحفاظ الذین

حفظ الله بهم الدين - استملى على ابن حبان وتفقه على
ابن ابى هريرة وغيره روى عنه الائمة الدارقطنى و
القفال والبيهقى وغيرهم وابو القاسم القشيرى
ورحل الناس اليه - وكتاب المستدرک على الصحيحين
قصد به ضبط الزوائد عليهما مما هو على شرطهما او شرط احدهما او هو
صحيح ففى الفية العراقى وكالمستدرک على تساهل وقال مما انفرد
به فذاک احسن ما لم يرد قال السخاوى اى على تساهل منه فيه
بادخاله فيه عدة موضوعات حمله على تصحيحها اما المارمى من
التشييع واما غيره فضلا عن الضعيف وغيره بل يقال ان السرفى
ذلک انه صنفه فى اخر عمره وقد حصلت له غفلة وتغير قاله فى المنح البادية
انتهى كذا فى ثبت الامير الكبير -

عمل اليوم والليلة لابن السنى رحمه الله تعالى ارويه عاليا ٣٢
اجازة عن السيد محمد على بن طاهر الوترى المدنى ومشافهة عن
محمد بن سليمان حسب الله المكى وعن عبد الجليل براده المدنى ثلاثتهم
عن احمد منة الله عن احمد بن عبيد العطار عن العلامة اسمعيل

العجلونی عن یونس المصری ثم المکی الدمرداشی طریقۃ عن ابراهیم
الکورانی بسندہ الی القاضی زکریا عن عمر بن فهد المکی عن الجمال
محمد بن ابراهیم بن محمد المرشدی عن عمر بن مزید المراغی عن علی بن
احمد بن البخاری عن زید بن الحسن الکندی عن سعد بن الخیر
الانصاری عن عبد الرحمن بن احمد الدونی بسماعه من احمد بن
الحسین الدینوری بسماعه من مؤلفه ابن السنی رحمه الله تعالی
تنبیه ابن السنی هو الحافظ الامام الثقة ابو بکر احمد
ابن محمد بن اسحاق بن ابراهیم بن اسباط الدینوری مولی
جعفر بن ابی طالب الهاشمی ویعرف بابن السنی راوی سنن
النسائی - سمع النسائی وابا خلیفة الجمحی وزکریا الساجی وعمر بن
ابی غیلان والباغندی وابا خلیفة المنجنیقی وجماهر بن محمد
الزملکانی وعبد الله بن زیدان البجلی وابا عروبة الحرانی -
واکثر الترحال - روی عنه احمد بن عبد الله الاصبهانی ومحمد
ابن علی العلوی وعلی بن عمر الاسدابادی واحمد بن الحسین
الکسار وآخرون - قال القاضی ابو زرعة روح بن محمد سبط

ابن السنی سمعت عمی علی بن احمد بن محمد یقول کان ابی یکتب الحدیث
فوضع القلم فی انبوبۃ المحبرۃ ورفع یدیہ یدعو اللہ تعالی فمات
رحمہ اللہ تعالی وذلک فی آخر سنۃ ٣٦٤ اربع وستین وثلثمائۃ
(قلت) رحمہ اللہ تعالی کان دیناً خیراً صدوقاً اختصر السنن
وسماہ المجتبی عاش بضعاً وثمانین سنۃ اھ کذا فی تذکرۃ
الحفاظ للامام الذہبی رحمہ اللہ تعالی وقال صاحب کشف الظنون عن الامام
المنذری انہ قال صنف العلماء فی عمل الیوم واللیلۃ والدعوات والاذکار کتباً کثیرۃ
ومن احسنہا للامام ابی عبد الرحمن النسائی المتوفی سنۃ ٣٠٣ ثلاث وثلثمائۃ واحسن
منہ لصاحبہ الحافظ احمد بن محمد المعروف بابن السنی الدینوری
المتوفی سنۃ ٣٦٤ وھو اجمع الکتب فی ھذا الفن انتہی۔

الحلیۃ والمستخرج علی صحیح البخاری والمستخرج علی صحیح مسلم لابی نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحق بن موسی الاصبہانی

٣٣ ٣٤ ٣٥

ارویہا بالسند الی الفخر
ابن البخاری عن ابی جعفر محمد بن احمد بن نصر عن ابی علی
حسن الحداد عن مؤلفہا تنبیہ ابو نعیم الحافظ الکبیر محدث

العصر هو احمد بن عبد الله بن احمد اسحق ابن موسی بن مهران الاصبهانی
الصوفی الاحول سبط الزاهد محمد ابن یوسف البناء (ولد) سنة ٣٣٦
ست وثلاثین وثلثمائة واجازله مشائخ الدنیا سنة نیف واربعین
وثلثمائة وله ست سنین فاجازله من واسط المعمر عبد الله بن عمر
ابن شوذب ومن نیسابور شیخها ابو العباس الاصم ومن الشام
شیخها خیثمة بن سلیمان الاطرابلسی ومن بغداد جعفر الخلدی
وابو سهل بن زیاد وطائفة تفرد فی الدنیا باجازتهم کما تفرد بالسماع
من خلق ورحلت الحفاظ الی بابه لعلمه وحفظه وعلو اسناده - اول
ما سمع فی اربع واربعین وثلثمائة من مسند اصبهان المعمر ابی
محمد ابن فارس - وسمع من ابی احمد الغسال وابی علی بن الصواف
وخلائق بخراسان والعراق فاکثر وتهیأ له من لقی الکبار ما لم یقع لحافظ
روی عنه کوشیار بن لیالیروز الجیلی وابو بکر بن ابی علی الذکوانی
وغیرهما من العلماء الاعلام قال احمد بن محمد بن مردویه کان
ابو نعیم فی وقته مرحولا الیه لم یکن فی افق من الآفاق احد احفظ
منه ولا اسند منه کان حافظ الدنیا قد اجتمعوا عنده وکل یوم

نوبتہ واحد منہم یقرأ ما یریدہ الی قریب الظہر فاذا قام الی دارہ ربما
کان یقرأ علیہ فی الطریق جزء ولم یکن لہ غذاء سوی التسمیع والتصنیف
وقال حمزۃ بن العباس العلوی کان اصحاب الحدیث یقولون
لما صنف کتاب الحلیۃ حمل الکتاب فی حیوتہ الی نیسابور فاشتروہ
باربعمائۃ دینار ولہ تصانیف مشہورۃ ککتاب معرفۃ الصحابۃ
وکتاب دلائل النبوۃ فی مجلدین وتاریخ اصبہان وصفۃ الجنۃ
وکتاب الطب وکتاب فضائل الصحابۃ وکتاب المعتقد اھ مختصرا
کذا فی تذکرۃ الحفاظ للامام الذہبی صفحہ ٢٧٩ ج ٣ صفحہ ٢٥٢ ج ١ وقال صاحب الکشف فی ذکر
کتاب الحلیۃ اولہ الحمد للہ محدث الاکوان الخ وھو کتاب حسن
معتبر یتضمن اسماء جماعۃ من الصحابۃ والتابعین ومن بعدھم من الائمۃ
الاعلام المحققین والمتصوفۃ والنساک وبعض احادیثہم وکلامہم
توفی رحمہ اللہ تعالی سنۃ ثلاثین واربعمائۃ اھ مختصرا۔

٣٦ مسند القضاعی للامام شہاب الدین ابی عبد اللہ القضاعی ٢٦
رحمہ اللہ تعالی۔ ارویہ بالسند الی الفخر ابن البخاری عن الامام
ابی احمد عبد الوھاب بن علی شیخ شیوخ بغداد عن القضاعی تنبیہ

القضاعی هو الامام شہاب الدین ابو عبد اللہ محمد بن جعفر بن سلامۃ القضاعی قاضی مصر المتوفی بہا سنہ اربع وخمسین واربعمائۃ۔

مسند الطیالسی رحمہ اللہ تعالیٰ [۳۷] ارویہ بالسند الی الامیر الکبیر عن شیخہ الحفنی عن البدیری عن الملا ابراہیم عن القشاشی عن الشمس محمد الرملی عن زکریا الانصاری عن الحافظ ابن حجر عن الصلاح ابن ابی عمر عن الفخر بن البخاری عن القاضی ابی المکارم احمد بن محمد اللبان وابی حفص محمد بن احمد الصیدلانی عن ابی علی الحسن بن احمد الحداد عن الحافظ ابی نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی قال حدثنا عبد اللہ بن جعفر بن احمد بن فارس الاصفہانی حدثنا یونس بن حبیب العجلی حدثنا ابو داؤد الطیالسی تنبیہ الطیالسی ہو سلیمان ابن داؤد بن الجارود ابو داؤد الطیالسی البصری ثقۃ حافظ غلط فی احادیث من التاسعۃ مات سنہ ۲۰۴ انتہی تقریب التہذیب۔

الادب المفرد للامام محمد بن اسمعیل البخاری صاحب الصحیح رحمہ اللہ تعالیٰ [۳۸] وہو کتاب ضخم نحو عشرۃ اجزاء بالسند

الی الحافظ ابن حجر قال قرأته علی ابی بکر بن عبد العزیز الشهیر بابن جماعۃ بسماعہ علی جدہ البدر محمد بن ابراهیم قال اخبرنا به مکی بن مسلم بن علان اجازۃ عن ابی طاهر السلفی حدثنا محمد بن حسن الباقلانی اخبرنا القاضی ابو العلا محمد بن علی الواسطی حدثنا ابو النصر احمد بن محمد بن الحسن بن البیازکی حدثنا ابو الخیر احمد بن محمد العبقسی حدثنا مؤلفہ الامام البخاری رحمہ اللہ تعالے۔

۳۹ السیرۃ لابی اسحق تهذیب ابن هشام عن اشیاخی الثلاثۃ

الشیخ عبد الجلیل برادہ المدنی والشیخ صالح کمال المکی والشیخ محمد بن سلیمان حسب اللہ المصری المکی عن الشیخ احمد منۃ اللہ عن الامیر الکبیر عن شیخہ الجوهری عن البصری عن البابلی بقرأۃ الشیخ عیسی المغربی عن الشیخ محمد حجازی الواعظ وسالم بن محمد عن النجم محمد بن احمد الغیطی عن الشیخ زکریا عن ابی النعیم رضوان بن محمد العقبی عن ابی الحسن علی ابن عبد الکریم الغزی عن ابی العباس احمد بن اسحق الابرقوهی عن ابی البرکات عبد القوی بن عبد العزیز السعدی عن ابی الحسن علی بن حسن الخلعی عن ابی محمد عبد الرحمن بن عمر

النحاس قال اخبرنا عبد الله بن جعفر بن الورد قال اخبرنا الامام الحافظ
محمد بن عبد الله بن زنجویه البغدادی قال حدثنا الحافظ ابو یوسف
عبد الرحیم المعروف بابن البرقی قال حدثنا الحافظ ابو محمد عبد الملک
ابن هشام المؤلف قال اخبرنا زیاد بن عبد الله قال اخبرنا الامام
الحافظ محمد بن اسحق المطلبی فذکره وکان الشافعی یعظم ابن اسحق
کذا فی ثبت الامیر الکبیر

مسند الحافظ عبد بن حمید بن نصر الکشی[1] رحمہ اللہ تعالی

عن الاشیاخ الثلاثۃ المذکورین عن احمد منۃ اللہ عن الامیر
عن شیخہ الحفنی عن البدیری عن الملا ابراہیم عن القشاشی
عن الشمس الرملی عن زکریا عن محمد بن مقبل الحلبی عن جویریۃ
بنت احمد الکردی الہکاری انا ابو الحسن الکردی انا ابو المنجا
انا ابو الوقت انا الداودی انا السرخسی انا ابراہیم بن خریم الشاشی
انا عبد بن حمید تنبیہ قال الذہبی فی تذکرۃ الحفاظ عبد بن
حمید بن نصر الامام الحافظ ابو محمد الکسی[2] مصنف المسند الکبیر

---

[1] الکشی بالفتح قریۃ بجرجان ۱۲ بستان المحدثین عن التقریب ۱۲

[2] الکس بالکسر والفتح بلد قرب سمرقند ولا یقال بالشین المعجمۃ ۱۲ بستان عن القاموس۔

والتفسير وغير ذلك واسمه عبد الحميد احفظ رجل على رأس المائتين في شبيبته فسمع يزيد بن هارون ومحمد بن بشر العبدى وعلى بن عاصم وابن ابي فديک وحسين بن على الجعفى وابا اسامة وعبد الرزاق وطبقتهم ـ وعلق له البخارى فى دلائل النبوة من صحيحه فسماه عبد الحميد وكان من الائمة الثقات ـ مات سنة ۲۴۹ تسع واربعين ومائتين انتهى

۴۱ مسند الحافظ ابي يعلى احمد بن على التميمي الموصلي رحمه الله تعالى

ارويه بالسند المتقدم الى الفخر بن البخارى عن ابي روح عبد المعز ابن محمد الهروى حدثنا تميم عن ابي سعيد الجرجانى حدثنا ابو سعيد محمد بن عبد الرحمن الكنجرودى حدثنا محمد بن احمد بن حمدان حدثنا ابو يعلى

تنبيه قال الذهبى ابو يعلى (هو) الحافظ الثقة محدث الجزيرة احمد بن على بن المثنى ابن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي صاحب المسند الكبير سمع على بن الجعد ويحيى بن معين ومحمد بن المنهال الضرير وغسان ابن الربيع وشيبان بن فروخ ويحيى الحمانى واماسواهم ـ وحدث عنه ابو حاتم بن حبان وابو على النيسابورى وحمزة بن محمد الكنانى وخلق سواهم قال يزيد بن محمد الازدى كان ابو يعلى من اهل الصدق

والامانة والدين والحلم غلقت اكثر الاسواق يوم موته وحضر جنازته
من الخلق امر عظيم - ووثقه ابن حبان ووصفه بالاتقان والدين
ثم قال وبينه وبين النبي صلى الله عليه وسلم ثلاثة انفس قال السمعاني
سمعت اسمعيل بن محمد بن الفضل الحافظ يقول قرأت المسانيد
كمسند العدني ومسند ابن منيع وهي كالانهار ومسند
ابي يعلى كالبحر يكون مجتمع الانهار كان مولده في شوال سنة
عشر ومائتين وارتحل وهو ابن خمس عشرة سنة مات سنة
سبع وثلثمائة اهـ تذكرة الحفاظ ص ٢٧٤ ج ٢

السنة لابي بكر احمد بن عمرو بن ابي عاصم الضحاك

رحمه الله تعالى - وجميع تاليفه ارويها بالسند الى الصفي
القشاشي المتقدم الى الحافظ الدمياطي عن الحافظ يوسف بن خليل
ابن عبد الله الدمشقي بسماعه عن ابي جعفر الصيدلاني انا ابو منصور
محمود بن اسمعيل بن محمد الصيرفي الاصبهاني انا ابو بكر محمد بن
عبد الله بن شاذ انا الاعوج حدثنا ابو بكر عبد الله بن محمد بن فورك
القباب حدثنا ابو بكر احمد بن عمرو بن ابي عاصم - تنبيه ابو بكر احمد

هو ابن عمرو بن ابی عاصم الضحاک بن مخلد الشیبانی البصری قاضی اصبهان توفی سنہ ۲۸۷ سبع و ثمانین و مائتین۔ کذا فی ثبت الامیر الکبیر

۴۳ مسند الفردوس للحافظ ابی منصور شہردار ابن الحافظ ابی شجاع شیرویہ الدیلمی الہمدانی رحمہ اللہ تعالیٰ

رویناہ بالسند الی الحافظ احمد بن حجر العسقلانی عن التنوخی عن الحجار عن محب الدین محمود بن محمد بن البخاری عن الدیلمی تنبیہ قال فی بستان المحدثین ما معربہ۔ الدیلمی ہو الحافظ شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ سکن ہمدان و من تصانیفہ تاریخ ہمدان اخذ الحدیث عن یوسف بن محمد بن یوسف المستملی و عبد الحمید بن الحسن القضاعی و عبد الوہاب بن مندہ و احمد بن عیسی الدینوری و ابی القاسم بن البسری و سواہم عن کثیر من الاعلام و سافر الی اصفہان و بغداد و قزوین و غیرہا من بلدان الاسلام قال الحافظ یحیی بن مندہ فی حقہ انہ شاب فطین حسن الخلق متصلب فی مذہب السنۃ معتزل عن الاہل قلیل الکلام شجیع القلب اما کان قاصرا فی اتقان المعرفۃ و العلم

لا يميز فی الاحادیث السقیمة والصحیحة ولهذا السبب مندرجة کثیرة من الموضوعات فی هذا المسند توفی رحمه الله تعالی تاسع رجب سنة تسع وخمسمائة اهـ مختصرا

کتاب الفرج بعد الشدة للحافظ ابی بکر عبد الله بن ابی الدنیا رحمه الله تعالی

ارویه بالاسناد الی الفخر بن البخاری عن ابی قدامة عن ابی الفتح بن البطی عن شهدة الکاتبة عن الحسین ابن احمد بن طلحة عن محمود بن عمر العکبری عن ابی الحسن علی بن الفرج عن مؤلفه رحمه الله تعالی **تنبیه** قال الذهبی ابن ابی الدنیا هو المحدث العالم الصدوق ابو بکر عبد الله بن عبید بن سفیان بن ابی الدنیا القرشی الاموی مولاهم البغدادی صاحب التصانیف **ولد** سنة ثمان ومائتین وسمع سعید بن سلیمان وعلی بن الجعد وسعید بن محمد الجرمی وخلف بن هشام وخالد بن خداش وعبد الله بن خیران صاحب المسعودی وابا نصر التمار وعبد الله العبسی و

ه کما فی ثبت الامیر ١٢ عبد الهادی غفر الله له

وخلائق حدث عنه الحرث بن ابي اسامة مع تقدمه واحمد بن محمد
اللبناني والحسين بن صفوان البرذعي وابو بكر النجاد واحمد بن خزيمة
وابو بكر الشافعي وآخرون - قال ابن ابي حاتم كتبت عنه مع ابي وهو
صدوق وقال الخطيب ادب غير واحد من اولاد الخلفاء قال
ابن كامل هو مؤدب المعتضد انتهى مختصرا وفي ثبت الامير انه
كان اذا جالس احدا ان شاء اضحكه وان شاء ابكاه في آن واحد
لتوسعه في العلم والاخبار وله الف تاليف قاله في المنح البادية
توفي سنة ٢٨١ ومن مؤلفاته كتاب ذم الملاهي وكتاب قصر الامل
وكتاب التوكل وكتاب محاسبة النفس وكتاب اليقين وكتاب الدعاء
وكتاب الشكر وغير ذلك انتهى -

كتاب المنتقى للامام ابي محمد عبد الله بن الجارود النيسابوري رحمه الله تعالى

ارويه من طريق ابي علي الغساني
عن ابي القاسم حاتم بن محمد عن ابي الحسن القابسي عن ابي بكر احمد بن
عبد الله بن محمد بن عبد المؤمن النيسابوري عن ابي محمد عبد الله
ابن علي بن الجارود النيسابوري تنبيه قال الذهبي في طبقاته

وهو الحافظ الامام الناقد ابو محمد عبد الله بن علی بن الجارود النیسابوری المجاور بمکۃ سمع اباسعید بن الاشج ومحمد بن ادم وعلی بن خشرم و خلقا۔ حدث عنہ ابو حامد ابن الشرقی ومحمد بن نافع المکی ویحیی ابن منصور وآخرون وکان من العلماء المتقنین المجودین توفی سنۃ ۳۰۷ سبع وثلثمائۃ[1] اھ مختصراً

۴۶ مسند ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ تعالی ۔ من طریق ابن الفرات عن تاج الدین السبکی المتوفی سنۃ ۷۷۱ عن الحافظ شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز الذہبی المتولد سنۃ ۶۷۳ والمتوفی سنۃ ۷۴۸ عن الحافظ ابن طرخان عن ابی عبد القادر عن سعید بن احمد عن ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی مولاہم الکوفی الحافظ الثبت العدیم النظیر صاحب المسند والاحکام والتفسیر وغیرہا روی عن شریک وابن المبارک وابن علیۃ وغیرہم وعنہ البخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ وابوزرعۃ

---

[1] وفی ثبت الامیر ست وثلثمائۃ واللہ تعالی اعلم ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ

وابو حاتم وابو یعلی وغیرهم توفی سنہ ۳۱۰ھ وکان یحفظ اربعمائة الف حدیث
کذا فی ثبت الامیر الکبیر۔

۴۷ مسند ابی عوانہ رحمہ اللہ تعالی من طریق السلفی عن ابی الوفا
(ویقال لہ المستخرج علی صحیح مسلم ۱۲)
احمد بن عبید اللہ بن عدنان النهشلی قاضی زنجان عن ابی القاسم القشیری
عن ابی نعیم عن الحافظ ابی عوانة تنبیہ قال الذهبی ابو عوانة هو الحافظ
الثقة الکبیر یعقوب بن اسحق بن ابراهیم بن یزید الاسفراینی النیسابوری
الاصل صاحب الصحیح المسند المخرج علی صحیح مسلم وله فیه زیادات عدة
طوف الدنیا وعنی بهذا الشان وسمع یونس بن عبد الاعلی واحمد بن
الازهر والزعفرانی وغیرهم۔ حدث عنه الحافظ احمد بن علی الرازی
وابو علی النیسابوری ویحیی بن منصور القاضی وابن عدی والطبرانی
وغیرهم توفی سنہ ۳۱۶ھ ست عشرة وثلثمائة وقبر ابی عوانة علیه مشهد
مبنی باسفرائین یزار وهو بداخل المدینة وکان اول من ادخل
کتب الشافعی ومذهبه الی اسفرائین اخذ ذلک عن الربیع والمزنی
وهو ثقة جلیل انتهی۔

۴۸ سنن سعید بن منصور رحمہ اللہ تعالی من طریق السلفی

عن ابي الحسن محمد مرزوق بن عبد الرزاق عن ابي الغنائم محمد بن محمد البصري المقري ببيت المقدس عن ابي القاسم عبد الرحمن بن الحسن عن ابي محمد الحسن ابن رشيق العسكري العدل بمصر عن ابي عبد الله محمد بن رزين بن جامع المديني عن سعيد بن منصور رحمهم الله تعالى

تنبيه سعيد بن منصور بن شعبة الحافظ الامام الحجة ابو عثمان المروزي ويقال الطالقاني ثم البلخي المجاور صاحب السنن سمع مالكا وفليح بن سليمان والليث بن سعد وعبيد الله بن اياد وابا معشر وابا عوانة وطبقتهم وعنه احمد وابو بكر الاثرم ومسلم وابو داؤد وبشر بن موسى وابو شعيب الحراني ومحمد بن علي الصائغ وخلق قال سلمة بن شبيب ذكرت سعيد بن منصور لاحمد بن حنبل فاحسن الثناء عليه وفخم امره وقال حرب الكرماني املى علينا نحوا من عشرة آلاف حديث من حفظه - مات سعيد بمكة في رمضان في سنة ٢٢٧ سبع وعشرين ومائتين انتهى كذا في تذكرة الحفاظ للذهبي رح -

٢٩ صحيح ابن خزيمة رحمه الله تعالى بالسند الى الفخر بن البخاري عن ابي نجيح فضل الله بن عثمان احمد الجوزجاني عن ابي بكر عبد الرحمن

ابن عبد الله البحیری عن احمد بن منصور بن خلف عن ابی طاہر محمد بن الفضل
ابن محمد بن اسحاق بن خزیمۃ عن والدہ ابی بکر محمد بن اسحاق بن
خزیمۃ **تنبیہ ابن خزیمۃ** ہو محمد بن اسحق بن خزیمۃ بن المغیرۃ
ابن صالح بن بکر السلمی النیسابوری امام الائمۃ شیخ الاسلام ابو بکر
محمد بن اسحق بن خزیمۃ ابن المغیرۃ بن صالح بن بکر السلمی النیسابوری
ولد سنۃ ۲۲۳ ثلاث وعشرین ومائتین وسمع من اسحق بن راہویہ
ومحمد بن حمید ولم یحدث عنہما لصغرہ ونقص اتقانہ اذ
ذاک وسمع من محمود بن غیلان وعتبۃ بن عبد اللہ الیحمدی
المروزی وطبقتہم فاکثر وجود وصنف واشتہر اسمہ و
انتہت الیہ الامامۃ والحفظ فی عصرہ بخراسان۔ حدث عنہ
الشیخان خارج صحیحیہما۔ **قال** ابو عثمان الحیری حدثنا
ابن خزیمۃ قال کنت اذا اردت ان اصنف الشیئ دخلت
فی الصلوۃ مستخیرا حتی یقع لی فیہا ثم ابتدئ ثم **قال** ابو عثمان
الزاہد ان اللہ لیدفع البلاء عن اہل نیسابور بابن خزیمۃ و
قال ابو علی النیسابوری کان ابن خزیمۃ یحفظ الفقہیات من

من حدیثہ کما یحفظ القاری السورۃ قال الحاکم فی کتاب علوم الحدیث فضائل ابن خزیمۃ مجموعۃ عندی فی اوراق کثیرۃ ومصنفاتہ تزید علی مائۃ واربعین کتابا سوی المسائل والمسائل المصنفۃ مائۃ جزء وکانت وفاتہ فی ثانی ذی القعدۃ سنۃ ۳۱۱ احدی عشرۃ وثلثمائۃ انتہی مختصراً ما فی طبقات الذھبی من مقامات شتی۔

۵۰ مسند حارث بن ابی اسامہ رحمہ اللہ تعالی اَرویہ بالسند الی ابی نعیم الاصبہانی[۱] عن ابی بکر احمد بن یوسف بن خلاد عن مؤلفہ واَرویہ ایضا من طریق الفخر ابن البخاری عن محمد الصیدلانی الی المؤلف تنبیہ ابن ابی اسامہ ھو الحارث ابن ابی اسامۃ محمد التمیمی المتوفی سنۃ ۲۸۲ اثنتین وثمانین ومائتین کذا فی کشف الظنون صفحہ ۳۳۰ ج ۲ وقال فی ثبت الامیر انہ بغدادی ولد فی سنۃ ۱۸۶ وتوفی یوم عرفۃ سنۃ ۲۸۲ انتہی۔

۵۱ صحیح الاسماعیلی۔ بالسند الی ابی ذر الھروی عن ابی عبد اللہ

---

[۱] ھو احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحق بن موسی بن مھران الاصبہانی صاحب حلیۃ الاولیاء ۱۲
عبد الہادی غفر اللہ لہ

الحاکم عنہ۔ تنبیہ ہو الحافظ ابو بکر احمد بن ابراہیم بن اسمعیل
امام اہل جرجان ولد ۲۲۲ھ وتوفی ۳۷۱ھ لہ تصانیف کثیرۃ
منہا المستخرج علی الصحیح والمعجم ولہ مسند کبیر فی نحو مائۃ مجلد
قال الشیرازی تصنیفہ ہذا یدل علی غزارۃ علمہ فانہ علی شرط
البخاری ولہ تصانیف علی البخاری ومسلم اھ ثبت الامیر الکبیر

مصنف عبد الرزاق الصنعانی رحمہ اللہ تعالیٰ

بالسند الی الفخر ابن البخاری عن محمد ابی جعفر الصیدلانی عن
فاطمۃ بنت عبد اللہ الجوزجانیۃ قالت اخبرنا ابو بکر محمد بن
عبد اللہ بن ریذۃ الاصبہانی قال اخبرنا الحافظ ابو القاسم الطبرانی
عن اسحاق بن ابراہیم الدبری عن مؤلفہ رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ
عبد الرزاق ہو الامام ابو بکر عبد الرزاق ابن ہمام بن نافع الحمیری
الصنعانی رحمہ اللہ تعالیٰ احد الاعلام المتوفی ۲۱۱ھ احدی
عشرۃ ومائتین (ومصنفہ فی المجلدین) وہو اصغر من مصنف
ابن ابی شیبۃ ومرتب علی الکتب والابواب علی ترتیب الفقہاء
کشف الظنون صفحہ ۴۵۰ ۔ قلت ۔ وقد ظفرت علی مطالعۃ مجلدہ الثانی بمکۃ

المکرمۃ عند اخی فی اللہ الشیخ الحافظ نظر احمد الهندی المهاجر الی بلد اللہ الامین۔

۵۳ مسند البزار المقلب بالبحر الزخار للامام ابی بکر البزار رحمہ اللہ تعالیٰ ارویہ بالسند الی الحافظ ابن حجر عن احمد المقدسی عن یحیی بن محمد بن سعید عن جعفر بن علی عن محمد بن عبد الرحمن الحضرمی عن عبد الرحمن بن عتاب عن القاضی سلیمان بن خلف عن القاضی محمد بن احمد بن یحیی بن مفرج عن محمد الرقی المعروف بالصموت عن الامام ابی بکر البزار رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ البزار ھو الحافظ ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار العتکی بفتح العین والتاء المخففۃ البصری المتوفی سنہ ۲۹۲ اثنین وتسعین ومائتین بالرملۃ قال ابن ابی خیثمۃ ھو رکن من ارکان الاسلام وکان یشبہ بابن حنبل فی زھدہ وورعہ لہ المسند الکبیر رحل فی آخر عمرہ الی الشام واصبهان فنشر علمہ ومات بالرملۃ من الشام اھ ثبت الامیر وتذکرۃ الحفاظ

۵۴ مشکوۃ الانوار فیما روی عن اللہ تعالیٰ من الاخبار

للشيخ الاكبر قدس سرہ الانور بالسند الی الحجار عن الحافظ محب الدین بن البخاری عن الشیخ محی الدین ابن عربی الطائی رحمہ اللہ تعالٰی تنبیہ ابن عربی ہو الشیخ محی الدین محمد بن علی المعروف بابن عربی الطائی الاندلسی المتوفی سنۃ ۶۳۸ھ ثمان و ثلاثین وستمائۃ اولہ الحمد للہ رب العالمین الخ قال جمعت ہذہ الاربعین بمکۃ المکرمہ فی شہور سنۃ ۵۹۹ھ تسع وتسعین وخمسمائۃ وشرطت فیہا ان تکون من الاحادیث المسندۃ الی اللہ سبحانہ وتعالٰی خاصۃ وربما اتبعتہا باحادیث عن اللہ تعالٰی مرفوعۃ الیہ غیر مسندۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما رویتہا وقیدتہا ثم اردفتہا باحدی وعشرین حدیثا فجعلت واحد ومائۃ حدیث الٰہیۃ وشرحہ الامام محی الدین یحیی بن شرف النووی اھ کشف الظنون ص ۵۹ ج ۲

۵۵ السنن لابی مسلم الکشی بفتح الکاف وتشدید الشین المعجمۃ نسبۃ الی قریۃ من اعمال جرجان۔ ارویہا بالسند الی ابن طبرزد عن ابی بکر محمد ابن عبد الباقی عن

الی اسحق ابراهیم بن عمر البرمکی عن ابی محمد عبد اللہ بن ابراهیم
ابن ایوب بن ناشر البزار عن ابی مسلم الکشی مؤلفها۔ تنبیہ الکشی
وھو الامام ابو مسلم ویقال ابو زرعة محمد بن یوسف بن محمد بن
الجنید الکشی الجرجانی (وکش) قریة علی ثلثة فراسخ من جرجان
سمع ابا نعیم بن عدی وابا العباس الدغولی وسکی بن عبدان و
طبقتهم بخراسان والعراق والحرمین۔ روی عنه ابو العلاء
محمد بن علی الواسطی وابو القاسم الازهری وعبد العزیز الازجی
جاور بمکة الی ان توفی بها فی سنة ۳۹۰ تسعین وثلثمائة اھ
طبقات الذھبی رح صہ ۲۰۵ ج ۳

الجندی

۵۶

تاریخ الامام الحافظ ابن عساکر لدمشق الشام بالسند
الی الشیخ محی الدین بن عربی عن مؤلفه ابن عساکر رحمہ اللہ تعالی
تنبیہ ابن عساکر ھو الحافظ ابو القاسم علی بن الحسن بن ھبة
اللہ بن عبد اللہ بن الحسن بن عساکر الدمشقی المتولد سنہ ۴۹۹ تسع
وتسعین واربعمائة والمتوفی سنہ ۵۷۱ وقیل احدی وثمانون و

خمسمائة بدمشق وله الشيخ ومن النساء بضع وثمانون امرأة قال
الحافظ عبد القادر الرهاوي ما رأيت احفظ من ابن عساكر اه كذا
في ثبت الامير قال صاحب الكشف ان هذا التاريخ في نحو ثمانين مجلدا ذكر تراجم
الاعيان والرواة ومروياتهم على نسق تاريخ بغداد للخطيب لكنه
اعظم منه حجما قال ابن خلكان قال لي شيخنا الحافظ زكي الدين
عبد العظيم وقد جرى ذكر هذا التاريخ وطال الحديث في امره ما اظن
هذا الرجل الا عزم على وضع هذا التاريخ من يوم عقل على نفسه وشرع
في الجمع من ذلك الوقت والا فالعمر يقصر عن ان يجمع الانسان
مثل هذا الكتاب انتهى مختصراً

۵۷ واما تاليف ابي الشيخ رحمه الله تعالى فمن طريق ابن النجاري
عن ابي المفاخر خلف بن احمد بن محمد الفراء عن ابي الفتح اسماعيل
ابن الفضل عن ابي طاهر الكاتب عن الحافظ ابي محمد عبد الله ابي
الشيخ تنبيه ابو الشيخ هو الحافظ ابو محمد عبد الله بن محمد
ابن جعفر بن حيان بفتح الحاء وتشديد المثناة تحت يلقب بابي
الشيخ ولد سنة ۲۷۴ اربع وتسعين ومائتين وتوفي سنة ۳۶۹

تسع وستين وثلثمائة روى عن ابى يعلى الموصلى وغيره وروى عنه

ابونعيم وغيره كذا فى ثبت الامير۔

۵۸

تاريخ ابن معين فى احوال الرجال وهو مرتب على حروف المعجم

وبالسند الى الحافظ ابن حجر عن ابى اسحق التنوخى عن يحيى بن

يوسف المصرى عن ابى الحسن على بن هبة الله بن الجميزى عن ابى

طاهر السلفى عن محمد بن احمد الرازى عن على بن محمد الفارسى عن

ابى احمد عبد الله بن محمد المفسر عن ابى بكر احمد بن على المروزى

عن مؤلفه رحمه الله تعالى **تنبيه** ابن معين هو يحيى بن معين

الامام الفرد سيد الحفاظ ابو زكريا المرى مولاهم البغدادى

مولده سنة ثمان وخمسين ومائة وكان ابوه من نبلاء الكتاب

فخلف له الف الف درهم فيما قيل سمع هشيما وابن المبارك و

اسماعيل بن مجالد وغيرهم وعنه احمد وهناد والبخارى ومسلم

وابوداؤد وابوزرعة وابويعلى وخلائق **قال** ابن المدينى لانعلم

احدا من لدن آدم عليه السلام كتب من الحديث ما كتب يحيى بن معين

قال عباس الدورى سمعت يحيى بن معين يقول لو لم يكتب الحديث

خمسين مرة ما عرفناه وعن يحيى بن معين قال كتبت بيدى
الف الف حديث وقال ابن المدينى انتهى علم الناس الى يحيى
ابن معين قال حنيس بن مبشر احد الثقات رأيت يحيى بن معين
فى النوم فقلت ما فعل الله بك فقال اعطانى وحبانى وزوجنى
ثلثمائة حوراء ومهد لى بين الناس۔ توفى فى ذى القعدة غريبا
بمدينة النبى صلى الله عليه وسلم سنة ثلاث وثلاثين ومائتين
رحمه الله تعالى اه تذكرة الحفاظ للامام الذهبى رح

۵۹ شرح السنة للبغوى رحمه الله تعالى۔ وبالسند الى
النجار عن الانجب بن ابى السعادات الحمامى عن ابى منصور محمد
ابن اسمعيل بن عوفة عن مؤلفه۔ تنبيه البغوى هو الامام
حسين بن مسعود البغوى وقد تقدم ذكره فى سند تفسيره۔

۶۰ الزهد والرقائق لابن المبارك رحمه الله تعالى۔
وبالسند الى الفخر ابن البخارى عن ابن طبرزد عن ابى غالب
احمد بن الحسن بن البناء عن الحسن بن على الجوهرى عن ابى بكر محمد
ابن اسمعيل الوراق عن يحيى بن محمد بن صاعد عن الحسين بن الحسن

المروزی عن المؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ **تنبیہ** ابن المبارک

ہو الامام ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن المبارک ابن واضح الحنظلی

التمیمی مولاہم المتوفی سنہ ۱۸۱ھ **قال** احمد لم یکن فی زمن ابن المبارک

اطلب للعلم منہ وکان کتابہ الذی حدث بہ عشرین الفا کذا فی تہذیب

الاسماء **وقال** الذہبی فی طبقاتہ عبد اللہ بن المبارک بن واضح

الامام الحافظ العلامۃ شیخ الاسلام فخر المجاہدین قدوۃ

الزاہدین ابو عبد الرحمن الحنظلی مولاہم المروزی الترکی الاب

الخوارزمی الام التاجر السفار صاحب التصانیف النافعۃ والرحلات

الشاسعۃ **ولد** سنۃ ثمانی عشرۃ ومائۃ او بعدہا بعام وافنی

عمرہ فی الاسفار حاجا ومجاہدا وتاجرا سمع سلیمان التیمی و

عاصم الاحول وحمید الطویل والربیع بن انس وہشام بن

عروۃ واما سواہم حتی کتب عمن ہو اصغر منہ دون العلم

فی الابواب والفقہ وفی الغزو والزہد والرقائق وغیر

ذلک حدث عنہ خلق لا یحصون من اہل الاقالیم فانہ من

صباہ ما فتر عن السفر منہم عبد الرحمن بن مہدی ویحیی

ابن معین وحیان بن موسیٰ وابوبکر بن ابی شیبۃ وغیرہم وعن اسمعیل بن عیاش قال ما علی وجہ الارض مثل ابن المبارک و قال شعیب بن حرب لو جہدت جہدی ان اکون فی السنۃ ثلاثۃ ایام مثل ابن المبارک لم اقدر وقال ابو اسامۃ ہو امیر المؤمنین فی الحدیث انتہی مختصراً ملتقطاً۔

نوادر الاصول للحکیم الترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ من طریق ابن حجر من ابی الحسن علی بن محمد بن ابی المجد عن سلیمان بن حمزۃ عن عیسیٰ بن عبد العزیز عن ابی سعد عبد الکریم بن محمد السمعانی عن ابی الفضل محمد بن علی بن سعید بن المطہر عن ابی اسحاق ابن ابراہیم بن محمد البوقی الخطیب عن ابی بکر محمد عبد الرحمٰن المقری عن ابی نصر احمد بن احید بن حمدان البیکندی عن ابی عبد اللہ محمد بن علی الحکیم الترمذی تنبیہ قال فی الکشف ہو ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن ابن بشیر المؤذن الحکیم الترمذی المتوفی شہیدا سنہ ۲۵۵ خمس وخمسین ومائتین و قد ذکر ثلاثۃ مائۃ اصل الا اثنی عشر وہو الملقب بسلوۃ

سـ۶۱

سـ۱ فی معرفۃ اخبار الرسول ۱۲ ۲ـہ وعند العجلونی محمد بن عبد الرحمٰن ۱۲ عبد الہادی

العارفين وبستان الموحدين روى انه قال ما وضعت حرفا
لينقل عني ولا لينسب الي شيئ منه ولكن كان اذا اشتد علي
وقتي التسلي به وفي تصانيفه يلوح صدق ما يقول لا سيما في
هذا الكتاب حيث لم يقدم خطبة ولا ترتيبا وهي ثمان وثمانون
ومأتي اصل وقد قيل ان الاصول ثلاثمائة وستون انتهى مختصرا
وقال العلامة الامير الكبير في ثبته ولما صنف (الحكيم) كتاب
ختم الولاية وكتاب علل الشريعة كفروه ونفوه من ترمذ فجاء الى
بلخ فقبلوه انتهى رحمه الله تعالى

مسند ابن راهويه رحمه الله تعالى من طريق ابن حجر

عن التنوخي وابن ابي المجد عن ابي الحسن علي بن محمد بن مردود
البندنيجي وابي نصر محمد بن محمد بن هبة الله الشيرازي
عن ابي العباس احمد ابن يوسف البغدادي وابي الحسن بن مسعود
ابن بركة عن ابي الخير احمد بن اسماعيل بن يوسف الطالقاني
عن ابي محمد هبة الله الصعلوكي المعروف بالموفق عن ابي علي الحسن
ابن ابي القاسم بن خوجويه عن ابي سعد عبد الرحمن بن حمدان بن محمد

النضروی عن ابی محمد عبد اللہ بن محمد بن علی بن زیاد السندی
عن ابی محمد عبد اللہ بن محمد بن سیدویہ الازدی وابی احمد
ابن ابراہیم بن نصر عن ابی یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد المروزی
الحنظلی المعروف بابن راہویہ نزیل نیسابور تنبیہ ابن راہویہ
قال احمد لا اعلم لہ نظیرا وقال الدارمی ساد اہل المشرق والمغرب بصدقہ وقال الذہلی
اجتمع فی الرصافۃ اعلام اصحاب الحدیث منہم احمد وابن معین
وغیرہما وکان صدر المجلس اسحاق وہو الخطیب وقال اسحاق
ماسمعت شیئا الا حفظتہ وما حفظت شیئا قط فنسیتہ وکانی
انظر الی سبعین الف حدیث وقال اعرف مکان مائۃ الف
حدیث کانی انظر الیہا ولد ابن راہویہ ۱۶۶ھ وتوفی ۲۳۸ھ
اھ ثبت الامیر۔

اقتضاء العلم العمل للخطیب البغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ۔ ۶۳

بالسند الی الفخر بن البخاری عن ابن طبرزد عن ابی منصور
عبد الرحمن بن محمد القزاز عن ابی بکر احمد البغدادی رحمہ اللہ
تعالیٰ تنبیہ الخطیب البغدادی ہو ابوبکر احمد بن علی بن ثابت

ابن احمد بن مہدی الخطیب البغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۶۴ الذریۃ الطاهرۃ للدولابی رحمہ اللہ تعالیٰ بالسند الی القاضی زکریا عن محمد بن مقبل الحلبی عن محمد بن علی الحراوی عن الشرف عبد المؤمن الدمیاطی عن ابی الحسن بن المقیر عن الحافظ ابی الفضل محمد بن ناصر السلامی الحنبلی بسماعہ علی الخطیب ابی طاهر محمد بن احمد بن محمد بن ابی الصقر الانباری سنہ ۴۷۲ بقراءتہ علی ابی البرکات احمد بن عبد الواحد بن الفضل بن الطیب ابن عبد اللہ الفرا بمصر سنہ ۴۲۸ بسماعہ عن ابی محمد الحسین بن رشیق العسکری قال حدثنا محمد بن احمد الدولابی المؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ الدولابی هو الامام الحافظ ابو بشر محمد بن احمد بن حماد الانصاری الشهیر بالدولابی۔ وفی کشف الظنون ان وفاتہ فی سنہ ۳۱۰ عشرۃ وثلثمائۃ اھ قال الذهبی الدولابی الحافظ العالم سمع احمد بن ابی شریح الرازی ومحمد ابن منصور الجواز ومحمد بن بشار وغیرهم قال ابو سعید بن یونس کان ابو بشر من اهل الصنعۃ وکان یضعف مات بین مکۃ

والمدينة بالعرج فی ذی القعدة سنة ۳ (قلت) ومولدہ کان فی سنة ۲۲۴ اربع وعشرين ومائتين انتهى

۶۵ مسند بقي بن مخلد رحمه الله تعالى من طريق عياض عن

۶۵

ابي القاسم احمد بن محمد بن احمد بن مخلد بن عبد الرحمن بن احمد ابن بقي بن مخلد عن ابيه محمد عن ابيه احمد وعمه عبد الرحمن عن ابيهما مخلد عن ابيه عبد الرحمن عن ابيه احمد عن ابيه بقي بن مخلد عن ابن حبيب عن ابن الماجشون تنبيه قال الذهبي فی طبقاته بقي بن مخلد الامام شيخ الاسلام ابو عبد الرحمن القرطبي صاحب المسند الكبير والتفسير الجليل الذی قال فيه ابن حزم ماصنف تفسير مثله اصلا مولده فی رمضان سنة ۲۰۱ احدى ومائتين وسمع يحيى بن الليثی القرطبي وابا مصعب الزهری ويحيى بن بكير وابن ابي شيبة وغيرهم وطاف الشرق والغرب وشيوخه مأتان وثمانون ونيف - روی عنه ابنه احمد واحمد بن عبد الله الاموی واسلم بن عبد العزيز وغيرهم وكان اماما علما قدوة مجتهدا لا يقلد احدا ثقة حجة صالحا عابدا متهجدا اواها عديم

النظير في زمانه ذكره احمد ابن ابي خيثمة فقال ماكنا نسميه
الا المكنسة وهل يحتاج بلد فيه بقي ان يأتى منه الينا احد قال
ابو الوليد الفرضي ملأ بقي الاندلس حديثا وعن بقي قال لما
رجعت من العراق اجلسني يحيى بن بكير الى جنبه وسمع مني
سبعة احاديث وعنه قال لقد غرست للمسلمين غرسا
بالاندلس لا يقلع الا بخروج الدجال وكان مجاب الدعوة
وقيل انه كان يختم القرآن كل ليلة في ثلاث عشرة ركعة و
يسرد الصوم وحضر سبعين غزوة مات في جمادى الآخرة ۲۷۶ سنة
ست وسبعين ومأتين انتهى مختصرا

مصنف الامام وكيع رحمه الله تعالى

۶۶ من طريق
عياض وابن بشكوال عن ابن عتاب عن ابيه عن ابي بكر بن
عبد الرحمن بن احمد التجيبي عن اسماعيل بن صبور عن محمد بن
وضاح عن موسى بن معاوية عن ابي سفيان وكيع بن الجراح
بن مليح الرواسي الكوفي تنبيه قال الامير في ثبته توفي وكيع
بطن من قيس غيلان ۱۲ ذهبي
۱۹۶ سنة ست وتسعين ومائة قال احمد ما رأيت اوعى للعلم منه

ولا احفظ ولا رأيت معه كتابا قط ولا رقعة **وقال** ابن معين ما رأيت افضل منه كان يستقبل القبلة ويحفظ حديثه اھ **قال الذهبی ولد** (وکیع) سنة ۱۲۹ تسع وعشرين ومائة سمع هشام ابن عروة والاعمش واسمعيل بن ابی خالد وابن عون وابن جريج وسفيان وغيرهم وكان ابوه على بيت المال واراد الرشيد ان يولى وكيعا قضاء الكوفة فامتنع **قال** يحيى بن يمان لما مات سفيان جلس وكيع موضعه كان يصوم الدهر ويختم القرآن كل ليلة ويفتى بقول ابی حنيفة وكان يحيى القطان يفتی بقول ابی حنيفة ايضا **قال** سلم بن جنادة جالست وكيعا سبع سنين فما رأيته بزق ولا مس حصاة ولا جلس مجلسه فتحرك ولا رأيته الا مستقبل القبلة **وقيل** كان وكيع اعور **توفی** بفيد راجعا من الحج سنة ۱۹۷ سبع وتسعين ومائة يوم عاشوراء **قال** وكيع الجهر بالبسملة بدعة سمعه منه ابو سعيد الاشج اھ مختصراً ملتقطاً

تالیف ۹۷ ابن شاهين رحمه الله تعالى من طريق ابن حجر عن

ابی محمد عبداللہ بن محمد بن حمود البعلی عن جدہ ابن عبداللہ
محمد بن ابراهیم بن المظفر الحسین عن شمس الدین ابی الفرج
ابن ابی عمر عن ابی الیمن الکندی عن ابی محمد عبداللہ بن
عمر بن احمد بن شاهین عن ابیہ ابی حفص عمر بن شاهین البغدادی
تنبیہ قال السیوطی فی منتھی العقول ما نصہ منتھی
التصانیف فی الکثرۃ ابن شاهین صنف ثلاثمائۃ وثلاثین
مصنفا منھم التفسیر الف جزء والمسند خمسۃ عشر مائۃ
والتاریخ مائۃ وخمس مجلدات ومداد التصانیف الف قنطار
وثمانمائۃ قنطار وسبعۃ وسبعون قنطارا قال السیوطی هذا من کرامات
طی الزمان کالمکان من وراثۃ الاسراء ولیلۃ القدر توفی
ابن شاهین سنۃ ۳۸۵ھ قالہ الامیر فی ثبتہ

۶۸ **مسند الحمیدی رحمہ اللہ تعالی** ۔ من طریق الغانی عن ابن
عبدالبر عن سعید بن نصر عن قاسم بن اصبغ عن محمد بن اسماعیل
الترمذی عن ابی بکر عبداللہ بن الزبیر الحمیدی المکی تنبیہ
قال الامیر الحمیدی المکی المتوفی بمکۃ سنۃ ۲۱۴ھ اربعۃ عشر و

مائتين قال احمد الحميدی عندنا امام اه

٦٩ معجم ابن قانع رحمہ اللہ تعالیٰ۔ بسند صاحب المنح من طریق الصدفی والسلمی عن ابی القاسم عبد الواحد بن علی بن محمد بن فہد العلاف عن ابی الحسن علی بن احمد بن عمر بن حفص الحمامی عن الحافظ القاضی ابی الحسین عبد الباقی ابن قانع رحمہ اللہ تعالیٰ

تنبیہ ابن قانع ہو الحافظ القاضی ابو الحسین عبد الباقی بن قانع بن مرزوق بن الحسن الاموی مولاہم البغدادی ولد فی سنہ ٢٦٥ واختلط قبل موتہ بسنتین ومات سنہ ٣٥١ اھ کذا فی ثبت الامیر

٧٠ عشاریات القلقشندی رحمہ اللہ تعالیٰ۔ بالسند الی صاحب المنح قال اخبرنا بہا ابو المکارم محمد بن احمد الفاسی عن ابی الخیر الذ... القصار عن النجم الغزی والبدر القرافی کلاہما عن المؤلف

تنبیہ القلقشندی ہو الشیخ جمال الدین ابراہیم بن علی ابن احمد بن اسماعیل بن علاء الدین القرشی الشافعی القلقشندی بقاف مفتوحۃ ثم لام ساکنۃ ثم قاف مفتوحۃ ثم شین معجمۃ

مفتوحة ثم نون ساكنة ثم دال مهملة مكسورة بعدها ياء نسبة الى
ترتبة من قرى مصر ينسب اليها جماعة هذا وتقي الدين ابو بكر محمد بن
اسماعيل وابن اخيه عبد الكريم المقدسي وابو الفتوح علي بن
علاء الدين وكلهم اخذوا عن ابن حجر قال صاحب المنح فتقع لنا
عشاريا تة باربعة عشر ولله الحمد اه كذا في ثبت الامير

۴۱ **الاربعون التساعية لعز الدين ابن جماعة رحمه الله تعالى**

من طريق صاحب المنح ايضا قال اخبرنا بها ابو الاسرار علي عن ابن
عجيل عن ابن ظهيرة عنه **تنبيه قال** صاحب المنح فتقع لنا بثلاثة
عشر ولله الحمد قال الامير **قلت** فتقع لنا بستة عشر لانا
نروي عن السقاط عن ابن الحاج عنه **قال الجامع المسكين**
فتقع لنا بتسعة عشر لانا نروي عن الشيخ محمد ابن سليمان
حسب الله عن عبد الغني الدمياطي عن الامير الكبير عن الشيخ
السقاط عن ابن الحاج عن صاحب المنح۔

۴۲ **تاليف الحسن بن عرفة رحمه الله تعالى** بالسند الى صاحب
المنح وهو يرويها من طريق السلفي عن علي بن الحسن الربعي من

ابی الحسن مجیمد ابن محمد بن محمد بن مخلد البزاز عن اسماعیل بن محمد ابن اسماعیل الصفار عن الحسن بن عرفہ العبدی المتوفی سنہ ۲۵۷ھ

مکارم الاخلاق للخرائطی وسائر مؤلفاتہ رحمہ اللہ تعالیٰ

بالسند الی صاحب المنح من طریق ابن خلیل عن الخشوعی عن ابی محمد هبۃ اللہ الاکفانی عن محمد بن عقیل الخطیب احمد بن بندار و ابی الحسن احمد بن عبد الواحد بن ابی الحدید عن ابی بکر بن محمد بن احمد بن عثمان بن ابی الحدید عن ابی بکر الخرائطی تنبیہ ہو محمد ابن حفید بن سہیل الخرائطی رحمہ اللہ تعالیٰ

الموطا وکتاب الآثار للامام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ

وسائر تصانیفہ۔ ارویہا مسلسلا بالسادۃ الحنفیۃ۔ عن الشیخ عبد الستار المکی الحنفی عن الشیخ ادریس بن محمد الحنفی المتوفی سنہ ۱۳۰ عن العلامۃ ابن عابدین عن العلامۃ السید محمد شاکر الحنفی عن فقیہ الشام المنلا علی الترکمانی الحنفی عن الامام المعمر عبد الرحمٰن المجلد الحنفی عن المفتی علاء الدین الحصفکی الحنفی عن خیر الدین الرملی الحنفی عن محمد ابن السراج

الحانوتی الحنفی عن[11] احمد بن یونس الشهیر بابن الشلبی[1] الحنفی عن[12] ابراهیم الکرکی الحنفی صاحب الفیض عن[13] امین الدین یحیی بن محمد الاقصرائی الحنفی عن[13] محمد بن محمد البخاری الحنفی عن[14] حافظ الدین محمد بن محمد الطاهر الحنفی عن[15] صدر الشریعة عبید الله بن مسعود الحنفی عن[16] جده تاج الشریعة محمود الحنفی عن[17] والده صدر الشریعة احمد الحنفی عن[18] ابیه جمال الدین عبید الله بن ابراهیم المحبوبی الحنفی عن[19] محمد ابن ابی بکر البخاری المشهور بامام زاده الحنفی عن[20] شمس الائمة ابی بکر بن محمد الزرنجری الحنفی عن[21] شمس الائمة عبد العزیز بن احمد الحلوانی[2] الحنفی عن[22] القاضی ابی علی الحسین النسفی بن علی الحنفی عن[23] ابی بکر محمد بن الفضل البخاری الحنفی عن[24] عبد الله بن محمد الحارثی الحنفی عن[25] جفص محمد البخاری الحنفی عن[26] والده ابی حفص الکبیر احمد ابن حفص الحنفی عن الامام الربانی محمد بن الحسن الشیبانی رضی الله

---

[1] بکسر فسکون وتقدیم اللام علی الباء الموحدة ۱۲ رد المحتار

[2] الحلوانی اتفقوا علی انه نسبة الی بیع الحلواء واما النسبة الی حلوان اسم بلد بالعراق فغلط وفی ضبط هذا اللفظ ثلثة اقوال بفتح الحاء المهملة وبالهمزة فی آخره او بفتح الحاء واخره نون وبضم الحاء مع النون یشیر الیه کلام صاحب القاموس فی القاموس والحلوان ایضا مصدر من الحلواء اه مختصرا ملخصا من مقدمة عمدة الرعایه ۱۲ عبد الهادی غفر له

تعالى عنه تنبيه محمد بن الحسن الشيباني هو ابو عبد الله محمد بن
الحسن بن فرقد الشيباني نسبته ولاء الى شيبان بفتح الشين
المعجمة قبيلة معروفة الكوفي صاحب الامام ابي حنيفة اصله
من دمشق من اهل قرية يقال لها حرستا بفتح الحاء المهملة وسكون
الراء المهملة وفتح السين المهملة سمع الحديث عن مسعر بن
كدام وسفيان الثوري وعمرو بن دينار والامام مالك والاوزاعي
والقاضي ابي يوسف وروى عنه الامام الشافعي وابو سليمان
موسى بن سليمان الجوزجاني وهشام بن عبد الله الرازي
وابو حفص الكبير وغيرهم من اكابر المحدثين وائمة الدين قال
الشافعي ما رأيت سمينا اخف روحا من محمد بن الحسن وما رأيت
افصح منه كنت اظن اذا رأيته يقرء القران كان القران نزل
بلغته وقال ايضا ما رأيت اعقل من محمد بن الحسن وروى
عنه ان رجلا ساله عن مسألة فاجابه فقال له الرجل خالفك
الفقهاء فقال له الشافعي وهل رأيت فقيها قط اللهم الا
ان يكون رأيت محمد بن الحسن وقال ابو عبد الله الذهبي

فی میزان الاعتدال محمد بن الحسن الشیبانی ابو عبد اللہ احد
الفقہاء یروی عن مالک بن انس وغیرہ وکان من بحور العلم
والفقہ قویا فی مالک اھ وقال الربیع سمعت الشافعی یقول
حملت عن محمد وقر بعیر کتبا اھ روی الخطیب باسنادہ
الی الشافعی قال قال محمد بن الحسن اقمت علی باب مالک
ثلاث سنین وکسرا قال وکان یقول انہ سمع لفظا اکثر من
سبعمائۃ حدیث وکان اذا احدثہم عن مالک امتلأ منزلہ وکثر الناس حتی
یضیق علیہ الموضع وعنہ کان اذا اخذ فی المسئلۃ کانہ قرآن ینزل لایقدم حرفا
ولایؤخرہ وعنہ قال حملت عنہ وقر بختی کتبا وعن یحیی بن معین قال کتبت الجامع
الصغیر عن محمد بن الحسن وعن ابی عبید ما رأیت اعلم من کتاب اللہ منہ وعن
ابراہیم الحربی قال قلت لاحمد من این لک ہذہ المسائل الدقیقۃ قال
من کتب محمد بن الحسن انتہی مختصرا ملتقطا من التعلیق الممجد علی
مؤطا محمد رح قال المحقق اللکنوی رحمہ اللہ تعالی فی التعلیق الممجد
بعد ما ذکر مناقب الامام محمد قلت بہذہ العبارات الواقعۃ
من الاثبات وغیرہا من کلمات الثقات التی ترکنا ذکرہا

خوفا من التطويل بنظمهم لإزالة قدره وفضله الجميل فمن طعن عليه

كانه لم تقرع سمعه هذه الكلمات ولم يصل بصره الى كتب النقاد

الاثبات وكفاك مدح الشافعي له بعبارات رشيقة وكلمات لطيفة

وروايته عنه انتهى۔

قد ذكرت اولا بحمد الله تعالى وحسن توفيقه خمسة وعشرين

كتبا من كتب التفسير باسانيدها وهذه خمسة وسبعون

كتابا من كتب الحديث مع اسانيدها المتصلة الى مصنفيها

فصارت بجميعها مكملة للمائة كتابا وبقيت منها كثيرة

لا يمكن استقصائها۔ وقد جمعت اكثرها في غير هذا المحل

والآن اشرع في ذكر الكتب الفقهية من كتب المذاهب

الاربعة وغير ذلك من كتب الاصول والتصوف

والاوراد بعون رب العباد۔

ونقدم سند فقه الحنفي فنقول فقه الامام الهمام المجتهد

المقدم امام الائمة وسراج الامة ابي حنيفة النعمان

ابن ثابت رضي الله تعالى عنه نرويه عن العلامة

كمال عن والده صديق كمال عن الشيخ عبد الله سراج عن عمر العطار
عن علي الونائي عن السيد مرتضى الزبيدي ح وارويه عاليا عن
الشيخ عبد الستار المكي عن العلامة المعمر احمد بن الملا صالح السويدي
البغدادي عن السيد مرتضى الزبيدي عن السيد عمر بن عقيل
عن الشيخ عبد الله البصري عن الشيخ منصور الطوخي عن سلطان
المزاحي عن احمد بن يونس الشهير بابن الشلبي ح ويروي صديق
كمال عن عبد الرحمن الكزبري عن والده محمد الكزبري عن عبد الغني
النابلسي عن والده اسماعيل شارح الدرر والغرر عن الشيخين
الجليلين الشهاب احمد الشوبري والشيخ حسن الشرنبلالي
صاحب الحاشية على الدرر برواية الاول عن السراج عمر بن نجيم
مؤلف النهر الفائق شرح كنز الدقائق والشمس الحانوتي صاحب
الفتاوى والشيخ علي المقدسي شارح نظم الكنز وبرواية الثاني
عن شيخ الاسلام الشيخ عبد الله النحريري والشيخ محمد بن عبد الرحمن
المسيري والشيخ محمد بن احمد الحموي والشيخ محمد المحبي برواية
كل واحد من مشائخ هذين الشيخين المذكورين عن الشيخ احمد

ابن يونس الشلبي صاحب الفتاوى عن سرى الدين عبد البر بن الشحنة شارح الوهبانية عن الكمال محمد بن الهمام صاحب فتح القدير شرح الهداية عن سراج الدين عمر بن على الكنانى الشهير بقارى الهداية ح وأرويه عن الفقيه شيخ الخطباء بالمسجد الحرام الشيخ احمد ميرداد عن السيد كوجك عن الشيخ عابد عن عمه الشيخ محمد حسين ابن محمد مراد بن يعقوب الانصارى السندى عن ابيه عن الشيخ محمد هاشم بن عبد الغفور السندى عن مفتى الاحناف بمكة عن الشيخ عبد القادر الصديقى عن الشيخ حسن العجيمى اخبرنا مفتى الانام السيد محمد صادق بن احمد بادشاه الحسينى اجازة عن الشيخ سراج الدين عمر الحانوتى عن الشيخ ابراهيم بن عبد الرحمن الكركى صاحب الفيض عن الشيخ محب الدين احمد بن محمد بن احمد الاقصرائى عن سراج الدين عمر بن على الكنانى الشهير بقارئ الهداية عن علاء الدين السيرافى[1] عن السيد جلال شارح الهداية عن علاء الدين عبد العزيز البخارى صاحب

نسبته الى سيراف بلدة من بلاد فارس مما يلى حد كرمان ١٢ الفوائد البهية -

[1] وفى ثبت ابن عابدين السيرامى ١٢ عبد الهادى غفر الله له

الكشف والتحقيق عن الاستاذ حافظ الدين الكبير عن شمس الائمة
محمد بن عبد الستار الكردري ح واروية عن العلامة اسعد الدهان
المتوفى سنہ ۵۹۹ ۱۲
عن العلامة حسين الطرابلسي عن السيد علاء الدين عابدين
عن والده العلامة الفقيه خاتم المحققين السيد محمد امين بن
عابدين ح واروية بالاجازة العامة عن العلامة يوسف بن
اسمعيل النبهاني عن العلامة الفقيه السيد محمد ابي الخير
عابدين امين الفتوى بدمشق ابن العلامة السيد احمد عابدين
شقيق السيد محمد امين عابدين عن والده السيد احمد عابدين
المذكور وهو عن اخيه السيد محمد امين المعروف بابن عابدين
ح واروية عاليا عن الشيخ عبد الستار المكي عن الشيخ ادريس
ابن محمد المكي المتوفى سنہ ۱۳۰۰ عن العلامة ابن عابدين عن العلامة
السيد محمد شاكر عن الامام الشيخ مصطفى زين الدين ابي البركات
ابن محمد رحمة الله الايوبي الشهير بالرحمتي عن الشيخ صالح بن
ابراهيم بن سليمان الجينيني وهو عن والده عن شيخ الفتيا في
رد المحتار ۳ ۱۲
زمانه الشيخ خير الدين الرملي عن الشيخ محمد بن محمد سراج الدين

ـــه وفي ثبت ابن عابدين جلال الدين الكبير والله اعلم ۱۲ عبد الهادي غفر الله له

الحانوتی عن والدہ محمد الحانوتی عن العلامۃ محب الدین بن جرباش
عن ابی الخیر محمد بن محمد الرومی عن المجد ابی الفتح محمد بن محمد
الحریری عن والدہ عن القدام امیر کاتب بن عمر الاتقانی عن السغناقی
عن صاحب الکنز النسفی عن شمس الائمۃ محمد بن عبد الستار الکردری
عن شیخ الاسلام برھان الدین صاحب الھدایۃ عن فخر الاسلام
علی البزدوی عن شمس الائمۃ السرخسی عن شمس الائمۃ الحلوانی
عن القاضی ابی علی النسفی عن الامام ابی بکر محمد بن الفضل
البخاری عن الامام ابی عبد اللہ السبذمونی عن الامیر ابی
عبد اللہ بن ابی حفص البخاری عن ابیہ عن الامام محمد بن
الحسن الشیبانی عن الامام الاعظم والولی الافخم ابی حنیفۃ النعمان
الکوفی صاحب المذھب وھو عن حماد بن زید بن ابی سلیمان
عن ابراھیم النخعی عن علقمۃ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

السیذمونی (حاشیہ)

الامام الصغیر ۱۲ — الامام الکبیر ۱۲ — رد المحتار ۱۲

کتاب المبسوط للامام السرخسی رحمہ اللہ تعالی ارویہ
بالسند المذکور عن مصنفہ رحمہ اللہ تعالی تنبیہ السرخسی ھو

شمس الائمۃ محمد بن احمد بن ابی سہل السرخسی المتوفی سنہ ۴۸۳ھ
ثلاث وثمانین واربعمائۃ وھذا الکتاب اجل الکتب التی دونت
لمذھب الامام الاعظم رح لانہ یحتوی علی جمیع المسائل التی کتبھا
الامام محمد والامام ابو یوسف والامام الاعظم والامام زفر
والامام الحسن البصری رحمھم اللہ تعالیٰ قال فی الفوائد البھیۃ
السرخسی کان اماما علامۃ حجۃ متکلما مناظرا اصولیا مجتھدا
عدہ ابن کمال باشا من المجتھدین فی المسائل لازم شمس الائمۃ
عبد العزیز الحلوائی واخذ عنہ حتی تخرج بہ وصار اوحد زمانہ
وتفقہ علیہ برھان الائمۃ عبد العزیز بن عمر بن مازہ ومحمود
ابن عبد العزیز الاوزجندی وغیرھما۔ املی المبسوط نحو خمس عشرۃ
مجلدا وھو فی السجن باوزجند کان محبوسا فی الجب بسبب کلمۃ
نصح بھا الخاقان وکان یملی من خاطرہ من غیر مطالعۃ کتاب
وھو فی الجب اصحابہ فی اعلی الجب وقال عند فراغہ من شرح
العبادات ھذا آخر شرح العبادات باوضح المعانی واوجز العبارات
املاء المحبوس عن الجمع والجماعات۔ وقال فی آخر شرح الاقرار

انتہی شرح الاقرار المشتمل من المعانی علی ما ھو من الاسرار املاء المحبوس فی محبس الاشرار۔ والسرخسی نسبۃ الی سرخس بفتح السین وفتح الراء وسکون الخاء بلدۃ قدیمۃ من بلاد خراسان وھو اسم رجل سکن ھذا الموضع وعمرہ واتم بناءہ ذو القرنین ذکرہ السمعانی انتہی مختصرا۔

الھدایۃ للامام برھان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی

رحمہ اللہ تعالی۔ ارویھا عن العلامۃ الشیخ احمد ابی الخیر میرداد ومولانا الشیخ محمد سعید الادیب عن السید عبد اللہ کوجک عن عمر العطار وعن الشیخ عابد کلاھما عن الشیخ محمد طاھر سنبل عن خالہ محمد عارف بن محمد جمال المکی عن العلامۃ العجیمی عن احمد القشاشی عن ابی المواھب احمد بن علی العباسی الشناوی ثم المدنی عن عبد الرحمن بن عبد القادر بن عبد العزیز بن فھد المکی العلوی عن عمہ جار اللہ بن عبد العزیز بن فھد المکی عن المفتی سراج الدین عمر بن عبد الرحیم القاھری ثم المدنی عن مجد الدین محمد بن عبد اللہ الزرندی المدنی الحنفی عن شیخ

الحنفیہ امین الدین یحیی بن محمد بن ابراہیم الاقصرائی القاهری عن[۱]
القاضی زین الدین ابی بکر بن الحسین العثمانی المراغی ثم المدنی
عن[۱] القاسم ابن محمد بن یوسف البرزالی عن[۱] مظفر الدین احمد
ابن علی الساعاتی الحنفی عن[۱] ظهیر الدین محمد بن عمر بن محمد البخاری
النوجاباذی بفتح النون قریۃ ببخاری عن[۱] محمد بن عبد الستار
الکردری عن مؤلفها تنبیہ[۱] المرغینانی هو علی بن ابی بکر بن
ابن عبد الجلیل الفرغانی المرغینانی صاحب الهدایۃ کان اماما فقیها
حافظا محدثا مفسرا جامعا للعلوم ضابطا للفنون متقنا محققا
نظارا مدققا زاهدا ورعا فاضلا ماهرا اصولیا ادیبا شاعرا
لم تر العیون مثلہ فی العلم والادب ولہ الید الباسطۃ فی الخلاف
والباع الممتد فی المذهب تفقہ علی الائمۃ المشهورین منهم مفتی
الثقلین نجم الدین ابو حفص عمر النسفی ومن تصانیفہ کتاب المنتقی
ونشر المذهب والتجنیس والمزید ومناسک الحج ومختارات

---

[۱] ولد سنہ احدی عشر وخمسمائۃ ۱۲ مقدمۃ الهدایۃ [۲] المرغینانی نسبۃ الی مرغینان بفتح المیم وسکون الراء المهملۃ وکسر الغین المعجمۃ وسکون الیاء بعدها نون ثم الف بعدها نون بلدۃ من بلاد فرغانۃ ۱۲ الفوائد البهیۃ - محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

النوازل وكتاب فى الفرائض ۔ وقال فى اول البداية قال ابو الحسن
على بن ابى بكر بن عبد الجليل كان يخطر ببالى عند ابتداء حالى ان
يكون كتاب فى الفقه فيه من كل نوع صغير الحجم كبير الرسم وحيث
وقع الاتفاق بتطواف الطرق وجدت المختصر المنسوب الى القدورى
اجمل كتاب فى احسن ايجاز واعجاب ورأيت كبراء الدهر يرغبون
الصغير والكبير فى حفظ الجامع الصغير فهممت ان اجمع بينهما
ولا اتجاوز فيه عنهما الا ما دعت الضرورة اليه وسميته
بداية المبتدى ولو وفقت لشرحه سميته بكفاية المنتهى اھ
وقد وفق لشرحه وسماه بكفاية المنتهى ثم اختصره وسماه الهداية
وكانت وفاته سنة ۵۹۳ ثلث وتسعين وخمسمائة وتفقه عليه
جم غفير اھ مختصرا الفوائد البهية صفحہ ۵۷

فتح القدير شرح الهداية للعلامة كمال الدين محمد بن
عبد الواحد بن الهمام رحمه الله تعالى ۔ وبالسند
الى الشيخ العجيمى عن خير الدين الرملى عن محمد بن سراج الدين
الحانوتى عن العلامة احمد بن الشلبى عن القاضى شمس الدين

محمد بن احمد الغزی والعلامة سری الدین عبد البر بن محب الدین
محمد بن الشحنة کلاهما عن مؤلفه العلامة المحقق کمال الدین
الشهیر بابن الهمام السکندری السیواسی کان والده قاضیا
بسیواس من بلاد الروم ثم قدم القاهرة وولی خلافة الحکم
بها عن القاضی الحنفی ثم ولی القضاء بالاسکندریة وتزوج بها
بنت القاضی المالکی فولد له الکمال محمد سنة ثمان وثمانین
وسبع مائة وکان اماما نظارا فارسا فی البحث فروعی اصولی
محدث مفسر حافظ نحوی کلامی منطقی جدلی وله تصانیف
مقبولة معتبرة منها شرح الهدایه المسمی بفتح القدیر والتحریر
فی الاصول وغیر ذلک ۔ وسمع علی جماعة منهم حافظ العصر
ابن حجر وذکره فی بعض تصانیفه فقال شیخنا واجاز له کثیرون
مسانیدهم عالیة وخرج له الحافظ السخاوی اربعین من مرویاته
بالسماع والاجازة فحدث بها وسمعها منه الفضلاء وادمن
الاشتغال برهة ففاق اقرانه فضلا تاما وفکرا مستقیما
وذکاء مفرطا وکان له نصیب وافر مما لارباب الاحوال

من الكشف والكرامات - مات يوم الجمعة سابع رمضان سنة ٨٦١
احدى وستين وثمانمائة انتهى مختصرا ملتقطا وتمامه فى ثبت
ابن حجر والفوائد البهية فى تراجم الحنفية

الكفاية شرح الهداية للعلامة السيد جلال الدين

الكرمانى رحمة الله عليه بالسند المتقدم الى مؤلف
فتح القدير عن السراج عمر بن على المعروف بقارى الهداية عن
الشيخ علاء الدين احمد بن محمد السيرافى عن مؤلفها تنبيه اختلف
فى مؤلف الكفاية شرح الهداية والحق انها للعلامة السيد
جلال الدين بن شمس الدين الخوارزمى الكرمانى وكان عالما
فاضلا تضرب به الامثال وتشد اليه الرحال اخذ عن حسام الدين
الحسن السغناقى صاحب النهاية عن حافظ الدين الكبير محمد بن
محمد البخارى عن شمس الائمة محمد بن عبد الستار الكردرى عن
صاحب الهداية واخذ ايضا عن عبد العزيز البخارى صاحب
كشف البزدوى عن حافظ الدين الكبير انتهى ملخصا من الفوائد

البناية شرح الهداية ورمز الحقائق شرح كنز الدقائق

كلاهما للعلامة الحافظ القاضي محمود العيني رحمه الله تعالى

بالسند المتقدم في فتح القدير الى مؤلفه ابن الهمام وهو عن القاضي
شيخ الاسلام محمود العيني تنبيه ٤٨ العيني هو قاضي القضاة
بدر الدين ابو محمد محمود بن احمد بن موسى بن القاضي
شهاب الدين العيني اصله من حلب ولد في عنتاب في سابع
رمضان سنة ٧٦٢ اثنتين وستين وسبع مائة وتربي بها وكان
ابوه قاضيها واخذ افضل علمائها ثم جعل نائبا عن ابيه في سنة ٧٨٣
ثلاث وثمانين وسبع مائة سافر الى دمشق وزار القدس واجتمع
هناك بعلاء الدين احمد بن محمد السيرافي فاصحبه معه الى
القاهرة وانزله بالبرقوقية فلازمه واخذ عنه الهداية
والكشاف وغيرهما ثم اخذ عن الشهاب بن خاص تركي الحنفي
ولبس الخرقة من الشيخ ناصر الدين القرطبي ثم عاد الى دمشق
سنة ٧٩٢ ثم رجع الى القاهرة وفي سنة ٨٢٣ سافر الى بلاد قرمان من
قطعة اسيا ثم رجع الى مصر جعل محتسب القاهرة وامره
امير تتار ان يترجم باللغة التركية كتاب القدوري في الفقه فترجمه

وكان عالما بعلوم شتى واقفا على كثير من الامور التاريخية دائما مشتغلا بالمطالعة ونسخ كتبا كثيرة بخطه والف كتبا شتى وكان يكتب بسرعة ويقال انه نسخ القدوري بتمامه في ليلة واحدة ابتدأه مع غروب الشمس واتمه مع شروقها وله جملة تصانيف منها عمدة القاري واحد وعشرين مجلدا ومعاني كتاب الآثار للطحاوي في عشر مجلدات وشرح جزء من كتاب سنن ابي داؤد في مجلدين وشرح سيرة ابن هشام سماه كشف اللثام والكلم الطيب وتحفة الملوك وشرح الكنز وشرح التحفة وشرح الهداية وشرح البحار الزاهرة في مجلدين وشرح شواهد الالفية الكبرى والصغرى وكتاب مراح الارواح وشرح العوامل المائة للجرجاني وشرح قصيدة الساوي في العروض وشرح العروض لابن الحاجب واختصر الفتاوى الظهيرية وكتاب سير الانبياء وتاريخ كبير في تسعة عشر مجلدا واختصره في ثمانية وتاريخ الاكاسرة بالتركي وطبقات الشعراء وطبقات الحنفية ومعجم هؤلاء المشائخ في مجلد واحد ورجال الطحاوي ومختصر

ابن خلكان ومشارح الصدور فى الخطب ثمان مجلدات وكتاب
النوادر وكتاب سيرة المؤيد شعرا ونثرا والتذكرة المتنوعة و
وتمبيضات على الكشاف وتفسير ابي الليث والبغوي وغير ذلك
توفى رحمه الله تعالى يوم الاربعاء من شهر ذى الحجة سنة خمس و
خمسين وثمانمائة ودفن بمدرسته بقرب بيته بحارة كتامة
بالقرب من الازهر انتهى مختصرا من سرد النقول للشيخ العلامة
عبد الستار الصديقي المكي

ش — **كنز الدقائق للعلامة ابي البركات عبد الله بن احمد**
ابن محمود النسفي[1] **رحمة الله عليه** وسائر تصانيفه مر
سنده فى ذكر تفسيره المسمى بمدارك التنزيل -

۹ — **كشف الاسرار والحقائق فى شرح كنز الدقائق للامام**
قوام الدين مسعود ابن ابراهيم الكرماني رحمه الله تعالى

---

[1] كان اماما كاملا عديم النظير فى زمانه رأسا فى الفقه والاصول بارعا فى الحديث
ومعانيه تفقه على شمس الائمة محمد الكردري وعلى حميد الدين الضرير وبدر الدين خواهر
زاده له تصانيف مفيدة منها المصفى شرح المنظومة النسفية والمستصفى وكشف
الاسرار وغير ذلك وقد سبق ذكره ١٢ عبد الهادي غفر الله له -

بالسند المتقدم فی کنز الدقائق الی مؤلفه مسعود بن ابراهیم تنبیه
هو ابو الفتوح مسعود الکرمانی المتوفی بمصر سنة ۷۴۸ ثمان واربعین
وسبعمائة اھ کذا فی الکشف ۔

البحر الرائق شرح کنز الدقائق والاشباه والنظائر للعلامة
زین العابدین بن نجیم رحمه الله تعالی ۔ وبالسند
الی الشیخ العجیمی عن شیخه خیر الدین الرملی عن الشیخ محمد بن سراج
الدین الحانوتی عن مؤلفهما تنبیه قال فی کشف الظنون هو الفقیه
الفاضل زین العابدین بن ابراهیم بن محمد بن نجیم المعروف بابن نجیم
المصری الحنفی المتوفی بها سنة ۹۷۰ سبعین وتسعمائة اھ وفی
التعلیقات السنیة اخذ العلوم عن جماعة منهم شرف الدین
البلقینی وشهاب الدین الشلبی والشیخ امین الدین بن عبد العال
واجازوه بالافتاء والتدریس وانتفع به خلائق وله عدة مصنفات
منها شرح الکنز والاشباه النظائر المذکوران واخذ الطریق
عن العارف بالله سلیمان الخیضری قال عبد الوهاب الشعرانی
صحبته عشر سنین فما رأیت علیه شیئا یشینه وحججت معه فی

سنہ ۹۵۲ اثنتین وخمسین وتسعمائۃ فرأیتہ علی خلق عظیم مع جیرانہ و علمائہ مع ان السفر یسفر عن اخلاق الرجال اھ ملخصًا

شرح الوقایۃ ومختصرھا النقایۃ کلاھما للعلامۃ صدر الشریعۃ عبید اللہ بن مسعود ابن تاج الشریعۃ رحمہ اللہ تعالیٰ

وبالسند الی الشیخ العجیمی عن الشیخ عبد الفتاح الخاص عن الشیخ محمد بن عبد القادر النحریری عن العلامۃ سراج الدین عمر الحانوتی عن البرھان ابراھیم الکرکی عن الامین یحیی بن محمد الاقصرائی عن الشیخ محمد بن محمد البخاری عن الشیخ حافظ الدین ابی طاھر محمد بن محمد بن علی الطاھری عن مؤلفھما ح واروبھما بالسند المتقدم فی الترغیب والترھیب الی الحافظ ابن حجر عن الشیخ محمد بن محمد بن محمد البخاری المعروف بخواجہ پارسا المدفون بالبقیع عن حافظ الدین ابی طاھر عن صدر الشریعۃ تنبیہ ھو صدر الشریعۃ الاصغر عبید اللہ ابن مسعود ابن تاج الشریعۃ محمود بن صدر الشریعۃ احمد ابن جمال الدین عبید اللہ المحبوبی صاحب شرح الوقایۃ المعروف

بين الطلبة بصدر الشريعة هو الامام المتفق عليه العلامة المختلف
اليه حافظ قوانين الشريعة ملخص مشكلات الاصل والفرع شيخ
الفروع والاصول عالم المعقول والمنقول۔ فقيه اصولی خلافی
جدلی محدث مفسر نحوی لغوی ادیب نظار متكلم منطقی عظيم
القدر جليل المحل غذی بالعلم والادب اخذ العلم عن جده الامام
تاج الشريعة محمود بن صدر الشريعة عن ابيه صدر الشريعة عن
ابيه جمال الدين المحبوبی عن الشيخ الامام المفتی امام زاده الخ
شرح كتاب الوقاية من تصانيف جده تاج الشريعة وهو احسن
شروحه ثم اختصر الوقاية وسماه النقاية والف فی الاصول
متنا لطيفا سماه التنقيح ثم صنف شرحا نفيسا سماه التوضيح
وله المقدمات الاربعة وتعديل العلوم والشروط والمحاضر.
مات سنة سبع واربعين وسبع مائة ومرقده فی شرع
آباد بخارا اھ كذا فی الفوائد البهية۔

مصنفات الامام ابی الحسين احمد بن محمد القدوری

رحمه الله تعالى منها مختصره المعروف وشرح مختصر الكرخی ١٤ سنہ ١٥

والتجريد[12] في الخلاف بين الشافعية والحنفية وغير ذلك - بالسند
المذكور في الهداية الى القاضي[14] زين الدين العثماني عن[15] ابي
العباس احمد بن ابي طالب الحجار[16] عن جعفر بن علي الهمداني[17] عن
الحافظ ابي طاهر احمد بن محمد السلفي عن[18] ابي الحسن المبارك
ابن عبد الجبار الطيوري عن مؤلفها **تنبيه** القدوري هو احمد
ابن محمد بن احمد ابو الحسين البغدادي القدوري بالضم قيل
انه نسبة الى قرية من قرى بغداد يقال لها قدورة وقيل نسبة
الى بيع القدور وهو صاحب المختصر المبارك المتداول بين ايدي الطلبة
كان ثقة صدوقا انتهت اليه رياسة الحنفية في زمانه
صنف المختصر هو متن متين معتبر متداول بين الائمة
الاعيان وشهرته تغني عن البيان **قال** صاحب مصباح انوار
الادعية ان الحنفية يتبركون به في ايام الوباء وهو كتاب مبارك
من حفظه يكون امينا من الفقر حتى قيل ان من قرأه على استاذ
صالح ودعا له عند ختم الكتاب بالبركة فانه يكون مالكا للدراهم
على عدد مسائله وفي بعض شروح المجمع انه مشتمل على اثنى عشر

الف مسئلة انتهى وشروحه كثيرة جدا اھ كشف الظنون والفوائد البهية مختصراً وقد عد شروحه في الكشف الى احدى وثلثين شرحاً مات القدوری رحمه الله تعالى يوم الاحد الخامس من رجب ۴۲۸ھ ثمان وعشرين واربعمائة ببغداد ودفن من يومه بداره في درب ابي خلف ثم نقل الى تربة في شارع المنصور ودفن هناك بجنب ابي بكر الخوارزمي الحنفي۔

تصانيف الشيخ علاء الدين الحصكفي رحمه الله تعالى

الحصكفي

شرحيه على التنوير وعلى الملتقى وشرحه على المنار وشرحه على القطر

اروبها عن العلامة اسعد الدهان عن الشيخ حسين الطرا عن الشيخ علاء الدين عن والده الشيخ محمد امين المعروف بابن عابدين عن السيد محمد شاكر عن الشيخ على التركماني عن الشيخ عبد الرحمن المجلد عن المؤلف تنبيه الحصكفي هو الشيخ علاء الدين محمد بن علي بن محمد بن علي بن عبد الرحمن بن محمد جمال الدين بن حسن الدمشقي المتوفى ۱۰۸۸ھ ثمان وثمانين بعد الالف كذا في الهداية وفي حاشية مقدمة عمدة الرعاية۔

الحصکفی بفتح الحاء والکاف بینہما صاد مہملۃ نسبۃ الی حصن کیفا اسم بلدۃ اھ

۲۱ رد المحتار حاشیۃ الدر المختار للعلامۃ السید محمد امین عابدین رحمہ اللہ تعالٰی وسائر مؤلفاتہ۔

بالسند المذکور عن المؤلف رحمہ اللہ تعالٰی ح وارویہا بالاجازۃ العامۃ عن الشیخ یوسف النبہانی عن السید محمد ابی الخیر عابدین عن والدہ السید احمد عابدین عن اخیہ العلامۃ السید محمد امین عابدین تنبیہ ہو العلامۃ المتقن والامام المتفنن السید محمد امین عابدین ابن السید الشریف عمر عابدین ینتہی نسبہ الشریف الی الامام جعفر الصادق بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔ فلہ رحمہ اللہ تعالٰی من التالیف رد المحتار علی الدر المختار و العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاوی الحامدیۃ وحاشیۃ علی البیضاوی و حاشیۃ علی المطول وحاشیۃ علی شرح الملتقی وحاشیۃ علی النہر الا انہما لم یجردا والحاشیۃ علی البحر ولہ مجموعۃ

فی الادب ونحو الثلاثین رسالة وغیر ذالک وکان حسن الاخلاق
والسمات مقسما زمنه الشریف علی انواع الطاعات وربما
استغرق لیلة اجمع بقرأة القرآن والبکاء ولا یدع وقتا من اوقاتہ
من غیر طهارة وکان کثیر التصدق بعیدا عن الشبهات لا یأکل
الا من مال تجارته **ولد** رحمه الله تعالی سنة ۱۱۹۸ ومات
رحمه الله تعالی ضحوة یوم الاربعاء الحادی والعشرین من ربیع
الثانی سنة ۱۲۵۲ عن اربع وخمسین سنة تقریبا بدمشق الشام
ودفن بمقبرتها بباب الصغیر لا زالت علیه سحائب الرحمات
تمطر ولا برحت دار الخلد له فیها المقام الانور انتهی هکذا
وجدت مکتوبا علی ظهر کتاب البحر الرائق۔

در البحار للشمس القونوی رحمه الله تعالی۔ ۱۲

ارویه وسائر مؤلفاته عن الشیخ محمد بن سلیمان حسب الله
عن احمد منة الله عن احمد بن عبید العطار عن العلامة
العجلونی عن الشیخ عبد الغنی النابلسی بسنده الی مؤلفها ح
وارویها ایضا بالسند المذکور الی العجلونی عن شیخه محمد

ابی الطاهر عن والدہ ابراهیم الکورانی بسندہ الی شمس بن الجوزی عن مؤلفها تنبیہ القونوی هو شمس الدین ابی عبداللہ محمد بن یوسف بن الیاس القونوی الدمشقی الحنفی المتوفی ۷۸۸ھ ثمان وثمانین وسبعمائة وهذا الکتاب متن مشهور مختصر ذکر فیہ انہ جمع بین مجمع البحرین وبین مذهب ابن حنبل والشافعی ومالک وفرغ فی اواخر جمادی الاولی سنة ۷۴۹ھ تسع واربعین وسبعمائة وکان مدة تالیفہ فی شهر ونصف تقریبا ولہ شروح اھ مختصراً کشف الظنون۔

مؤلفات الامام ابی منصور الماتریدی رحمہ اللہ تعالیٰ [۲۳]

اَرویها عن[۱] العلامة صالح کمال عن[۲] والدہ عن[۳] الشیخ عبداللہ سراج عن[۴] عمر العطار عن[۵] مرتضی الزبیدی عن[۶] احمد بن عبدالفتاح الملوی عن[۷] عبداللہ المصری عن[۸] ابراهیم الکورانی عن[۹] احمد القشاشی عن[۱۰] محمد الرملی عن[۱۱] الزین زکریا عن[۱۲] الحافظ ابن حجر عن[۱۳] شمس الدین محمد بن علی القرشی عن[۱۴] عبداللہ بن الحجاج الکاشغری عن[۱۵] الحسام حسین ابن علی السغناقی عن[۱۶] حافظ الدین محمد بن

محمد بن نصر النسفی الکبیر عن[۱۸] المنجم عمر بن محمد النسفی عن[۱۹] القاضی صدر
الدین محمد بن محمد بن الحسین النسفی عن[۲۰] ابیہ محمد عن جدہ
الحسین بن عبد الکریم النسفی عن[۲۱] ابیہ عبد الکریم عن الامام الحجۃ
ابی منصور الماتریدی رحمہ اللہ تعالیٰ **تنبیہ** ابو منصور ہو محمد
ابن محمد بن محمود ابو منصور الماتریدی امام المتکلمین و مصحح
عقائد المسلمین تفقہ علی ابی بکر احمد الجوزجانی عن ابی سلیمان
الجوزجانی عن محمد و تفقہ علیہ الحکیم القاضی اسحق بن محمد
السمرقندی و علی الرستغفی و ابو محمد عبد الکریم بن موسی البزدوی
و صنف التصانیف الجلیلۃ و رد اکاذیب اقوال اصحاب العقائد
الباطلۃ - لہ کتاب التوحید و کتاب المقالات و کتاب اوہام
المعتزلۃ و رد الاصول الخمسۃ لابی محمد الباہلی و رد الامامۃ
لبعض الروافض و الرد علی القرامطۃ و مأخذ الشرائع فی الفقہ
والجدل فی اصول الفقہ و غیر ذلک **مات** سنۃ ۳۳۳ ثلث و ثلثین
و ثلثمائۃ و قیل اثنتین و ثلثین و ثلثمائۃ **قال** الجامع نسبۃ الی
ماترید بفتح المیم ثم الالف و ضم التاء المنقوطۃ باثنتین من فوق

وکسر الراء المهملة وسکون الیاء المثناة التحتیة فی آخرہ دال مهملة ویقال ماتریت محلة بسمرقند ذکرہ السمعانی اھ کذا فی الفوائد البهیة

مؤلفات الجامی رحمة الله علیه

۲۳ اَرْوِیها عن شیخنا عبد الجلیل والشیخ حسب الله والشیخ عبد الحق ثلاثتهم عن المحدث عبد الغنی عن مولانا اسحاق عن اوحد زمانه عبد العزیز عن والدہ عن ابی طاهر المدنی عن والدہ الکورانی عن شیخ الاسلام صفی الدین احمد بن محمد القشاشی عن ابی المواهب احمد الشناوی عن السید غضنفر بن السید جعفر النهروالی المدنی عن العارف بالله ملا محمد امین عن خاله مولانا عبد الرحمن الجامی رحمه الله تعالی تنبیه قال فی الفوائد۔ الجامی هو عبد الرحمن ابن نظام الدین احمد بن محمد الدشتی ثم الجامی الحنفی المشتهر بنور الدین ولد بجام فی الثالث والعشرین من شعبان سنة ۸۱۷ سبع عشرة وثمانمائة۔ اشتغل اولا بالمعقول والمنقول وبرع فیهما ثم عرض له داعیة الطلب فصحب مشائخ الصوفیة وتلقن من سعد الدین الکاشغری عن المولی نظام الدین خاموش عن خواجہ

علاء الدين العطار عن خواجه بهاء الدين نقشبند وبلغ رتبة
الفضل والكمال وله تصانيف كثيرة مقبولة ذكرها عبد الغفور
اللاري في تذئيل نفحات الانس منها نقد النصوص واشعة اللمعات
وشرح نصوص الحكم وشرح حديث ابي رزين العقيلي ورسالة في
الوجود ورسالة مناسك الحج والفوائد الضيائية شرح الكافية
وغير ذلك مات بهراة سنة ۸۹۸ ثمان وتسعين وثمان مائة
وهو من نسل الامام محمد رحمه الله تعالى انتهى -

٢٥ مؤلفات السيد الشريف علي الجرجاني الحنفي رحمه الله

٢٥

وبالسند الى احمد الشناوي عن والده علي بن عبد القدوس
عن احمد بن حجر المكي عن الشرف عبد الحق السنباطي عن المحقق
شمس الدين محمد الشرواني الشافعي عن السيد محمد بن علي
الجرجاني عن والده الامام زين الدين الجرجاني تنبيه قال
في الفوائد البهية الجرجاني هو زين الدين علي بن محمد بن علي
الجرجاني الحنفي الحسني عالم نحرير ولد في جرجان في ثمان
بقين من شعبان سنة ۷۴۰ اربعين وسبعمائة ومن تصانيفه حاشية

علی اوائل الکشاف وحاشیۃ علی المطول وحاشیۃ علی شرح المطالع
وحاشیۃ علی شرح حکمۃ العین وحاشیۃ علی شرح الطوالع وغیر
ذلک من التعلیقات والرسائل وکان قد اخذ علم الصوفیۃ عن
خواجہ علاء الدین العطار البخاری وھو من اعزۃ خلفاء الشیخ
بہاؤ الدین نقشبند وکانت وفات السید بشیراز یوم الاربعاء
السادس من الربیع الاول ۸۱۶ھ ست عشرۃ وثمانمائۃ اھ ملخصا

۲۶ مصنفات ملا علی القاری علیہ رحمۃ اللہ الباری

کشرح المشکوۃ وشرح الشفاء وشرح المنسک وشرح النقایہ
وشرح الفقہ الاکبر وغیرہا من الرسائل المفیدۃ۔ اروی‌ہا عن[1]
الفقیہ احمد ابی الخیر میرداد عن[2] السید عبداللہ کوجک
عن[3] عابد السندی عن[4] حسین المغربی عن[5] محمد بن طیب المغربی عن[6] ابی عبداللہ[7]
ابن عبدالسلام الفاسی عن[8] ابی اسحق الشہرانی عن[9] محمد
فرید الصدیقی الاحمدابادی عن[10] السید معظم حسین البلخی عن
مؤلفہا علی القاری رحمہ اللہ الباری ۱۰۱۴ھ واروی‌ہا ثانیا
عن[1] عبد الستار الصدیقی عن[2] الملا السویدی عن[3] السید

مرتضى الزبيدى عن محمد بن علاء الدين المزجاجى عن العجيمى
عن محمد حسين الخافى النقشبندى عن الشيخ المحدث عبد الحق
الدهلوى عن المؤلف رحمه الله تعالى وقد مر هذا السند فى
سند تفسيره سابقاً تنبيه القارى هو على بن سلطان محمد الهروى
نزيل مكة المعروف بالقارى الحنفى وقد سبق ذكره الف
رحمه الله التاليف النافعة منها شرح الشمائل وشرح شرح النخبة
وشرح الشاطبية وشرح الجزرية والاثمار الجنية فى اسماء الحنفية
ونزهة الخاطر الفاتر فى مناقب الشيخ عبد القادر وغيرها
وتصانيفه مفيدة بلغت الى مرتبة المجددية على رأس الف ا ه كذا
فى التعليقات السنيه

٢٧ مصنفات الشيخ عبد الحق المحدث الدهلوى رحمه الله القوى

كشرح المشكوة ومدارج النبوة وجذب القلوب وغيرها ارويها
بالسند المذكور الى الشيخ عبد الحق المحدث رحمه الله تعالى تنبيه
هو المتضلع من الكمال الصورى والمعنوى والعاشق الصادق
من عشاق الجمال النبوى رزق من الشهرة قسطا جزيلا

واثبت المؤرخون ذكره اجمالا وتفصيلا- هو من مبادئ الشعور
شد نطاقه على طاعة الحق وطلب العلم وقريبا من اوان البلوغ تناول
الاكثر من العلوم الدينية وفرغ من تحصيلها كلها وله اثنان وعشرون
سنة وحفظ القرآن وجلس على مسند الافادة وفي عنفوان
الشباب اخذته جذبة الٰهية قطع علاقة محبته من الخلان والاوطان
وتوجه الى الحرمين المحترمين واقام بتلك الاماكن مدة وصحب
بها اقطاب الزمان والاولياء الكبار اخذ اجازة الحديث عن الشيخ
عبد الوهاب المتقي تلميذ الشيخ على المتقي وهو تلمذ على حسام الدين
الملتاني وابي الحسن البكري المكي وكان الشيخ ابن حجر صاحب الصواعق
استاذاً للمتقي وفي الآخر تلمذ على المتقي ثم عاد الى الوطن المالوف
مع بركات وافرة واستقر به اثنين وخمسين سنة في جمعية
الظاهر والباطن واشتغل بتكميل الاولاد والطالبين ونشر العلوم
لاسيما الحديث الشريف بحيث لم يتيسر مثله لاحد من العلماء
السابقين واللاحقين في ديار الهند- صنف في العلوم خصوصا
في الحديث كتبا معتبرة اعتنى بها علماء الزمان وجعلوها

دستوراً لعملهم وتصانيفه من الكبار والصغار بلغت مائة مجلد ولد فى المحرم سنة ۹۵۸ ثمان وخمسين وتسعمائة وتوفى سنة ۱۰۵۲ اثنين وخمسين والف انتهى مختصرا كذا فى سبحة المرجان

تاليفات العلامة محمد مرتضى الزبيدى رحمه الله تعالى

ارويها عن عبد الستار الصديقى المذكور عن الملا السويدى عن المؤلف رحمه الله تعالى تنبيه هو محمد بن محمد بن محمد بن عبد الرزاق الشهير بمرتضى الحسينى الزبيدى الحنفى ولد سنة ۱۱۴۵ كما اخبر عن نفسه ونشاء ببلاده وارتحل فى طلب العلم وحج مرارا ثم ورد الى مصر فى تاسع صفر سنة ۱۱۶۷ واجازه العلماء مثل الشيخ احمد الملوى والجوهرى والحفنى وغيرهم وشهدوا بعلمه وفضله وجودة حفظه واشتهر ذكره عند الخاص والعام وصنف عدة رحلات فى تنقلاته فى البلاد القبلية والبحرية وكناه سيدنا السيد ابو الانوار بن وفا بابى الفيض وشرع فى شرح القاموس حتى اتمه فى عدة سنين فى نحو اربعة عشر مجلدا وسماه بتاج العروس وله من المؤلفات عقود الجواهر المنيفة وشرح الاحياء والتحفة

القدوسیہ والعقد الثمین فی طرق الالباس والتلقین وحکمۃ الاشراق وشرح الصدر فی شرح اسماء اهل البدر والتفتیش فی معنی لفظ درویش ورسائل کثیرۃ جدا۔ ولم یزل رحمہ اللہ یخدم العلم ولما بلغ ما لا مزید علیہ من الشهرۃ وعظم القدر والجاہ عند الخاص والعام وکثرت علیہ الوفود من سائر الاقطار واقبلت علیہ الدنیا بجذافیرها من کل ناحیۃ لزم دارہ۔ واحتجب عن اصحابہ واعتکف حتی آذنت شمسہ بالزوال وغربت من بعد ما طلعت من مشرق الاقبال وتوفی شهیدا بالطاعون فی شعبان سنہ ۱۲۰۵ھ ودفن بالمشهد المعروف بالسیدۃ رقیۃ رضی اللہ تعالی عنها وعنا انتهی مختصرا۔ هذا مکتوب علی ظهر کتاب عقود الجواهر المنیفۃ ناقلا من کتاب نور الابصار للعلامۃ الشیخ سید الشبلنجی۔

۴۹ **مؤلفات ملک العلماء مولانا عبد العلی اللکنوی المعروف**

بحر العلوم رحمہ اللہ تعالی۔ ادویها[۱] عن الشیخ محمد خوش دل اللہ عن شاہ محمد گیسو دراز القادری عن[۲] محمد شهاب الدین

عن المؤلف تنبيه بحر العلوم هو الامام الهمام قدوة المحققين الكرام زبدة المدققين العظام ناهج مناهج الصلاح والسداد هادی مسالك الهدى والرشاد غواص بحار المعارف والمعانی والفهوم مخزن شرائف التصوف ومعدن لطائفه لتعرف ملك العلماء بحر العلوم ابو العياش عبد العلی محمد بن نظام الدین محمد اللكنوی علیه رحمة الله القوی من القبیلة الانصاریة قرا الكتب الدرسیة علی والده وفرغ من العلوم الظاهریة وله سبع عشرة سنة وفی مدة قلیلة من الزمان فاق فی الكمالات الظاهریة والباطنیة علی الاقران وله مؤلفات كثیرة فی المعقولات منها شرح السلم والحاشیة علی حاشیة میرزاهد الجلالی وحاشیة علی شرح هدایة الحكمة وغیرها وفی اصول الفقه شرح مسلم الثبوت وتكملة شرح تحریر الاصول لابن الهمام وشرح منار الانوار وغیرها والاركان الاربعة فی الفقه وشرح المثنوی لمولانا الرومی وهذا كتاب مبسوط فی التصوف دال علی تبحر علمه وقد تشرف رحمه الله تعالی فی المنام بلقاء سیدنا ابی بكر الصدیق رضی الله تعالی عنه وارشاده الی تعلیم طریقته واخذ عنه البیعة توفی فی رجب سنة ١٢٢٥

خمس وعشرين ومائتين والف انتهى معربا من شرح المثنوى

٢٠ ## مؤلفات العلامة الطحطاوى محشى الدر المختار

رحمه الله تعالى - ارويها عن مولانا الفاضل محمد گل عن السيد محمد المكى الكتبى عن شيخه ووالده السيد محمد الكتبى الخطيب الامام المدرس بالمسجد الحرام عن والده مفتى الاحناف بالبلد الحرام السيد محمد بن حسين الكتبى عن السيد احمد الطحطاوى رحمه الله تعالى -

٢١ ## مؤلفات العلامة مولانا الشاه ولى الله المحدث

الدهلوى رحمه الله تعالى الحجة الله البالغة وفيوض الحرمين والقول الجميل وغيرها - ارويها عن الشيخ عبد الحق النقشبندى المكى عن مولانا قطب الدين ومولانا عبد الغنى كلاهما عن مولانا محمد اسحق وارويها عاليا عن الشيخ يعقوب على الدهلوى عن مولانا اسحق المذكور عن مولانا عبد العزيز الدهلوى عن والده ولى الله رحمة الله عليه تنبيه الشيخ ولى الله هو قطب الدين احمد الحنفى الدهلوى حافظ عصره

ومسندہ وقتہ الشیخ الاجل الفاضل الاکمل محدث الہند العمری رحمہ اللہ
تعالی ابن عبد الرحیم بن وجیہ الدین الشہید تنتہی نسبہ الی عمر
الفاروق رضی اللہ تعالی عنہ ۔ ولد رحمہ اللہ تعالی کما ذکر فی
بعض رسائلہ یوم الاربعاء رابع شوال من ۱۱۱۴ھ اربع عشرۃ بعد
الف ومائۃ وختم حفظ القرآن وسنہ سبع سنین واشتغل
بتحصیل العلوم حضرۃ والدہ وکان من تلامذۃ السید الزاھد الہروی
ولاجلہ صنف السید الزاھد واشیہ المشہورۃ علی
شرح المواقف وفرغ من جمیع الفنون الرسمیۃ حین کان عمرہ
خمس عشرۃ سنۃ وتوفی والدہ حین کان عمرہ سبع عشرۃ سنۃ
فجلس مجلسہ فی التدریس والافادۃ وراح الی الحرمین الشریفین
۱۱۴۳ھ ثلاث واربعین واخذ عن جمع من المشائخ منہم الشیخ
ابو طاھر المدنی وعاد ۱۱۴۵ھ خمس واربعین وکانت وفاتہ
۱۱۷۶ھ ست وسبعین بعد مائۃ والف وقیل اربع وسبعین
ولہ تصانیف کثیرۃ کلہا تدل علی انہ کان من اجلۃ النبلاء و
کبار العلماء موفقا من الحق سبحانہ بالرشد والانصاف متجنبا

عن التعصب والاعتساف ماهرا فی العلوم الدینیة متبحرا
فی المباحث الحدیثیة۔ منہا ازالۃ الخفاء عن خلافۃ
الخلفاء کتاب عدیم النظیر فی بابہ وحجۃ اللہ البالغۃ وقرۃ
العینین فی تفضیل الشیخین والفوز الکبیر فی اصول التفسیر
وغیرہا اھ مقدمۃ التعلیق الممجد علی المؤطاء للامام
محمد رحمہ اللہ تعالٰی قلت ومن تصانیفہ المسوّی والمصفّی
کلاہما فی شرح المؤطاء للامام مالک والتفہیمات الالٰہیۃ
کتاب ضخیم عظیم القدر عدیم النظیر فی بابہ ومنہا الطاف
القدس والانصاف فی التقلید والانتباہ والدر الثمین
وحسن العقیدۃ وسرور المحزون والارشاد الی مہمات
الاسناد وغیرہا۔

۳۲ فقہ الامام الہمام الشافعی رضی اللہ تعالٰی عنہ
ارویہ عن العلامۃ الحبشی الشافعی عن والدہ علی السید
عبدالرحمٰن بن سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاہدل عن والدہ عن السید احمد
ابن مقبول الاہدل عن احمد النخلی عبداللہ البصری کلاہما عن البابلی والقشاشی

فالاول عن سالم بن محمد السنهوری عن النجم محمد بن احمد
ابن علی الغیطی والثانی عن الشمس الرملی فهو والغیطی کلاهما
یرویان عن زکریا الانصاری ح واروی[1] عن الشیخ حسب الله
الشافعی عن[2] مصطفی المبلط عن[3] الشنوانی قال اخذت الفقه
روایة ودرایة مع البحث والتدقیق عن ائمة کرام ونبلاء
اعلام منهم الشیخ محمد الفارسی ومنهم الشیخ عطیة الاجهوری
کلاهما عن احمد العشماوی المصری عن علی الشبراملسی عن الشیخ
نور الدین الزیادی والشیخ سالم الشبشیری والشیخ سلیمان البابلی
وقد اخذ الاول عن الشهاب الرملی واخذ الاثنان بعده عن
الشمس الخطیب الشربینی وهما اخذا من جمع من اجلهم زکریا الانصاری
وهو اخذ عن المحقق الجلال المحلی وعن الحافظ ابن حجر وعن
الجلال البلقینی وهؤلاء الثلاثة اخذوا عن[11] الشیخ عبد الرحیم
العراقی عن[12] الشیخ علاء الدین العطار عن[13] الامام الشیخ محی الدین
النووی وهو عن ائمة منهم[14] الکمال سلار الاردبیلی عن[15] الشیخ محمد
ابن محمد صاحب الشامل الصغیر عن[16] عبد الرحمن القزوینی صاحب

الحاوی عن[۱۷] ابی القاسم عبد الکریم الرافعی شیخ المذهب عن[۱۸] ابی الفضل
محمد بن یحیی عن[۱۹] حجۃ الاسلام الغزالی عن[۲۰] الامام ابی المعالی
عبد الملک بن عبد اللّٰہ بن یوسف امام الحرمین عن[۲۱] والدہ الشیخ
ابی محمد الجوینی عن[۲۲] ابی بکر القفال المروزی عن[۲۳] الامام ابی زید
المروزی عن[۲۴] الامام ابی اسحق الشیرازی عن[۲۵] الامام ابی العباس
ابن سریج عن[۲۶] الامام ابی سعید الانماطی عن[۲۷] الامام ابی ابراھیم
اسماعیل بن یحیی المزنی عن الامام المجتہد محمد بن ادریس
الشافعی رضی اللّٰہ عنہ وھو تفقہ علی جم غفیر منھم سفیان بن عیینۃ
ومسلم بن خالد الزنجی والامام مالک رضی اللّٰہ عنھم وھؤلاء
تفقھوا علی نافع مولی عبد اللّٰہ بن عمر بن الخطاب وھو تفقہ
علی عبد اللّٰہ مولاہ رضی اللّٰہ عنہ

۳۳ احیاء علوم الدین لحجۃ الاسلام ابی حامد محمد بن محمد
الغزالی وسائر تصانیفہ رحمہ اللّٰہ تعالی ۔ ارویھا عن[۱]
الشیخ الحبشی عن[۲] والدہ عن[۳] محمد صالح الریس المکی عن[۴] ابن
عبد البر الونائی عن[۵] شھاب الدین احمد جمعۃ البجیرمی عن[۶] المعمر

احمد بن رمضان بن عزام الشافعی الازہری عن البابلی عن سلیمان
ابن عبد الدائم عن النجم محمد بن احمد عن الامین محمد بن احمد
ابن عیسی بن البخاری عن الشیخ جلال الدین بن الملقن عن
ابی اسحق ابراہیم بن احمد التنوخی عن سلیمان بن حمزہ عن عمر بن
مکرم الدینوری عن عبد الخالق بن احمد بن عبد القادر بن یوسف
عن الامام حجۃ الاسلام الغزالی رحمہ اللہ تعالی ح وارویہا عالیا عن
الکمال عن والدہ عن عبد الرحمن الکزبری ح وارویہا عالیا منہ
عن الشیخ عبد اللہ القدومی عن عبد الرحمن الزبری عن والدہ
عن عبد الغنی النابلسی عن عبد الباقی عن محمد المیدانی عن
الشہاب الطیبی عن الکمال بن حمزۃ عن القاضی ابی حفص
الحنبلی عن سلیمان بن المحب عن محمد بن العماد عن ابی سعد
السمعانی عن محمد بن ثابت عن مؤلفہا حجۃ الاسلام علیہ
رحمۃ الملک العلام تنبیہ الغزالی ہو محمد بن محمد الغزالی
الشافعی المتوفی بطوس سنۃ خمس وخمسمائۃ وہذا الکتاب
اجل کتب المواعظ واعظمہا حتی قیل فیہ انہ لو ذہبت کتب الاسلام

ولقی الاحیاء لاغنی عما ذهب انتهی مختصرا کذا فی الکشف ۔ وهو مجدد
المائة الخامسة قاله ابن عساکر وجزم به النووی وغیرهما هم
کذا فی الروض الباسم وتصانیفه کثیرة حتی نقل المناوی فی الطبقات
الاولیاء عن النووی انه قال فی بستانه احصیت کتب الغزالی
التی صنفها ووزعت علی عمره فخص کل یوم اربع کراریس انتهی کذا
فی ثبت العجلونی وثبت ابن عابدین تمت ۔ ومن تصانیفه
المنقذ من الضلال والمقصد الاقصی ومنهاج العابدین الدرة
الفاخرة فی کشف علوم الآخرة وبدایة الهدایة ومکاشفة القلوب
وکتاب الحکمة فی مخلوقات الله عز وجل والمقصد الاسنی شرح
اسماء الله الحسنی وفیصل التفرقة بین الاسلام والزندقة
وقواعد العقائد القسطاس المستقیم واسرار الحج وغیرها ۔

تصانیف امام الحرمین ابی المعالی عبد الملک بن ابی محمد عبد الله النیسابوری رحمة الله علیه

ارویها عن العلامة الحبشی والعلامة عمر شطا کلاهما عن السید
عیدروس بن عمر العلوی عن عمه السید محمد الحبشی عن الشریف

ابی الحسن علی الوفائی عن ابی الفیض محمد مرتضی الزبیدی عن السید احمد بن عمر بن عقیل عن مسند الحجاز عبد الله بن سالم البصری عن ابراہیم الکورانی عن احمد القشاشی عن محمد بن احمد الرملی عن زکریا الانصاری عن المسند محمد بن مقبل الحلبی عن الصلاح ابن ابی عمر عن الفخر بن البخاری عن ابی سعید عبد الله بن عمر الصفار عن زاهر بن طاهر السحامی عن امام الحرمین رحمہ الله تعالے

تنبیہ ہو ابو المعالی عبد الملک بن ابی محمد عبد الله بن یوسف ضیاء الدین النیسابوری الشافعی امام الحرمین رئیس الشافعیۃ بنیسابور مولدہا فی المحرم سنہ ۴١٩ و تفقہ علی والدہ و توفی ولہ عشرون سنۃ فقعد مکانہ للتدریس و ذہب بمکۃ وجاور اربع سنین ثم رجع الی نیسابور و بقی قریبا من ثلثین سنۃ مسلم لہ المحراب والمنبر والتدریس والوعظ و تفقہ بہ جماعۃ من الائمۃ و من تصانیفہ النہایۃ والرسالۃ النظامیۃ و مغیث الخلق فی اتباع الحق والبرہان فی اصول الفقہ والارشاد فی الکلام و غیر ذالک و توفی سنہ ۴٧٨ ثمان و سبعین واربعمائۃ ام التعلیقات السنیہ۔

مؤلفات شيخ الاسلام يحيى بن شرف النواوي[1] رحمه الله تعالى

- اَرويها عن الشيخ الحبشي عن السيد احمد بن عبد الله بن عيدروس البار عن الشيخ عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن الكزبري عن ابيه عن والده ح ويروي الحبشي عن والده عن عمر العطار عن محمد الكزبري عن والده عن محمد ابن عقيلة عن العجيمي عن النجم الغزي عن والده البدر عن السيوطي عن شيخ الاسلام علم الدين البلقيني عن ابي اسحاق التنوخي عن علاء الدين بن العطار عن مؤلفها النواوي رحمه الله عليه

تنبيه قال الامام الذهبي (ص ٢٥٩ ج ٤) - النواوي الامام الحافظ الاوحد القدوة شيخ الاسلام علم الاولياء محي الدين ابو زكريا يحيى ابن شرف بن مري الخزامي الحوارني الشافعي صاحب التصانيف النافعة مولده في المحرم سنه ٦٣١ احدى وثلاثين وستمائة وقدم دمشق سنة تسع واربعين فسكن في الرواحية يتناول خبز المدرسة فحفظ التنبيه في اربعة اشهر ونصف وقرأ ربع المهذب

---

[1] نوی اسم بلد كما هو ظاهر من طبقات الحفاظ للذهبي ١٢ عبد الهادي غفر الله له

حفظا فی باقی السنة علی شیخه الکمال بن احمد ثم حج مع ابیه واقام بالمدینة
شهرا ونصفا ومرض اکثر الطریق فذکر شیخنا ابو الحسن بن العطار ان
الشیخ محی الدین ذکر له انه کان یقرأ کل یوم اثنی عشر درسا علی
مشائخه شرحا وتصحیحا درسین فی الوسیط ودرسا فی المهذب
ودرسا فی الجمع بین الصحیحین ودرسا فی صحیح مسلم ودرسا فی اللمع
لابن جنی ودرسا فی اصطلاح المنطق ودرسا فی التصریف ودرسا
فی اصول الفقه ودرسا فی اسماء الرجال ودرسا فی اصول الدین[له]
سمع من الرضی بن البرهان وشیخ الشیوخ عبد العزیز بن محمد الانصاری
وزین الدین ابن عبد الدائم وطبقتهم ولازم الاشتغال والتصنیف
ونشر العلم والعبادة والاوراد والصیام والذکر والصبر علی
المعیشة الخشنة فی المأکل والملبس کلیة لا مزید علیها ملبسه
خام وعمامة سجانیة صغیرة قال ابن العطار ذکر لی شیخنا رحمه الله
تعالی انه کان لا یضیع له وقتا لا فی لیل ولا فی نهار حتی فی الطرق
کان حافظا للحدیث وفنونه ورجاله وصحیحه وعلیله راسا
فی معرفة المذهب وکان یأکل فی الیوم واللیلة اکلة وشربة

له ولم یذکر ثمانی عشر درسا لعله سهو من الذهبی او سقط من الناسخ والله تعالی اعلم ۱۲
عبد الهادی غفر له

شرتہ واحدۃ عند السحر۔ ومن تصانیفہ شرح صحیح مسلم ورياض
الصالحین والاذکار والاربعین والارشاد فی علوم الحدیث
والتقریب مختصرہ وکتاب المبہمات وتحریر الالفاظ للتنبیہ والعمدۃ
فی تصحیح التنبیہ والتبیان فی آداب حملۃ القرآن وغیر ذلک
وکان لا یقبل من احد شیئا الا فی النادر ممن لا یشتغل علیہ
اهدى لہ فقیر ابریقا فقبلہ **وکان** یواجہ الملوک والظلمۃ
بالانکار ویکتب الیہم ویخوفہم باللہ تعالی۔ وکتب مرۃ من
عبد اللہ یحیی النواوی سلام اللہ ورحمتہ وبرکاتہ علی المولی
المحسن ملک الامراء بدر الدین ادام اللہ لہ الخیرات و
تولاہ بالحسنات وبلغہ من خیرات الدنیا والآخرۃ کل آمالہ
وبارک لہ فی جمیع احوالہ آمین وینہی الی العلوم الشریفۃ ان
اهل الشام فی ضیق وضعف حال بسبب قلۃ الامطار وذکر
فصلا طویلا وفی طی ذلک ورقۃ الی الملک الظاہر فرد
ردا عنیفا مؤلما فتنکدت خواطر الجماعۃ۔ وانتقل الی
رحمۃ اللہ فی الرابع والعشرین من رجب سنۃ ست وسبعین وستمائۃ

وقبره ظاهر يزار انتهى مختصرا ملتقطا۔

مؤلفات شيخ الاسلام ابى الفضل الحافظ احمد بن حجر العسقلانى رحمه الله تعالى

٣٦

- ارويها عن الشيخ احمد جمال الشيخ شرف الدين عن الشيخ حسب الله كلهم عن القاوقجى عن عابد السندى عن الفلانى ح وارويها عاليا عن عبد الجليل عن السيد اسماعيل البرزنجى عن الفلانى عن محمد بن سنة الفلانى عن مولاى الشريف محمد بن عبد الله عن محمد بن اركماش عن الحافظ احمد بن حجر رحمه الله تعالى تنبيه قال فى التعليقات السنية ما نصه العسقلانى هو امام الحفاظ ابو الفضل احمد بن على بن محمد بن محمد العسقلانى المصرى الشافعى ولد سنة ثلث وسبعين وسبعمائة وتعلم الشعر فبلغ الغاية ثم طلب الحديث فسمع الكثير ورحل و تخرج بالحافظ العراقى وبرع وانتهت اليه الرحلة والرياسة فى الحديث فى الدنيا باسرها كذا ذكره السيوطى فى حسن المحاضره ومن تصانيفه الدرر الكامنة فى اعيان المائة الثامنة والمجمع المؤسس ذكر فيه شيوخه ومن عاصره وتهذيب التهذيب ولسان الميزان

كلاهما فى اسماء الرجال والاصابة فى احوال الصحابة ونخبة الفكر
فى اصول الحديث وشرحه وتلخيص الحبير فى تخريج احاديث
شرح الوجيز الكبير وتخريج احاديث الاذكار وغير ذلك اه
ملخصا وقال الشيخ عبد القادر العيدروس فى الزهر الباسم
من روض السيد حاتم ورأيت عنه فى بعض اجازاته ان
مؤلفاته تزيد على المائة والخمسين اكثرها فى عشرين مجلدا
كبارا وهو فتح البارى فى شرح صحيح البخارى وهو اجلها مطلقا
ومن مطولاتها ايضا اتحاف المهرة باطراف العشرة فى نحو عشرة
اسفار كبار جمع فيه اطراف عشرة كتب غير الستة التى جمعها
الحافظ المزى ومن المتوسطات الاصابة بتسمية الصحابة فى
اربعة اسفار كبار وقال فيه ايضا وكان مولده فى حد ود سبع
وسبعين وسبعمائة واجتمع له من الشيوخ الذين يشار اليهم
ويعول فى حل المشكلات عليهم مالم يجتمع لاحد فى عصره كالتنوخى
والعراقى والهيثمى والبلقينى وابن الملقن والابناسى والمجد
الشيرازى والغمارى والعز بن جماعة بحيث ان على كل واحد

من المذكورين كان فائقا في سائر العلوم واذن له جل هؤلاء المشائخ بل كلهم وكانت وفاته في اواخر ذي الحجة الحرام سنة ۸۵۲ اثنين وخمسين وثمانمائة ودفن بالقرافة انتهى۔

مصنفات مجد الدين محمد الفيروزآبادي رحمه الله تعالى

ارويها عن [۱] العلامة الحبشي عن [۲] والده عن [۳] منصور بن يوسف البديري عن [۴] السيد مشيخ بن علوي باعبود باعلوي عن [۵] السيد عبد الرحمن بلفقيه عن [۶] العجيمي عن [۷] البابلي ح ويروي [۲] والده شيخنا عن [۸] عمر العطار عن [۹] الوفائي عن [۱۰] شهاب الدين احمد جمعة البجيرمي عن [۱۱] احمد بن رمضان بن عزام الشامي الازهري عن [۱۲] البابلي عن [۱۳] الشهاب احمد بن محمد الغنيمي عن [۱۴] احمد بن قاسم ناصر الدين الطبلاوي عن [۱۵] السيوطي عن [۱۶] الفخر محمد بن محمد بن فهد عن الامام مجد الدين الفيروزآبادي رحمة الله عليه تنبيه هو مجد الدين ابو طاهر محمد بن يعقوب بن محمد الشافعي الشيرازي الفيروزآبادي له تصانيف[له] كثيرة تنيف على اربعين مصنفا

له وله تفسير القرآن وشرح البخاري وشرح المشارق ۱۲ التعليقات السنيه ۱۲ محمد عبد الهادي غفرله

ومن اجل مصنفاته اللامع العلم العجاب بين المحكم والعباب كان تمام فی ستین مجلدا ثم لخصها فی مجلدین وسماه ذلك الملخص بالقاموس المحیط ولد سنه ۷۲۹ تسع وعشرین وسبعمائة بکازرون وتوفی قاضیا بزبید من بلاد الیمن لیلة العشرین من شوال سنة ۸۱۶ ست اوسبع عشر وثمانمائة انتهی کذا فی الزهر الباسم

۳۸ مولفات محمد بن الجزری الشافعی رحمه الله تعالی

وسائر تصانیفه وبالسند الی عمر العطار عن صالح الفلانی عن سلیمان الدرعی ومحمد ابن سنة عن الشریف محمد بن عبدالله عن السراج عمر بن الجائی وبدر الدین الکرخی ومحمد بن عبدالرحمن العلقمی کلهم عن الحافظ السیوطی عن ابی القاسم عمر بن فهد عن استاذ القراء والمحدثین محمد الجزری رحمه الله تعالی تنبیه الجزری هو الامام العلامة الحافظ المقری المحدث شمس الدین ابو الخیر محمد بن محمد بن محمد الجزری[1] الشافعی الدمشقی صاحب الحصن الحصین وحاشیته المسماة بمفتاح الحصن ومختصر الحصن

[1] الجزری منسوب الی جزیرة ابن عمر قریب موصل ۱۲ بستان المحدثین ۱۲ عبدالهادی

المسمى بعدة الحصن الحصين وكتاب النشر فى القرأت العشر و
طبقات القراء وغير ذلك من التصانيف النافعة ولد فى رمضان
سنة احدى وخمسين وسبعمائة بدمشق وحفظ القران وصلى
به سنة ٦٥ وسمع الحديث وافرد القرأت على بعض الشيوخ
وجمع السبعة سنة ٦٨ وحج فى هذه السنة ثم رحل
الى الديار المصرية سنة ٦٩ وجمع العشر اثنتى عشرة ثم القرأت
الثلثة عشر ثم رحل الى دمشق وسمع الحديث من الدمياطى
والفقه عن الاسنوى ثم رحل الى الديار المصرية وقرأ بها الاصول
والمعانى والبيان ورحل الى اسكندريه فسمع من اصحاب
ابن عبد السلام واجازله اسمعيل بن كثير سنة ٧٧٤ والبلقينى سنة ٧٧٥
ثم جلس للاقراء وتوجه الى شيراز سنة ٨٢٧ وتوفى هناك يوم الجمعة
لخمس خلون من الربيع الاول سنة ٨٣٣ ثلث وثلثين وثمانمائة
وكانت جنازته مشهودة اهـ كذا فى التعليقات السنية صفحه ١٦٩

٣٩
مؤلفات السعد التفتازانى رحمة الله عليه بالسند
عن على بن يحيى الزيادى عن السيد يوسف بن عبد الله الارميونى

عن السيوطي عن ابي القاسم احمد بن محمد العقيلي عن حسام الدين الحسين
ابن علي بن محمد الابيوردي عن المؤلف رحمه الله تعالى تنبيه
التفتازاني هو عمر بن مسعود سعد الدين التفتازاني له تأليف
الدالة على مزيد فطنته وذكائه ومزيد فهمه وارتفاعه منها
الشرحان الكبير والصغير على تلخيص المفتاح ومنها التلويح وله حواشي
على الكشاف ولم تتم وله شرح العقائد في اصول الدين وشرح
التصريف للزنجاني هو اول تاليفه الفه لابنه والتهذيب
وله شرح الشمسية وشرح خطبة الهداية اراد ان يبدئ
في شرحها ولم يكمله وله مختصر شرح تلخيص الجامع للشيخ مسعود
وتوفي يوم الاثنين الثاني والعشرين من المحرم سنة ۷۹۲ اثنتين
وتسعين وسبعمائة بسمرقند ونقل الى سرخس يوم الاربعاء
التاسع من الجمادى الاولى انتهى ملخصا من الفوائد البهية صـ ۱۴۳

مؤلفات شيخ الاسلام زكريا الانصاري رحمه الله

الكريم الباري وبالسند الى الشيخ علي الشبراملسي عن احمد بن
خليل السبكي عن النجم الغيطي عن زكريا الانصاري تنبيه هو

القاضی زین الدین ابو یحیی زکریا بن محمد الانصاری المتوفی سنۃ ۹۲۶ ست وعشرین وتسعمائۃ و من تآلیفہ فتح الرحمن بکشف ما یلتبس فی القرآن فی التفسیر اھ کذا فی کشف الظنون - قلت اخذ الشیخ زکریا عن الحافظ ابن حجر وعن ابن الفرات و محمد بن مقبل وغیرھم وعنہ العارف عبد الوھاب الشعرانی و ابو الحسن البکری والشیخ احمد الرملی وغیرھم کما مر سابقا

مؤلفات العارف باللہ عبد الوھاب الشعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۱

وبالسند الی محمد الکزبری عن الشھاب احمد المنینی عن ابی المواھب عن والدہ عبد الباقی عن المعمر احمد البقاعی عن العارف الشعرانی تنبیہ ھو العلامۃ العارف باللہ القطب الربانی والھیکل الصمدانی ابو المواھب عبد الوھاب بن احمد بن علی الشعرانی الشافعی الانصاری طاب ثراہ لہ تآلیف جلیلۃ مفیدۃ منھا لواقح الانوار فی طبقات السادۃ الاخیار و المیزان الشعرانیۃ المدخلۃ لجمیع اقوال الائمۃ المجتھدین و مقلدیھم فی الشریعۃ المحمدیۃ وکتاب الیواقیت والجواھر وغیر ذلک - نفعنا اللہ بہ رحمہ اللہ تعالیٰ

حتی وصل الی الغایۃ فی مذھب السادۃ الشافعیۃ۔ توفی سنہ ٩٧٣ ثلث وسبعین وتسعمائۃ۔

مؤلفات شیخ الاسلام احمد بن حجر الھیتمی الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ

وبالسند الی محمد الکزبری عن علی الکزبری عن الملا الیاس الکورانی عن ابراھیم الکورانی عن النور علی ابن مطیر الیمنی عن المؤلف تنبیہ الھیتمی ھو احمد بن محمد بن محمد بن علی بن حجر المکی الشافعی الازھری الصوفی الجنیدی الاشعری رحمہ اللہ تعالی سنہ ٩٠٩ تسع وتسعمائۃ وبرع فی علوم کثیرۃ من التفسیر والحدیث والکلام واصول الفقہ وفروعہ والفرائض والحساب والنحو والصرف والتصوف والمنطق وغیر ذلک۔ وقدم الی مکۃ فی اواخر سنہ ٩٣٣ فجاور ثم عاد الی مصر ثم حج بعیالہ سنہ ٩٣٧ ثم حج سنہ ٩٤٠ وجاور من ذلک الوقت بمکۃ واقام بھا یفتی ویدرس الی ان توفی فیھا ووفاتہ کانت سنہ ٩٩٥ وذکر بعضھم سنہ ٩٧٥ ومن مؤلفاتہ شرح منھاج النووی والصواعق المحرقۃ وکف الرعاع عن محرمات اللھو والسماع والزواجر عن

اقتراف الكبائر ومناقب ابي حنيفة وشرح عين العلم وغير ذلك ويقال في نسبته الهيتمي نسبة بمحلة ابي الهيتم من اقاليم مصر الغربية اه كذا في التعليقات ـ

مؤلفات الشهاب احمد بن محمد القسطلاني رحمه الله تعالى

اروبها عن السيد الحبشي عن السيد احمد بن عبد الله بن عيدروس البار عن عبد الرحمن الكزبري عن احمد العطار ح وارويها اجازة عن السيد محمد علي بن ظاهر الوتري ومشايخه عن الشيخ حسب الله وعن عبد الجليل ثلاثتهم عن احمد منة الله عن احمد العطار عن العلامة العجلوني عن ابي المواهب بن عبد الباقي وعبد الغني النابلسي كلاهما عن النجم عن والده البدر عن احمد القسطلاني تنبيه القسطلاني هو العلامة احمد شهاب الدين ابو العباس بن محمد بن ابي بكر بن عبد الملك بن احمد بن محمد بن محمد بن الحسين بن علي القسطلاني القاهري الشافعي ولد رحمه الله تعالى في اثنين وعشرين وعند بعضهم في الثاني عشر من ذي القعدة سنة احدى وخمسين وثمانمائة بمصر واشتغل

اولا بعلم القرأة وحفظ السبع وعدة من الكتب منها الشاطبية ثم اشتغل بفنون اخر فقرأ صحيح البخاري على احمد بن عبد القادر في خمسة مجالس واخذ عن جماعة منهم البرهان العجلوني والجلال الكبير والشيخ خالد الازهري والحافظ السخاوي وشيخ الاسلام زكريا والف الارشاد الساري ثم اختصره في اخر سماه الاسعاد في مختصر الارشاد ولم يكمل وشرح صحيح مسلم الى اثناء الحج وشرح الشاطبية والبردة وصنف مسالك الحنفا في الصلوة على المصطفى وصنف كتاب المواهب اللدنيه بالمنح المحمديه ولطائف الاشارات في القراآت الاربع عشرة وله غير ذلك وكان يصحب الشيخ ابراهيم المتبولي وجلس للوعظ بالجامع العتيق وتوفي يوم الخميس مستهل المحرم وقال بعضهم ليلة الجمعة سابع محرم سنة ٩٢٣ ثلث وعشرين وتسعمائة بمنزله بالعينيه وتعذر الخروج به الى الصحراء ذلك اليوم لانه اليوم الذي دخل فيه السلطان سليم مصر ودفن على الامام العيني شارح البخاري بمدرسته المذكورة بقرب الجامع الازهر انتهى معربا كذا في بستان المحدثين وغيره

فقه الامام الهمام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ارویہ

عن الشیخ محمد بن عبداللہ المنصوری المالکی مفتی المالکیۃ بمکۃ المکرمۃ عن احمد الدمیاطی عن عبدالغنی الدمیاطی عن محمد الامیر الکبیر ح وأرویہ عن محدث عصرہ وفرید دھرہ حافظ الحدیث والقرآن مولانا الشیخ شعیب بن عبدالرحمٰن المغربی المالکی المدرس الامام بالمسجد الحرام عن سلیم البشری عن احمد منۃ اللہ عن الامیر الکبیر ح وأرویہ عالیا عن الشیخین الجلیلین الشیخ عبدالجلیل والشیخ حسب اللہ عن منۃ اللہ عن الامیر الکبیر عن علی الصعیدی العدوی عن عبداللہ البنانی والسید محمد السلمونی عن الخرشی وعبدالباقی الزرقانی کلاھما عن علی الاجھوری وابراھیم اللقانی کل منھما عن محمد البنوفری عن عبدالرحمٰن الاجھوری عن شمس الدین اللقانی عن علی السنھوری عن طاھر بن علی بن محمد النویری عن حسین بن علی وھو عن ابی العباس احمد بن عمر بن ھلال الربعی وھو عن القاضی فخر الدین ابن المخلطۃ وھو عن ابی حفص عمر بن فراح الکندی وھو عن ابی محمد عبدالکریم

ابن عطاء الله السکندری وھو عن[18] ابی بکر محمد بن الولید بن خلف الطرطوسی وھو عن[19] ابی الولید سلیمان بن خلف الباجی وھو عن[20] الامام مکی القیسی الاندلسی وھو عن[21] الامام ابی محمد عبد اللہ بن ابی زید القیروانی صاحب الرسالۃ وھو عن[22] الامام ابی بکر محمد ابن اللباد الافریقی وھو عن[23] الامین سحنون وعبد الملک الاندلسی وھما عن[24] الامام عبد الرحمن بن القاسم والامام اشھب بن عبد العزیز العامری القیسی وھما عن الامام مالک بن انس رضی اللہ عنہ وھو تفقہ علی نافع مولی عبد اللہ بن عمر بن الخطاب وھو تفقہ علی عبد اللہ مولاہ رضی اللہ تعالی عنہ۔

التوضیح[25] ومختصر[26] خلیل کلاھما للشیخ خلیل المالکی فی الفقہ

۲۵ ۲۶

وبالسند الی علی الصعیدی عن[3] محمد عقیلۃ المکی عن[4] العجیمی عن[5] البابلی عن[6] سالم بن محمد عن[7] محمد بن عبد الرحمن العلقمی عن[8] الحافظ السیوطی عن[9] عبد الرحمن بن عبد الوارث البکری المالکی عن[10] شمس الدین محمد بن محمد الغماری عن مؤلفھما الامام ضیاء الدین خلیل بن اسحاق المالکی تنبیہ قال صاحب الکشف وھو خلیل بن اسحق

الجندی المالکی المتوفی سنة ٧٦٧ سبع وستین وسبعمائة ١٢ھ

٢٧ المدونة جمع سحنون بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ وبالسند الی السیوطی قال انبأنی بہا ابو الیمن محمد بن محمد الزفتاوی والقاضی نجم الدین عبد الرحمن بن عبد الوارث البکری المالکی عن الحافظ ابی الفضل عبد الرحیم بن حسین العراقی عن ابی علی عبد الرحیم بن عبد اللہ الانصاری انا ابو القاسم بن سراقة العامری عن ابی القاسم احمد ابن یزید بن بقی القرطبی عن ابی عبد اللہ محمد بن عبد الحق الخزرجی القرطبی عن عبد اللہ محمد بن فرج مولی ابن الطلاع انا ابو عمرو احمد بن محمد بن عیسی عن عبد الرحمن بن احمد التجیبی عن اسحٰق بن ابراہیم التجیبی عن ابی عمرو احمد بن خالد بن زید عن محمد بن وضاح عن سحنون رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

٢٨ فقہ الامام الہمام ناصر الاسلام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُرویہ عن العلامة الحبشی عن الشریف ابن ناصر عن عابد السندی ح واُرویہ عن العلامة النبیل الشیخ عبد الجلیل عن عابد السندی اجازة عن یوسف المزجاجی عن عبد القادر بن خلیل

کدک زادہ عن محمد بن احمد الحنبلی عن عبد القادر التغلبی عن
عبد الرحمن البہوتی الحنبلی عن تقی الدین بن احمد البخاری عن
الفتوحی الحنبلی عن والدہ القاضی شہاب الدین احمد بن عبد العزیز
ابن البخاری الفتوحی الحنبلی القاہری عن القاضی شہاب الدین ابی
حامد احمد بن نور الدین ابی الحسن علی بن احمد البشبیشی القاہری البشیشی
الحنبلی عن القاضی عز الدین ابی البرکات احمد بن القاضی برہان
الدین ابراہیم بن القاضی ناصر الدین نصر اللہ الکنانی الحنبلی
عن الجمال عبد اللہ بن القاضی علاء الدین بن علی الکنانی الحنبلی
عن علاء الدین ابی الحسن علی بن احمد بن محمد الفرضی الدمشقی
الحنبلی عن الفخر ابی الحسن علی بن احمد المعروف بابن البخاری
عن ابی علی حنبل بن عبد اللہ بن الفرج الرصافی الحنبلی عن
ابی علی الحسن بن علی التمیمی الواعظ الحنبلی عن ابی بکر احمد بن جعفر
القطیعی الحنبلی عن عبد اللہ بن الامام احمد بن حنبل عن ابیہ
الامام احمد بن حنبل عن سفیان عن عمرو بن دینار عن ابن
عمر رضی اللہ تعالی عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

٤٩ـ المقنع في الفقه الحنبلي ارويه عن الشيخ حسب الله عن
عبد الحميد الداغستاني عن ابراهيم الباجوري عن محمد الفضالي
عن عبد الله الشرقاوي عن عطية الاجهوري عن محمد العشماوي
عن عبد الله البصري عن البابلي عن محمد الحجازي الواعظ عن
العارف عبد الوهاب الشعراني عن شيخ الحديث جلال الدين
السيوطي عن محمد بن مقبل عن الصلاح بن ابي عمر عن الفخر علي
ابن احمد البخاري عن مؤلفه ابن قدامة الحنبلي تنبيه ابن قدامة
هو الحافظ موفق الدين ابو محمد عبد الله بن احمد بن محمد بن قدامة
المقدسي الحنبلي رحمه الله تعالى توفي سنة ٦٢١ احدى وعشرين
وستمائة۔

٥٠ـ الاقناع وسائر تصانيف ابي الحسن علي بن عبيد الله بن
نصر البغدادي رحمه الله تعالى ۔ وبالسند الى الفخر بن
البخاري عن ابي الفرج بن الجوزي عن المؤلف۔

٥١ـ تصانيف الشمس محمد بن ابي بكر القيم رحمه الله تعالى
ارويها عن الحبيب الحبشي باسانيده الى القشاشي عن الشيخ

الرملي عن الزين زكريا عن النجم عمر بن فهد المكي عن الشيخ زين الدين سليمان بن داؤد بن عبد الله الموصلي ثم الدمشقي عن الحافظ عبد الرحمن بن احمد بن رجب البغدادي ثم الدمشقي عن الشمس محمد بن ابي بكر بن القيم تنبيه هو الشيخ شمس الدين محمد بن ابي بكر بن قيم الجوزية الحنبلي الدمشقي المتوفى سنة احدى وخمس وسبعمائة اھ كشف الظنون

تصانيف العلامة ابن تيمية الحراني رحمه الله تعالى

٥٢

بالسند المذكور الى ابن القيم عنه ح وبالسند الى زكريا الانصاري عن العز عبد السلام عن ابي الطاهر عن زينب بنت الكمال عن مؤلفها تنبيه قال الامام الذهبي في التذكرة ابن تيمية الشيخ الامام العلامة الحافظ الناقد المفسر المجتهد البارع شيخ الاسلام علم الزهاد نادرة العصر تقي الدين ابو العباس احمد بن المفتي شهاب الدين عبد الحليم بن الامام المجتهد شيخ الاسلام مجد الدين عبد السلام بن عبد الله بن ابي القاسم

له ومن تصانيفه منتقى الاحكام ١٢ عبد الهادي غفر الله له۔

الحرانی احد الاعلام ولد فی ربیع الاول سنة احدی وستین
وستمائة وقدم مع اهله سنة سبع فسمع من ابن عبد الدائم
وابن ابی الیسر والکمال وخلق کثیر وعنی بالحدیث ونسخ
الاجزاء ودار علی الشیوخ وخرج وانتقی وبرع فی الرجال وعلل الحدیث
وفقهه وفی علوم الاسلام وعلم الکلام وغیر ذلک وکان من
بحور العلم والاذکیاء المعدودین والزهاد الافراد والشجعان
الکبار والکرماء الاجواد اثنی علیه الموافق والمخالف وسارت
بتصانیفه الرکبان لعلها ثلاثمائة مجلد۔ حدث بدمشق و
مصر والثغر قد امتحن واوذی مرات وحبس بقلعة مصر والقاهرة
والاسکندریة وبقلعة دمشق مرتین۔ وبها توفی فی العشرین
من ذی القعدة سنہ ۷۲۸ ثمان وعشرین وسبعمائة فی قاعة معتقلا
ودفن الی جنب اخیه الامام شرف الدین عبد اللہ بمقابر الصوفیة
رحمهما اللہ تعالی ام مختصرا ومعنا تیمیة فقال حج ابی او جدی
انا اشک ایهما قال وکانت امرأته حاملا فلما کان بتیماء رأی
جویریة حسنة الوجه قد خرجت من خباء فلما رجع الی حران وجد

امرأته قد وضعت جارية فلما رفعوها اليه قال يا تيمية يا تيمية
يعنی انها تشبه التی رآها بتيماء فسمی بها ۱۲ (ابن خلكان)

٥٣ مؤلفات الامام الشوكانی رحمه الله تعالیٰ ارويها عن
السيد رحمة الله الرانديری عن الشريف محمد بن ناصر عنه

ولنختم هذه الحصة الثانية علی ذكر بعض كتب الصوفية
الكرام وكتب الاوراد فنقول

٥٤ ٥٥ غنية الطالبين و فتوح الغيب لامام اهل الطريقة
قطب الاقطاب وفرد الانجاب مطلع الانوار الجلية
مظهر الاسرار الخفية الغوث الاعظم الولی الافخم مؤيد
الائمة ابی محمد محی الدين السيد عبد القادر الجيلانی[1]
الحسنی الحسينی رضی الله تعالیٰ عنه وسائر تصانيفه
ارويها عن الشيخ عبد الحق والشيخ عبد الجليل والشيخ حسب الله
ثلاثتهم عن محدث دار الهجرة الشيخ عبد الغنی النقشبندی عن

[1] الجيلانی منسوب الی جيل بكسر الجيم وسكون الياء ولام آخر الحروف وهی بلاد متفرقة وراء طبرستان وبها اكثر ولم تبلغ فيها جيلان فی كيلان علی دجلة مما يلی طريق واسط انتهی كذا فی الفتح المبين ص ۲ ۱۲ عبد الهادی غفر الله له۔

ابی زاہد اسماعیل بن ادریس الرومی المدنی عن الشیخ محمد بن
عبد الرحمن الکزبری عن الشیخ عبد الغنی النابلسی عن الشیخ عبد الباقی
الحنبلی عن المیدانی عن الشہاب الطیبی عن الکمال بن حمزۃ الحسینی
قال انبانا ابو العباس بن عبد الہادی انبانا الصلاح بن ابی عمر
انبانا موفق الدین ابن قدامۃ عن قطب الاولیاء ابی محمد السید عبد القادر
الجیلانی قدس سرہ العزیز [1] تنبیہ هو مؤید الائمۃ سید الطوائف
ابو محمد محی الدین عبد القادر الجیلانی الحسنی الحسینی الصدیقی
ابن ابی صالح موسی جنگی دوست [2] بن الامام عبد اللہ ابن الامام
یحیی الزاہد بن الامام محمد بن الامام داؤد بن الامام
موسی بن الامام عبد اللہ بن الامام موسی الجون [2] بن الامام
عبد اللہ المحض [3] بن الامام الحسن المثنی بن الامام امیر المؤمنین
سیدنا الحسن السبط ابن الامام الہمام اسد اللہ الغالب الذی
ارتقی اعلی مراتب امیر المؤمنین امام الاشجعین سیدنا علی بن
ابی طالب کرم اللہ وجہہ رضی عنہ وعنہم اجمعین ولد رضی اللہ عنہ

[1] فتوح الغیب ۱۲ [2] لقب بہ لانہ ادم اللون ۱۲ عقد الیواقیت الجوہریۃ صفحہ ۳۲۳ ج ۲ [3] المحض ای الخالص فی الشرف ۱۲ عقد الیواقیت صفحہ ۳۲۳ ج ۲ [4] من عقد الیواقیت الجوہریۃ ۱۲

سنۃ اوسنۃ وتوفی سنۃ ۵۶۱ احدی وستین وخمسمائۃ وفی بہجۃ الاسرار صفحہ ۲۲ کان الشیخ عبد القادر رحمہ اللہ تعالی یمشی فی الہواء علی رؤس الاشہاد فی مجلسہ ویقول ما تطلع الشمس حتی تسلم علی وتجیئ السنۃ الی وتسلم علی وتخبرنی بما یجری فیہا ویجیئ الشہر ویسلم علی ویخبرنی بما یجری فیہ ویجیئ الاسبوع ویسلم علی ویخبرنی بما یجری فیہ ویجیئ الیوم ویسلم علی ویخبرنی بما یجری فیہ وعزۃ ربی ان السعداء والاشقیاء لیعرضون علی عینی فی اللوح المحفوظ انا غائص فی بحار علم اللہ ومشاہدتہ انا حجۃ علیکم جمیعکم انا نائب رسول اللہ ووارثہ فی الارض انتہی وفی تاریخ الامام الیافعی واما کراماتہ فخارجۃ عن الحصر مختصرا

عوارف المعارف للشیخ الکامل شہاب الدین السہروردی قدس سرہ

۵۶

وبالسند الی الشیخ عبد الباقی الحنبلی عن المعمر المسند ابی عبد الرحمن محمد الحجازی عن المعمر محمد بن ارکماش الحنفی عن الحافظ ابن حجر عن ابی الحسن بن ابی المجد الدمشقی

عن التقی سلیمان حمزة المقدسی عن شیخ شیوخ العالم شهاب الدین ابی حفص عمر ابن محمد السهروردی قدس سره تنبیه کتب الامام الیافعی فی القابه استاذ زمانه فرید اوانه مطلع الانوار منبع الاسرار دلیل الطریقة وترجمان الحقیقة استاذ الشیوخ الاکابر الجامع بین علم الباطن والظاهر قدوة العارفین وعمدة السالکین العالم الربانی شهاب الدین ابو حفص عمر بن محمد البکری السهروردی قدس الله تعالی سره کان من اولاد ابی بکر الصدیق رضی الله تعالی عنه ونسبته فی التصوف الی عمه ابی النجیب السهروردی وصحب الشیخ عبد القادر الجیلانی وکثیرا من المشائخ وقالوا کان ملازما مع بعض الابدال بجزیرة عبادان ولقی الخضر علیه السلام وله تصانیف کالعوارف ورشف النصائح واعلام التقی وغیرها وکان ولادته فی رجب سنة ۵۳۹ تسع وثلثین وخمسمائة ووفاته سنة ۶۳۲ اثنتین وثلثین وستمائة اهـ ملتقطا

کتاب الفتوحات المکیة للشیخ الاکبر محی الدین ابن عربی

۵۷

قدس سره ـ ارویها بالسند المتقدم فی تفسیره الی الشیخ

الاكبر رحمه الله تعالى تنبيه قال فى نفح الطيب ولد رضى الله عنه
يوم الاثنين او ليلة سابع عشر من رمضان سنة ٥٦٠ ستين وخمسمائة
فى مرسية وهى فى شرق الاندلس وهو قدوة القائلين بوحدة الوجود
وطعن فيه كثير من الفقهاء وعلماء الظاهر وعظمه شرذمة من الفقهاء
وجماعة من الصوفية وفخموه تفخيما عظيما ومدحوا كلامه مدحا
كريما ووصفوه بعلو المقامات واخبروا عنه بما يطول ذكره من
الكرامات هكذا ذكره الامام اليافعى رحمه الله تعالى وله اشعار
لطيفة غريبة واخبار نادرة عجيبة وله مصنفات كثيرة جمع احد
من كبراء شيوخ بغداد فى مناقبه كتابا وقال فيه ان تصانيف الشيخ
ازيد من خمسمائة وتوفى رحمه الله تعالى ليلة الجمعة الثامنة والعشرين
من شهر الربيع الآخر سنة ٦٣٨ ثمان وثلثين وستمائة بدمشق ودفن
بظاهرها فى سفح جبل قاسيون والآن ذلك الموضع مشهور
بالصالحية اه ملخصا

قوة القلوب للعارف ابى طالب محمد بن على المكى

رحمه الله تعالى ـ ارويه عن الشيخ الحبشى والسيد عمر شطا

بيان التاسع عشر

کلاهما عن السید عیدروس بن عمر عن السید عبد اللہ بن
حسین بن طاهر عن السید الامام علوی بن الحبیب السقاف بن
محمد السقاف عن الحبیب عمر بن سقاف عن الحبیب عیدروس
ابن عبد الرحمن بلفقیہ عن الجامع السید ابی علوی محمد بن ابی
بکر الشلی عن الامام ابی عبد اللہ محمد بن علاء الدین البابلی
عن احمد بن عیسیٰ بن جمیل الکلبی عن علی بن ابی بکر القرافی
عن الجلال السیوطی عن الشہاب احمد الحجازی عن ابی اسحٰق
التنوخی عن ابی العباس احمد الحجار عن عبد العزیز بن
دلف عن ابی الفتح محمد بن یحیی البردانی عن ابی علی
محمد بن محمد عبد العزیز المہدوی عن عمر بن ابی طالب محمد
ابن علی المکی عن والدہ المؤلف تنبیہ ابو طالب ھو محمد
ابن علی بن عطیۃ المکی رحمہ اللہ تعالیٰ قال فی الانتباہ
فی وصف الکتاب المذکور انہ قالوا لم یصنف فی الاسلام
مثلہ فی دقائق الطریقۃ قلت ھذا الکتاب ھو اصل التصوف
وکل ما صنف فی السلوک فھو مخرج علی قوت القلوب مثل الاحیاء

وغنیة الطالبین العوارف انتہی ملخصاً توفی لست خلون من جمادی الآخرة سنہ ۵۶۱ ست وثمانین وثلثمائة ببغداد ودفن بمقبرة المالکیة وقبرہ بالجانب الشرقی اھ کذا فی تاریخ ابن خلکان صفحہ ۴۹۲ ج ۱

۵۹ الرسالة القشیریة للعلامة ابی القاسم عبد الکریم القشیری رحمہ اللہ تعالیٰ

وبالسند الی الشیخ البابلی عن محمد حجازی الواعظ عن النجم الغیطی عن زکریا الانصاری عن العز بن الفرات عن ابی عمر عبد العزیز بن جماعة عن ابی الفضل ابن عساکر عن المؤید الطوسی عن ابی الفتوح عبد الوہاب بن شاہ الشاذیاخی عن مؤلفہا القطب القشیری رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ القشیری اسمہ عبد الکریم بن ہوازن لہ لطائف کثیرة فی کل من الفنون وتصانیف لطیفة۔ اخذ الطریقة عن ابی علی الدقاق وتلمذ علیہ وولد فی الربیع الاول سنہ ۳۷۶ ست وسبعین وثلثمائة وتوفی صبیحة یوم الاحد لسادس عشر من الربیع الآخر سنہ ۴۶۵ خمس وستین واربعمائة ودفن بنیسابور، وقال صاحب کشف المحجوب سالت الامام القشیری عن ابتداء حالہ قال کان لی حاجة بحجر لسد ثقب فی البیت

فكل حجر كنت اخذه كان ينقلب جوهرة فكنت اطرحها انتهى مختصرا

٦٠ الحكم لابن عطاء الله وسائر تصانيفه رحمه الله تعالى

وبالسند الى البابلي عن الشيخ عبد الرؤف وسالم بن محمد السنهوري

عن النجم محمد بن احمد الغيطي عن زكريا عن العز عبد الرحيم بن

الفرات عن التاج عبد الوهاب بن علي السبكي عن والده التقي

علي بن الكافي السبكي عن مؤلفها تنبيه هو تاج الدين ابو الفضل

احمد بن محمد بن عبد الكريم بن عطاء الله الاسكندراني

الشاذلي المالكي المتوفى بالقاهرة سنه تسع وسبعمائة قال

في كشف الظنون في ذكر الحكم. وهي حكم منشورة على لسان

اهل الطريقة ولما صنفها عرضها على شيخه ابي العباس المرسي

فتأملها وقال له لقد اتيت يا بني في هذه الكراسة بمقاصد

الاحياء وزيادة ولذلك تعشقها ارباب الذوق لما رق

لهم من معانيها وراق وبسطوا القول فيها وشرحوا كثيرا انتهى مختصرا

٦١ واجازني خاصة في القول الجميل وما فيه من الاعمال

والاذكار والادعية العلامة الفهامة شمس العلماء

الفحول سیدی ومولائی الحاج غلام رسول ابن العلامة الشیخ غلام مصطفی وھو یرویہ عن نادر عصرہ وعلامۃ دھرہ الفقیہ النبیہ الشیخ عبد الرحمٰن ح واجازنی ایضا علامۃ وقتہ وفرید عصرہ شمس العلماء مولانا الشاہ رکن الدین السید محمد القادری الحسنی الحسینی الویلوری المتوفی سنہ ١٣٢٥ھ ٢٠ رمضان ١٢ کلاھما عن قطب الاوتاد الجامع بین شرفی العلم والنسب مولانا السید عبد اللطیف القادری عن مولانا یعقوب الدھلوی عن مولانا عبد العزیز الدھلوی عن والدہ ح وحصل الاجازۃ ایضا لشیخی غلام رسول عن قطب الوقت صاحب المقامات العلیۃ والکرامات الجلیۃ الشیخ امداد اللہ المھاجر المکی عن مولانا اسحاق عن مولانا عبد العزیز عن والدہ المؤلف وقد تقدم ذکرہ۔

کتاب دلائل الخیرات للامام ابی عبد اللہ السید محمد ابن السید سلیمان الجزولی الحسنی رحمہ اللہ تعالیٰ

اَرویہ قراءۃ عن مخدومی ومولائی محمد عمر الخراسانی عن السید محمود عن السید حمید النظری عن السید معین الدین

الحلبی عن شیخہ ابی البرکات محمد بن احمد بن احمد المنتاح واروبہ ایضاً قرأۃ عن شیخ الدلائل الشیخ عبدالحق المکی وعن شیخ الدلائل المدنی السید محمد سعید المغربی وعن شیخ الدلائل بالمسجد النبوی السید محمد امین رضوان ثلاثتہم عن العارف باللہ الشیخ علی بن یوسف ملک باشلی المدنی عن السید محمد بن السید احمد المدغری الشریف الحسنی عن ابی البرکات المذکور عن احمد بن الحاج عن عبد القادر الفاسی عن احمد المقری عن احمد بن ابی العباس الصمعی عن ابی سعلالی عن عبد العزیز التباع عن مؤلفہ ولنا فیہ طریق اخر کما نرویہ المسلسل بالآباء عن العلامۃ عمر الخراسانی عن ابی الخیر محمد علی الحریری عن ابیہ محمد رضوان عن ابیہ قطب الدین عن ابیہ مجد الدین عن ابیہ ابی الفیض حامد الدین عن ابیہ ابی العلاء مہیمن الدین عن ابیہ نجم الدین الکبری عن ابیہ غیاث الدین عن ابیہ محمد عن مؤلفہ رحمہم اللہ تعالیٰ۔

واما الطریقۃ العالیۃ فیہ وھو اعلیٰ سند یوجد فی الدنیا الآن کما اخبرنا بذلک ارباب ھذا الشان فعن شیخنا عبد الجلیل

برادہ عن مولانا عبد الغنی عن اسماعیل افندی عن محمد
افندی عن مرتضی الزبیدی عن محی الدین نور الحق الحسینی
عن السید سعد اللہ بن محمد الهندی عن المعمر الشیخ عبد الشکور
الحسنی عن مؤلفہ الامام الجزولی تقبیہ الامام الجزولی هو
العالم العامل الولی الکامل المحقق الفاضل العارف الواصل
فرید عصرہ وحید دھرہ ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان بن عبد الرحمن
ابن ابی بکر بن سلیمان بن یعلی بن یخلف بن موسی بن علی بن یوسف
ابن عیسی بن عبد اللہ بن جندر بن عبد الرحمن بن محمد بن احمد
ابن حسان بن اسماعیل بن جعفر بن عبد اللہ بن حسن بن الحسین
بن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجهہ المتوفی سنہ ۸۷۰ وفی کشف
الظنون سنہ ۸۵۴ واللہ تعالی اعلم وفیہ ایضا ان هذا الکتاب
آیۃ من آیات اللہ فی الصلوۃ علی النبی علیہ الصلوۃ والسلام یواظب
بقرأتہ فی المشارق والمغارب لاسیما فی بلاد الروم انتهی مختصرا
وفی وجہ تالیف هذا الکتاب قصۃ طویلۃ مذکورۃ فی الشرح
قالہ المسکین محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

ادل الخیرات لمولانا العلامۃ اسماعیل الایدنجکلی رحمہ

اللہ تعالےٰ۔ اَرویہ مناولۃ عن العلامۃ محمد زاھد المدرس

بمدرسۃ باب السلام الامام بالمسجد النبوی عن ابیہ الشیخ عمر زاھد

عن جدہ مؤلفہ تنبیہ ھو جامع الشریعۃ والطریقۃ مولانا الحافظ

اسماعیل بن ادریس افندی ولد بآیدنجکل وتوفی بالمدینۃ المنورۃ

رحمہ اللہ تعالےٰ۔

۶۴ الحزب الاعظم لمولانا علی القاری رحمہ اللہ الباری

اَرویہ عن الشیخ عبدالحق عن مولانا عبدالغنی الی المؤلف وتقدم

ذکرہ مرارا

۶۵ حزب البحر للعارف باللہ الغوث الجامع الشہید

الاکبر الحسیب ذی النسبتین الطاھرتین الجسدیۃ

والروحیۃ المحمدی العلوی الفاطمی الحسنی ابی الحسن

نور الدین علی الشاذلی رضی اللہ تعالی عنہ بالسند

المذکور الی ابی الطاھر الکورانی عن احمد النخلی عن محمد بن العلاء

عن سالم السنھوری عن النجم الغیطی عن زکریا الانصاری عن

الغز عبد الرحیم عن التاج السبکی عن والدہ علی بن عبد الکافی
السبکی عن احمد بن عطاء اللہ عن ابی العباس احمد بن عمر المرسی
عن ابی الحسن الشاذلی ح و ارویہ سماعا و قرأة عن مولائی و
شیخی محمد عمر عن محمد عبد الرحیم القرشی عن عبد الحی المدنی عن فصیح
اللہ عن القاضی عبد الصمد عن سلامة اللہ عن رضی الدین
ابی الخیر عن القاضی سناء اللہ الفانی فتی ح و ارویہ ایضا
عالیا عن الشیخ عبد الحق عن الشیخ محمد قطب الدین والشیخ
عبد الغنی کلاهما عن محمد اسحق عن عبد العزیز الدهلوی کلاهما
عن ولی اللہ المحدث الدهلوی عن ابی الطاهر عن الشیخ عیسی المغربی
عن الشیخ الناصری عن شمس الدین الطبری عن ابی احمد المقری
عن ابی محمد المقری عن ابی الطیب المکی عن محمد المرزوق
الحلبی عن ابی عبد اللہ البخاری عن ابی العزائم الاشفقی
عن مولانا ابی الحسن الشاذلی قدس سرہ تنبیہ قال فی

لہ و بعضهم یکتبونه بالثاء المثلثة ۱۲

كشف الظنون حزب البحر للشيخ نور الدين ابي الحسن علي بن عبد الله ابن عبد الحميد المغربي الشاذلي اليمني المتوفى سنة ٦٥٦ست وخمسين (بن عبد الجبار)
وستمائة وهو دعاء مشهور سمي به لانه وضعه في البحر للسلامة فيه حين سافر في بحر القلزم فتوقف عليهم الريح ويسمى ايضا بالحزب الصغير اوله يا الله يا علي يا عظيم يا حليم الخ قال العلماء بالله تعالى ان فيه الاسم الاعظم وجاء عن الشيخ ابي الحسن الشاذلي انه قال لو ذكر حزبي في بغداد لما اخذت وهو العدة الكافية التي فيها تفريج الكروب وما ترى في مكان الا اسلم من الآفات وهو دعاء النصر الغلبة على الخصوم وخواصه كثيرة انتهى مختصرا وقال في نور الابصار في مناقبه كان الشاذلي ضريرا وهو الشريف الحسيب ابو الحسن علي الشاذلي بن عبد الله بن عبد الجبار ابن تميم بن هرمز بن حاتم بن قصي بن يوسف بن يوشع بن ورد بن بطال بن احمد بن محمد بن عيسى بن محمد بن الحسن بن علي بن ابي طالب اه توفي الشاذلي بصحراء عيذاب قاصدا للحج ودفن هناك في شهر القعدة سنة ٦٥٦ وكان مبدؤه ومنشؤه

بالمغرب الاقصى اه كذا فى عقد اليواقيت الجوهرية لشيخ شيخنا
السيد عيدروس رحمه الله تعالى

حزب النصر له بالسند المذكور الى مؤلفه المشهور رحمه الله تعالى

حزب الامام النووى رحمه الله القوى وبالسند الى
محمد الحفناوى قال اجازنى به الشيخ محمد بن اليمنى العلوى
عن محمد بن سعد الدين عن محمد بن الترجمان عن عبد الوهاب
الشعرانى عن البرهان بن ابى شريف المقدسى عن البدر
القبانى عن محمد بن الخباز عن مؤلفه تنبيه النووى وربما
يقال النواوى بزيادة الالف بين الواوين هو الامام محيى الدين
ابو زكريا يحيى بن شرف بن مرى بن حسن بن حسين بن حزام النواوى
الشافعى ولد سنة ٦٣١ وقدم به والده بدمشق سنة ٦٤٩ وسكن
المدرسة ولازم كمال الدين المغربى وحج مع ابيه سنة ٦٥١
وبرع فى العلوم وصار محققا فى فنونه مدققا فى علمه حافظا
للحديث عارفا بانواعه وكان لا يضيع وقتا الا فى وظيفة
من الاشغال وكان لا يأكل الا قدرا بعد العشاء ولم يتزوج

قط وتوفی بعد ما زار القدس فی رجب سنة ٦٧٦ ست وسبعین و
ستمائة وکان ولادته سنة ٦٣١ کذا فی التعلیقات ص ١٢ وقال فی ثبت
ابن عابدین ما نصه قال الشهاب النحلی فی ثبته عن شیخه علی بن
الجمال وهو ذکر عن مشائخه رحمهم الله تعالی ان قارئ هذا الحزب
یحفظ من شر الانس والجن ومن اهل السموات واهل الارض
ومن سطوات الاولیاء اهل القلوب المتصرفین فی الباطن
بالسلب ومن مکائد الفسدة فی الظاهر بجمیع ما یفعلونه من سحر
وشعبذة ومکروه وغیر ذالک اھ

حزب المسمی بالدور الاعلی المنسوب الی شیخ العارفین محی الدین محمد بن عربی رحمه الله تعالی

٦٨

وبالسند الی
عبد الوهاب الشعراوی عن زین الدین ذکریا بن محمد القاهری عن العارف
ابی الفتح محمد بن زین الدین المراغی العثمانی عن شرف
الدین اسماعیل بن ابراهیم بن عبد الصمد الهاشمی العقیلی الجبرتی
الزبیدی عن المسند المعمر ابی الحسن علی بن عمر الوانی الصوفی
عن استاذ اهل التحقیق ابی عبد الله محی الدین بن عربی وقد تقدم

ذکرہ مرادا رحمہ اللہ تعالیٰ

القصیدۃ[69] الغوثیۃ للقطب الربانی الجیلانی رضی اللہ عنہ

٦٩

اَرویہا قرأۃ مسلسلۃ بالسادات فی غالبہا عن[1] الشیخ عمر الخراسانی عن[2] السید الشاہ قدرۃ اللہ عن[3] السید نور الحسن عن[4] السید النور الاعظم عن[5] السید نور الاتقیاء عن[6] السید الشاہ خلیل اللہ عن[7] السید الشاہ اسد اللہ عن[8] السید المخدوم الساوی القادری عن[9] الشیخ بہاء الدین باجن عن[10] السید الشاہ رحمۃ اللہ عن[11] السید فتح محمد المحدث البرہان فوری عن[12] السید الشاہ سعد اللہ عن[13] السید وجیہ الدین البخاری عن[14] القاضی شمس الدین الیمنی عن[15] السید الشاہ مطلوب الحسنی القادری عن[16] السید الشاہ نعمۃ اللہ عن[17] السید عبد اللہ الشطاری عن[18] السید عبد الرزاق تاج الدین عن القطب الربانی رضی اللہ عنہ

قصیدۃ[70] البردۃ[1] للامام شرف الدین البوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ

٧٠

اَرویہا قرأۃ علی شیخی غلام رسول واجازۃ عن[1] مولانا عبد الحق النقشبندی عن[2] ابی البرکات رکن الدین محمد المدعو بتراب علی

[1] الموسومۃ بالکواکب الدریہ فی مدح خیر البریہ الشہیرۃ بالبردۃ ۱۲ طیمیہ ۱۲

عن العلامة مخدوم عن ولی الله المحدث عن ابی الطاهر عن
احمد النخلی عن البابلی عن السنهوری عن الغیطی عن زکریا عن ابی
اسحق الصالحی عن الصلاح محمد بن محمد بن الحسن الشاذلی عن علی بن عامر بن جابر
الهاشمی عن ناظمها البوصیری رحمہ الله تعالی تنبیه هو شیخ
الاسلام قدوة الامام ابو عبد الله محمد بن سعید بن حماد الدولاصی
ثم البوصیری المتوفی سنة ۶۹۴ اربع وتسعین وستمائة والقصیدة
مائة بیت واثنان وستون بیتا منها عشرة فی المطلع وستة
عشر فی النفس وهواها وثلثون فی مدائح الرسول علیه الصلوة
والسلام وتسعة عشر فی مولده وعشرة فی من دعا به وعشرة فی مدح
القران وثلاثة فی ذکر معراجه واثنان وعشرون فی جهاده و
اربعة عشر فی الاستغفار وبقیتها فی المناجات. وهذه
القصیدة الزهراء والمدیحة الغراء برکاتها کثیرة ولا یزال الناس
یتبرکون بها فی اقطار الارض وروی عن بعض الکبراء انه اصابه
مرض فطلب القصیدة فجاء صاحبها وقرأها فشفاه الله سبحانه
وتعالی من ساعته فاعطاه بردا فسمیت بالبردة تیمنا کذا فی

يقول العبد المسكين - ولا يخفى عليكم يا اخواننا ان
هذه نبذة من ما تلقيناه من مشائخنا الكرام - والعلماء العظام
أئمة الهدى ومصابيح الظلام - ولنا فيه طرق كثيرة بحول
الله المتعال - ولكن لما كان التطويل موجبا للملال - وكان
المقصود فی هذه الورقات التبرک بالانتظام فی سلوک
اهل الفضل والكمال - فاقتصرنا على هذا القدر فانه كاف
لنيل الامال - ومن اراد الزيادة فعليه بالكتب المطولات
المؤلفة فی هذا الفن الشريف - كثبت[1] الشيخ الكورانی المسمی
بالامم لايقاظ الهمم - وكثبت الشيخ عابد السندی المسمی

[1] الثبت بفتح المثلثة والموحدة اسم بمعنى الحجة والبرهان ومنه سمي الكتاب المخصوص
واما العدل الضابطه المتثبت فيقال فيه كذالك ويقال بسكون الموحدة ايضا ففی المصباح
ثبت الامر يثبت ثبوتا دام واستقر فهو ثابت ويتعدی ثبت الامر صح ويتعدی بالهمزة والتضعيف
فيقال اثبته وثبته والاسم الثبات واثبت الكاتب الاسم لثبته عنده واثبت
فلانا لازمه فلا يكاد يفارقه ورجل ثبت ساكن الباء متثبت فی اموره وثبت
الجنان ای ثابت القلب وثبت فی الحرب فهو ثبت مثل قرب فهو قريب والاسم
ثبت بفتحتين ومنه قيل للحجة ثبت ورجل ثبت ايضا بفتحتين اذا كان عدلا ضابطا
والجمع اثبات مثل سبب واسباب انتهى مجموعة الاقوال فی اسماء الرجال للجامع المسكين
غفر الله له نا قلا عن العجلونی رح

بحر الشارد - الراوي لكل صادر ووارد - وكثبت العلامة الشيخ اسمعيل العجلوني وكثبت العلامة ابن عابدين الشامي وكثبت العلامة ابن حجر المكي المسمى بكتاب المسانيد وكثبت الامام السنوسي المسمى بالبدور الشارقة في اثبات ساداتنا المغاربة والمشارقة وكثبت العلامة البديري المسمى بالجواهر الغوالي في ذكر الاسانيد العوالي وكثبت الامير الكبير وكثبت العلامة الشيخ صالح الفلاني المسمى بقطف الثمر في رفع اسانيد المصنفات في الفنون والاثر وكثبت العلامة الكزبري وكثبت العلامة السيد عيدروس المسمى بعقد اليواقيت الجوهرية وكثبت العلامة العجيمي المسمى بكفاية المتطلع وكثبت العلامة يوسف النبهاني وكثبت مولانا عبد الغني المدني وكثبت العلامة الشنواني وكثبت الامام الجزري وكثبت العلامة ابي سالم العياشي وغير ذلك وهي كثيرة - وسأذكر بعضها في خاتمة هذا الكتاب

الحصة الثالثة من كتاب هادی المسترشدین الی اتصال المسندین وتسمی بهادی الطالبین الی مسلسلات النبی الامین فان فیها تذکر الاحادیث المسلسلات۔ المتصلة الی سید الکائنات علیہ افضل الصلوات وازکی التسلیمات

مخفی نہ رہے کہ اس کتاب مستطاب کے تین حصوں میں سے دو حصے گزر چکے۔ حصہ اول میں
میں نے اپنے ۶۵ اشیاخ کرام کا ذکر اور ۳۰۰ کے اتصالات کے طرق بیان کئے ہیں
حصہ دوم میں قرآن مجید اور کتب معتبرہ مشہورہ تفسیر و حدیث و فقہ مذاہب اربعہ و
تصوف و اوراد کا اتصال مجھ سے مصنفین تک پہنچایا گیا ہے۔ اور اب یہاں سے
حصہ سوم کا آغاز ہے جس میں ۶۰ احادیث و آثار مسلسلات مع اسمائے رواۃ جنمیں سے اکثر بالاتصال
مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک اور بعض آپکے صحابہ تک پہنچتے ہیں ذکر کئے جاتے ہیں
اور بغرض افادہ عام انکا اردو ترجمہ بھی کیا جاتا ہے اور اس حصہ کا نام ہادی الطالبین الی
مسلسلات النبی الامین اور لقب اسکا مسلسلات المسکین ہے ۱۲

ولنذكر الآن ما وقع لنا من المسلسلات من الاحاديث الجليلات - وهي كثيرة - وقد اعتنى بجمعها ائمة شهيرة - ولا يمكن استقصائها في هذا الكتاب ولكن نتبرك بذكر بعضها بتيسير الملك الوهاب - قال العلامة المحدث الشيخ ولي الله الدهلوي في الارشاد ما نصه كل شيئ تعلق به علمك من جهة اخبار غيرك عنه لابد بينك بينه طريق اما مخبر واحد او اكثر من واحد ولابد لكل واحد من وجه في تحمل الخبر عن صاحبه من سماع وعرض وكتابة ونحو ذلك فمتى بينت الطريق ووجه التحمل فقد اسندت ومتى تركت البيان فقد اغفلت اه فعلى هذا تكون المسلسلات على اقسام منها المسلسل بتاريخ الرواية كالاولية ومنها بزمن منها كالعيد - ومنها ما هو مسلسل بصفة الراوي الحالية كالفقه - والحفظ - والنحو والتعبير - والتصوف - والثقة - او كونه مصريا - او مدنيا - او كون اسمه محمدا - او علمية نسبته مثل كونه حنفيا - او شافعيا - وغير ذلك كما سيظهر عليك من سياق المسلسلات - فهذه قاعدة جامعة لكل جزئي من جزئيات المسلسلات وفي ظفر الاماني ما نصه والمسلسل من فضيلته اشتماله على مزيد الضبط من الرواة اه فاردت ان اذكر بعض ما ظفرت به من المسلسلات بانواعها على طريقة اهل الحديث رافعا الاسانيدها راجيا ان يكون نافعا لمن نظر فيه وذخيرة لي يوم يفر المرء من اخيه

ولله در سيدنا الامام الشافعي رحمه الله تعالى حيث قال[٥]

كل العلوم سوى القرآن مشغلة	الا الحديث والا الفقه في الدين
العلم ما كان فيه قال حدثنا	وما سواه فوسواس الشياطين

وقال قائل رحمه الله تعالى

طوبى لمن له الله اهله	وصرف عمره فيه وشغله

وقال قائل رحمه الله تعالى

عليكم بالحديث فليس شيئ	يعادله على كل الجهات
نصحت لكم فان الدين نصح	ولا اخفى لصالح والجهات
وجدنا في الرواية كل فقه	واحكام ومن كل اللغات
لذكر المسندات جعلت خلقي	وحفظ العلم خير العائدات
ائمته النجوم وهل رشيد	تكلم في النجوم الزاهرات

وقد اخترت وجمعت في هذه الورقات سبعين حديثاً

[٥] يہاں سے احادیث مسلسلہ کا ترجمہ کیا جاتا ہے تاکہ اردو داں حضرات بھی اس کتاب سے منتفع ہو سکیں۔ واضح ہو کہ اس کتاب میں ستر احادیث مسلسل جمع کئے گئے ہیں جنہیں سے اکثر مجھ مسکین سے لیکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع و متصل مروی ہیں اور ستر کی عدد اسلئے اختیار کیگئی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب میقات الٰہی کیلئے کوہ طور پر تشریف لیگئے تو اپنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو منتخب فرما کر لیگئے تھے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔ پس مجھ عاصی کو بھی (امت مرحومہ کی نفع رسانی کیلئے ستر احادیث مبارکہ کے انتخاب کرنے سے) امید ہے کہ انکی برکت سے قیامت میں میری بخشش ہوگی ۱۲ عبد الہادی عفا اللہ عنہ

من المسلسلات - اكثرها مرفوعا متصلا الى سيد الكائنات - تأسيا بسيدنا موسى الكليم - على نبينا وعليه التحية والتسليم - بانه اختار سبعين رجلا من قومه - لما ذهب لميقات ربه - كما نطق به القرآن كتاب ربنا - واختار موسى قومه سبعين رجلا لميقاتنا - متوسلا بها متشفعا فيها الى جنابه الكريم - راجيا برحمته وغفرانه الفخيم - جعلها الله ذخيرة لي يوم الدين - يوم يقوم الناس لرب العالمين

فها انا اشرع في المقصود - بعون الله الملك المعبود - واستفتح بحديث الرحمة المسلسل بالاولية لوجوه ذكرها العلامة العجلوني رحمه الله تعالى في ثبته عن مسالك الابرار الى احاديث النبي المختار للشيخ ابراهيم الكوراني رحمة الله عليه احدها ان الله تعالى

خاطب نبيه صلى الله عليه وسلم بقوله وما ارسلناك الا رحمة للعالمين ولنوره اول مخلوق ومنه خلق بقية الكائنات فكان اول سلسلة الكائنات فناسب ان يكون حديث الرحمة العام المتعلق بمن في الارض اول الاحاديث المسلسلة ثانيها ما دل عليه الحديث

القدسی من سبق الرحمة بقوله تعالیٰ سبقت رحمتی غضبی فناسب
ان یسبق حدیثها ایضا **ثالثها** تقدم کتابة الحق لسبق الرحمة بعد
التوحید **فعن** ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه کما رواه الدیلمی

اول شیئ خطه الله فی الکتاب الاول اننی انا الله لا اله الا

انا سبقت رحمتی غضبی فمن شهد ان لا اله الا الله وان محمدا
رسول الله فله الجنة فناسب ان یکون حدیث الرحمة متصفا
باولیة کتابة الخلق له کما کانت الرحمة متصفة باولیة کتابة الحق
لها انتهی **یقول العبد المسکین** وبالسند الی ابن عابدین
عن الشیخ احمد بن عبید العطار عن الکزبری عن المولی الیاس
الکردی الکورانی ان الاحادیث المسلسلة بالاولیة ثلاثة
احدها حدیث عبد الله بن عمر المشهور **وثانیها** حدیث انس
ابن مالک رضی الله تعالیٰ عنه قال سمعت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقول من احب ان یکثر خیر بیته فلیتوضأ اذا حضر
غداؤه واذا رفع رواه ابن ماجه **وثالثها** حدیث عبد الله
ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله

عليه وسلم يجمع الله العلماء يوم القيمة فيقول لهم انی لم اجعل حكمتی فی قلوبكم الا وانا اريد بكم الخير اذهبوا الى الجنة فقد غفرت لكم على ما كان منكم رواه الامام ابو حنيفة فی مسنده فاقول

اس حدیث میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۳) واسطے ہیں

الحديث الاول المسلسل بالاولية[1]

حدثنی به ولی الله الحبيب الحبشی وهو اول حديث سمعته منه قال حدثنی به علامة وقته الشريف محمد بن ناصر وهو اول حديث سمعته منه ح وحدثنی به العلامة السيد سالم البار وهو اول قال حدثنی به اسماعيل النواب وهو اول قال حدثنی به الشريف محمد بن ناصر وهو اول عن العلامة السيد عبد الرحمن الاهدل عن والده السيد سليمان عن عبد الخالق المزجاجی عن محمد المعروف والده بعقيله ح وشيخنا الحبشی يرويه ايضا عن السيد احمد بن عبد الله البار عن عبد الرحمن الكزبری قال حدثنی به شيخنا بدر الدين محمد بن احمد المقدسی الشهير بابن بدير فی داره الملاصقة بالمسجد الاقصى وهو اول حديث سمعته منه ثنی

[1] اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے یہ حدیث اپنے شیخ سے اول سنی ہے ۱۲

به شيخنا مصطفى ابو النصر الدمياطى وهو اول ثنى به الشيخ محمد المعروف
والده بعقيله وهو اول ح والسيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل
يرويه ايضا عاليا عن الشيخ امر الله المزجاجى عن الشيخ محمد عقيله
عن الشيخ احمد الدمياطى المشهور بابن عبد الغنى قال وهو اول
حديث سمعته منه بحضرة جمع من اهل العلم ثنا به المعمر محمد بن عبد العزيز
المنوفى قال وهو اول ثنا به الشيخ المعمر ابو الخير بن عموس الرشيدى
وهو اول ثنا به شيخ الاسلام زكريا وهو اول ح وارويه ايضا
عن الشيخ محمد حسب الله وعن الشيخ ابى الخير احمد جمال وعن
الشيخ شرف الدين القزانى سمعته منهم فى اول ساعة اجتمعت
بهم فيها فى المسجد الحرام تجاه البيت الامين فمن الاول فى
خامس عشرة من شهر ذى القعدة ومن الثالث ايضا بين العشائين
ليلة الاربعاء سادس عشر من شهر ذى الحجة الحرام سنة ١٣٢٤ الف
وثلاثمائة واربع وعشرين قال الاولان حدثنا به الشيخ محمد القاوقجى
الطرابلسى الشامى وهو اول حديث سمعناه منه وقال الثالث
سمعته منه فى حالة احرام بعدما طاف وسعى من العمرة وهو

اول قال ثنی بہ الشیخ عابد السندی وھو اول عن الشیخ یوسف
ابن محمد بن علاء الدین المزجاجی قال وھو اول حدیث سمعتہ
منہ فی سنہ ۱۲۱۲ بزبید المحروسۃ انا بہ احمد بن عبد الاشبولی المصری
قال وھو اول مطلقا بزبید المحروسۃ سنہ ۱۱۷۱ احدی وسبعین و
مائۃ والف اخبرنی بہ عبد الرؤف البشبیشی وھو اول ح
انا بہ احمد بن عبد اللطیف البشبیشی المصری وھو اول انا بہ
ابو العزائم سلطان بن احمد بن سلامۃ المزاحی المصری وھو اول
انا بہ احمد بن خلیل السبکی وھو اول انا بہ المحقق احمد بن حجر الھیتمی
وھو اول انا بہ زکریا الانصاری وھو اول ثنی بہ الحافظ ابن
حجر وھو اول انا بہ الحافظ زین الدین ابو الفضل عبد الرحیم بن
الحسین العراقی وھو اول ثنی بہ الصدر ابو الفتح محمد بن محمد
ابن ابراھیم المیدومی وھو اول ح والشیخ ابو الخیر جمال یرویہ
کذالک عن شیخہ المعمر البرکۃ المدخر الشیخ فضل الرحمن وھو اول
حدیث سمعتہ منہ فی سنہ ۱۳۱۳ قال حدثنی الشیخ عبد العزیز الدھلوی
وھو اول ثنی والدی ولی اللہ عن الحاج محمد افضل عن العارف

حجة الله محمد النقشبندی المجددی عن والدہ العارف باللہ حضرۃ
الشیخ محمد معصوم عن ابیہ المجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسماعہ
عن القاضی بہلول البدخشی عن المحدث عبد الرحمن بن محمد عن
الحافظ عز الدین عبد العزیز بن فہد عن الحافظ تقی الدین محمد
ابن محمد بن فہد الہاشمی العلوی المکی عن العلامۃ برہان
الدین الابناسی والقاضی ابی حامد المطری کلاہما عن الصدر
ابی الفتح المیدومی الخطیب ح وارویہ عن الشیخ عمر الخراسانی
وھو اول حدیث سمعتہ منہ فی الجمادی الآخرۃ سنہ ۱۳۱۹ سنۃ الف و
ثلاثمائۃ وتسعۃ عشر قال ثنی بہ السید محمود عاقبت شاہ وھو
اول عن مولانا اسحاق وھو اول ثنی بہ عبد العزیز الدہلوی
وھو اول ح وحدثنی بہ العلامۃ الشیخ عبد الجلیل وھو اول
حدیث سمعتہ منہ فی ذی القعدۃ الحرام سنہ ۱۳۲۰ قال ثنا بہ الشیخ
سخاوت علی وھو اول ثنی بہ الشیخ محمد یعقوب الدہلوی
المہاجر المکی وھو اول عن الشیخ عبد العزیز المذکور ثنی بہ والدی
الشیخ ولی اللہ وھو اول ح ثنی بہ السید عمر من لفظہ عجالہ

قبر النبي صلى الله عليه وسلم وهو اول ثنی الشيخ عبد الله البصری ح
وثنی به الشيخ محمد سعيد الاديب وهو اول حث سمعته منه فی ثمان
وعشرين من رجب ١٣٢٤ الف وثلثمائة واربع وعشرين عن
احمد جمال المكي ح وهو اول حديث سمعته منه عن عبد الله سراج ح
وهو اول عن عمر بن عبد الكريم العطار ح وحدثنی به العلامة
الشيخ عبد الله القدومی النابلسی وهو اول حث سمعته منه فی
بيت شيخی الشيخ شعيب المغربی بمكة المكرمة عام الف وثلثمائة واربع
وعشرين عن الشيخ فالح المدنی - والسيد الحبشی والسيد سالم
البار المذكوران يرويانه كذلک عنه ای عن الشيخ فالح المدنی
قالوا وهو اول حديث سمعناه منه وارويه اجازة عن الشيخ
فالح المذكور عن السيد ابی عبد الله محمد بن علی بن السنوسی قال
وهو اول عن عمر بن عبد الكريم العطار انا به ابو الحسن علی الونائی
قال وهو اول انا البرهان ابراهيم بن محمد الزمزمی قال وهو اول
عن عبد الله البصری قال وهو اول ثنا يحيی بن محمد الشهير
بالشاوی وهو اول حث سمعناه منه انا به سعيد بن ابراهيم

الجزائری المفتی الشهیر نقد وده قال رح هو اول انا به سعید بن محمد
المقری قال رح هو اول عن الولی الکامل احمد حجی الوهرانی قدّ و هو اول
عن شیخ الاسلام العارف سیدی ابراهیم التازی قدّ هو اول قال قرأته علی
المحدث الربانی ابی الفتح محمد بن ابی بکر بن حسین المراغی قدّ و هو اول
قرأته علیه قدّ سمعت من لفظ شیخنا زین الدین عبد الرحیم بن
الحسین العراقی قدّ و هو اول ثنا ابو الفتح محمد بن محمد بن ابراهیم البکری
المیدومی الخطیب قدّ و هو اول ح والشیخ عبد الله البصری یرویه
ایضا عن الشیخ محمد بن علاء الدین البابلی قدّ و هو اول انا به الشیخ
المسند احمد بن محمد الشلبی الحنفی قدّ و هو اول انا الجمال یوسف
ابن زکریا الانصاری و هو اول انا به برهان الدین ابراهیم بن
علی بن احمد القلقشندی و هو اول قدّ اخبرنا به الشهاب احمد
ابن ابی بکر المقدسی و هو اول انا به الصدر ابو الفتح المیدومی و هو
اول انا به النجیب ابو الفرج عبد اللطیف بن عبد المنعم الحرانی و هو
اول انا به ابو الفرج عبد الرحمن بن علی الجوزی و هو اول انا به ابو سعید
اسمعیل بن ابی صالح المؤذن النیسابوری و هو اول انا والدی ابو صالح

احمد بن عبد الملك المؤذن وهو اول آنا به ابو طاهر محمد بن محمد
محمش بفتح الميم وسكون المهملة وكسر الميم الثانية آخره شين معجمة[1]
الزيادی وهو اول آنا به ابو حامد احمد بن محمد بن یحیی بن بلال البزاز
بالزای المکررة وهو اول آنا به عبد الرحمن بن بشر بن الحکم النیسابوری
وهو اول آنا به سفیان بن عیینة وهو اول عن عمرو بن دینار عن
ابی قابوس مولی عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما عن
عبد الله بن عمرو رضی الله تعالی عنهما عن النبی صلی الله علیه
وسلم انه قال الراحمون[2] یرحمهم الرحمن تبارک وتعالی
ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء اخرجه
بالتسلسل ابو داؤد والترمذی وقال حسن صحیح وفی بعض الروایات
بزیادة انما یرحم الله من عباده الرحماء کذا فی ظفر الامانی
قال الشیخ عابد فی حصر الشارد وابو قابوس راوی هذا الحدیث
لا یعرف اسمه ذکره ابو احمد الحاکم وذکره ابن حبان فی الثقات

الحاکم

[1] هکذا ضبطه فی حصر الشارد ۱۲ مسکین عبد الهادی غفر له

[2] رحم کرنیوالوں پر رحمن رحم فرماتا ہے (اے لوگو) تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان کا مالک تم پر رحم کریگا ۱۲ عبد الهادی

ولم ينفرد به عن عمرو الا ه بل تابعه على بعض المتن حبان بن زيد الشرعبي انتهى مختصرا وفيه
ايضا قال ابن عبد البر وذكره بعضهم في الصحابة ولا تصح له صحبة كما قاله العراقي
انتهى وقال المشائخ رحمهم الله تعالى في اثباتهم والمشهور ان التسلسل في هذا
الحديث الى ابن عيينة ومن سلسله الى منتهاه فهو مخطئ او كاذب اه وجزم الحافظ
العراقي والسخاوي ايضا بعدم صحة تسلسله الى منتهاه وقد احسن الخطيب النويري حيث قال

سمعنا حديثا مسندا ومسلسلا ... باول مسموع لنا قد تسلسلا
وصح من سفيان دون تسلسل ... الى آخر مبعوث الى الناس مرسلا
بقول ارحموا خلق الاله لترحموا ... ومن يرحم اهل الارض يرحمه العلا

ح واروي المسلسل بالاولية بروايتي عن العلامة عمر شطا وهو اول
اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ کے درمیان ۲۶ واسطے ہیں ۱۲
حديث سمعته منه تجاه بيت الله الحرام يوم الجمعة سيد الايام تاسع رجب عام
الف وثلثمائة واربعة وعشرين من هجرة سيد المرسلين وعن العلامة سعيد بن
محمد اليماني امام المقام بالمسجد الحرام في يوم الفطر من العام المذكور وعن العلامة
ابي الخير احمد جمال المكي ثلاثتهم عن ابي حضير مفتي الدمياط قالوا وهو اول حديث
سمعناه منه زاد الاول عند باب الوفود بالمسجد النبوي بالمدينة المنورة عن
عبد الفتاح الكفراوي الشافعي قال وهو اول حديث سمعته منه عن عبد الله الشرقاوي

قال وهو اول عن شمهورش الجنی قال وهو اول عن شمهورش القاضی الجنی الصحابی رضی الله عنہ وهو اول عن النبی صلی الله علیہ وسلم بلفظ الراحمون یرحمهم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء حدیث حسن صحیح اخرجہ الامام احمد فی مسندہ وابوداؤد عن مسدد و الترمذی فی جامعہ والحمیدی وابن ابی شیبة والبخاری فی الادب المفرد عن عبدالرحمن بن بشر لکنهم لم یسلسلوہ وقولہ یرحمکم رویناہ بکلا الوجهین بالجزم علی انہ جواب الامر وبالرفع علی الدعاء وجملة التنزیہ رواها جماعة من رواة هذا الحدیث واسقطها آخرون لانها لیست من الحدیث ورواية شمهورش المذکور ایضا مثلہ کما ذکرہ ابوخضیر فی اجازتہ قلت قال شیخنا ابو الفیض عبدالستار المکی توفی شمهورش الجنی فی سنة ١٢٩٠ه واخبر بوفاتہ الاستاذ الشیخ عبدالغنی النابلسی ووافق تاریخ وفاتہ فقد الجنی شمهورش ذکرہ المرادی فی ترجمة الشیخ احمد المنینی انتهی قال محدث الشام العلامة العجلونی فی ثبتہ و یقال اسمہ عبدالرحمن رضی الله عنہ اه والله تعالی اعلم فائدة مهمة فی الروایة عن الجن قال ابن حجر فی ثبتہ فی القاعدة الرابعة من خاتمتہ فی لباس الخرقة السهروردیة ما نصہ سبق لنا عن

الرحمن

وفات شمهورش جنی

الروایة عن الجن

[1] توفی رحمہ الله تعالی فی اواخر شعبان سنة ١١٦٢ه وقد بلغ من العمر ٩٣ سنة ١٢ ثبت العجلونی

شيخنا الامام العامل المسلك الصوفي الجامع بين العلوم الظاهرة
والمعارف الباطنة وبين الشريعة والحقيقة ذي الكرامات الظاهرة
والاحوال الباهرة طريقة اقرب من طريقة الخوافي المذكورة
ولا يلزم عليها مخالفة للقواعد الشرعية بوجه اصلا وهي ما كان
يذكره رضي الله عنه لاخصاء اصحابه ويتحفهم بها من ان الجن
كانت تجتمع به تاخذ عنه ويأخذ عن بعضهم وانه كان من جملة
هؤلاء شخص يذكر له انه تابعي لانه من اصحاب بعض الجن الذين
اجتمعوا بالنبي صلى الله عليه وسلم وآمنوا به واقرأهم القرآن وامرهم
ان يبلغوه عنه لمن ورائهم وانه اخذ عن التابعي وانه اجازه بما
اجازه به شيخه الجني الصحابي وان شيخنا اجاز لنا ولبقية اخصاء
اصحابه ما اجازه به ذلك الجني وهذا كله وان لم يفد شيئاً على
طريقة المحدثين وعلماء الظاهر لكنه يفيد عند ارباب الباطن الذين
الهموا صدق ذلك الجني فيما اخبر به ويفيد اتباع هؤلاء الملهمين
التبرك والانتظام في سلك هذا السند الذي بفرض صحته فيه

له وهو الزين ابو بكر محمد الخوافي شيخ شيخ شيخ الاسلام زكريا الانصاري ١٢ محمد عبد الهادي عفي له

من الفوائد والمراتب العلية والامدادات العرفانية انتهى وقال

ايضا فی الفتاوی الحديثية بعد ذكر رواية الحديثين عن الجن

واعلم ان الاستدلال بهذين الحديثين مبنی علی جواز الرواية عن

الجن فقد روی عنهم الطبرانی وابن عدی وغيرهما لكن توقف فی

ذلك بعض الحفاظ بان شرط الراوی العدالة والضبط وكذا لمدعی

الصحبة شرط العدالة ـ والجن لا تعلم عدالتهم مع انه ورد الانذار

بخروج شياطين يحدثون الناس والتوقف متجه انتهى قلت

وممن روی عنهم العلامة نجم الدين الغيطی فهو قرأ الفاتحة

علی شمهورش المتقدم ذكره كما ذكره العجلونی رحمه الله تعالی

وقد وقع تضمين هذا الحديث فی النظم ايضا لبعض الائمة فمنها

ما رويناه من طرق عديدة للحافظ ابی القاسم علی بن الحسن بن هبة

ابن عساكر الدمشقی رحمه الله تعالی لنفسه حيث قال ؎

تضمین حدیث الرحمة لبعض الائمة ابی الحسن

بادر الی الخير يا ذا اللب مغتنما	ولا تكن عن قليل الخير محتشما
واشكر لمولاك ما اولاك من نعم	فالشكر يستوجب الافضال والكرما

؎ ای حديث الرحمة ۱۲ عبد الهادی غفر الله له

وارحم بقلبك خلق الله وارعهم	فانما يرحم الرحمن من رحما

والحافظ ابن حجر رحمه الله تعالى

ان من يرحم من فى الارض قد	آن ان يرحمه من فى السما
فارحم الخلق جميعا انما	يرحم الرحمن منا الرحما

وللقاضى زكريا رحمه الله تعالى

من يرحم اهل السفل يرحمه العلى	فارحم جميع الخلق يرحمك الولى

ولابن حجر المكى رحمه الله تعالى

ارحم هديت جميع الخلق انك ما	رحمت يرحمك الرحمن فاغتنما

وله ايضا

ارحم عباد الله يرحمك الذى	عم الخلائق جوده ونواله
فالراحمون لهم نصيب وافر	من رحمة الرحمن جل جلاله

ولابن فهد رحمه الله تعالى

الراحمون لمن فى الارض يرحمهم	من فى السماء كذا عن سيد الرسل
فارحم بقلبك خلق الله وارعهم	به تنال الرضى والعفو عن زلل

وللشيخ زين الدين رضوان العقبى رح

الحب منك مسلسل فی الاول	فاحنن ولا تسمع کلام العذل
وارحم عباد الله یا من قد علا	من یرحم السفلی یرحمه العلی

بالاول العذل
فارحم

ولزین الدین العراقی رحمه الله تعالیٰ

ان کنت لا ترحم المسکین ان عدما	ولا الفقیر اذا یشکو لک العدما
فکیف ترجوا من الرحمٰن رحمته	وانما یرحم الرحمٰن من رحما

یشکو

ولہ ایضا

ان ترد رحمة واسعة	فی الدنی ثم فی القارعة
فارحم الخلق طرا تجد	راحما رحمة واسعة

وللقیراطی رحمہ الله تعالیٰ

لی فیک حب اول ارویه من طرق علیه وحدیث شوقی فی هواک مسلسل بالاولیه - قال ابن الطیب رحمہ الله تعالیٰ وقد کنت ضمنته مرات واقتبسته فی مقطعات جمة علق بالبال منها قولی

یا عباد الله بلوا الرحما	ویخلق الله کونوا رحما
ارحموا من فی الثری یرحمکم	من سما سلطانه فوق السما

وللشیخ اسماعیل العجلونی رحمہ الله تعالیٰ

كن يا اخي رحيم القلب طاهره … يرحمك مولاك بل يونسك ايناسا
ففي الصحيحين معناه مسلسلا … لا يرحم الله من لا يرحم الناسا
والراحمون روى الاشياخ مرتفعا … بالاولية في التحديث نبراسا

وللشيخ طه بن يحيى الكردي رحمه الله تعالى

طوبى لراحم اهل الارض قاطبة … قولا وفعلا وقلبا صادق العمل
الراحمون ورد يرحمهم ابدا … رب السماء هو الرحمن انعم لي
قال ارحموا من في الارض المصطفى خبرا … يرحمكم مسرعا من في السماء علي

وللعارف الاستاذ النابلسي قدس سره

لقد اتانا حديث عن مشايخنا … مسلسلا اوليا قد رويناه
قال النبي صلى الله دائمة … مع السلام عليه عند ذكراه
الراحمون هم الرحمن يرحمهم … برحمة منه نرويه بمعناه
من كان يرحم من في الارض يرحمه … من في السماء وان الراحم الله

وللشيخ احمد بن عثمان الجزائري لطف الله به

تخلق باخلاق الرسول فانها … سبيل رضى الرحمن في كل مورد
وراقب لطيف انس من نفحة الرضى … تعرض لها ان كنت ذا لب في مشهد

وا وصافه جلت عن الحصر غرة	ولكن ببعضها فكن خير معتد
دعوا بخلق الله راحم ضعفهم	بنص رحيم للعوالم منجد
فاولی عباد الله رحم منعم	لفردی بها شكرا یروح ویغتدی
فقد جاء عن خیر الانام مسلسلا	عظیم بشارة بفضل ممجد
برحمة اهل الارض ترحم من السما	ویرحمك الرحمن فی كل مقصد

وللشهاب المصری رحمه الله تعالی

اخلق بمن یظلم ان یظلما	وبالذی یرحم ان یرحما
من لم یكن یرحم بالقلب من	فی الارض لم یرحمه من فی السما

وللامام محمد بن محمد الجزری رحمه الله تعالی

تجنب الظلم عن كل الخلائق فی	كل الامور فیا ویل الذی ظلما
وارحم بقلبك خلق الله كلهم	فانما یرحم الرحمن من رحما

اس حدیث میں میرے علیہ وسلم کے درمیان — **الحدیث الثانی المسلسل بالمصافحة** — اور نبی کریم صلی اللہ (۲۲) واسطے ہیں

۲۷

صافحت السید حسین الحبشی المعروف بالحبیب قال صافحت السید عیدروس بن عمر قال صافحت السید عبد الله بن الحسین بن عبد الله الفقیہ قال صافحت والدی البدر الحسین بن عبد الله قال صافحت خالی

السید عیدروس بن عبد الرحمن بلفقیہ قال صافحت والدی
السید عبد الرحمن بلفقیہ قال صافحت والدی السید عبد الله
بلفقیہ قال صافحت الشیخ احمد القشاشی قال صافحت احمد بن
حجر المکی قال صافحت شیخ الاسلام زکریا ق صافحت القرطبی ق صافحت
ابا المجد القزوینی ق صافحت ابابکر المقری ق صافحت ابا الحسن بن
ابی زرعۃ ق صافحت ابا منصور البزازی ق صافحت عبد الملک
ابن بجید ق صافحت ابا القاسم عبدان بن حمید المنبجی ق صافحت
عمر بن سعید ق صافحت احمد بن دہقان قال صافحت خلف
ابن تمیم ق صافحت ابا ہرمز حین دخلت علیہ اعودہ قال دخلنا
علی انس بن مالک رضی الله تعالی عنہ نعودہ فقال صافحت
بکفی ہذہ کف رسول الله صلی الله علیہ وسلم فما مسست خزا ولا
حریرا الین من کف رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال ابو ہرمز

سلہ ابو ہرمز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کی عیادت کو گئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے میرے اس
ہاتھ کیساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے مصافحہ کیا۔ پس میں نے کسی ریشم کو آپکے دست مبارک سے زیادہ
نرم نہ پایا (یہ سنکر) ابو ہرمز نے عرض کیا کہ جس ہاتھ سے آپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کیساتھ مصافحہ
کیا ہے اس ہاتھ سے ہمارے ساتھ مصافحہ کیجیے پس ابو ہرمز فرماتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نے ہم سے مصافحہ فرمایا۔ یہ سلسلہ آخر تک
اسیطرح پہنچا ہے حتی کہ میں نے میرے شیخ حبیب حسین حبشی سے کہا کہ آپنے جس ہاتھ سے اپنے مشائخ کے ساتھ مصافحہ کیا ہے اس
ہاتھ سے میرے ساتھ مصافحہ کیجیے تو انہوں نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

فقلنا لانس بن مالك رضي الله عنه صافحنا بالكف التي صافحت بها
رسول الله صلى الله عليه وسلم فصافحنا قال خلف بن تميم فقلت لابي
هرمز صافحني بالكف التي صافحت بها انسا فصافحني قال احمد بن
دهقان قلت لخلف صافحني بالكف التي صافحت بها ابا هرمز فصافحني
قال عمرو بن سعيد قلت لاحمد بن دهقان صافحني بالكف التي صافحت
بها خلف بن تميم فصافحني قال عبدان قلنا لعمرو بن سعيد صافحني
بالكف التي صافحت بها احمد بن دهقان فصافحني قال عبد الملك قلت
لعبدان صافحني بالكف التي صافحت بها عمرو بن سعيد فصافحني
قال منصور قلت لعبد الملك صافحني بالكف التي صافحت بها عبدان
فصافحني قم ابو الحسن بن زرعة قلت لابي منصور صافحني بالكف
التي صافحت بها عبد الملك فصافحني قم ابو بكر المقري قلت لابي
الحسن بن ابي زرعة صافحني بالكف التي صافحت بها ابا منصور
فصافحني قم ابو المجد القزويني قلت لابي بكر المقري صافحني بالكف
التي صافحت بها ابا الحسن بن ابي زرعة فصافحني قم القرطبي قلت
لابي المجد القزويني صافحني بالكف التي صافحت بها ابا بكر

المقري فصافحني قثنا زكريا قلت للقرطبي صافحني بالكف التي صافحت
بها ابا المجد القزويني فصافحني قثنا احمد بن حجر المكي قلت لزكريا صافحني
بالكف التي صافحت بها القرطبي فصافحني قثنا احمد القشاشي
قلت لاحمد بن حجر صافحني بالكف التي صافحت بها زكريا فصافحني
قثنا السيد عبد الله بلفقيه قلت لاحمد القشاشي صافحني بالكف
التي صافحت بها ابن حجر فصافحني قثنا السيد عبد الرحمن بلفقيه
قلت لوالدي السيد عبد الله بلفقيه صافحني بالكف التي
صافحت بها احمد القشاشي فصافحني قثنا السيد عيدروس قلت
لوالدي السيد عبد الرحمن صافحني بالكف التي صافحت بها
والدك فصافحني قثنا السيد حسين بن عبد الله قلت لخالي
السيد عيدروس صافحني بالكف التي صافحت بها والدك فصافحني
قثنا السيد عبد الله بن حسين قلت لوالدي صافحني بالكف التي
صافحت بها السيد عيدروس فصافحني قثنا السيد عيدروس
ابن عمر الحبشي قلت للسيد عبد الله بن حسين صافحني بالكف
التي صافحت بها والدك فصافحني قثنا شيخنا السيد حسين

الحبشی قلت للسید عیدروس بن عمر صافحنی بالکف التی صافحت
بہا شیخک فصافحنی یقول المفتقر الی کرم ربہ المتمادی۔ ابو سعید
محمد عبد الہادی۔ ابن الحاج محمد عبد الکریم۔ تغمدہما
اللہ بفضلہ الجسیم۔ قلت لشیخی الحبیب حسین الحبشی صافحنی بالکف التی
صافحت بہا شیخک فصافحنی[لہ]۔ قال العلامۃ العجلونی رحمہ اللہ
تعالی فی ثبتہ ما نصہ وقد اخرجہ (ای حدیث المصافحۃ) ابن
عساکر فی تاریخہ من طریق ابی منصور عبد الرحمن ابن عبد اللہ
الطبری مسلسلا بہا وقال ایضا فیہ قال شیخنا محمد عقیلۃ فی مسلسلاتہ
واخرج ہذا الحدیث الدیباجی فی مسلسلاتہ وابن المفضل
والتمیمی فی مسلسلاتہ والحدیث متکلم فیہ بالتضعیف والوضع

لہ قال شیخنا ابو الفیض دام مجدہ قال الاستاذ العلامۃ السید علی ظاہر الذی تلقیناہ عن المشائخ ان للمصافحۃ ثلث کیفیات۔ الاولی ان تکون بید واحدۃ من کل من المتصافحین مع التصاق باطن ابہامیہما مع القیام۔ الثانیۃ ان تکون بالید الواحدۃ ایضا مع اشتداد الیدین معا۔ الثالثۃ ان تکون بالیدین من الطرفین۔ واصح الثلاثۃ الاول انتہی واللہ تعالی اعلم قلت وہذا کلہ عندہم وانہ ہذا المسلسل واما المصافحۃ العمومیۃ فالسنۃ فیہا ان تکون بالیدین کما فی مجالس الابرار ما نصہ والسنۃ فیہا ان تکون بکلتا الیدین انتہی ومن فوائد المصافحۃ زیادۃ حصول البرکۃ ویروی بسندہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من صافحنی او صافح من صافحنی الی یوم القیمۃ دخل الجنۃ اہ کذا فی تحفۃ الامانی ۱۲
عبد الہادی غفر لہ

وان كان المتن صحيحا لما اخرجه البخاري واحمد عن انس رضي الله عنه

ما مسست خزا ولا حريرا الين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم

اهـ ولهذا المقام بحث طويل ذكره العجلوني رحمه الله تعالى في ثبته

لمن يريد الاطلاع عليه فليراجع اليه ولي فيه طرق اخر فاقول صافحت

الشيخ محمد بن سليمان حسب الله والشيخ عبد الجليل برادة قالا صافحنا

الشيخ عبد الغني صافحت الشيخ عابد صافحت السيد عبد الرحمن الاهدل

صافحت الشيخ امر الله صافحت الشيخ محمد المعروف والده بعقيلة صافحت

الشيخ احمد النخلي والشيخ عبد الله البصري صافحنا الشيخ محمد البابلي

صافحت ابا بكر الشنواني صافحت الشيخ ابراهيم العلقمي صافحت الجلال

السيوطي صافحت تقي الدين احمد الشمني صافحت ابا الطاهر بن الكويك

صافحت ابا اسحق ابراهيم صافحت ابا عبد الله الخويي (بضم الخاء مصغرا

بثلاث ياءات نسبة الى خوي بلدة باذربيجان) صافحت ابا المجد

القزويني صافحت ابا بكر السجاذي صافحت ابا الحسن بن ابي ذر

الى اخر السند المتقدم - واما **المصافحة الانسية من**

طريق محمد ابن كامل فارويها عن مولانا المحدث عبد الباري

وقد صافحته[1] ارويها عن شيخي الوتري وقد صافحته عن[3] عبد الغني المجددي وهو صافح[4] الشيخ محمد عابد الانصاري وهو صافح[5] الشيخ صالح بن محمد الفلاني العمري وهو صافح[6] الشيخ محمد بن سنة الفلاني وهو صافح[7] مولاي الشريف محمد بن عبد الله الوزلاتي وهو صافح[8] اباسالم العياشي وهو صافح[9] الشهاب الخفاجي وهو[10] ابراهيم العلقمي وهو[11] اخاه الشمس والسيد يوسف الارموي وهما[12] الجلال السيوطي وهو[13] كمال الدين وهو[14] ابن الجزري وهو[15] اباالمحاسن يوسف بن محمد ابن علي السرمري وهو[16] اباالثناء محمود بن علي البغدادي وهو[17] ابامحمد يوسف بن عبد الرحمن البغدادي وهو[18] اباه اباالفرج عبد الرحمن الجوزي وهو[19] الحافظ محمد بن ناصر الخزاعي وهو[20] ابا الغنائم الهواسي وهو[21] الشيخ محمد بن علي العلوي وهو[22] اباالفضل محمد بن جعفر الخزاعي وهو[23] اباالعباس احمد بن سعيد المطوعي وهو[24] اباغانم محمد بن محمد بن زكريا وهو[25] محمد بن كامل وهو[26] ابان العطار وهو ثابت البناني وهو قد صافح[28] انس بن مالك رضي الله تعالى عنه[1]

اس طریقہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۸) واسطے ہیں ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ

وهو قد صافح رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال صافحت رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم ارخز ادقوا كان الين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم

المصافحة الحبشية المعمرية صافحت الحبيب الحبشي المذكور قال صافحت والدى السيد محمد صافحت الشيخ عمر بن عبد الكريم صافحت

الشيخ صالح الفلانى ح ارويها عن الشيخ عبد الجليل برادة وقد صافحت قال صافحت الشيخ عبد الغنى صافحت الشيخ عابد صافحت الشيخ صالح

الفلانى صافحت الشيخ محمد بن سنة صافحت مولاى الشريف محمد صافحت الشيخ المعمر احمد بن محمد العجل اليمنى صافحت الشيخ تاج

الدين الهندى صافحت الشيخ عبد الرحمن الشهير بحاجي رمزى صافحت الشيخ حافظ على الاوبهى صافحت الشيخين محمود الاسفرائى

والسيد امير على الهمدانى صافحنا ابا سعيد الحبشى الصحابى المعمر صافحت النبى صلى الله عليه وسلم فائدة وقد روى شيخ مشائخنا العلامة ابن

عقيلة رحمه الله تعالى فى مسلسلاته عن احمد بن محمد الدمياطى عن الشيخ احمد بن محمد العجل بهذا السند ايضا وقال هذا السند

ف۱ اس طریقہ میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۱۲) واسطے ہیں ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ

كله مشتمل على الثقات الاجلاء العلماء العرفاء وابو سعيد الحبشي[1] صحابي
هذا لا يعرف في الصحابة ولعله ممن لم يشتهر وعلى هذا السند
رونق القبول والله اعلم انتهى۔

المصافحة الجنية ـ صافحت الشيخ محمد محي الدين حسين الويلوري
و قد صافحت مولانا محمد لطف الله صافحت الشيخ عبد المحسن بن
محمد طاهر سنبل المكي ثم المدني حين نزوله ببلدة بنارس في شعبان
سنة ۱۲۵۵ھ صافحت الشيخ صالح البخاري صافحت السيد عبد الوهاب
البابلي صافحت الشيخ اسماعيل صافحت الشيخ محمد المنيني صافحت
الشيخ عبد الغني المقدسي صافحت ابا محمد القاضي شمهورش الجني
الصحابي رضي الله عنه قال صافحت رسول الله صلى الله عليه
وسلم ـ فبيني وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا السند[2]
تسعة و اما الطريقة العالية فيها فاروبها عن مولانا مخدومنا
السيد حيدر الحسيني[3] وقد صافحته وهو صافح مولانا السيد عبد الحق

[1] الحبشي بفتحتين نسبة الى الحبشة وحبش بطن من حمير ايضا وبالضم والسكون لغة فيهما ايضا انتهى لب اللباب في تحرير الانساب ۱۲ محمد عبد الهادي غفرله
[2] اس سند میں میرا اور رسول الله صلى الله عليه وسلم کے درمیان نو واسطے ہیں ۱۲
[3] وهذا الشيخ ليس له ذكر في ذكر اشياخي لا في ما اخذت عنه الا المصافحة الجنية ۱۲ [4] وقد صافحته بغير واسطة في سنة ۱۳۱۹ھ فبيني وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمانية وسائط ۱۲ عبد الهادي عفر الله له۔

المحدث الكانفوري وهو الحافظ نظام الدين وهو شاه ابا سعيد وهو مولانا خالد الرومي وهو مولانا عبد الرحمن الجني الصحابي رضي الله تعالى عنه وهو قد صافح رسول الله صلى الله عليه وسلم فبيني وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا السند ستة وهذا عال جدا فلله الحمد على هذه النعمة العظيمة۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ	الحديث الثالث المسلسل بالمشابكة	صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۷) واسطے ہیں۔

شبك بيدي العلامة الشيخ صالح كمال ثم شبك بيدي السيد علي ظاهر الوتري ثم شبك بيدي الشيخ عبد الغني ح وشبك بيدي العلامة الشيخ محمد حسب الله واستاذنا الفاضل عبد الجليل برادة المدني قالا شابكنا العلامة عبد الغني شبك بيدي الشيخ عابد المدني شبك بيدي عمي محمد حسين شبك بيدي محمد هاشم السندي شبك بيدي عبد القادر مفتي الحنفية بمكة شبك بيدي احمد بن محمد النخلي شبك بيدي الشيخ عيسى الثعالبي شبك بيدي نور الدين علي بن محمد الاجهوري المالكي شبك بيدي نور الدين علي بن

لہ اس سند میں میرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چھ واسطے ہیں یہ بڑی عالی سند ہے ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ

لہ دو آدمی اپنے ہاتھ کی انگلیاں ایک دوسرے کے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنے کو مشابکہ کہتے ہیں ۱۲ عبد الہادی

ابی بکر القرافی الشافعی شبک بیدی الحافظ السیوطی شبک بیدی
کمال الدین امام المالکیۃ شبک بیدی الشمس محمد الجزری
شبک بیدی ابو حفص عمر بن حسن المزی شبک بیدی ابو الحسن المقدسی
شبک بیدی عمر بن سعید الحلبی ابو الفرج یحیی بن محمود الثقفی
شبک بیدی اسماعیل بن ابی الصیف الیمنی شبک بیدی
ابو محمد الحسن بن احمد السمرقندی شبک بیدی ابو العباس
جعفر بن محمد المستغفری شبک بیدی ابو بکر احمد بن عبد العزیز
ابن الحسن بن بکر بن عبد اللہ بن الشرود الصنعانی شبک بیدی
ابی شبک بیدی ابراھیم بن ابی یحیی شبک بیدی صفوان بن سلیم
شبک بیدی ایوب بن خالد الانصاری شبک بیدی عبد اللہ
ابن رافع شبک بیدی ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ شبک بیدی
ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم وقال "خلق اللہ الارض

التیمی

[1] ھو ابن محمد بن ابی یحیی الفقیر المحدث ابو اسحاق المدنی احد الاعلام۔ روی عن الزھری وابن المنکدر وصفوان بن سلیم وصالح مولی التوأمۃ وخلق کثیر۔ حدث عنہ الشافعی وابن جریج وھو من شیوخہ وابراھیم بن موسی السدی وغیرھم وکان الشافعی یدلسہ وھو ضعیف عند الجماعۃ ترکہ ابن المبارک والناس کذا فی تذکرۃ الامام الذھبی رحمہ اللہ تعالی۔ عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

يوم السبت والجبال يوم الاحد والشجر يوم الاثنين والمكروه
يوم الثلاثاء والنور يوم الاربعاء والدواب يوم الخميس وآدم
يوم الجمعة" قال الشيخ عابد في حصر الشارد وقد جمع السخاوي
غالب طرق هذا المسلسل ثم قال - ومداره تسلسلا على ابراهيم بن
ابي يحيى وهو ضعيف واما المتن[٥٢] بلا تسلسل فصحيح اخرجه مسلم
عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال اخذ رسول الله صلى
الله عليه وسلم بيدي فقال[٥٣] خلق الله التربة يوم السبت وخلق
ما فيها من الجبال يوم الاحد وخلق الشجر يوم الاثنين وخلق المكروه
يوم الثلاثاء وخلق النور يوم الاربعاء وبث فيها الدواب يوم الخميس

---

٥١ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے شابکہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو شنبہ اور پہاڑوں کو یکشنبہ اور درختوں کو دوشنبہ اور ناپسند چیزوں کو سہ شنبہ اور نور کو چہارشنبہ اور چوپایوں کو پنجشنبہ اور آدم علیہ السلام کو جمعہ کے روز پیدا کیا ۱۲ ٥٢ قوله واما المتن بلا تسلسل فصحيح يخالف ما ذكره المصنف في شرحه لتفسير البيضاوي الذي وقفت عليه بخطه بالمكتبة المحمودية بالمدينة المنورة حيث قال عند قوله تعالى ان ربكم الله الذي خلق السموات والارض في ستة ايام الى آخره من سورة الاعراف بعد ذكر هذا الحديث ما لفظه وهذا الحديث وان كان في صحيح مسلم ففيه مقال وقد انكره بعض العلماء لما فيه من المخالفة للآية الكريمة لان الله تعالى يقول خلق السموات والارض في ستة ايام والذي في الحديث ان بعض الخلق وقع في سبعة ايام فلهذا السبب انكره كثير من العلماء لكن قد ذكر الازهري في كتابه تهذيب اللغة ما يقوي الحديث الى آخر ما قال انتهى ما قاله شيخنا الشيخ ابو الفيض عبد الستار المكي دام فيضه ۱۲ ٥٣ اس حدیث کا ترجمہ آگے گزرا ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

وخلق آدم بعد العصر من يوم الجمعة فی آخر الخلق و آخر ساعة من النهار فيما بين العصر الی الليلة- و قال العجلونی بعد ذكر تسلسله و هذا الحديث كما قال السيوطی اخرجه مسلم لكن من غير تسلسل وكذا النسائی من طريق ايوب بن خالد عن عبد الله بن رافع به انتهى و قال العلامة ابن عقيلة فی مسلسلاته اخرج هذا الحديث الديبعی فی مسلسلاته و غيره و المتن بغير تسلسل صحيح و اخرجه احمد فی مسنده و مسلم فی صحيحه و فيه بعض زيادة فی اللفظ و ذكره- و قال السخاوی و حديث من شابكنی من شابكنی الی يوم القيمة دخل الجنة و نحوه قال فی المنح انه رؤيا و لا بأس به للتبرك اھ كذا فی ظفر الامانی-

اس حديث ميں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ عليہ وسلم تک (۲۸) واسطے ہيں

الحديث الرابع المسلسل باعوذ بالله من الشيطان الرجيم

قرأت علی شيخی الشيخ عبد الباری فقلت اعوذ بالسميع العليم فقال لی قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم و قال قرأت علی شيخنا الشيخ محمد علی الوتری فقلت اعوذ بالسميع العليم فقال لی قل اعوذ بالله من

الشيطان الرجيم وقال قرأت على الشيخ عبد الغني فقلت اعوذ بالله السميع
العليم فقال لي قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم وقال قرأت على الشيخ
محمد عابد فقلت كذلك فروى لي عن عمه محمد حسين عن ابيه محمد
مراد عن شيخه محمد هاشم عن الشيخ عبد القادر عن[٩] حسن العجيمي
عن الشهاب الخفاجي عن[١١] البرهان العلقمي عن[١٢] الحافظ السيوطي
عن[١٣] الحافظ ابن حجر عن[١٤] الكمال احمد ابن علي بن عبد الحق عن[١٥]
ابي الحجاج المزي عن[١٦] الفخر البخاري عن[١٧] الحافظ منصور بن عبد المنعم
عن[١٨] ابي محمد العباس بن محمد بن ابي منصور عن[١٩] محمد بن جعفر
الخزاعي عن[٢٠] ابي الحسين عبد الرحمن بن محمد عن[٢١] ابي محمد عبد الله
ابن عجلان عن[٢٢] ابي عثمان اسماعيل بن ابراهيم الاهوازي
عن[٢٣] محمد بن عبد الله بن بسطام عن[٢٤] روح بن عبد المؤمن عن[٢٥]
يعقوب الحضرمي عن[٢٦] سلام ابي المنذر عن[٢٧] عاصم بن ابي النجود
عن[٢٨] زر بن حبيش قائلا كل واحد من الرواة اعوذ بالسميع العليم
فيقول الشيخ قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم قال زر ولقد
قرأت على عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما فقلت اعوذ

الزنجاني

بالسميع العليم فقال لي قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم فلقد قرأت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت اعوذ بالسميع العليم فقال لي يا ابن ام عبد قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم هكذا اقرأنيه جبرئيل عليه السلام عن القلم عن اللوح المحفوظ قال المسكين والذى يقتضي القياس تقديم ذكر اللوح على القلم ولكن الرواية هكذا بالعكس والله تعالى اعلم۔

٥٧

اس حدیث کے دو طریقے ہیں۔ پہلے میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ

الحديث الخامس المسلسل[۵۲] بقرأة سورة الفاتحة

علیہ وسلم تک ۱۲ اور دوسرے میں دس واسطے ہیں

قرأت على الشيخ عبد الجليل براده سورة الفاتحة واجازني قرأتها قال قرأتها على الشيخ عبد الغنى قرأتها على الشيخ عابد السندي قرأتها على السيد ابي القاسم بن سليمان قرأتها على ولي الله السيد احمد بن محمد الشريف مقبول الاهدل قرأتها على الشيخ احمد النخلي

۵۱ اسکے ہر راوی نے اپنے شیخ کے روبرو اعوذ بالسمیع العلیم پڑھا اور شیخ نے کہا کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہو۔ اسکی سند پڑھتے وقت میرے دل میں آیا کہ محض بقائے سلسلہ کیلئے خواہ مخواہ عمداً اسطرح پڑھنا تکلف معلوم ہوتا ہے۔ لیکن برموقع بے ساختہ میری زبان سے اعوذ بالسمیع العلیم ہی نکلا تو فوراً شیخ نے کہا قل اعوذ باللہ الخ اس سند کے راوی اول حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو اعوذ بالسمیع العلیم پڑھا تو آپ نے فرمایا کہ اے ام عبد کے بیٹے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہو۔ جبرئیل علیہ السلام نے مجھکو ایسا ہی پڑھایا ہے وہ قلم سے وہ لوح محفوظ سے ایسا ہی لائے ہیں کذا عبد الہادی

۵۲ اس سلسلہ کے ہر راوی نے اپنے شیخ کو سورۂ فاتحہ سنا کر اسکے پڑھنے کی اجازت حاصل کی ہے۔ ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

قرأتها على الشيخ عيسى الثعالبي قرأتها على الشيخ على الاجهوري قرأتها
على نور الدين القرافي قرأتها على القاضي شمس الدين محمد بن
ابراهيم قرأتها على برهان الدين ابراهيم بن محمد اللقاني قرأتها
على علم الدين سليمان مؤدب الجن قرأتها على شمهورش قرأتها على من
انزلت عليه سيد الوجود ومنبع الكرم والجود ابي القاسم محمد
صلى الله عليه وسلم - قلت ذكره ابن عقيلة في مسلسلاته من
هذا الطريق وقال ولما كان هذا الحديث ليس فيه شيئ من الاحكام
بل هو امر يتبرك به قبلته الائمة الاعلام بهذا السند اه
وأرويه عاليا منه بالسند المذكور الى الشيخ الاجهوري فانه
قال قرأتها على الشيخ نجم الدين الغيطي وهو قرأها على القاضي شمهورش
الجني الصحابي وهو قرأها على النبي صلى الله عليه وسلم فبيني وبين
رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا السند عشرة والحمد لله على ذلك
فائدة في قرأة سورة الفاتحة في خاتمة المجالس ينبغي المواظبة
عليها لكل راغب في الخير - اخبرني شيخي عبد الباري اخبرني الشيخ
الوترى اخبرني الشيخ عبد الغني عن الشيخ عابد عن السيد عبد الرحمن

عن ابيه السيد سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل عن السيد
احمد بن محمد شريف مقبول الاهدل عن السيد يحيى بن عمر مقبول
الاهدل عن السيد ابي بكر البطاح الاهدل عن السيد طاهر بن
الحسين الاهدل قـ اخبرني القاضي العدل جمال الدين محمد بن
عبد السلام الناشري قـ اخبرني الفقيه محمد بن عبد الله بعيش
وهو رجل ثقة قـ اخبرني الفقيه احمد بن عبعب وهو ثقة صالح قـ
تزوجت امرأة شابة وانا كبير السن وكان اهلها يحبونني و
يعتقدونني وهي كارهة باطنها لصحبتي من حيث كبري ومظهرة
الود لاجل اهلها فاتفق ان امرأة دخلت عليها فشكت اليها و
انا اسمعها وهي لا تشعر فكانت كلما تكلمت كتبتها في ورقة عندي
ثم ان المرأة ارادت ان تخرج فقالت لها زوجتي اصبري حتى
نقرأ الفاتحة كما يفعل الفقيه واصحابه فقرأت هي والمرأة الفاتحة
فكتبت ايضا قراءتهما ثم اني ذكرت لاخوتها وقلت لهم لا تكرهوها
واردت ان افارقها فكرهوا ذلك وغضبوا عليها فانكرتهم جميع
ما صدر منها فقلت لهم قد كتبت كلامهما في ورقة ثم جئت

بالورقه لا ريب كلامها فلم اجد فى الورقة سوى الفاتحة اه كذا فى
الباقيات الصالحات لشيخنا عبد البارى اللكنوى رحمه الله تعالى

الحديث السادس المسلسل بقرأة اول سورة النحل

ارويه بالسند السابق الى الشيخ احمد النخلى عن الشيخ محمد بن علاء الدين
البابلى عن الشيخ سالم السنهورى عن الشيخ محمد الغيطى عن الشيخ محمد بن احمد
الدلجى العثمانى عن النبى صلى الله عليه وسلم فى المنام بمكة المشرفة
فقرأ عليه اول السورة المذكورة - قال العلامة ابن حجر فى الفتاوى
الحديثية ناقلا عن الواحدى انه قال فلما نزلت هذه الاية قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثت انا والساعة كهاتين واشار
باصبعيه ان كادت لتسبقنى انتهى وروى انه لما نزلت اقتربت

[1] علامہ ابن حجر نے فتاوی حدیثیہ میں واحدی سے نقل کیا ہے کہ جب سورہ نحل کی ابتدائی آیۃ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور قیامت ان ہر دو انگلیوں کیطرح قریب قریب بھیجے گئے ہیں۔ اور اپنی ہر دو انگلیوں سے اشارہ کرکے بتایا۔ اور تفسیر شربینی وغرائب البیان میں ہے کہ جب آیت اقتربت الساعۃ نازل ہوئی تو کفار نے آپس میں کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا زعم ہے کہ قیامت قریب ہے لہذا اتم اپنی گفتگو کو بند رکھو کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے پھر جب ظہور قیامت میں تاخیر ہوئی تو پھر وہی انکاری گفتگو کرنے لگے تو نازل ہوئی اقترب للناس حسابہم یعنی لوگوں کے حساب کا دن قریب آگیا تو کفار گھبرائے اور قیامت کے منتظر ہوئے لیکن جب اسکا ظہور نہ ہوا تو کہنے لگے کہ اے محمد ہم تمہارے ڈرانے کا کوئی اثر نہیں دیکھتے ہیں پس نازل ہوئی اتی امر اللہ یعنی آگئی قیامت پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوراً کھڑے ہوگئے اور لوگ اپنے سر اٹھا کر دیکھنے لگے اور سمجھے کہ درحقیقت قیامت آہی گئی تو نازل ہوا فلا تستعجلوہ الخ یعنی قیامت کے بارے میں جلدی مت کرو وہ ضرور آنیوالی ہے۔ پس لوگ مطمئن ہوگئے
عبد البادی غفر اللہ لہ

الساعة قال الكفار بعضهم لبعض ان هذا اى محمدا صلى الله عليه وسلم يزعم ان القيمة قد اقتربت فامسكوا عن بعض ما تقولون حتى ننظر ما هو كائن فلما تأخرت قالوا ما نرى شيئا فنزل - اقترب للناس حسابهم فاشفقوا وانتظروا فلما امتدت الايام قالوا يا محمد ما نرى شيئا مما تخوفنا به فنزل اتى امر الله فوثب رسول الله صلى الله عليه وسلم ورفع الناس رؤسهم وظنوا انها قد اتت حقيقة فنزل فلا تستعجلوه فاطمأنوا فكان الكفار قالوا اسلمنا لك يا محمد الا انا نعبد هذه الاصنام لتشفع لنا عند الله تعالى فتخلصنا من هذا العذاب المحكوم به فاجابهم الله سبحانه وتعالى بقوله سبحانه وتعالى عما يشركون انتهى كذا فى السراج المنير للشربيني وفى غرائب البيان للنيسابوري

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک طریقِ	الحديث السابع المسلسل بقرأة سورة الصف	اول میں (۲۶) اور طریق دوم میں (۲۴) واسطے ہیں۔

ارويه[1] عن الشيخ عبد الجليل عن[2] الشيخ عبد الغنى عن[3] الشيخ عابد عن[4] عمه محمد حسين الانصارى عن[5] ابيه محمد مراد عن[6] محمد هاشم عن[7] عبد القادر مفتى الحنفية بمكة عن[8] احمد النخلى عن[9] محمد البابلى عن[10] احمد بن محمد الشلبى الحنفى عن[11] محمد الغيطى عن[12] زكريا الانصارى

ح وارویه عن السید حسین الحبشی عن السید عیدروس بن عمر
عن السید عبداللّٰہ بن الحسین بن عبداللّٰہ بلفقیه عن والدہ الحسین
عن خالہ عیدروس بن عبدالرحمٰن ابن عبداللّٰہ بلفقیه
عن والدہ عبدالرحمٰن وهو عن والدہ عبداللّٰہ بلفقیه عن احمد القشاشی
عن احمد بن حجر المکی عن زکریا الانصاری عن الحافظ ابی نعیم
رضوان العقبی عن ابی اسحاق التنوخی عن ابی العباس احمد
الحجار عن ابی المنجا عبداللّٰہ بن عمر البغدادی عن ابی الوقت
عبدالاول بن عیسی الهروی عن ابی الحسن عبدالرحمٰن الداودی
(ابن شعیب السجزی ۱۲) (ابن محمد ۱۲)
عن ابی محمد عبداللّٰہ بن احمد بن عیسی بن عمر السرخسی انا ابو عمران
(هو احمد بن حمویه الحموی ۱۲)
عیسی بن عمر بن العباس السمرقندی انا ابو محمد عبداللّٰہ بن عبدالرحمٰن
الدارمی نا محمد بن کثیر عن الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی
سلمة ابن عبدالرحمٰن بن عوف عن عبداللّٰہ بن سلام رضی اللّٰہ عنه

سلسلہ حضرت عبداللّٰہ بن سلام رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک روز) ہم اصحاب رسول اللّٰہ کی ایک جماعت بیٹھکر آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ اگر ہمکو معلوم ہو جائے کہ اللّٰہ تعالیٰ کو کونسا عمل بہت پسند ہے تو ہم اسپر عمل کرتے پس اللّٰہ تعالیٰ نے نازل فرمایا سبح للّٰہ آخر سورۃ تک حضرت عبداللّٰہ فرماتے ہیں کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے سورۂ مذکورہ پورا ہمکو پڑھکر سنایا اسی طرح یہ سلسلہ مجھ مسکین تک پہنچا ہے چنانچہ میرے شیخ عبدالجلیل اور شیخ حبیب حسین نے مجھے پورا سورہ پڑھکر سنایا ۱۲ عبدالہادی غفرلہٗ

قال قعدنا نفرا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فتذاكرنا فقلنا
لو نعلم اى الاعمال اقرب الى الله تعالى لعملناه فانزل الله عز وجل

"سبح لله ما فى السموات وما فى الارض وهو العزيز الحكيم

يا ايها الذين امنوا لم تقولون ما لا تفعلون كبر مقتا عند الله

ان تقولوا ما لا تفعلون" حتى ختمها قال عبد الله بن سلام
رضى الله عنه فقرأها علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى ختمها
هكذا قال ابو سلمة قرأها علينا عبد الله بن سلام قال يحيى قرأها علينا
ابو سلمة قال الاوزاعى قرأها علينا يحيى ثم محمد بن كثير قرأها علينا الاوزاعى
ثم الدارمى قرأها علينا محمد بن كثير ثم ابو عمران السمرقندى فقرأها
علينا الدارمى ثم السرخسى فقرأها علينا ابو عمران ثم الداودى
قرأها علينا السرخسى ثم ابو الوقت قرأها علينا الداودى ثم ابو المنجا
قرأها علينا ابو الوقت ثم الحجار قرأها علينا ابو المنجا ثم ابو اسحاق قرأها
علينا الحجار ثم ابو نعيم قرأها علينا ابو اسحق ثم القاضى زكريا قرأها
علينا ابو نعيم قال النجم الغيطى واحمد بن حجر المكى قرأها علينا القاضى زكريا
ثم احمد القشاشى قرأها علينا النجم الغيطى واحمد بن حجر المكى ثم البابلى

قرأها علينا الشهاب احمد النخلي قرأها علينا البابلي قال الشيخ عبد القادر
قرأها علينا النخلي قال الشيخ محمد هاشم قرأها علينا الشيخ عبد القادر قال
الشيخ عابد قرأها علينا الشيخ محمد هاشم قال عم الشيخ عابد قرأها على ابي قال الشيخ محمد عابد قرأها
على عمي الشيخ محمد حسين قال الشيخ عبد الغني قرأها علينا الشيخ عابد قال
شيخنا الشيخ عبد الجليل قرأها علينا الشيخ عبد الغني قال العبد المسكين
محمد عبد الهادي قرأها علينا الشيخ عبد الجليل ح وقال احمد القشاشي
قرأها علينا الشيخ احمد بن حجر المكي قال العفيف عبد الله بلفقيه قرأها
علينا الشهاب احمد القشاشي قال عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه
قرأها علينا والدي عبد الله بلفقيه قال السيد عيدروس قرأها علينا
والدي عبد الرحمن ابن عبد الله بلفقيه قال البدر الحسين بن عبد الله
قرأها علينا خالي عيدروس بن عبد الرحمن قال السيد عبد الله بن الحسين قرأها
علينا ابي البدر الحسين قال السيد عيدروس بن عمر قرأها علينا السيد عبد الله بن
الحسين قال شيخنا الحبيب حسين الحبشي العلوي قرأها علينا السيد عيدروس بن عمر قال العبد المسكين
ابو سعيد محمد عبد الهادي ابن الحاج محمد عبد الكريم
تغمدهما الله بفضله الجسيم قرأها علينا الحبيب حسين الحبشي العلوي

رحمہ اللہ تعالیٰ

قال شیخ مشائخنا مولانا عابد فی حصر الشارد ما نصہ قال جار اللہ ابن فہد ہذا حدیث صحیح متصل الاسناد والتسلسل ورجال الاسناد ثقاۃ بل قال بعض الحفاظ ھو اصح حدیث وقع لنا مسلسلا بل واصح مسلسل یروی فی الدنیا ورواہ الترمذی فی جامعہ والدارمی والحاکم فی مستدرکہ مسلسلا وصححہ علی شرط الشیخین ورواہ احمد[1] وابو یعلی والطبرانی فی معجمہ الکبیر وغیرھم من عدۃ طریق انتھی وذکر الشیخ زکریا فی شرحہ علی الالفیۃ عن شیخہ الحافظ انہ المسلسل بسورۃ الصف من اصح مسلسل یروی فی الدنیا اھ وقال العجلونی فی ثبتہ ورواہ البیہقی ایضا فی شعب الایمان من طریق محمد ابن کثیر مسلسلا اھ

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ۲۳	الحدیث الثامن المسلسل بالضیافۃ علی الاسودین	واسطے ہیں۔ یہ کھجور اور پانی سے ضیافت کرنے کی حدیث ہے۔

[1] ای فی مسندیھما ۱۲ عبد الہادی۔

اخبرني العلامة الشيخ محمد حسب الله المكي والعلامة النبيل الشيخ عبد الجليل
المدني واضافني كل واحد منهما بمكة المكرمة على الاسودين التمر والماء
قالا اضافنا الشيخ عبد الغني ثم اضافني العلامتان المسندان الشيخ
عابد والشيخ اسماعيل بن ادريس قال الاول اضافني السيد عبد الرحمن
ابن سليمان الاهدل ثم اضافني الشيخ امر الله المزجاجي وقال الثاني
اضافني محمد بن عبد الرحمن الكزبري ثم اضافني والدي قالا اي المزجاجي
والكزبري اضافنا الشيخ محمد بن عقيلة ثم اضافني حسين بن عبد الرحيم
ثم اضافني الشيخ احمد بن محمد بن ناصر ثم اضافني العلامة عبد الله العياشي
ثم اضافني ابو مهدي عيسى الثعالبي الجعفري ثم اضافني ابو عثمان
سعيد ابن ابراهيم الجزائري عرف بقدورة على الاسودين ثم اضافني
الشيخ سعيد بن احمد المقري القرشي على الاسودين التمر والماء ثم اضافني
الشيخ الصدر الاوحد احمد حجي الوهراني على الاسودين التمر والماء ثم اضافني شيخ
الانام موضح طريقة الاسلام ابو سالم ابراهيم التازي البلنسي على الاسودين التمر والماء ثم اضافني
ابو الفتح محمد بن ابي بكر بن الحسين المراغي المدني بمنزله بالمدينة تمراً وماءً في يوم الخميس شهر الله
المحرم سنة احدى وثلاثين وثمانمائة وقرأ علينا اخبرنا الحافظ نفيس الدين

سليمان بن ابراهيم العلوي اليماني بقرأتي عليه بتعز ح اني والدي اجازة ح
اني الفقيه تقي الدين عمر بن علي الشعبي ح اضافنا القاضي فخر الدين
الطبري في منزل له بزبيد على الاسودين التمر والماء ح اضافنا الامام
فخر الدين محمد بن ابراهيم الجيري الفارسي على الاسودين التمر والماء ح
اضافنا شيخنا الحافظ ابو العلاء الهمداني بها على الاسودين التمر
والماء ح اضافنا ابو بكر هبة الله بن الفرج الكاتب الهمداني على الاسودين
التمر والماء ح اضافنا ابو جعفر محمد بن الحسين بن محمد الصوفي على الاسودين
التمر والماء ح اضافني ابو الحسن علي بن الحسن الواعظ على الاسودين التمر والماء ح
اضافنا ابو شيبة احمد بن ابراهيم العطار المخزومي بالودان على الاسودين
التمر والماء ح اضافنا جعفر بن محمد بن عاصم الدمشقي على الاسودين
التمر والماء ح اضافنا نوفل بن الهادي على الاسودين التمر والماء ح
اضافنا عبد الله بن ميمون القداح على الاسودين الخ ح اضافنا
جعفر بن محمد الصادق على الاسودين الخ ح اضافنا ابي محمد بن علي الباقر
على الاسودين الخ ح اضافنا ابي علي بن الحسين على على الاسودين الخ ح
اضافني ابي علي على الاسودين الخ ح اضافني علي كرم الله وجهه على الاسودين الخ

قال اضافنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الاسودین التمر والماء ثم قال
من[1] اضاف مؤمنا فکانما اضاف آدم صلی اللہ علیہ وسلم ومن اضاف
مؤمنین فکانما اضاف آدم وحواء علیہما السلام ومن اضاف
ثلاثۃ فکانما اضاف جبریل واسرافیل ومیکائیل ومن اضاف اربعۃ
فکانما قرأ التورٰیۃ والانجیل والزبور والفرقان ومن اضاف خمسۃ
فکانما صلی الصلوات الخمس فی الجماعۃ من یوم خلق اللہ الخلق الی یوم القیمۃ
ومن اضاف ستۃ فکانما اعتق ستین رقبۃ من ولد اسماعیل ومن
اضاف سبعۃ غلقت عنہ سبعۃ ابواب جہنم ومن اضاف ثمانیۃ فتحت
لہ ثمانیۃ ابواب الجنۃ ومن اضاف تسعۃ کتب اللہ لہ حسنات بعدد
من عصاہ من اول یوم خلق اللہ الخلق الی یوم القیمۃ ومن اضاف
عشرۃ کتب اللہ لہ اجر من صلی وصام وحج واعتمر الی یوم القیمۃ۔
قال الشیخ عابد رحمہ اللہ تعالی فی ثبتہ وھذا مما تفرد بہ القداح وصح

[1] اس حدیث کے ہر راوی نے اپنے تلمیذ کو کھجور اور پانی سے ضیافت کی ہے اسیطرح یہ سلسلہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ تک پہنچتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور پانی سے ضیافت کرنیکے بعد فرمایا کہ جسنے ایک مومن کی ضیافت کی گویا اس نے آدم علیہ السلام کی ضیافت کی اور جس نے دو مومن کی ضیافت کی تو گویا اس نے آدم و حوا علیہما السلام کی ضیافت کی اور جس نے تین مومن کی ضیافت کی اسنے گویا جبریل و اسرافیل و میکائیل علیہم السلام کی ضیافت کی۔ اور جس نے چار کی ضیافت کی گویا اس نے تورات و انجیل و زبور و فرقان

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

غير واحد بانه متهم بالكذب والوضع ـ قال السخاوي ولوائح الكذب عليه ظاهرة ولا استبيح ذكره الا مع بيانه ـ لكن المحدثين مع كثرة كلامهم فيه ومبالغتهم في تضعيفه ورميه بالوضع لا يزالون يذكرونه ويسلسلونه بالتبرك وحسن النية والله ولي التوفيق انتهى وفي ثبت الامير الكبير رحمه الله تعالى ما نصه قال شيخ مشائخنا احمد الصباغ السكندري بعد ان ذكر ذلك عن شيخه سيدي عبد الله المصري ما نصه انظر مرتبة هذا الحديث ومن خرجه من اهل الكتب المعتبرة فاني ذهبت ان اسأل استاذي عنه في وقت اخذه ونسيت لعله مع حرصي على السؤال عنه منذ اخذته ام اقول ذكروا ان هذه المبالغات

پڑھا ـ اور جس نے پانچ کی ضیافت کی اس نے گویا جس دن سے اللہ تعالی نے مخلوق کو پیدا کیا اسدن سے قیامت تک نماز پنجگانہ باجماعۃ ادا کی ـ اور جس نے چھ مسلمان کی ضیافت کی گویا اس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام سے ساٹھ غلام آزاد کئے ـ اور جس نے سات کی ضیافت کی اسپر جہنم کے سات دروازے بند ہوگئے ـ اور جس نے آٹھ کی ضیافت کی اسکے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھل جائینگے ـ اور جس نے نو کی ضیافت کی اس کے لئے اللہ تعالی ـ روز اول خلقت سے روز قیامت تک گناہگاروں کی گنتی کے برابر نیکیاں لکھوا تا ہے ـ اور جس نے دس کی ضیافت کی اسکے لئے اللہ تعالی قیامت تک نماز پڑھنے والوں اور روزہ رکھنے والوں اور حج اور عمرہ بجالانے والوں کا اجر لکھتا ہے ـ ۱۲

اس حدیث میں محدثین کو بہت کلام ہے اسکا خلاصہ یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور باوجود اسکے محدثین اسکو ذکر کرتے آئے ہیں ـ میرے شیخ ابو الفیض مکی نے فرمایا کہ امام سیوطی نے جمع الجوامع میں ابن جزری سے تین مراتب تک نقل کیا ہے اھ میں کہتا ہوں کہ الحمد للہ کتاب ابن جزری اسنی المطالب میں نے جسوقت میرے شیخ احمد مکی اسکو مکہ مکرمہ میں ۱۳۴۲ میں طبع کرا رہے تھے اور میں اسکی تصیح کر رہا تھا ـ حدیث مذکور کو شیخ ابو الفیض کے قول کے مطابق پایا کہ تین مراتب پر اقتصار کیا ہے ـ واللہ تعالی اعلم

محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

من موجبات الطعن خصوصاً مع ذكر الملائكة في الضيافة وهم لا يأكلون
ولا يشربون فان صح فهو خارج مخرج الفرض والتقدير اھ قال شيخنا
ابو الفيض اقتصر على المراتب الثلاث في جمع الجوامع للسيوطي عن ابن الجزري
فانظر في مسند سيدنا علي رضي الله عنه اھ قلت وقد ظفرت بحمد الله
تعالى على مطالعة كتاب ابن الجزري المسمى باسنى المطالب في مناقب
علي بن ابي طالب بمكة المكرمة حين كنت مصححاً للطبعة مع شيخي العلامة
احمد جمال المكي رحمه الله تعالى فوجدت فيه الحديث المسلسل بالضيافة
كما قال شيخنا ابو الفيض انه اقتصر على المراتب الثلاث الاول۔

تک اٹھائیس ۲۸ واسطے ہیں۔	الحدیث التاسع المسلسل بالتلقیم	اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ف ۹

الاصل في التلقيم الذي يستعمله كثير من اهل الله ما اخرج الطبراني

ف نویں حدیث مسلسل بالتقلیم ہے یعنے مہمان کو لقمہ کھلانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر مجھ مسکین تک مسلسل چلا آیا ہے
چنانچہ مجھکو میرے شیخ حبیب حسین حبشی رحمہ اللہ نے اپنے دست مبارک سے شیرینی کا لقمہ کھلایا اور یہ واقعہ مکہ مکرمہ
میں ۱۳۲۴ھ میں ہوا تھا انکو انکے شیخ سید عیدروس نے لقمہ کھلایا اسی طرح یہ سلسلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہنچا حضرت
علی فرماتے ہیں کہ مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لقمہ کھلایا۔ فائدہ تلقیم کی فضیلت میں دو حدیثیں وارد ہیں (۱) رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے اپنے بھائی کو ایک شیریں لقمہ کھلایا اللہ پاک اسکو موقف قیامت کی تلخیوں سے بچائیگا۔ اخراج کیا اسکا
طبرانی نے (۲) جب تم سے کوئی شخص مہمان کیساتھ کھانا کھائے تو اسکو چاہئیے کہ مہمان کو لقمہ کھلائے جس نے ایسا کیا اسکو
ایکسال کے روزوں اور قیام لیل کا اجر ملیگا انتہی ملخصاً عقد الیواقیت الجوہریہ ۱۲

عن يزيد الرقاشي عن انس رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من لقّم اخاه لقمة حلوة صرف الله عنه مرارات الموقف
يوم القيمة افاد ذلك القرطبي في تذكرته وافاد المناوي في شرح الجامع
الصغير في شرح حديث "من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه"
حديثا مرفوعا الى النبي صلى الله عليه وسلم عن ابي الدرداء رضي الله عنه
من مسند الفردوس بلفظ اذا اكل احدكم مع الضيف فليلقمه فان
فعل ذلك كتب له عمل سنة صيام نهارها وقيام ليلها اهـ كذا في عقد
اليواقيت الجوهرية للشيخ شيخنا السيد عيدروس عن السيد عبد الرحمن الاهدل رحمهما الله
فاقول لقمني شيخنا العلامة الحبيب حسين الحبشي بيده المباركة لقمة حلوة
وذلك في داره بمكة المكرمة في سنة الف وثلثمائة واربعة عشر قال
لقمني السيد عيدروس بن عمر قال لقمني عمي السيد محمد بن عيدروس
قال لقمني الشيخ عبد الرحمن بن سليمان الاهدل قال لقمني ابي قال لقمني
السيد احمد بن محمد شريف قال لقمني الشيخ احمد النخلي قال لقمني الشيخ
عيسى الثعالبي الجعفري المالكي قال لقمني ابو الصلاح علي بن عبد الواحد
الانصاري قال لقمني ابو العباس احمد المقري المالكي قال لقمني عبد الله محمد

ابن احمد المقری ؒ لقمنی[۱۲] ابو عبد اللہ المسعری ؒ لقمنی[۱۳] ابو زکریا المیاوی ؒ

لقمنی[۱۴] ابو محمد صالح ؒ لقمنی[۱۵] ابو مدین ؒ لقمنی[۱۶] ابو الحسن بن حرزهم ؒ لقمنی[۱۷]

ابن العربی[۱] ؒ لقمنی[۱۸] الامام الغزالی ؒ لقمنی[۱۹] ابو المعالی ؒ لقمنی[۲۰] ابو طالب المکی ؒ

لقمنی[۲۱] ابو محمد الجریری ؒ لقمنی[۲۲] الجنید ؒ لقمنی[۲۳] السری السقطی ؒ لقمنی[۲۴]

المعروف الکرخی ؒ لقمنی[۲۵] داؤد الطائی ؒ لقمنی[۲۶] الحبیب العجمی ؒ لقمنی[۲۷]

الحسن البصری ؒ لقمنی[۲۸] علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ؒ لقمنی رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اس سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث العاشر[۲] المسلسل بوضع الید علی الرأس	یک ستائیس[۲۷] واسطے ہیں۔

(حدیث ۱۰)

اخبرنا مولانا الشیخ عبد الجلیل[۱] انا الشیخ عبد الغنی[۲] انا الشیخ عابد السندی[۳]

انا الشیخ صالح الفلانی[۴] ؒ انا الشیخ محمد سعید سفر[۵] ؒ انا الشیخ تاج الدین[۶]

القلعی ؒ انا الشیخ حسن العجیمی[۷] انا الشیخ احمد القشاشی[۸] انا العارف[۹]

---

[۱] ابن العربی - هذا غیر ابن عربی صاحب الفتوحات فانہ بدون الف ولام حیثما اصطلح علیہ اهل المشرق .... فرقا بینهما ۱۲ منہ غفر اللہ لہ [۲] یہ حدیث ہے جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر اپنا دست مبارک رکھکر بیان فرمایا اور ہر زمانہ میں ہر راوی نے اسکو اسی طرح سر پر ہاتھ رکھکر بیان کیا اور اسی طرح یہ سلسلہ مجھ تک پہنچا ۱۲ عبد البادی غفر اللہ لہ۔

بالله الشيخ احمد الشناوي عن[11] عبد الرحمن بن فهد اجازة عن[12] عمه
جار الله عن[13] والده عبد العزيز ثنا[14] انا المشائخ الاربعة سيدي
والدي نجم الدين عمر ووالده جدي تقي الدين محمد بن فهد بقراءتي
عليهما والعلامة ابو الفتح المراغي والشيخة ام هانئ بنت ابي الحسن
سماعا عليهما مفترقين قال الاولان انا[14] الامام زين الدين عبد الرحمن
ابن علي بن يوسف الزرندي وقال الثالث انا الشيخ جلال الدين
ابو طاهر احمد بن محمد بن محمد الخجندي وقاضي الاقضية مجد الدين
الفيروزآبادي وقالت الرابعة انا القاضي شهاب الدين ابن
ظهيرة بن احمد القرشي سماعا قالوا[15] انا ابو الحافظ العلائي قال الزرندي
اجازة ثنا[16] انا ابو اسحاق ابراهيم بن محمد الطبري ثنا[17] انا ابو الحسن علي
ابن هبة الله الحميري ثنا[18] انا السلفي ثنا[19] انا ابو الحسين بن عبد الجبار
الصيرفي[20] انا ابو الفتح عبد الكريم بن محمد المحاملي انا[21] ابو بكر بن احمد بن
ابراهيم بن شاذان البزاز ثنا[22] محمد بن عيسى الزهري ثنا[23] مالك بن
يحيى ثنا[24] علي بن عاصم عن[25] سهيل بن ابي صالح عن[26] ابيه عن[27] ابي هريرة
رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

"ما منکم من احد ینجیه عمله من النار و یدخله الجنة الا

الرحمة من الله عز و جل قالوا ولا انت یا رسول الله قال

ولا انا الا ان یتغمدنی الله تعالیٰ برحمته و فضله" و وضع

رسول الله صلی الله علیه وسلم یدہ علی رأسه و وضع ابو هریرۃ رضی

الله عنه یدہ علی رأسه و وضع ابو صالح یدہ علی رأسه و وضع سهیلٌ

یدہ علی رأسه و وضع علی بن عاصم یدہ علی رأسه و وضع ابو غسان

مالک بن یحییٰ یدہ علی رأسه و وضع محمد بن عیسیٰ یدہ علی رأسه

و وضع ابن شاذان یدہ علی رأسه و وضع عبد الکریم یدہ علی راسه و وضع

ف ۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے عمل کی وجہ سے عذاب جہنم سے نجات پاکر داخل جنت نہ ہوگا۔ جب تک کہ خدائے عز و جل کی رحمت شامل حال نہ ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ بھی اپنے اعمال سے جنت میں نہ جاؤ گے۔ فرمایا۔ میں بھی نہ جاؤنگا۔ مگر جب اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت میں مجھے ڈھانپ لیگا (تو میں جنت میں جاؤنگا) اس حدیث سے اپنے نیک اعمال پر گھمنڈ کرنے کی سخت ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ خدا کے فضل و رحمت پر بھروسہ کرکے عمل کو چھوڑ دیں۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ نیک عمل ضرور کریں لیکن اپنے اعمال کیسے ہی زبردست ہوں ان پر تکیہ اور بھروسہ نہ رکھیں بلکہ خدائے عز و جل کے فضل و کرم پر بھروسہ رکھیں کہ بغیر اسکے بیڑا پار ہونا ممکن نہیں۔ اور ہمارے اعمال کا قبول ہونا بھی اسکے فضل و کرم پر منحصر ہے۔ اے ہمارے مالک تو اپنے فضل و رحمت میں ہم کو ڈھانپ لے اور داخل جنت فرما آمین اس حدیث کے راوی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرماتے ہوئے اپنے دست مبارک کو اپنے سر مبارک پر رکھا۔ اور اسی طرح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسکی روایت کے وقت اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اسی طرح یہ سلسلہ میرے شیخ تک پہنچا اور انہوں نے مجھ سے اس حدیث کی روایت کرتے وقت اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

الصيرفي يده على رأسه ووضع السلفي يده على رأسه ووضع الحميري يده على رأسه ووضع الطبري يده على رأسه ووضع العلائي يده على رأسه ووضع كل من ابن ظهيرة ومن الجندي والفيروزآبادي يده على رأسه ووضع كل من شيوخ عبد العزيز بن فهد يده على رأسه ووضع عبد العزيز يده على رأسه ووضع ولده جار الله بن فهد يده على رأسه ووضع ولد اخيه عبد الرحمن يده على رأسه ووضع الشناوي يده على رأسه ووضع القشاشي يده على رأسه ووضع العجيمي يده على رأسه ووضع القلعي يده على رأسه ووضع محمد سعيد سفر يده على رأسه ووضع الشيخ صالح يده على رأسه ووضع الشيخ عابد يده على رأسه ووضع الشيخ عبد الغني يده على رأسه ووضع شيخ الشيخ الجليل عبد الجليل يده على رأسه. وهذا الحديث صحيح اخرجه البخاري في صحيحه عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه

[illegible]

الحديث الحادي عشر المسلسل بوضع اليد على الرأس عند ختم سورة الحشر

ع ١١

۱۲ یہ گیارہویں حدیث ایسے سلسلہ کی ہے کہ اس کے ہر راوی نے اپنے تلمیذ کو سورۂ حشر کی آخری آیتیں پڑھتے وقت کہا کہ اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ۔ یہ سلسلہ اسیطرح مجھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ اور اسکا فائدہ یہ ہے کہ آیات مذکورہ کا اپنے سر پر اپنا ہاتھ رکھکر پڑھا کرنا ہر مرض کیلئے شفا کا موجب ہے۔ اور دیلمی کی روایت میں یوں وارد ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا کہ اے علی جب تجھے درد سر آئے تو اپنا ہاتھ سر پر رکھکر سورۂ حشر کی آخری آیتیں پڑھ ا ھ۔ اس حدیث کے راوی ثقہ و معتبر ہونیکے باوجود محدثین کو اسکی صحت میں کلام ہے واللہ تعالی اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

اخبرنی[1] بہ مولانا الشیخ عبد الباری اللکنوی دام فیضہ قال اخبرنی[2] بہ الشیخ محمد علی ظاہر الوتری قال اخبرنی[3] بہ العلامۃ الشیخ عبد الغنی[4] عن محمد عابد[5] عن عمہ الشیخ محمد حسین عن[6] الشیخ محمد بن محمد بن عبد اللہ الحضرمی عن[7] عبد اللہ بن سالم البصری[8] عن محمد البابلی عن[9] نور الدین علی الاجہوری عن[10] عمر ابن الجائی عن[11] الجلال السیوطی عن[12] الحافظ العسقلانی عن[13] عمر بن محمد بن احمد بن سلیمان انا[14] العز محمد بن ابراہیم ابن ابی عمر انا[15] الفخر علی بن البخاری انا[16] ابن طبرزد انا ابو منصور عبد الرحمن ابن محمد القزاز انا[17] ابو بکر الخطیب البغدادی قال[18] ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الانصاری الحافظ انا[19] ابو الطیب محمد بن احمد بن یوسف بن جعفر المقری البغدادی ثنا[20] ادریس ابن عبد الکریم الحداد قال[21] قرأت علی خلف فلما بلغت ہذہ الآیۃ "لو انزلنا ہذا القرآن علی جبل" قال ضع یدک علی رأسک فانی[22] قرأت علی سلیم فلما بلغت ہذہ الآیۃ قال لی ضع یدک علی رأسک فانی[23] قرأت علی حمزۃ فلما بلغت ہذہ الآیۃ قال

---

[1] اس حدیث کی سند میں مجیب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ستائیس[27] واسطے ہیں ۱۲ احمد عبد الہادی غفر اللہ

ضع يدك على رأسك فانى قرأت على الاعمش فلما بلغت هذه الآية

قال ضع يدك على رأسك فانى قرأت على يحيى بن ذياب فلما بلغت

هذه الآية قال ضع يدك على رأسك فانى قرأت على علقمة والاسود

فلما بلغت هذه الآية قال ضع يدك على رأسك فانا قرأنا على عبد الله

ابن مسعود فلما بلغنا هذه الآية قال ضعا ايديكما على رؤسكما

فانى[1] قرأت على النبي صلى الله عليه وسلم فلما بلغت هذه الآية قال

ضع يدك على رأسك فان جبرئيل عليه السلام لما نزل بها عليّ قال لي

ضع يدك على رأسك فانها شفاء من كل داء الا السام والسام

الموت قال شيخي الشيخ عبد الباري قال الشيخ الوتري ولما حدثني

شيخي الشيخ عبد الغني قال ضع يدك على رأسك ووضع يده على رأسه ايضا

حتى ختمنا الآيات من قوله تعالى "لو انزلنا الى تمام سورة الحشر"

وهكذا امر كل واحد من الاشياخ لمن حدثه حتى وصل الينا اهـ

---

[1] یعنے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے (سورۂ حشر) نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے روبرو پڑھا پس جب آیت مذکورہ (لو انزلنا) پر پہنچا تو فرمایا کہ اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ کیونکہ جب جبرئیل علیہ السلام ان آیتوں کو لیکر نازل ہوئے تو مجھے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھنے کو کہا اور کہا کہ یہ آیتیں ہر بیماری کیلئے شفا ہیں۔ سوا موت کے اس حدیث کی تحقیق گزر چکی ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ۔

وقال لما حدثني به الشيخ الوتري قال لنا ضعوا ايديكم على رؤسكم ووضع يده على رأسه ايضا انتهى ۔ واقول[1] و لما حدثني به شيخي عبد الباري قال لي ضع يدك على رأسك ووضع يده على رأسه ايضا، وهذا الحديث مع روايته عن الائمة الثقات قد تكلم فيه المحدثون ۔ قال الشوكاني في الفوائد المجموعة قال الذهبي باطل ورواه الديلمي باسنادين بلفظ يا علي اذا صدع رأسك فضع يدك عليه واقرأ اخر سورة الحشر ولم اعرف كيف حال رجالهما اه والله تعالى اعلم

ستائیس ۲۷ واسطے ہیں۔	الحديث الثاني عشر[12] المسلسل[2] بالقبض على اللحية	اس حدیث میں مجیب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک

ع ۱۲

اخبرنا[1] الشيخ عبد الجليل المدني ثم اخبرني[2] الشيخ عبد الغني ثم[3] اني الشيخ عابد[4] اني السيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل عن[5] ابيه سليمان بن يحيى عن[6] الشيخ عبد الخالق بن ابي بكر المزجاجي عن[7] محمد بن احمد عقيلة[8] عن[9] حسن العجيمي انا[10] عيسى بن محمد الجعفري عن[11] الاحجوري عن[12] محمد بن[13]

[1] القائل جامع هذه الاوراق المسكين محمد عبد الهادي كان له الله ذو الايادي ۱۲
[2] اس حدیث کا ہر راوی میرے شیخ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک روایت حدیث کے وقت اپنی ریش پر قبضہ کیا تھا ۱۲ العبد الہادی

الرضی الغزی ثنا[۱۲] ابو الفتح محمد بن محمد المزی ثنا[۱۳] ابن الجزری ثنا[۱۴] الجمال

محمد بن محمد بن النحاس وابو هریرۃ عبد الرحمن بن الذہبی انا[۱۵]

ابو العباس احمد بن عبد الرحمن البعلی انا[۱۶] محمد بن عبد اللہ بن

اسماعیل بن احمد المرداوی نا[۱۷] ابو الفرج یحیی بن محمود الثقفی انا[۱۸]

جدی لامی الحافظ اسماعیل التیمی انا[۱۹] ابو بکر احمد بن علی الشیرازی

عن[۲۰] الامام ابی عبد اللہ محمد النیسابوری نا[۲۱] الزبیر بن عبد الواحد

الاسد آبادی[۱] انا[۲۲] ابو الحسن یوسف بن عبد الاحد القمی الشافعی

نا[۲۳] سلیمان بن شعیب الکیسانی[۲] نا[۲۴] سعید بن آدم انا[۲۵] شہاب بن خراش

قال[۲۶] سمعت یزید الرقاشی عن[۲۷] انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "لا یجد العبد حلاوۃ الایمان حتی

یؤمن بالقدر خیرہ وشرہ وحلوہ ومرہ[۳]" قال وقبض رسول اللہ تعالی

المدنی الکمال

التیمی

سعید الادم

[۱] نسبۃ الی اسد آباد بلیدۃ قرب ہمدان ۱۲ [۲] نسبۃ الی جدہ کیسان ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ

[۳] یعنی بندہ مومن جب تک تقدیر کی بھلائی اور برائی اور شیرینی اور تلخی پر ایمان نہ لائے تب تک ایمان کی حلاوت نہ پائیگا یعنی دنیا کی خوشی غمی نفع ونقصان صحت بیماری ہر چیز تقدیر الہی سے ہے بندہ کو چاہئے کہ ہر حال میں راضی رہے جب تک ایسا نہ ہو ایمان کا ذائقہ حاصل نہ ہوگا۔ خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ریش مبارک کو تھام کر فرمایا کہ میں تقدیر کی بھلائی اور برائی اور شیرینی اور تلخی پر ایمان لایا۔ حق تعالی ہم سب مسلمانوں کو تقدیر پر ایمان رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

کاتب الحروف محمد ضیا خان غفر اللہ ذنوبہ

صلى الله تعالى عليه وسلم على لحيته فقال آمنت بالقدر خيره وشره وحلوه
ومره وقبض انس رضي الله تعالى عنه على لحيته فقال آمنت بالقدر
خيره وشره وحلوه ومره وقبض يزيد على لحيته فقال آمنت بالقدر خيره
وشره وحلوه ومره قال وقبض شهاب على لحيته فقال آمنت الخ قال
وقبض سعيد على لحيته فقال آمنت الخ وقبض سليمان على لحيته فقال آمنت الخ
وقبض يوسف على لحيته فقال آمنت الخ واخذ الزبير على لحيته فقال
آمنت الخ وقال الحاكم بعد ما قبض على لحيته وانا اقول عن نية صادقة
وعقيدة صحيحة آمنت الخ وقبض ابو بكر على لحيته وقال آمنت الخ
وقبض التميمي على لحيته وقال آمنت الخ وقبض الثقفي على لحيته وقال
آمنت الخ وقبض المرداوي على لحيته وقال آمنت الخ وقبض البعلي
على لحيته وقال آمنت الخ وقبض كل من ابي هريرة وابن النحاس
على لحيته وقال كل واحد منهما آمنت الخ وقبض ابن الجزري
على لحيته وقال آمنت الخ وقبض ابو الفتح على لحيته وقال آمنت الخ
وقبض الغزي على لحيته وقال آمنت الخ وقبض الاجهوري على لحيته
وقال آمنت الخ واخذ الشيخ عيسى على لحيته وقال آمنت الخ وقبض العجيمي على لحيته قال

امنت الخ وقبض ابن عقيلة على لحيته وقال امنت الخ وقبض الشيخ عبد الخالق على لحيته
وقال امنت الخ وقبض السيد سليمان على لحيته وقال امنت الخ
وقبض ابنه السيد عبد الرحمن على لحيته وقال امنت الخ وقبض الشيخ
عابد على لحيته وقال امنت الخ وقبض الشيخ عبد الغني على لحيته
وقال امنت الخ وقبض شيخنا العلامة عبد الجليل على لحيته وقال
امنت بالقدر خيره وشره وحلوه ومره ۔ نسأل الله تعالى ان
يثبتنا على ذلك ويجعلنا مؤمنين به آمين بجاه السيد الامين
اخرجه ابن عساكر في تاريخه مسلسلاً وهكذا اخرجه النجم الغيطي
في مسلسلاته وقال عقبه حديث عظيم مسلسل بقبض اللحية و
بالايمان بالقدر انتهى مختصراً عجلوني

۱۳

الحديث الثالث عشر المسلسل[1] بقول كل راو كتبته وهاهو في جيبي

اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۳۳) واسطے ہیں۔

[1] اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اسکو لکھا اور وہ میری جیب میں ہے۔ یہ دراصل ایک مستند و معتبر دعا کا سلسلہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ تک پہنچا ہے۔ جب آپکو کسی طرح کا غم وارد ہوتا تو آپ اس دعا کو پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ دعاء الفرج یعنے خوشی کی دعا ہے۔ اور اس دعا کا ایک عجیب قصہ ہے جو متن کتاب ہذا میں مذکور ہے۔ یہاں بغرض رفاہ عام اسکا اردو خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس کے راوی اعلیٰ حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ابوجعفر منصور

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ ۱۲

اخبرنی العلامۃ عبد الباری قال انا محمد طاہر الوتری انا عبد الغنی المجددی المدنی عن محمد عابد الانصاری عن السید عبد الرحمن الاہدل عن ابیہ السید سلیمان بن یحیی الاہدل عن السید احمد بن محمد شریف المقبول الاہدل عن السید یحیی بن عمر مقبول الاہدل عن السید ابی بکر بن علی البطاح الاہدل عن السید یوسف بن محمد البطاح الاہدل عن السید الطاہر الحسین الاہدل

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۰۱) مسند خلافت پر متمکن ہوا تو مجھ سے کہا کہ حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ کو بلا لاؤ۔ جب انکے بلانے میں کچھ تاخیر ہوئی تو کہا کہ کیا میں نے جعفر کو بلانیکا حکم نہ کیا تھا۔ تجھکو خدا کی قسم ہے کہ بلا لا انکو ورنہ بہت بری طرح سے تجھکو قتل کرونگا۔ ربیع کہتے ہیں میں نے انہیں بلا لایا پس جب ہم ہر دو خلیفہ کے دروازے پہنچے تو حضرت جعفر کھڑے ہو گئے اور انکے لب کچھ حرکت کرنے لگے۔ پھر اندر داخل ہوکر خلیفہ کو سلام کیا۔ خلیفہ نے جواب ندیا۔ اور نہ انہیں بیٹھنے کو کہا۔ پھر سر اٹھا کر کہا کہ اے جعفر تو ایسا ہے اور ویسا ہے (یعنے شکایت کی) اور ایک حدیث آباء و اجداد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت غدر کرنے والے کے لئے ایک جھنڈا کھڑا کیا جائیگا جس سے وہ تمام لوگوں میں پہچان لیا جائیگا۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت جعفر کو غدر کرنے والے بنایا۔ گویا حدیث مذکور کا مصداق ٹھرایا۔ یہ سنکر حضرت جعفر نے بھی اپنے آباء و اجداد سے ایک حدیث روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت عرش کے درمیان سے ایک منادی ندا کریگا کہ جنکی اجرت اللہ تعالی پر ہے وہ لوگ کھڑے ہوجائیں۔ (یہ ندا سنکر صرف بزرگی والے لوگ کھڑے ہونگے۔ بار بار یہی فرماتے رہے حتی کہ خلیفہ کا غصہ تھم گیا اور دل نرم ہو گیا پھر آپسے کہا کہ اے ابو عبد اللہ بیٹھو اور اونچی جگہ بیٹھو یعنے اعزاز کیا پھر نہایت خوشبودار تیل جسمیں غالیہ ملا ہوا تھا منگاکر خود اپنے ہاتھ سے حضرت جعفر کے ہاتھ پر ڈالا پھر عزت و احترام کے ساتھ رخصت کیا اور ربیع سے کہا کہ ابو عبد اللہ (یہ حضرت جعفر کی کنیت ہے) کا جائزہ جاری کردو اور اسکو دوچند کردو جب حضرت جعفر باہر نکلے تو ربیع نے نہایت خلوص و ادب سے پوچھا کہ آپ خلیفہ کے روبرو آنیکے آگے کیا پڑھ رہے تھے کہ میں نے آپکے لب کو حرکت کرتے ہوئے دیکھا تھا تو حضرت جعفر نے فرمایا کہ مجھ سے میرے باپ نے اور انکو انکے باپ نے اور انکو انکے دادا نے روایت کی ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی غم پیش آتا تھا تو اس دعا کو پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے کہ یہ خوشی دلانیوالی دعا ہے۔ یہ دعا متن کتاب میں آتی ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

عن[17] الحافظ عبد الرحمن بن علی الدیبع الشیبانی عن[18] الشمس محمد عبد الرحمن

السخاوی انا[19] ابو اسحاق ابراهیم بن علی انا[20] الامام ابو طاہر المجد الفیروز

آبادی انا[21] محمد بن ابی القاسم الفارقی انا[22] علی بن احمد العراقی انا[23]

ابو الفضل جعفر بن علی الهمدانی انا[24] الشریف ابو محمد عبد اللہ بن

عبد الرحمن الدیباجی ثنا[25] ابو عبد اللہ محمد بن الحسین بن صدقۃ بن

سلیمان الاسکندری ثنا[26] ابو الفتح نصر ابن الحسین بن القاسم الشاشی

ثنا[27] ابو الحسن علی بن الحسین بن ابراهیم العاقولی الشافعی ثنا[28] القاضی

ابو الحسن محمد بن علی بن صخر الازدی ثنا[29] ابو العباس احمد بن محمد بن

یعقوب الهروی ثنا[30] احمد بن منصور بن محمد الحافظ المؤذن

ثنا[31] ابو الحسن علی بن الحسن بن احمد البلخی القطان ثنا[32] ابو الحسن علی بن احمد بن

محمد البلخی المحتسب ثنا[33] محمد بن هارون الهاشمی ثنا[34] محمد بن یحیی

المازنی ثنا[35] موسی بن سهل عن[36] الربیع[1] قال لما استقلت ای الخلافۃ

او البیعۃ لابی جعفر المنصور قال یا ربیع ابعث الی جعفر ای الصادق

ابن محمد فقمت بین یدیہ وقلت ای بلیۃ یرید ان یفعل واوهمتہ انی

البیضاوی

الحسن

محمد

[1] ہو حاجب المنصور ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

انعل ثم اتیتہ بعد ساعۃ فقال الرا قل لک ابعث الی جعفر بن محمد
و اللہ لتا تینی او لا قتلنک شر قتلۃ فذہبت الیہ فقلت یا ابا
عبد اللہ اجب امیر المؤمنین فقام معی فلما دنونا من الباب قام
فحرک شفتیہ ثم دخل فسلم فلم یرد علیہ و وقف فلم یجلسہ ثم رفع راسہ
و قال یا جعفر انت الذی کیت و کیت وحدثنی ابی ربیع عن
ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال "یبعث لہ للغادر
یوم القیمۃ لواء یعرف بہ" فقال جعفر بن محمد حدثنی ابی عن
ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "ینادی منادی لہ یوم
القیمۃ من بطنان العرش الا لیقم من کان اجرہ علی اللہ تعالی
فلا یقوم من عبادہ الا المتفضلون" فما زال یقول حتی سکن
ما بہ و لان لہ فقال اجلس ابا عبد اللہ ارتفع ابا عبد اللہ ثم دعا
ید ہن فیہ غالیۃ لہ فادا قہ علیہ بیدہ و الغالیۃ تقطر من بین انامل
امیر المؤمنین ثم قال انصرف ابا عبد اللہ فی حفظ اللہ تعالی

لہ اسکا ترجمہ گزر چکا ۱۲ لہ غالیۃ خوشبو ئی ست معروف مرکب از مشک و عنبر و کافور و دہن البان ۱۲
کذا فی المنتخب وغیرہ ۱۲

ثم قال لی یا ربیع اتبع اباعبداللہ جائزتہ واضعفہا فخرجت فقلت
یا اباعبداللہ تعرف محبتی لک قال انت مناحدثنی ابی عن ابیہ
عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "مولی القوم منہم فقلت
یا اباعبداللہ شہدت مالم تشہد وسمعت مالم تسمع وقد
دخلت ورأیتک تحرک شفتیک عند دخولک الیہ قال دعاء کنت
ادعو بہ قلت دعاء حفظتہ عند دخولک الیہ ام شیئ تأثرتہ عن
ابائک الطاہرین قال حدثنی ابی عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کان اذا احزنہ امر دعا بہذا الدعاء وکان یقول انہ دعاء
الفرج وہو [1] اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِیْ بِعَیْنِكَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاكْنُفْنِیْ بِرُكْنِكَ (بِكَنَفِكَ)
الَّذِیْ لَا یُرَامُ وَارْحَمْنِیْ بِقُدْرَتِكَ عَلَیَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ وَرَجَائِیْ فَكَمْ
مِنْ نِعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَیَّ قَلَّ لَكَ بِهَا شُكْرِیْ وَكَمْ مِنْ بَلِیَّةٍ
اِبْتَلَیْتَنِیْ بِهَا قَلَّ لَكَ بِهَا صَبْرِیْ فَیَا مَنْ قَلَّ لَكَ عِنْدَ

[1] ترجمہ۔ اے میرے اللہ میری نگرانی فرما تیری اس آنکھ سے جو کبھی نہیں سوتی (یعنے میرا کوئی دشمن مجھے ایذا نہ دے سکے) اور بچالے مجھکو اپنے اس رکن کے ذریعہ سے جو قصد نہ کیا جائے (یعنے جسپر کسی کا دسترس نہیں ہے) اور مجھ پر اپنا رحم فرما اپنی اس قدرت سے جو مجھ پر ہے۔ تو ہی میرا بھروسہ اور تو ہی میری امید ہے یعنے میری تمام امیدیں تیری ذات سے وابستہ ہیں تو ہی انکو پورا کرنے والا ہے۔ پس تیری بہت نعمتیں مجھ پر مبذول ہوئی ہیں جنکا شکر میں نے کم کیا اور بہت بلیات سے تو نے میری آزمایش کی جن پر میں نے کم صبر کیا۔ پس اے وہ ذات پاک جسکی نعمت پر میرا

(بقیہ حاشیہ برصفحہ آیندہ)

نِعْمَتِهٖ شُكْرِيْ فَلَمْ يَحْرِمْنِيْ وَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلَائِهٖ صَبْرِيْ فَلَمْ يَخْذُلْنِيْ

وَيَا مَنْ رَآنِيْ عَلَى الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِيْ اَسْأَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ٭ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى دِيْنِيْ بِدُنْيَايَ وَعَلٰى اٰخِرَتِيْ بِالتَّقْوٰى

وَاحْفَظْنِيْ فِيْمَا غِبْتُ عَنْهُ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ فِيْمَا حَضَرْتُ يَا مَنْ

لَا تَضُرُّهُ الذُّنُوْبُ وَلَا تَنْقُصُهُ الْمَغْفِرَةُ هَبْ لِيْ مَا لَا يَنْقُصُكَ

وَاغْفِرْ لِيْ مَا لَا يَضُرُّكَ اِلٰهِيْ اَسْأَلُكَ فَرَجًا قَرِيْبًا وَّصَبْرًا جَمِيْلًا

وَاَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَّاَسْأَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ

وَاَسْأَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَاَسْأَلُكَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط قال الربيع فكتبته عن

جعفر بن محمد وها هو فی جیبی وقال موسیٰ فکتبته عن الربیع

وها هو فی جیبی وهکذا علی هذا المنوال الی شیخنا السید علی طاهر

(بقیہ حاشیہ صفحہ (۵۷۵) شکر کم ہوا پھر بھی مجھے محروم نہ رکھا اور اے وہ ذات مقدس جسکی بلاؤں پر میرا صبر کم ہوا پھر بھی مجھے رسوا نہ کیا اور اے وہ ذات اقدس کہ جس نے میری خطاؤں کو دیکھ کر بھی میری فضیحت نہ کی۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو ہمارے سردار محمد پر اور انکی آل پر رحمت بھیجے جیسا کہ تو نے درود اور برکت اور رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اے میرے اللہ میری دنیا سے میرے دین کی اور تقوے سے میری آخرت کی مدد فرما اور میری حفاظت فرما اس میں کہ میں اس سے غائب رہا۔ اور

(بقیہ بر صفحہ آیندہ)

الوتری وکان سماعه وکتابته عن شیخه عبد الغنی فی سنه ۱۲۸۱ الف ومائتین

وواحد وثمانین وقد سمع وکتب شیخنا ومولانا عبد الباری عن شیخه

الوتری فی الثانی من صفر یوم الثلثاء بالمدینة المنورة وقد وقع

سماعی وکتابتی عن شیخی وسندی عبد الباری فی الحادی والعشرین

من ذی الحجة الحرام سنه ۱۳۴۰ اربعین وثلثمائة والف یوم الاربعاء

الذی خلق الله فیه النور۔ زادنا الله نورا علی نور۔ وحقق

لنا الاجور۔ والحمد لله علی ذلک فی الاصائل والبکور۔ قال

العلامة العجلونی فی ثبته قال شیخنا محمد الکاملی ووالد البدر

(بقیہ صفحہ گزشتہ) مجھکو میرے نفس کے سپرد مت کر اسمیں کہ جس میں میں حاضر رہا۔ اے وہ ذات جسکو گناہ کچھ ضرر نہیں دیتے اور جسکو بخشش کچھ گھٹا نہیں سکتی مجھکو عطا فرما کہ وہ تیرا کچھ نہ گھٹا سکیگی اور بخش مجھکو کہ وہ تجھکو ضرر نہ پہنچا سکیگی۔ اے میرے اللہ میں تجھ سے قریب کی کشادگی اور خوبی والا صبر مانگتا ہوں اور ہر طرح کی بلا سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اور عافیت پر شکر گزاری کی توفیق مانگتا ہوں۔ اور ہمیشہ کے آرام کا سوال کرتا ہوں۔ اور لوگوں سے بے نیازی چاہتا ہوں۔ اور نہ زور ہے نہ طاقت کسی طرح کی مگر اللہ بلند اور عظمت والے کی مدد سے۔ دعا کا ترجمہ ختم ہوا۔ حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ سے اس دعا کو سنکر لکھ لیا اور وہ میرے جیب میں ہے سو تسی نے کہا کہ میں نے اس دعا کو ربیع سے لکھ لیا اور وہ میرے جیب میں ہے اسی طرح میرے شیخ مولانا عبد الباری کے شیخ مولانا سید علی ظاہر وتری تک یہ سلسلہ چلا آیا اور انہوں نے اپنے شیخ عبد الغنی سے سنہ ۱۲۸۱ھ میں اس دعا کو لکھ لیا تھا اور مولانا عبد الباری نے مجھکو اسکی اجازت دیتے وقت فرمایا کہ میں نے اپنے شیخ وتری سے اسکو لکھ لیا تھا اور وہ میرے جیب میں ہے پھر جیب سے نکالکر مجھکو دی اور میں نے اس دعا کو سنہ ۱۳۴۰ میں لکھ لیا وللہ الحمد علی ذلک یہ بڑی عمدہ اور مستند دعا ہے اسکا پڑھنے والا شر اعداء و آفات و بلیات سے مامون و محفوظ رہیگا انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ محمد عبد الباری کان لہ اللہ ذو الایادی

الغزی عن والدہ الرضی عن العز بن جماعۃ عن الدہ البدر عن زین الدین
ابن قاضی شہبۃ عن والدہ الشمس عن ابن العطار عن الشیخ محی الدین
النووی بسندہ الی الامام جعفر بن محمد بن زین العابدین بن الحسین
ابن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ الحسین عن ابیہ الامام علی بن
ابی طالب رضی اللہ تعالے عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وکل من
رواہ قال وھا ھو فی جیبی وھو حدیث ودعاء وتمیمۃ ای حرز و
اخرجہ الدیلمی فے مسند الفردوس عن علی بلفظ - یا علی اذا احزنک امر
فقل اللھم احرسنی الحدیث واللہ اعلم انتہی -

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ	الحدیث الرابع عشر المسلسل بمسح الارض بالید	صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۷) واسطے ہیں -

۱۴

اخبرنی شیخی وسندی مولانا قیام الدین عبد الباری دام فیضہ الجار
قال اخبرنی شیخی وسندی السید محمد علی بن السید ظاہر الوتری
قال اخبرنی الشیخ عبد الغنی المدنی المجددی عن الشیخ محمد عابد
عن عمہ الشیخ محمد حسین عن ابیہ الشیخ محمد مراد عن شیخہ محمد ھاشم

لہ اس حدیث کے بیان کرنیکے وقت ہر راوی نے اپنے ہاتھ زمین پر پھیرا حتی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا اسکی تشریح آگے آتی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

عن الشیخ عبد القادر عن[9] الشیخ حسین العجیمی عن[10] الشیخ احمد القشاشی
عن[11] الشمس محمد بن احمد بن حمزة الرملی عن[12] القاضی زکریا عن[13] الحافظ
ابن حجر عن[14] ابی اسحاق التنوخی عن[15] احمد الحجار عن[16] ابی الفضل جعفر
ابن علی الهمدانی عن[17] القاضی الشریف ابی محمد عبد الله بن عبد الرحمن
العثمانی عن[18] ابی الحسن علی بن المشرف المصری عن[19] ابی القاسم عبد العزیز
ابن الحسن بن اسماعیل الضراب عن[20] ابیہ نا[21] ابو جعفر احمد بن اسحاق
ابن البہلول القاضی نا[22] ابی نا[23] ابراهیم بن حمزة عن[24] عبد العزیز بن محمد
هو الزراوردی عن[25] اسید بن ابی اسیر هو البراء عن[26] ابیہ
قال قلت لابی قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ مالک لا تحدث عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما یحدث الناس فقال[27] سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول "من[1] کذب علی متعمدا فلیعد لجنبہ مضجعا
من النار" فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک و یمسح
الارض بیدہ۔ ومسح ابو قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ یدہ بالارض کما

---

[1] یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر جھوٹ کہا وہ اپنے پہلو کیلئے آتش جہنم سے بچھونا یاد کرلے۔ یہ فرماتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ زمین پر پھیرا گویا جھوٹی حدیث کہنے والے کیلئے جہنم کے ٹھکانے کا اشارہ بتلایا اس حدیث شریف سے جھوٹی حدیث کہنے کی سخت وعید ثابت ہوئی اللّٰہم احفظنا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

مسح رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ ومسح ابو اسيد كما مسح ابو قتادة وهكذا امسح كل واحد من الرواة يده بالارض لما حدث بهذا الحديث حتى قال شيخنا مسح الشيخ محمد على بن طاهر الوترى يده بالارض للمحدث به۔ قلت وهكذا امسح شيخى يده بالارض للمحدث به

الحديث الخامس عشر المسلسل بوضع اليد على الكتف

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۹) واسطے ہیں۔

[۱۵] لكن ذلك من الامام الجزرى فارويه بالسند المذكور مرارا الى الامام الجزرى[۱۲] قال فى اسنى المطالب اخبرنا[۱۳] الشيخ المسند الصالح ابو العباس احمد بن عبد الكريم البعلبكى الصوفى بقرأتى عليه بمدرسة الحنابلة من مدينة بعلبك والمحروسة فى ذى الحجة الحرام سنة اثنتين وسبعين وسبعمائة ويده على كتفى قال[۱۴] اخبرنا القاضى تاج الدين عبد الخالق بن عبد السلام بن سعيد بن علوان سماعا ويده على كتفى قال اخبرنا[۱۵] الامام العلامة ابو محمد عبد الله بن احمد بن محمد بن قدامة المقدسى

سلہ اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میرے شیخ نے اس حدیث کو سناتے وقت میرے کاندھے پر ہاتھ رکھا اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور حدیث سنائی اسیطرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام نے میرے کاندھے پر ہاتھ رکھکر فرمایا چنانچہ آگے آتا ہے۔
محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

ویدہ علی کتفی اخبرنا[16] ابو الفتح محمد بن عبد الباقی بن سلیمان الحاجب
ویدہ علی کتفی اخبرنا[17] ابو عبد اللہ محمد بن ابی نصر الحمیدی ویدہ
علی کتفی حدثنا[18] ابو اسحاق ابراهیم بن سعد بن عبد اللہ النعمانی
ویدہ علی کتفی حدثنا[19] ابو الحسن احمد بن محمد بن احمد الحافظ ویدہ
علی کتفی اخبرنا[20] ابو الحسن احمد بن عیسی القرضی ویدہ علی کتفی حدثنا[21] ابو الحسن احمد بن محمد بن موسی
الوکیل المکی ویدہ علی کتفی حدثنا[22] ابو محمد هلال ابن العلاء بن عمر بن هلال بن العلاء
الباهلی ویدہ علی کتفی حدثنی[23] ابی ویدہ علی کتفی حدثنا[24] عبد اللہ بن
عمرو ویدہ علی کتفی حدثنا[25] زید بن ابی انیسۃ ویدہ علی کتفی حدثنا[26]
ابو اسحق السبیعی ویدہ علی کتفی حدثنی[27] عبید اللہ بن الحارث
ویدہ علی کتفی حدثنی[28] الحارث الاعور ویدہ علی کتفی حدثنا[29] علی بن
ابی طالب ویدہ علی کتفی حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ویدہ علی کتفی حدثنی الصادق الناطق رسول رب العلمین و
امینہ علی وحیہ جبرئیل علیہ السلام ویدہ علی کتفی قال سمعت
اسرافیل یقول سمعت القلم یقول سمعت اللوح یقول سمعت
اللہ عز وجل من فوق العرش یقول[1] للشیئ "کن" فلا تبلغ

[1] یعنی حق تعالیٰ جب کسی چیز کے پیدا کرنیکا ارادہ فرماتا ہے تو فرماتا ہے (کن) یعنی ہو جا تو کاف نون تک نہیں پہنچنے پاتا کہ وہ چیز ہو جاتی ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہٗ

الکاف النون حتی یکون ما یکون"

الحدیث السادس عشر المسلسل بالاخذ بالید

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک انیس واسطے ہیں۔ [1]

اَرویہ عن عبد اللہ المحدث القدومی عن عبد الرحمن الکزبری عن ابیہ محمد الکزبری عن احمد العطار عن العلامۃ العجلونی قال فی ثبتہ عن شیخ السید کمال الدین بن حمزۃ انہ قال فیہ اخبرنا شیخنا ابو العباس الشجام واخذ بیدی اخبرنا الکمال محمد بن النحاس والحسن بن محمد بن ابی الفتح واخذا بیدی قال الاول انبانا احمد بن عبد الرحمن واخذ بیدی وقال الثانی انبانا ابو العباس الجزری اخذ بیدی قال اخبرنا ابو عبد اللہ خطیب مردا قال کل واحد منھما واخذ بیدی قال اخبرنا ابو الفرج الثقفی واخذ بیدی قال انبانا ابو القاسم التیمی واخذ بیدی قال اخبرنا محمد السمرقندی واخذ بیدی قال اخبرنا ابو العباس جعفر بن محمد المستغفری واخذ بیدی

[1] اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ ہر راوی نے اپنے تلمیذ کا ہاتھ تھام کر اسکو سنایا ہے ۱۲

قال حدثنی ابو الحسن علی بن محمد السرخسی واخذ بیدی یوم خروجی من سرخس

ثم وهذا آخر حدیث سمعته منه ثم حدثنی محمد بن احمد ابی داؤد

واخذ بیدی حدثنا عبد الله بن احمد بن سمویه واخذ بیدی ثم حدثنا

ابراهیم بن هدبة واخذ بیدی ثم حدثنا انس بن مالک رضی الله تعالی

عنه واخذ بیدی ثم حدثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم واخذ بیدی

ثم وجاء رجل من الحرة فقال یا رسول الله متی الساعة قال ماذا اعددت

لها قال لم اعدلها کثیر صلوة ولا صیام ولا صدقة الا انی احب الله

ورسوله قال صلی الله علیه وسلم "المرء مع من احب" حدیث صحیح

قال ورویناه فی مسلسلات التیمی وهو مخرج فی الصحیح من غیر تسلسل

---

[۱] حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھام کر فرمایا اور انہیں سے روایت ہے کہ ایک شخص مقام حرّہ سے آکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کب آئیگی آپ نے فرمایا کہ تو نے اسکے لئے کیا تیاری کی ہے (جو اسکو پوچھتا ہے) اس نے جواب دیا کہ میں نے اس کے لئے کچھ زیادہ (نفل) نماز اور (نفل) روزے اور (نفل) صدقہ سے تیاری نہیں کی ہے مگر البتہ اللہ و رسول کے ساتھ (دلی) محبت رکھتا ہوں۔ پس آپ نے فرمایا کہ ہر شخص قیامت میں اسی کے ساتھ رہیگا جسکے ساتھ وہ محبت رکھتا تھا۔ صحابہ کرام کا گمان تھا کہ رسول کے ساتھ آخرت کی معیت باوجود متابعت کے صرف محبت سے نصیب ہوگی جتنک کہ کثرۃ عبادات و زیادۃ ریاضت و مجاہدات حاصل نہ ہو۔ اسی لئے آپ نے اس بشارت کے ساتھ انہیں اطمینان دلایا کہ متابعت کے ساتھ محبت رکھنا حصول معیۃ عقبیٰ کے لئے کافی ہے۔ اور جو معیۃ آیۃ مع الذین انعم اللہ علیہم میں مذکور ہے وہ ایک معیۃ خاصہ ہے کہ جس میں محب و محبوب کی ملاقات ہوگی اور اس سے یہ مراد نہیں کہ ہر دو ایک درجہ میں ہونگے۔ کیونکہ یہ بدیہی البطلان ہے اس لئے کہ اہل جنت باہم متفاوت الدرجات ہونگے اسکی تفصیل کتب حدیث و شروح مثلاً مرقاۃ شرح مشکوۃ وغیرہ میں مذکور ہے ۱۲ احمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

انتہی اقول ورواہ احمد والشیخان والترمذی وغیرہم۔

اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تینتیس[۳۳] واسطے ہیں۔

الحدیث[۱۵] السابع عشر[۱۷] المسلسل بالعدّ فی الید

أخبرنا الشیخ العلامۃ عبد الجلیل وعدھن فی یدی انا الشیخ[۲] عبد الغنی وعدھن فی یدی انی الشیخ[۳] عابد وعدھن فی یدی انا[۴] السید عبد الرحمن الاھدل انا[۵] الشیخ امر اللہ بن عبد الخالق المزجاجی قال انا[۶] الشیخ محمد بن احمد عقیلۃ انا[۷] الشیخ حسن بن علی العجیمی انا[۸] امام الوقت عیسیٰ ابن محمد الثعالبی وعدھن فی یدی انا[۹] ابو الصلاح علی بن عبد الواحد السجلماسی انا[۱۰] الحافظ احمد المقری القرشی التلمسانی قال انا[۱۱] ابو القاسم ابن محمد الغسانی انا[۱۲] الشیخ احمد بن محمد بابا التنبکتی انا[۱۳] القاضی العاقب ابن محمود انا[۱۴] الفقیہ محمد الحطاب وعدھن فی یدی انا[۱۵] ابو عبد اللہ العلانی وعدھن فی یدی عن[۱۶] شیخہ الخیضری وعدھن فی یدی اخبرنی[۱۷] خالی ابن الحریری وعدھن فی یدی انا[۱۸] الکمال بن النحاس وعدھن فی یدی انا[۱۹] ابو العباس البعلی وعدھن فی یدی انی[۲۰] الخطیب

سلہ[۱] اس حدیث میں ہاتھ کی انگلیوں پر درود شریف کی گنتی کا سلسلہ ہے پانچ درود پانچ انگلیوں پر گنے جاتے ہیں ۱۲

وعدھن فی یدی أنا[21] ابو الفرج الثقفی وعدھن فی یدی أنا[22] جدی لامی ابو القاسم التیمی وعدھن فی یدی أنا[23] الشیخ ابوبکر الشیرازی وعدھن فی یدی أنا[24] الحاکم ابوعبداللہ وعدھن فی یدی قال[25] عدھن فی یدی ابوبکر بن دارم الحافظ وقال[26] لی عدھن فی یدی علی بن احمد الحسین العجلی وقال[27] لی عدھن فی یدی حرب ابن الحسین وقال[28] لی عدھن فی یدی یحیی بن المساور الخیاط وقال لی عدھن فی یدی عمرو بن خالد وقال لی عدھن فی یدی زید بن علی ابن الحسین وقال[31] لی عدھن فی یدی ابی الحسن علی بن الحسین وقال لی عدھن فی یدی ابی الحسین بن علی بن ابی طالب وقال[33] لی عدھن فی یدی ابی علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقال[1] لی عدھن فی یدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عدھن فی یدی جبریل علیہ السلام وقال ھکذا انزلت بھن من عند اللہ رب العزۃ جل وعلا اللّٰھم صل علی محمد وعلی اٰل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم انک

حسن الرالہمان

[1] حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ میں گنے اور رسول اللہ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے میرے ہاتھ میں گنے حضرت جبریل کہتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کے پاس سے اسیطرح انکو لیکر نازل ہوا ہوں ۱۲ محمد عبد الہادی غفراللہ لہٗ

حمید مجید ۵ اللهم وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم
وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد ۵ اللهم وترحم على محمد وعلى آل محمد
كما ترحمت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد ۵ اللهم وتحنن
على محمد وعلى آل محمد كما تحننت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد ۵
اللهم وسلم على محمد وعلى آل محمد كما سلمت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد ۵ رواه القاضي عياض في الشفاء من طريق المطوعي
عن الحاكم وهكذا هو عند الحاكم في علومه واخرجه ابونعيم في المعرفة
مسلسلا وكذلك الديلمي وابن مسدي وابن المفضل وابن بشكوال
وغيرهم من اهل المسلسلات انتهى كذا في حصر الشارد

وعن طريق المستغفري والديلمي في مسنده الخ

اس سلسلہ میں میرے سے رسول اللہ صلی اللہ	**الحديث الثامن عشر المسلسل بتقليم الاظفار يوم الخميس**	علیہ وسلم تک تیس واسطے ہیں۔

ارويه عن الشيخ الحبيب الحبشي عن والده عن عمر العطار عن صالح الفلاني
عن محمد بن سنة الفلاني عن الشريف محمد عن بدر الدين الكرخي

۵۱ اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اپنے فلاں شیخ کو بروز پنجشنبہ ناخن تراشتے دیکھا یہ سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اسی طرح پہنچتا ہے جب سے یہ حدیث راقم مسکین کو پہنچی ہے حتی الامکان اس پر عامل ہے وباللہ التوفیق ۱۲ محمد عبدالہادی عفی اللہ لہ

عن الامام السيوطي عن عمر بن فهد عن الامام الجزري قال في اسنى المطالب رأيت الشيخ الصالح ابا هريرة عبد الرحمن بن الشيخ الامام حافظ الشام ابي عبد الله محمد بن احمد بن عثمان بن الذهبي يقلم الظفار يوم الخميس وقال رأيت الشيخ الصالح ابا العباس احمد بن عبد الرحمن ابن يوسف البعلي يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت الشيخ العالم ابا عبد الله محمد بن اسماعيل بن احمد المقدسي الخطيب يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت الامام المسند ابا الفرج يحيي بن محمود الثقفي يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت جدي ابا القاسم اسماعيل بن محمد يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت الامام المسند ابا محمد الحسن بن احمد السمرقندي يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت ابا العباس جعفر بن محمد المستغفري يقلم اظفاره يوم الخميس قال رأيت الشيخ محمد بن احمد المكي يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت ابا القاسم ابراهيم بن محمد بن علي بن شاه المروروذي يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت ابا بكر محمد بن عبد الله النيسابوري يقلم اظفاره يوم الخميس قال رأيت عبد الله بن موسى يقلم اظفاره يوم الخميس قال رأيت الفضل بن عباس الكوفي يقلم اظفاره يوم الخميس

قال رأيت الحسين بن هارون الضبي يقلم اظفاره يوم الخميس [٢٤] رأيت عمر بن حفص يقلم اظفاره يوم الخميس قال رأيت ابي حفص بن غياث يقلم اظفاره يوم الخميس قال رأيت جعفر بن محمد يقلم اظفاره يوم الخميس [٢٧] قال رأيت محمد بن علي يقلم اظفاره يوم الخميس قال [٢٨] رأيت علي بن الحسين يقلم اظفاره يوم الخميس قال [٢٩] رأيت الحسين بن علي يقلم اظفاره يوم الخميس قال [٣٠] رأيت عليا رضي الله عنه يقلم اظفاره يوم الخميس قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقلم اظفاره يوم الخميس۔ ثم قال "يا علي قص الظفر ونتف الابط وحلق العانة يوم الخميس والغسل والطيب واللباس يوم الجمعة انتهى"

اقول وهذا الحديث وان لم يوجد في كتب الحديث ۔ وقد انكره

[۱] حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بروز پنجشنبہ ناخن تراشتے دیکھا پھر مجھے فرمایا کہ اے علی ناخن کا کترنا اور بغل کے بال نوچنا اور زیر ناف کے بال مونڈنا پنجشنبہ کو چاہئے اور غسل اور خوشبو کا لگانا اور لباس کا بدلنا جمعہ کے روز چاہئے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ [۲] میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث اگرچہ کتب حدیث میں نہیں پائی جاتی ہے اور امام عبد الرحمٰن شیبانی نے اپنی کتاب تمییز الطیب من الخبیث میں اس بات کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ ناخن کے تراشنے اور اسکی کیفیت اور اس کے لئے کسی یوم کے تعین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچی ہے اھ لیکن امام عبد الرحمٰن صفوری نے اپنی کتاب نزہۃ المجالس میں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص آنکھ کی اور فقر اور برص اور جنون کی خرابیات سے مامون رہنا چاہے تو اسکو چاہئے کہ اپنے ناخن پنجشنبہ کے روز بعد عصر تراشے اھ اور درمختار میں ناخن تراشنے کی کیفیت یہ بتلائی ہے کہ اول داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت کا ناخن کاٹے اسکے بعد وسطیٰ کا پھر بنصر کا پھر خنصر کا

باقی حاشیہ بر صفحہ آیندہ

الامام عبدالرحمن بن علی الدیبع الشیبانی فی تمییز الطیب من الخبیث بان حدیث قص الاظفار لم یثبت فی کیفیتہ ولا فی تعیین یوم لہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتہی لکن قد روی الامام عبدالرحمن الصفوری فی کتابہ النزہۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من اراد ان یأمن شکایۃ العین والفقر والبرص والجنون فلیقص اظفارہ یوم الخمیس بعد العصر انتہی و فی کیفیۃ قص الاظفار وردت روایات مختلفۃ اوردھا فی الدر المختار واللہ تعالیٰ اعلم

فی الجزء الاول ۱۲

۱۹

اس حدیث میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث التاسع عشر المسلسل بقول انی احبک فقل اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک	علیہ وسلم کے درمیان ۲۹ انتیس واسطے ہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۰۰ کا) پھر بائیں ہاتھ کی خنصر سے شروع کرکے داہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کرے۔ اسکے سوا ایک دوسری کیفیت بھی منقول ہے۔ اور پاؤں کے ناخن تراشنے کی کیفیت یہ لکھی ہے کہ داہنے پاؤں کی خنصر سے شروع کرے اور بائیں کی خنصر پر ختم کرے یعنے ترتیب خلال کے مطابق تراشے واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ محمد عبدالہادی غفراللہ لہٗ۔

ف ۱ اس حدیث میں ایک دعا کا سلسلہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اس کے پڑھنے کا حکم ان الفاظ سے کیا کہ اے معاذ واللہ میں تمکو دوست رکھتا ہوں اور وصیت کرتا ہوں کہ نماز کے بعد اس دعا کا پڑھنا مت ترک کرو۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے لیکر میرے شیخ تک ہر راوی نے یہی کہا کہ میں تمکو دوست رکھتا ہوں۔ تم یہ دعا پڑھو حتی کہ میرے شیخ نے بھی مجھے ایسی ہی اجازت دی۔ اسکو مسلسل بالمحبۃ بھی کہتے ہیں چاہیئے کہ ہر نماز کے بعد استغفار ۳ بار اور اللھم انت السلام الخ ایک بار پڑھکر اس دعا کو کم از کم ایک بار پڑھ لیا کریں ۱۲

محمد عبدالہادی غفراللہ لہٗ

قال لی شیخی العلامة عبد الجلیل المدنی انی احبک فقل اللهم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک فی دبر کل صلوٰة وقال[۲] قال لی الشیخ عبد الغنی انی احبک فقل اللهم الخ وقال[۳] قال لی الشیخ عابد انا احبک فقل اللهم الخ وقال[۴] قال لی السید احمد بن سلیمان انی احبک فقل الخ وقال[۵] قال لی الشیخ عبد الخالق المزجاجی انی احبک فقل الخ وقال[۶] قال لی السید یحیی بن عمر مقبول الاهدل انی احبک فقل الخ وقال[۷] قال لی الشیخ عبد الله بن سالم البصری انی احبک فقل الخ وقال[۸] قال لی الشیخ محمد بن علاء الدین البابلی انی احبک فقل الخ وقال[۹] قال لی الشیخ سالم السنهوری انی احبک فقل الخ وقال[۱۰] قال لی الشیخ محمد بن عبد الرحمٰن العلقمی انی احبک فقل الخ وقال[۱۱] قال لی الشیخ ابو الفضل جلال الدین السیوطی انی احبک فقل الخ وقال[۱۲] قال لی ابو الطیب احمد بن محمد الحجازی انی احبک فقل الخ وقال[۱۳] قال لی القاضی مجد الدین اسمعیل بن ابراهیم الحنفی انی احبک فقل الخ وقال[۱۴] قال لی الحافظ ابو سعید العلائی انی احبک فقل الخ وقال[۱۵] قال لی احمد بن محمد الادموی انی احبک فقل الخ وقال[۱۶] قال لی عبد الرحمٰن بن مکی انی احبک

فقل الخ وقال قال لی ابو طاہر السلفی انی احبک فقل الخ وقال قال لی
محمد بن عبد الکریم انی احبک فقل الخ وقال قال لی ابو علی عیسیٰ بن
شاذان البصری انی احبک فقل الخ وقال قال لی احمد[۵۱] بن سلیمان
النجاد انی احبک فقل الخ وقال قال لی ابو بکر[۵۲] ابن ابی الدنیا انی
احبک فقل الخ وقال قال لی الحسن بن عبد العزیز الجروی انی احبک فقل الخ
وقال قال لی عمرو بن مسلم انی احبک فقل الخ وقال قال لی الحکم بن عبدہ
انی احبک فقل الخ وقال قال لی حیوۃ بن شریح انی احبک فقل الخ وقال
قال لی عقبۃ بن مسلم انی احبک فقل الخ وقال قال لی ابو عبد الرحمن الحبلی
انی احبک فقل الخ وقال قال لی الصنابحی انی احبک فقل الخ وقال قال
لی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ انی احبک فقل الخ وقال قال
لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معاذ انی احبک فقل اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی[۵۳]
عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ ۞ وفی روایۃ ابی داود

۵۱ ھو ابو بکر احمد بن سلیمان ابن الحسین ۱۲

۵۲ ھو ابو بکر عبد اللہ ابن محمد بن عبید القرشی ۱۲

۵۳ اس دعا کا ترجمہ یہ ہے۔ اے میرے اللہ تیرا ذکر کرنے اور شکر کرنے اور تیری اچھی عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔ گویا یہ جامع دعا ہے جب بندہ حق تعالیٰ کا ذاکر اور اسکی نعمتوں پر شاکر اور اسکی اچھی عبادت (جسکو وہ پسند اور قبول فرمائے) کرنے والا ہو جائے تو بس وہ خدا کا خاص بندہ ہو گیا اور جو خدا کا ہو گیا خدا اسکا ہو گیا۔ من کان اللہ کان اللہ لہ الحدیث۔ سبحان اللہ کیا پیاری دعا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس محبت و شفقت کیساتھ اس کے پڑھنے کی تعلیم فرمائی ہے اور اسکا سلسلہ بھی کتنا پیارا ہے کہ ہر شیخ نے اپنے تلمیذ کو اپنی محبت کا اظہار کرتے

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ

يامعاذ والله انى احبك اوصيك يامعاذ لا تدعن فى دبر كل صلوة تقول اللهم الخ قال الشيخ عابد رحمه الله تعالى فى حصر الشارد وقد جزم السخاوى بصحة متن هذا المسلسل واسناده والحديث قد اخرجه النسائى وابو داؤد واحمد والحاكم وغيرهم رحمهم الله تعالى انتهى اقول وفى رواية الامام احمد عن معاذ بن جبل ان النبى صلى الله عليه وسلم اخذ بيده يوما ثم قال يامعاذ انى لاحبك فقال له معاذ بابى انت وامى يارسول الله وانا احبك قال اوصيك يامعاذ لا تدعن فى دبر كل صلوة وذكره الى آخر قوله عبادتك ؎

اس حدیث میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تیس واسطے ہیں۔

الحديث العشرون المسلسل بالسؤال عن الاخلاص

۲۰

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۹۱ کا) ہوئے پڑھنے کی وصیت کی ہے۔ اس حدیث کو نسائی وابوداؤد واحمد وحاکم وغیرہم نے روایت کی اور امام سخاوی نے اسکے متن اور سند کی صحت پر جزم کیا ہے اور امام احمد رحمہ اللہ کی روایت میں یوں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز معاذ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر فرمایا کہ اے معاذ میں بلاریب تجھکو دوست رکھتا ہوں یہ سنکر معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں میں بھی آپکو دوست رکھتا ہوں پس حضرت نے فرمایا کہ اے معاذ میں تجھکو وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد اس دعا کا پڑھنا مت چھوڑ۔ پس ہر مسلمان کو چاہئے کہ اس دعا کا پڑھنا لازم کرے اور اسکی فضیلت سے محروم نہ رہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

ــ۵ـ اس حدیث میں یہ مسلسل ہے کہ ہر راوی نے اپنے شیخ سے سوال کیا ہے کہ اخلاص کیا چیز ہے اسطرح یہ سلسلہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ اخلاص کیا ہے تو وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حق تعالیٰ شانہ سے دریافت کیا کہ اخلاص کیا ہے پس اللہ پاک نے اسکا جو جواب دیا وہ آگے آتا ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہٗ

سألت شيخنا الشيخ محمدا عبد الباری عن الاخلاص ما هو فقال[1] سألت شيخنا محمدا على الوتری عن حقيقة الاخلاص فقال[2] سألت الشيخ عبد الغنی المجددی عنها فقال[3] سألت عنها الشيخ محمدا عابد السندی فقال[4] سألت عنها الشيخ صديق بن على المزجاجی فقال[5] سألت الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجی عنها فقال[6] سألت الشيخ حسن العجيمی عنها فقال[7] سألت الشيخ احمد القشاشی عنها فقال[8] سألت الشيخ احمد الشناوی عنها فقال[9] سألت والدی الشيخ على الشناوی عنها فقال[10] سألت الشيخ عبد الوهاب الشعرانی عنها فقال[11] سألت الحافظ الجلال السيوطی عنها فقال[12] سألت عائشة بنت جار الله بن صالح الطبری عنها فقالت[13] سألت ابراهيم بن محمد بن صديق عنها فقال[14] سألت ابا العباس الحجار عنها فقال[15] سألت جعفر بن على الهمدانی عنها فقال[16] سألت ابا القاسم بن بشكوال عنها فقال[17] سألت القاضی ابا بكر ابن العربی عنها فقال[18] سألت اسماعيل بن محمد بن الفضل الاصبهانی عنها فقال[19] سألت ابا بكر احمد بن على بن خلف عنها فقال[20] سألت عبد الرحمن السلمی عنها فقال[21] سألت على بن سعيد

الثغرانی عنها فقال[٢٣] سألت احمد بن محمد بن زکریا عنها فقال[٢٤] سألت
علی بن ابراهیم الشقیقی عنها فقال[٢٥] سألت محمد بن جعفر الخصاف
عنها فقال[٢٦] سألت احمد بن غسان عنها فقال[٢٧] سألت احمد بن
عطاء الهروی الهجیمی عنها فقال[٢٨] سألت عبد الواحد بن زید عنها
فقال[٢٩] سألت الحسن البصری عنها فقال[٣٠] سألت حذیفة بن الیمان رضی
الله عنه عن الاخلاص ما هو فقال سألت النبی صلی الله علیه وسلم
عن الاخلاص ما هو فقال سألت جبریل علیه السلام عن الاخلاص
ما هو فقال سألت عنه رب العزة جل جلاله فقال الاخلاص[ف١]
سر من اسراری اودعته قلب من احببت من عبادی۔ اللهم

ف[١] یعنے اخلاص کی حقیقت اللہ تعالیٰ نے یہ فرمائی کہ اخلاص میرے اسرار میں سے ایک سر ہے کہ اسکو میرے بندوں میں سے
جسکے دل میں چاہا ودیعۃً رکھدیا۔ اے اللہ ہمکو ہر قول وفعل میں اخلاص نصیب فرما اور ریا وسمعہ وسوء نیت سے ہمکو
پناہ میں رکھ آمین۔ اخلاص کے متعلق ایک نظم ہدیۂ ناظرین ہے ؎

کسی زمانہ میں تھا سب کا ہنر یہی اخلاص ٭ دکھائی دیتا ہے مشکل سے اب کہیں اخلاص ٭ جہاں سے اٹھ گیا اخلاص اس زمانہ میں
کسی کی ذات میں آتا نظر نہیں اخلاص ٭ بیان اسکا کتابوں میں ہم نے دیکھا ہے ٭ مگر زمانہ میں دیکھا نہیں کہیں اخلاص
ہزار غوطہ لگاؤ یہ دُر نہ ہاتھ لگے ٭ ہوا ہے ایسا سمندر میں تہ نشیں اخلاص ٭ خوشی کے وقت میں ہر ایک دوست ہوتا ہے
دکھائیں وقت مصیبت میں مخلصین اخلاص ٭ بنے گا نجات قیامت میں اس ہی سبب سے کو ٭ کہ جس کے نیک عمل کے رہا قرین اخلاص
ضرور چاہیے اخلاص اہل ایمان کو ٭ یہ سمجھو خاتم ایمان کا ہے نگیں اخلاص ٭ عبث تلاش ہے دنیا میں مل نہیں سکتا
خدا ہی دے تو ملے ہاں یہ ہے حسیں اخلاص ٭ یہ پوچھا سرور کونین سے حذیفہ نے ٭ کہ کسکو کہتے ہیں اے عرش کے مکیں اخلاص
کہا کہ میں نے یہ جبریل سے سوال کیا ٭ بتائیے کسکو کہتے ہیں اے امیں اخلاص ٭ کہا کہ میں نے بھی پوچھا خدائے عالم سے
ہے کیا بتا مجھے اے رب عالمین اخلاص ٭ کہا کہ ہے مرے اسرار سے اک ایسا سر ٭ کہ جسکے قلب میں ڈالا ہوا وہیں اخلاص
دعا کرو یہ بعجز بندۂ مسکیں ٭ خدا عطا کرے ہم کو وہ نازنیں اخلاص ٭ ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

اسألك الاخلاص في القول والعمل واعوذ بك من الرياء والسمعة و
سوء النية۔

۲۱

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تیئیس[۲۳] واسطے ہیں۔

الحديث الحادي والعشرون[۱] المسلسل باجابة الدعاء في الملتزم

اخبرني العلامة ابو الفيض عبد الستار المكي[۱] الى الاستاذ الوترى
والشيخ منظور[۲] احمد النقشبندي ح واخبرني[۱] عبد الحق المكي قالوا اخبرنا[۲] الشيخ عبد الغني[۳] اخبرني
الشيخ عابد[۴] انا عمي محمد حسين[۵] انا محمد بن محمد بن محمد المغربي[۶] انا عبد الله البصري[۷] انا احمد البابلي
انا[۸] احمد بن خليل السبكي انا[۹] النجم الغيطي انا[۱۰] زكريا الانصاري انا[۱۱] ابن
حجر انا[۱۲] شرف الدين ابن الجماعة[۱۳] انا يحيى بن فضل الله العمري
انا[۱۴] مكي بن علان انا[۱۵] ابو الطاهر السلفي سمعت[۱۶] ابا القاسم حمزة بن
يوسف السهمي بجرجان سمعت[۱۷] ابا القاسم عبد الله بن محمد البزاز بمصر
سمعت[۱۸] محمد بن الحسن الانصاري سمعت[۱۹] ابا بكر محمد بن ادريس المكي
سمعت[۲۰] عبد الله الحميدي سمعت[۲۱] سفيان بن عيينة سمعت[۲۲] عمرو بن

[۱] اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ اسکا ہر راوی محمد مسکین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک یہی کہتا ہے کہ میں نے مقام ملتزم میں دعا کی اور وہ قبول ہوئی۔ ملتزم وہ مقام مبارک ہے جو باب کعبہ و حجر اسود کے متصل واقع ہے۔ جہاں طواف کے بعد دیوار کعبہ سے ملصق ہو کر کھڑے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ اسکی فضیلت میں جو حدیث وارد ہے آگے آتی ہے ۱۲
محمد عبد الہادی غفرلہٗ

دینار سمعت[٣] ابن عباس رضی اللہ عنہما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یقول "الملتزم[١] موضع یستجاب فیہ الدعاء وما دعی اللہ فیہ عبد دعوۃ
الا استجابہا" قال ابن عباس رضی اللہ عنہما فو اللہ ما دعوت
فیہ قط الا اجابنی قال عمرو وانا ما دعوت اللہ فیہ الا استجاب لی
قال سفیان وانا ما دعوت اللہ الخ وھکذا قال کل راو من رواۃ ھذا السند حتی قال شیخنا ابو الفیض
وانا دعوت اللہ تعالی فیہ فاستجیب لی واقول دعوت اللہ تعالی
فیہ فاستجاب لی بفضلہ وکرمہ والحدیث اخرجہ القاضی
عیاض فی الشفاء مسلسلا وقال الحافظ ابو بکر بن مسدی وھذا
حدیث حسن غریب من حدیث عمرو بن دینار عن ابن عباس رضی اللہ
عنہما تفرد بہ مسلسلا محمد بن ادریس المکی کاتب الحمیدی عنہ۔

اس سلسلے میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الثانی والعشرون[٢٢] المسلسل بقول یرحم اللہ فلانا کیف لو ادرک زماننا ھذا	علیہ وسلم کے درمیان (٢٥) واسطے ہیں۔

۲۲

[١] رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ملتزم ایسا مقام ہے کہ اس میں دعا مستجاب ہوتی ہے۔ کسی بندہ نے اس مقام میں کوئی دعا نہ کی۔ مگر اللہ تعالی نے اسکو قبول فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ اس مقام میں میری دعا قبول ہوئی اسیطرح ہر راوی نے کہا۔ میں کہتا ہوں کہ مقام موصوف میں میری دعا بھی قبول ہوئی فللہ الحمد علی ذلک ١٢ [٢٢] اسمیں میرے شیخ عبد الجلیل رحمہ اللہ سے لیکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک ہر راوی نے اپنے شیخ کا نام لیکر کہا ہے کہ اللہ تعالی فلاں پر رحم کرے اگر وہ ہمارے اس زمانہ کو پاتے تو نہ معلوم کیا کہتے۔ اسکی تفصیل آیندہ آتی ہے ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ۔

أخبرني الشيخ عبد الجليل قال أخبرني الشيخ عبد الغني قال أنا الشيخ

عابد قال أنا الشيخ صالح الفلاني قال أنا الشيخ محمد بن سنة

قال أنا مولاي الشريف محمد بن عبد الله قال أنا أحمد العجل اليمني

أنا الشيخ قطب الدين الحنفي أنا شهاب الدين أحمد بن عبد الغفار

ثني به الحافظ السيوطي قال أخبرتني أم هانئ بنت علي الهوريني

سماعا قالت أنا أبو العباس أحمد بن ظهيرة أنا به الإمام أبو سعيد

خليل بن كيكلدي العلائي أنا أبو الفضل سليمان بن حمزة الحاكم بقرائتي

عليه أنا جعفر بن علي الهمداني سماعا أنا أبو طاهر السلفي أنا أحمد

ابن علي بن بدران أنا أبو الحسين محمد بن أحمد الأبنوسي أنا محمد

ابن عبد الرحمن بن حسام الدين الدينوري نا أبو بشر إسماعيل بن

إبراهيم الحلواني ثنا علي بن عبد المؤمن نا وكيع عن هشام بن عروة

عن أبيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت قال رسول الله صلى

الله عليه وسلم "إن من الشعر حكمة" وقالت عائشة رضي الله عنها

---

۵۱ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بعض شعر سراسر حکمت ہوتا ہے۔ یعنے شعر ہر قسم کا ہوتا ہے مگر بعض بعض شعر حکمت سے بھرے ہوتے ہیں۔ اس حدیث کی روایت کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالی لبید (مشہور شاعر عرب) پر رحم فرمائے جو یہ شعر کہتا تھا (جسکا خلاصہ یہ ہے) وہ لوگ گزر گئے جنکی پناہ میں لوگ زندگی کرتے تھے اور میں انکے پیچھے خارشتی

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ

يرحم الله لبيدا وهو الذى يقول شعرا

ذهب الذين يعاش فى اكنافهم	وبقيت فى خلف كجلد الاجرب
ياكلون خيانة مذمومة	ويعاب سائلهم وان لم يشغب

وقال عروة قالت عائشة رضى الله تعالى عنها كيف لو ادرك زماننا هذا وقال عروة يرحم الله عائشة كيف لو ادركت زماننا هذا وقال هشام يرحم الله عروة كيف لو ادرك زماننا وقال وكيع يرحم الله هشاما كيف لو ادرك زماننا هذا وقال على يرحم الله وكيعا كيف لو ادرك زماننا هذا وقال ابو بشر يرحم الله ابا البشر كيف لو ادرك زماننا هذا وقال ابو الحسين يرحم الله ابن حسام كيف لو ادرك زماننا هذا قال ابن بدران يرحم الله ابا الحسين كيف لو ادرك زماننا هذا قال السلفى يرحم الله ابن بدران كيف لو ادرك زماننا

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۹۷) کھال کے مانند باقی رہگیا اب لوگ مذموم خیانۃ کا مال کھاتے ہیں۔ اور انکا سائل عیب لگایا جاتا ہے اگرچہ وہ شور نہ کرے۔ عروہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لبید نے اپنے زمانہ کا حال دیکھکر یہ کہا تو اگر ہمارے زمانہ کو پاتا تو نہ معلوم کیسا کہتا۔ پھر عروہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ عائشہ رضی اللہ عنہا پر رحم فرمائے اگر وہ ہمارے اس زمانہ کو پاتیں تو نہ معلوم کیسا کہتیں۔ اسی طرح ہر راوی نے کہا ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

ل۵ وقال السخاوى رحمه الله تعالى نحن شوق مخافة وملالة ۱۲ محمد عبد الهادى غفر له

صح علينا السلف الاثرين وقد ابن حسام رحمه الله

هذا ثم الهمدانى يرحم الله السلفى كيف لو ادرك زماننا هذا ثم ابو الفضل سليمان يرحمه الله جعفر الهمدانى كيف لو ادرك زماننا هذا ثم العلائى يرحمه الله سليمان كيف لو ادرك زماننا هذا ثم ابن ظهيرة يرحم الله العلائى كيف لو ادرك زماننا هذا ثم الحافظ السيوطى يرحمه الله امرهانى كيف لو ادركت زماننا هذا ثم قطب الدين يرحم الله شيخنا احمد بن عبد الغفار كيف لو ادرك زماننا هذا ثم الشيخ احمد العجل يرحم الله قطب الدين كيف لو ادرك زماننا هذا ثم مولاى الشريف يرحمه الله احمد العجل كيف لو ادرك زماننا هذا ثم الشيخ محمد بن سنة يرحم الله مولاى الشريف كيف لو ادرك زماننا هذا قال الشيخ صالح يرحم الله الشيخ محمد بن سنة كيف لو ادرك زماننا هذا ثم الشيخ عابد يرحم الله شيخنا الشيخ صالح الفلانى كيف الخ ثم الشيخ عبد الغنى يرحم الله الشيخ عابد السندى كيف الخ ثم شيخنا الشيخ عبد الجليل برادة المدنى يرحم الله شيخنا عبد الغنى كيف الخ ثم الشيخ فى ثبته وقد جزم العلائى وغيره بصحة تسلسله اه

ح ۲۳

اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک چھبیس[۲۶] واسطے ہیں۔

الحدیث الثالث والعشرون[۲۳]
المسلسل بالاتکاء

وبالسند الی الحافظ السیوطی قال فی الجیاد اخبرنی ابو حامد بن ابی الخیر المخزومی سماعا علیه بمکة الشریفة شرفها الله تعالی وهو متکئ ثم اخبرنی[۱۲] ابو الخیر محمد بن محمد المقری وهو متکئ ثم اخبرنا[۱۳] محمود بن خلیفة المنبجی وهو متکئ ثم اخبرنا[۱۴] ابو محمد عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی وهو متکئ ثم اخبرنا[۱۵] ابو محمد بن رواج وهو متکئ ثم اخبرنا[۱۶] ابو طاهر السلفی وهو متکئ ثم قرأت[۱۷] علی ابی الفتح بن دیان بن مسعود الغزنوی باصبهان هو متکئ ثم قرأت[۱۸] علی ابی الحسن علی بن محمد بن نصر اللبان الدینوری وهو متکئ ثم قرأت[۱۹] علی ابی القاسم حمزة بن یوسف السهمی بجرجان وهو متکئ ثم قرأت[۲۰] علی ابی الحسن علی بن احمد بن محمد بن احمد بن الحسین القزوینی بالبصرة وهو متکئ ثم قرأت[۲۱] علی ابی الحسن بن الحجاج بن غالب الطبرانی بالمحلة بمصر هو متکئ ثم قرأت[۲۲]

الغزنوی

ف ۱ یہ حدیث ایسی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے فرمانے کے وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بھی اسکو ٹیک لگائے ہوئے فرمایا اسی طرح امام سیوطی رحمہ اللہ تعالی تک یہ سلسلہ پہنچا ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

علی ابی العلا محمد بن جعفر الکوفی بالرملۃ وھو متکئ ثم قرأت [٢٣] علی عاصم بن علی وھو متکئ ثم قرأت [٢٤] علی اللیث بن سعد وھو متکئ ثم قرأت [٢٥] علی بکر ابن الفرات وھو متکئ ثم قرأت [٢٦] علی انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ وھو متکئ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "ما [١] حسن اللہ خلق رجل ولا خلقہ فتطعمہ النار" انتھی قال المحدث العجلونی فی ثبتہ والحدیث کما فی الجامع الصغیر اخرجہ الطبرانی فی الاوسط والبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ بھذا اللفظ لکن بزیادۃ ابدا فی اٰخرہ انتھی

اس میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ	الحدیث الرابع والعشرون [٢] المسلسل بالضحک والتبسم	وسلم تک پچیس [٢٥] واسطے ہیں۔

٢٤

اخبرنی [١] شیخی محمد عبد الباری ثم اخبرنی [٢] شیخنا الوتری عن [٣] الشیخ عبد الغنی المجددی العمری عن [٤] الشیخ محمد عابد السندی عن [٥] الشیخ صدیق بن علی المزجاجی عن [٦] احمد الاشبولی المصری عن [٧] الشیخ احمد الملوی عن [٨]

---

[١] یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے جس شخص کی خلقت اور اخلاق ہر دو اچھے کر دئے تو اسکو آتش دوزخ نہ کھائیگی ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

[٢] اسکے ہر راوی نے اسکی روایت کرتے وقت تبسم کیا ہے ١٢

عبد اللہ بن سالم البصری عن[۹] محمد بن علاء الدین البابلی عن[۱۰] احمد بن محمد الشلبی
عن[۱۱] السید یوسف بن عبد اللہ الارمیولی عن[۱۲] برہان الدین ابراہیم
ابن علی بن احمد القلقشندی عن[۱۳] الحافظ ابن حجر عن[۱۴] ابی اسحق التنوخی
عن[۱۵] علی بن العز عمر انا[۱۶] ابو الفرج بن ابی عمر عن[۱۷] الکنیۃ بنت علی بن
یحییٰ بن علی الطراح انا[۱۸] ابی عن[۱۹] جدہ عن[۲۰] الخطیب البغدادی انا[۲۱]
القاضی ابو العلاء محمد بن علی الواسطی انا[۲۲] ابو الحسن عبد اللہ بن
محمد السرانی سمعت[۲۳] عمار بن علی سمعت[۲۴] احمد بن نصر الهلالی سمعت[۲۵]
ابی[۲۶] یقول کنت فی مجلس سفیان بن عیینۃ فنظر الی صبی دخل
المسجد فکان اهل المسجد تہاونوا بہ لصغر سنہ فقال سفیان

لہ وھو النصر ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ ۲۵ احمد بن نصر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ نصر سے سنا کہ وہ فرماتے
تھے کہ ایک روز میں سفیان بن عیینہ کی مجلس میں تھا ایسے میں ایک لڑکا مسجد میں داخل ہوا تو اہل مسجد نے اسکو نظر
حقارت سے دیکھا کہ اتنی کم عمری میں بڑے بڑے علما کی مجلس میں آبیٹھا ہے اسپر حضرت سفیان نے فرمایا کہ لوگو
اس بچے کی حالت پر اسکی اہانت مت کرو تم بھی پہلے ایسے ہی تھے - پھر اللہ تعالیٰ نے تم پر بڑی عمر اور علم کے ساتھ
احسان کیا - پھر فرمایا اے نصر اگر تو مجھکو اُسوقت دیکھتا جبکہ میں دس سال کا تھا - میرا قد پانچ بالشت کا تھا - میرا
چھرہ دینار کے مانند تھا - اور میں گویا آگ کا شعلہ تھا اور میرے کپڑے چھوٹے چھوٹے تھے - اور میری آستینیں چھوٹی
چھوٹی - اور میرا دامن کم مقدار کا - اور میری جوتی جیسے چوہے کے کان - علمائے امصار مثلاً زہری اور عمر بن دینار
کی خدمت میں پھرتا اور اُنکے درمیان میخ کے مانند بیٹھتا - اور میری دوات چھوٹی اخروٹ کے جیسی اور میری قلم تراش
چھوٹے کینے کی جیسی اور میرا قلم بادام کے مانند ہوتا تھا - پس جب میں مجلس علما میں داخل ہوتا تو کہا جاتا کہ چھوٹے
عالم کیلئے جگہ کشادہ کرو - یہ کہکر ابن عیینہ ہنسے اور احمد نے کہا کہ میرے باپ نصر بھی ہنسے اور عمار نے کہا کہ احمد نے
بھی ایسا ہی تبسم کیا - اسیطرح اس کے ہر راوی نے تبسم کیا حتی کہ شیخ وتری نے کہا کہ اسی طرح مولانا عبد الغنی اکی

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ

كذلك كنتم من قبل فمن الله عليكم ثم قال يا نصر لو رأيتني ولي عشر سنين طويل خبيث الشباب ۞ وجهي كالدينار ۞ وأنا شعلة نار ۞ وثيابي صغار ۞ وأكمامي قصار ۞ وذيلي بمقدار ۞ ونعلي كآذان الفار ۞ أختلف إلى علماء الأمصار ۞ مثل الزهري وعمرو بن دينار ۞ أجلس بينهم كالمسمار ۞ ومحبرتي كالجوزة ۞ ومقلمتي كالموزة ۞ وقلمي كاللوزة ۞ فإذا دخلت المجلس قيل أوسعوا للشيخ الصغير. قال ثم تبسم ابن عيينة وضحك وقال أحمد وتبسم أبي نصر وقال عمار وتبسم أحمد وضحك وهكذا قال كل واحد من رواته حتى قال الشيخ الوتري تبسم أيضا الشيخ عبد الغني لما رواه لنا وقال شيخنا الشيخ عبد الباري وكذا تبسم شيخنا محمد علي بن الظاهر الوتري لما رواه لنا قلت وهكذا تبسم شيخنا عبد الباري لما رواه لنا۔

اس سند میں مجھ سے حضرت فاطمہ	الحديث الخامس والعشرون[٢٥] المسلسل[١٥] بالبكاء	رضی اللہ عنہا تک پچیس[٢٥] واسطے ہیں

٢٥ع

(بقیہ صفحہ گزشتہ) روایت کے وقت ہنسے اور میرے شیخ عبد الباری نے کہا کہ اسیطرح میرے شیخ مولانا وتری اسکی روایت کے وقت ہنسے۔ میں کہتا ہوں کہ میرے شیخ عبد الباری بھی اسکی روایت کے وقت ہنسے ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

[١٥] اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ اس کے ہر راوی نے اسکو روتے ہوئے روایت کی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو سپرد خاک کیا گیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرط غم سے کہا کہ اے انس تم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خاک ڈالنا کیونکر خوش آیا پھر رونے لگیں۔ ہائے بابا جان

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ

اخبرنی الشیخ المذکور عن الشیخ المسطور قال اخبرنی الشیخ عبد الغنی
المجددی بسندہ الی انس بن مالک بمعنی ما اخرجہ البخاری عنہ
رضی اللہ عنہ قال قالت فاطمۃ رضی اللہ عنہا یا انس کیف طابت
انفسکم ان تحثوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التراب
ثم قالت وا ابتاہ من ربہ ما ادناہ وا ابتاہ الی جبرئیل ننعاہ
وا ابتاہ اجاب ربا دعاہ وا ابتاہ من جنۃ الفردوس ماواہ قال
انس ثم بکت فاطمۃ رضی اللہ عنہا قال شیخنا لما رواہ لی الشیخ الوتری
بکی قال لما رواہ لی الشیخ عبد الغنی بکی وقال لما رواہ الشیخ محمد عابد
بکی قال لما رواہ لی السید عبد الرزاق البکاری بکی وقال لما رواہ
لی الشیخ محمد بن علاء الدین المزجاجی بکی وقال لما رواہ لی السید
یحیی بن عمر مقبول الاہدل بکی وقال لما رواہ لی السید ابوبکر
ابن علی بکی وقال لما رواہ لی السید یوسف محمد بن بطاح

(بقیہ صفحہ گذشتہ) آپ اپنے رب کے کسقدر قریب ہو گئے۔ اے بابا جان ہم جبرئیل علیہ السلام کو اس بات کی خبر دینگے۔ ہائے
بابا جان آپنے اپنے رب کی دعوۃ کو قبول فرمائی۔ اے بابا جان جسکی نمرودگاہ جنت الفردوس ہے۔ انس رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں۔ میرے شیخ عبد الباری نے فرمایا کہ شیخ وتری مجھ سے اسکی روایت
کرنے کے وقت روئے انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے شیخ عبد الغنی اسکی روایت کرتے وقت روئے اور کہا کہ مجھ سے میرے شیخ
محمد عابد اسکی روایت کرتے وقت روئے اسی طرح اس کے ہر راوی روئے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الاهدل بکی وقم [9] لما رواه لی السید طاهر بن حسین الاهدل بکی و
قم [10] لما رواه لی الحافظ عبد الرحمن بن علی الربیع الیمانی بکی وقم [11] لما رواه لی
الشیخ زین الدین الشرجی بکی وقم [12] لما رواه لی نفیس الدین سلیمان بن
ابراهیم العلوی بکی وقم [13] لما رواه لی والدی بکی وقم [14] لما رواه لی الشیخ
ابو الحسن علی بن هبة اللہ الشافعی المصری بکی وقم [15] لما رواه لی الحافظ
ابو الطاهر احمد بن محمد السلفی بکی وقم [16] لما رواه لی ابو الفتح ایزویار
ابن مسعود بن السماک الغزنوی بکی وقم [17] لما رواه لی ابو الحسن بن علی
ابن محمد الدینوری بکی وقم [18] لما رواه لی ابو الحسن محمد بن علی بن محمد بکی
وقم [19] لما رواه ابو بکر بن عدی بن زحر المنقیری بکی وقم [20] لما رواه لی
احمد بن صالح بن عبید اللہ الصیدلانی بکی وقم [21] لما رواه لی ابو یحیی جعفر
ابن هشام بکی وقم [22] لما رواه لی عارم هو محمد بن الفضل بن النعمان السدوسی
بکی وقم [23] لما رواه لی حماد بن زید بکی وقم [24] لما رواه لی ثابت البنانی
بکی وقم [25] لما حدثه انس بن مالک رضی اللہ عنہ بکی ثم الشیخ [1] محمد ابن

---

[1] مولانا محمد بن طیب فاسی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ حدیث جانکاہ و دلسوز ایسا ہے کہ اس پر رونا صرف راوی ہی کیا موقوف ہے بلکہ جو مسلمان اسکو سنے گا وہ بھی روئے گا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الطيب الفاسي ثم المدني رحمه الله تعالى بل لا يمر هذا الحديث بمؤمن الا بكى

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک انتیس واسطے ہیں ۲۹	الحديث السادس والعشرون المسلسل بقول اشهد بالله واشهد لله	اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول

ارويه عن السيد حسين الحبشي المكي عن والده السيد محمد عن عمر العطار عن صالح الفلاني عن سليمان الدرعي عن الشريف محمد بن عبد الله عن السراج عمر بن الاكلجاني عن الجلال السيوطي عن ابي القاسم عمر بن فهد عن الامام محمد ابن الجزري۔

ح وحدثني الشيخ عبد الجليل براده المدني عن احمد منة الله المصري عن الشيخ محمد البجي المالكي عن الشيخ يوسف الشباسي الضرير عن الاستاذ السكندري المعروف بالصباغ عن الشيخ محمد الزرقاني عن ابي الارشاد علي الاجهوري عن النور القرافي عن كمال الدين الطويل عن محمد ابن الجزري قال اشهد بالله واشهد لله لقد اخبرني ابو علي الحسن بن هلال الدقاق قال اشهد بالله واشهد لله لقد اخبرني

ف[1] اس حدیث کے اکثر راوی یہ کہتے ہیں کہ میں اللہ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں اور اللہ کو گواہ رکھتا ہوں کہ فلاں نے مجھ کو یہ خبر دی اسی طرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اور وہاں سے جبرئیل علیہ السلام تک یہ سلسلہ پہنچا ہے ۱۲
محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

ابو الحسن علی بن احمد المقدسی قم[13] اشہد باللہ واشہد اللہ لقد اخبرنی ابو المکارم احمد

ابن محمد اللبان قم[14] اشہد باللہ واشہد اللہ لقد اخبرنی ابو

علی الحسن ابن احمد الحداد قم[15] اشہد باللہ واشہد اللہ لقد انبأنا

الحافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ قم[16] اشہد باللہ واشہد اللہ

لقد انبأنی القاضی علی بن احمد القزوینی قم[17] اشہد باللہ واشہد اللہ

لقد حدثنی محمد بن احمد بن قضاعۃ قم[18] اشہد باللہ واشہد اللہ

لقد اخبرنی القاسم بن علی الہمدانی قم[19] اشہد باللہ واشہد اللہ لقد

حدثنی الحسن بن علی بن محمد بن الجواد بن علی الرضی بن موسی الکاظم بن جعفر

الصادق بن محمد الباقر عن زین العابدین بن علی ابن سید شباب

اھل الجنۃ الحسین ابن امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ

عنہم اجمعین عن ابیہ عن جدہ کل یقول اشہد باللہ واشہد اللہ

لقد حدثنی ابی علی بن ابی طالب قال اشہد باللہ واشہد اللہ

لقد حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال[1] اشہد باللہ واشہد اللہ

ف العلاء

---

[1] یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالی کے ساتھ گواہی دیتا ہوں اور اللہ کو گواہ رکھکر کہتا ہوں کہ تحقیق مجھ کو حدیث بیان کی جبریل علیہ السلام نے اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیشک ہمیشہ کا شراب پینے والا بت پرست کے مانند ہے نعوذ باللہ من ذلک اس حدیث شریف سے شرابی کی نہایت خرابی ثابت ہوئی سچا مسلمان یہ سننے کے بعد ہرگز اسکا مرتکب نہ ہوگا ۱۲ محمد عبد الہادی عفرلہٗ۔

لقد حدثنی جبریل علیہ السلام قال یا محمد ان مدمن الخمر

کعابد وثن۔ قال العلامۃ الامیر الکبیر فی ثبتہ ناقلا عن ابن الجزری

هذا حدیث جلیل القدر من روایۃ هؤلاء السادۃ الاخیار والآل

الاطهار۔ رواه الحافظ ابو نعیم فی کتاب حلیۃ الاولیاء وفی

مسلسلاتہ وقال هذا حدیث ثابت رواتہ العترۃ الطاهرۃ الطیبۃ

علیهم السلام ورواه الشیرازی فی الالقاب انتهی۔

اس حدیث کی سند میں مجھ سے صحابی رسول

الحدیث السابع والعشرون المسلسل بقول کل راو اشهد باللہ لسمعت فلانا یقول

حضرت ابو الامرضی اللہ عنہ تک مجھ حسین السطو

وبالسند الی الامام السیوطی قال فی جیاد المسلسلات اشهد باللہ لسمعت

ام هانی بنت ابی الحسن الهورینی تقول اشهد باللہ لسمعت ابا العباس

ابن ظهیرۃ یقول اشهد باللہ لسمعت الحافظ ابا سعید العلائی

یقول اشهد باللہ لسمعت ابا الفضل سلیمان بن حمزۃ یقول

---

۱ یہ ستائیسویں حدیث ہے اس میں یہ مسلسل ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی قسم گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق میں نے فلاں کو یہ کہتے ہوئے سنا لیکن یہ تسلسل امام سیوطی سے آخر تک ہے اور روایۃ مجھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

۵ یہ حدیث اسی سند سے مجھے پہنچی ہے جو اس کے آگے مذکور ہوئی جو سیوطی تک پہنچتی ہے ۱۲

اشهد بالله لسمعت جعفر بن علی المالکی یقول[١٦] اشهد بالله لسمعت الحافظ ابا طاهر السلفی یقول[١٥] اشهد بالله لسمعت ابا علی الحسن ابن احمد الحداد یقول[١٦] اشهد بالله لسمعت ابا سعد اسمعیل بن علی السمان یقول[١٧] اشهد بالله لسمعت ابا عبد الوهاب جعفر الميدانی یقول[١٨] اشهد بالله لسمعت الحسن بن سیرین یقول[١٩] اشهد بالله لسمعت احمد بن عاصم یقول[٢٠] اشهد بالله لسمعت محمد بن المصفی الحمصی یقول[٢١] اشهد بالله لسمعت الاصبغ بن سلام یقول[٢٢] اشهد بالله لسمعت عفیر بن معدان یقول[٢٣] اشهد بالله لسمعت سلیم بن عامر یقول[٢٤] اشهد بالله لسمعت ابا امامة رضی الله عنه یقول ان هذه[٥١]

الاٰیة نزلت فی القدریة ان المجرمین[٥٢] فی ضلال وسعر

قال العلائی غریب من هذا الوجه وفی اسناده لین ولیس بالواهی قلت اخرجه ابن عدی فی الکامل وقال عفیر لیس بشیء وقد ورد

---

[٥١] ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تحقیق یہ آیت (ان المجرمین الخ) فرقہ قدریہ کے حق میں نازل ہوئی ١٢

[٥٢] ترجمہ بیشک مجرم گمراہی میں ہیں (دنیا میں) اور عذاب نار میں ہیں (آخرت میں)، تفسیر شربینی میں ہے کہ بعض مفسرین کا قول ہے کہ آیت مذکورہ قدریہ کے حق میں نازل ہوئی اور وہ ہی مجرم ہیں جنکا نام اللہ تعالیٰ نے آیۃ ان المجرمین میں لیا ہے ۱۲ عبد الهادی غفر اللہ لہٗ۔

من اوجه اخرى قوية اهـ وفي السراج المنير للشربيني وقال بعض المفسرين ان هذه الآية نزلت في القدرية وهم المجرمون الذين سماهم الله تعالى في قوله ان المجرمين الخ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحديث الثامن والعشرون[٢٨] المسلسل[١] بقول كل راو سمعت فلانا يقول	علیہ وسلم تک اکیس (٢١) واسطے ہیں۔

وبالسند الى الحافظ السيوطي قال في الجياد سمعت[٩] ام الفضل بنت محمد المقدسي تقول سمعت[١٠] ابا العباس احمد بن الحسن السويداوي وابا المعالي الازهري يقولان سمعنا[١١] ام الخير تقول سمعت[١٢] ابا الطاهر ابن عزون وابا العباس الدمشقي يقولان سمعنا[١٣] ابا القاسم البوصيري يقول سمعت[١٤] اباعبد الله النحوي يقول سمعت[١٥] اباعبد الله القاضي يقول سمعت[١٦] عبد الرحمن بن عمر الصفار يقول سمعت[١٧] ابن الاعرابي يقول سمعت[١٨] ابا رفاعة هو عبد الله بن محمد العدوي يقول سمعت[١٩] ابن عائشة يقول سمعت[٢٠] علقمة بن وقاص يقول

---

[١] اس حدیث میں ایسا سلسلہ ہے کہ ہر راوی لفظ سمعت کے ساتھ روایت کرتا ہے یعنی میں نے اس حدیث کو فلاں سے سنا ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

سمعت عمر بن الخطاب یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول۔ انما الاعمال بالنیات۔ الحدیث۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ	الحدیث التاسع والعشرون للمسلسل بالسلام من نبینا محمد سید الانام علی امتہ الی یوم القیام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام	وسلم تک ستائیس (۲۷) واسطے ہیں۔

اخبرنی الشیخ اسعد الدهان عن الشیخ حسین الجسر عن علاء الدین عابدین عن والدہ محمد امین عابدین شارح الدر المختار عن الشیخ احمد بن عبید العطار عن العلامۃ العجلونی قال فی ثبتہ اجازنی بہ شیخنا یونس المصری الکفراوی عن الشیخ سلطان المزاحی عن ابراهیم اللاقانی عن جماعۃ من اجلھم ابو النجا سالم السنهوری عن جماعۃ من اجلھم النجم محمد بن احمد الغیطی قال فی مسلسلاتہ اخبرنی شیخ الاسلام زکریا الانصاری ۶ قال ابو الفضل المرجانی اجازۃ

۵۱ یعنی سوا اسکے نہیں کہ اعمال نیتوں کے ساتھ ہیں۔ یعنی عمل کا ثواب نہیں ملتا یا عمل اللہ تعالیٰ کے پاس درجۂ اعتبار نہیں پاتا یا مقبول نہیں ہوتا مگر نیک نیت کے ساتھ۔ ۱۲ احمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

۵۲ یہ بہت عظیم الشان حدیث ہے۔ اس میں یہ سلسلہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو جو قیام قیامۃ تک آنے والی ہے بکمال شفقت سلام فرمایا اور ہر راوی نے اسکو اپنے شاگرد تک پہنچایا جسکا سلسلہ مجھ مسکین تک پہنچا ہے ۱۲ احمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

ابنانا[15] ابوهريرة عبد الرحمن ابن الحافظ ابی عبد الله الذهبی ابنانا
ابی ابنانا[16] احمد بن اسحاق ابنانا[17] عبد السلام بن سهل ابنانا[18] احمد بن
عمر بن المنیع ابنانا[19] حمید بن میمون ابنانا[20] ابوبکر احمد بن عبد الرحمن
الشیرازی ابنانا[21] ابوبکر محمد بن احمد بن یعقوب حدثنا[22] محمد بن
الحسن بن الصباح حدثنا[23] سهل بن عبد الله التستری عن[24] محمد بن
سوار عن[25] الاشعث بن طلیق عن[26] الحسن العرنی عن[27] مرة الهمدانی
عن[28] عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه

قال جمعنا[1] رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيت ميمونة
رضی الله تعالى عنها ونحن ثلاثون رجلا فودعنا وسلم
علینا ودعا لنا ووعظنا وقال اقرؤا على من لقيتم
من امتی بعدی السلام الاول فالاول الی یوم القيمة

[1] حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو (اپنے مرض موت میں) بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں جمع فرمایا اور ہم تیس آدمی تھے پس آپ نے ہمکو وداع فرمایا اور سلام کیا اور ہمارے لئے دعا اور نصیحت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ میرے بعد میرے امتیوں میں سے جو کوئی تم سے ملے اول والے اول والونکو (بعد والے بعد والوں کو) اسیطرح قیامت تک میرا سلام پہنچاؤ۔ سبحان اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسقدر شفقت امت پر تھی کہ قیامت تک کوئی مسلمان اس سے محروم نہیں رہ سکتا۔ ماشاء اللہ کیسی شاندار حدیث ہے کہاں ہم اور کہاں زمانۂ رسول اتنی صدیوں کے بعد آپکا شفقتانہ سلام ہمکو پہنچ رہا ہے الحمد للہ اٹھائیس واسطوں سے مجھکو یہ سلام پہنچا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

قال الضيلي حديث حسن باعتبار تعدد طرقه وثقة رجاله سوى الحسن العرني لكنه توبع عن مرة من غير وجه والاسانيد عن مرة متقاربة كما قاله البزار انتهى -

عن ۳۰

الحديث الثلثون[۳۰] المسلسل برواية نبينا محمد سيد الانام عن سيدنا ابراهيم خليل الرحمن عليهما الصلوة والسلام باقرائه لهذه الامة السلام واخباره بغراس دار السلام ففيه فضيلة عظيمة باتصال سندنا بالخليل ونبينا محمد السيد الجليل وقد من الله تعالى به على هذا العبد الذليل فجعل لی سندا متصلا بخليله ابراهيم عليه الصلوة والتسليم

اخبرني[۱] العلامة الشيخ عبد الله القدومي النابلسي اخبرني[۲] الشيخ

سلسلہ ۵۱ یہ تیسویں[۳۰] حدیث نہایت عظیم الشان ہے اس میں وہ مبارک سلسلہ ہے کہ شب معراج میں جب ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی ملاقات ہوئی تو آپنے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ آپ اپنی امت کو میرا سلام پہنچا کر یہ پیام سناؤ کہ زمین جنت میں درخت لگائیں (اسکی تشریح آگے آتی ہے) سبحان اللہ یہ کیسی پیاری اور کتنی فضیلت والی حدیث ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کا سلام پھر معراج شریف میں کہا ہوا سلام ہمارے رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعہ سے آپکی امت کو پہنچ رہا ہے - اور اللہ پاک کا لاکھوں شکر ہے کہ ایسا مبارک سلام سند متصل صحیح کے ساتھ مجھ مسکین تک پہنچا ہے - اس سلسلہ میں مجھ سے رسول کائنات علیہ الصلوۃ والتحیات تک اٹھائیس[۲۸] واسطے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ -

عبدالرحمن الکزبری عن ابیہ محمد الکزبری الدمشقی عن احمد بن عبید
العطار الدمشقی عن العلامۃ العجلونی محدث الشام عن محمد بن علی
الکاملی الشافعی عن محمد البطنینی عن المحقق الشمس محمد المیدانی
عن احمد الطیبی الکبیر عن السید کمال الدین الحسینی عن جمال الدین
ابن جماعۃ عن البرھان الشامی عن ابن العطار عن الامام
محی الدین النووی قال فی تھذیبہ اخبرنا ابو محمد عبدالرحمن
ابن ابی عمر محمد بن احمد بن قدامۃ المقدسی انبانا ابو حفص ابن طبرزد
انبانا ابو الفتح الکرخی انبانا القاضی ابو عامر انبانا ابو محمد الجراحی انبانا
ابو العباس المحبوبی انا ابو عیسی الترمذی انا عبداللہ بن ابی زیاد
انبانا سیار انبانا عبدالواحد بن زیاد عن عبدالرحمن بن اسحاق
عن القاسم بن عبدالرحمن عن ابیہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالی

---

[1] حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں ابراہیم علیہ السلام سے (آسمان ہفتم میں) میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اپنی امت کو میری جانب سے سلام فرمائے اور انہیں اس بات کی خبر دیجئے کہ جنت کی زمین پاک اور عمدہ (مشک و زعفران کی) اور اسکا پانی نہایت شیریں (اور لذیذ) ہے۔ اور وہ زمین ہموار اور درختوں سے خالی ہے اور تسبیح و تحمید و تحلیل و تکبیر کا پڑھنا اس میں درخت بٹھانا ہے یعنے جو مسلمان جتنے مرتبہ یہ کلمات پڑھیگا اتنے ہی درخت اسکے لئے جنت کی اس زمین میں بٹھائے جائینگے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ جنت کی تمام زمین خالی پڑی ہے اور ہم سے اعمال صالحہ صادر ہونیکے بعد اس میں درخت وغیرہ لگینگے۔ واسطے کہ وہ تو اپنی تمام نعمتوں اور درختوں اور حور و قصور کیساتھ اب بھی تیار اور موجود ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے جنات تجری من تحتھا الانھار۔ بلکہ مطلب اسکا یہ ہے کہ جنت میں موجودہ باغات کے علاوہ کچھ خالی زمین بھی ہے تاکہ مومنین اپنی حسب خواہش تسبیح و تحمید وغیرہ پڑھنے سے اس میں درخت بٹھائیں اور وہاں جانے کے بعد انکے پھل پائیں۔ اللہ پاک سب مسلمانوں کو نصیب فرمائے آمین ۱۲ محمد عبدالہادی غفراللہ لہ

عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقیت ابراهیم لیلۃ اسری
بی فقال یا محمد اقرأ امتک منی السلام واخبرهم ان الجنۃ
طیبۃ التربۃ عذبۃ الماء وانها قیعان وان غراسها سبحان
اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ قال الترمذی
حدیث حسن انتهی قلت وروی ابن ماجہ والحاکم والطبرانی عن ابی هریرۃ رض

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک انچاس (۴۹) واسطے ہیں۔

الحدیث الحادی والثلثون المسلسل بالاذان فی اذن الحزین لدفع الحزن

عہ ٣١

وبالسند السابق الی الامام الجزری قال فی اسنی المطالب اخبرنا [١١]
شیخنا الامام المحدث جمال الدین یوسف بن محمد بن مسعود السرمری
رحمہ اللہ مشافهۃ اخبرنا [١٢] شیخنا الامام ابو الثناء محمود بن محمد بن
محمود المقری اخبرنا [١٣] شیخنا ابو احمد عبد الصمد بن احمد بن
ابی الجیش انا [١٤] ابو محمد یوسف بن عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی

عہ [٣١] اکتیسویں حدیث اس میں رنجیدہ وغمزدہ کا رنج وغم دفع ہونے کے لئے اس کے کان میں اذان دینے کا سلسلہ مذکور ہے اس کے راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو غمگین دیکھکر فرمایا کہ اے علی اپنے گھر والوں سے کسی کو کہو تمہارے کان میں اذان کہے اس لئے کہ وہ غم کی دوا ہے پس حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو میرا غم زائل ہوگیا پس حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی اس عمل کا تجربہ کیا پس اسکو صحیح پایا اسی طرح اس کے اکثر راوی کہتے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی عفر اللہ لہ

أنا والدي أنا محمد بن ناصر الحافظ أنا أبو بكر محمد بن أحمد بن
علي بن خلف أنا أبو عبد الرحمن السلمي أنا عبد الله بن موسى السلمي
أنا الفضل بن عباس الكوفي حدثنا الحسن بن هارون الضبي ثنا
عمر بن حفص بن غياث عن أبيه عن جعفر بن محمد عن أبيه عن علي
ابن الحسين عن أبيه عن علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنهم
قال رآني النبي صلى الله عليه وسلم حزينا فقال يا ابن أبي طالب
أراك حزينا قلت هو كذالك قال فمر بعض أهلك يؤذن
في أذنك فانه دواء للهم قال ففعلت فزال عني —
قال الحسين رضي الله تعالى عنه جربته فوجدته كذالك قال
علي بن الحسين جربته فوجدته كذالك قال محمد بن علي جربته
فوجدته كذالك قال جعفر بن محمد جربته فوجدته كذالك
قال حفص بن غياث جربته فوجدته كذلك قال عمر بن حفص جربته
فوجدته كذلك قال الحسن بن هارون جربته فوجدته
كذلك قال الفضل جربته فوجدته كذلك قال عبد الله بن موسى
جربته الخ قال أبو عبد الرحمن جربته الخ قال أبو بكر جربته الخ قال

عبد الرحمن بن الجوزی لم اسمع ابن عاصر يقول فيه شيئاً الخ جربته انا فوجدته كذلك قال قال ابو محمد يوسف جربته فوجدته كذلك قال عبد الصمد جربته الخ قال ابو الربيع جربته الخ قلت ولم اسمع شيخنا السرمرای يقول فيه شيئاً ولكن جربته الخ هذا احديث حسن التسلسل لم ار فی رجاله من تكلم فيه بقدح والله تعالى اعلم

٣٢

اس سلسلہ میں جزری رسول اللہ صلی اللہ	الحديث الثانی والثلثون المسلسل بالقنوت فی صلوة الصبح	علیہ وسلم تک چھبیس واسطے ہیں

وبالسند الى الامام الجزری قال فی اسنى المطالب رأيت شيخنا الامام العالم الزاهد المقرئ المحدث ابا محمد محمد بن محمد بن محمد بن محمد النسائی وكان يقنت فی صلوة الصبح ثم رأيت الامام شيخنا المحدث سعيد الدين محمد بن مسعود الكازرونی وكان يقنت فی صلوة الصبح ثم اخبرنا شيخنا ظهير الدين اسمعيل بن المظفر بن محمد ورأيته يقنت فی صلوة الصبح ثم اخبرنا ابو بكر عبد الله بن

ــه یہ بتیسویں حدیث ہے اور اسکا ہر راوی امام جزری سے حضرت علی تک یہی کہتا ہے کہ میں نے اپنے فلاں شیخ کو دیکھا کہ وہ نماز صبح میں قنوت پڑھتے تھے۔
نزد احناف وتر کے سوا اور نماز و میں قنوت کا پڑھنا ثابت نہیں البتہ نوازل میں ثابت ہے اسکی تحقیق آگے آتی ہے ۱۲
محمد عبد الهادی غفرلہ

محمد بن شاپور ورأيته يقنت في صلوة الصبح اخبرنا ابو المبارك
عبد العزيز بن محمد بن منصور ورأيته يقنت في صلوة الصبح [16] اخبرنا
ابو مسعود سليمان بن ابراهيم بن محمد بن سليمان ورأيته يقنت الخ [17]
[18] اخبرنا ابو صالح احمد بن عبد الملك النيسابوري ورأيته يقنت الخ حدثنا [19]
ابو الحارث محمد بن عبد الرحيم بن الحسن بن سليمان ورأيته يقنت الخ
[20] حدثنا ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن حمويه ورأيته يقنت الخ
ثم سمعت السيد ابا جعفر محمد عبد الله بن علي بن عبد الله بن الحسن [21]
ابن علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه ورأيته يقنت الخ يقول [22]
صليت خلف ابي عمران ورأيته يقنت في الركعة الثانية من صلوة الصبح
[23] وحدثني ان اباه كان يفعل ذلك قال حدثني ابي وقد رأى اباه عليا [24]
يفعل ذلك ثم حدثني ابي عبد الله بن الحسن ان اباه كان يفعل ذلك
[25] ثم حدثني ابي الحسن بن علي وكان يذكر عن [26] ابيه ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يدع القنوت في الركعة
الثانية من صلوة الصبح حتى توفي صلى الله عليه وسلم
هذا حديث غريب بهذا السياق وهذا

الاسناد ولہ[1] شاھد من حدیث انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یزل یقنت فی الصبح حتی فارق الدنیا رواہ الحاکم فی الاربعین الکبری لہ وقال حدیث صحیح انتہی قال الجامع المسکین ھذا الحدیث وغیرہ من الاحادیث الواردۃ فی قنوتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الفجر وغیرہ کلہا محمولۃ علی قنوت النوازل قال العلامۃ القاری فی شرح مسند الامام الاعظم واما ما رواہ الدارقطنی وغیرہ عن انس رضی اللہ تعالی عنہ ما زال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقنت فی الصبح حتی فارق الدنیا فمعارض بان شبابۃ روی عن قیس بن ربیع عن عاصم بن سلیمان قال قلنا لانس بن مالک ان قوما یزعمون ان

---

[1] امام جزری رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کی روایت کے بعد فرماتے ہیں کہ حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس حدیث کی شاہد ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ صبح میں قنوت پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ آپنے وفات پائی اس حدیث کو حاکم نے اپنی کتاب اربعین کبری میں روایت کی ہے اھ بندہ مسکین کہتا ہے کہ یہ حدیث اور اسکے سوا اور جتنی احادیث نماز فجر میں قنوت پڑھنے کے متعلق وارد ہیں وہ سب کی سب قنوت نوازل پر محمول ہیں۔ علامہ علی قاری نے شرح مسند امام اعظم میں فرمایا ہے کہ حدیث انس رضی اللہ عنہ جسکو دارقطنی وغیرہ نے روایت کیا ہے وہ انس رضی اللہ عنہ کی دوسری ایک حدیث کی معارض ہے جسکو شبابہ نے قیس سے انہوں نے عاصم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک جماعت اسبات کا زعم کرتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے۔ پس حضرت انس نے فرمایا کہ انہوں نے جھوٹ کہا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو صرف ایک ماہ قنوت پڑھی

بقیہ برصفحہ (٦٢٠)

النبی لم یزل یقنت فی الفجر فقال کما یوا انما قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہرا واحدا یدعو علی احیاء من احیاء المشرکین وروی الطبرانی عن غالب بن فرقد الطحان قال کنت عند انس شہرین فلم یقنت فی صلوۃ الغداۃ اھ وقال شیخ مشائخنا العلامۃ عابد السندی فی شرحہ لمسند الامام الاعظم واما ما فی البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ کان یقنت فی الرکعۃ الآخرۃ من صلوۃ الصبح بعد ما یقول سمع اللہ الخ فیدعو للمؤمنین ویلعن الکفار فمحمول علی قنوت النوازل کما اختارہ بعض اہل الحدیث انہ علیہ السلام لم یزل یقنت فی النوازل وھو وجہ ظاہر للجمع بین الروایات ویدل علیہ ما اخرجہ ابن حبان بسند

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۱۹) جس میں قبائل مشرکین پر بد دعا فرماتے تھے۔ اور طبرانی نے غالب بن فرقد طحان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دو ماہ رہا لیکن انہوں نے صبح میں کبھی قنوت نہیں پڑھی۔ اور علامہ عابد سندی شرح مسند امام اعظم میں لکھتے ہیں کہ صحیح بخاری میں جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صبح کی دوسری رکعت میں سمع اللہ کے بعد قنوت پڑھتے تھے اور اس میں مومنین کے لئے دعا اور کفار پر لعنت فرماتے تھے وہ قنوت نوازل پر محمول ہے۔ جیسا کہ بعض محدثین نے اختیار کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نوازل میں ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے اور روایات میں تطبیق دینے کے لئے یہ وجہ ظاہر ہے۔ اور ابن حبان کی حدیث بھی اس پر دلالت کرتی ہے جسکو انہوں نے سند صحیح کے ساتھ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح میں قنوت نہیں پڑھتے تھے مگر جب کسی قوم کے حق میں دعا یا بددعا کرتے تو پڑھتے تھے انتہی مختصراً پس حاصل یہ ہے کہ ہمارے پاس نماز صبح میں دائما قنوت کا پڑھنا ثابت نہیں ہے۔ سوا وتر کے مگر نازلہ کے وقت نماز فجر وغیرہ میں

بقیہ حاشیہ صفحہ (۶۲۱) پر

صحیح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقنت فی صلوۃ الصبح الا ان یدعو لقوم او علی قوم فمختصراً فالحاصل ان القنوت لم یثبت عندنا دائماً فی صلوۃ الصبح الا فی الوتر الا فی النوازل فانہ یشرع القنوت فی الفجر وغیرہ کما ثبت من الروایات الصحیحۃ وقد اوردتہا وبحثت علی ہذہ المسئلۃ وبسطتہا فی الدرر الساطعۃ فی المسائل النافعۃ وفی رسالۃ القنوت فی النوازل

ثبت

٢٣

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ	الحدیث الثالث والثلثون[٣٣] المسلسل بقرأۃ آیۃ الکرسی عند النوم	صلی اللہ علیہ وسلم تک (٢٩) واسطے ہیں۔

اخبرنی العلامۃ الشیخ عبد الباری اخبرنی مولانا السید علی ظاہر الوتری انا الشیخ عبد الغنی عن الشیخ محمد عابد عن صالح الفلانی عن محمد بن سنۃ عن مولای الشریف محمد بن عبد اللہ عن النور علی الزیادی عن السید یوسف بن عبد اللہ الارمیونی عن الجلال السیوطی عن التقی بن فہد عن الامام الجزری اخبرنا الامام العالم المحدث الکبیر

(بقیہ حاشیہ صفحہ ٦٢٠) بیشک مشروع ہے ۔ اور میں نے اس مسئلہ کو درر ساطعہ اور رسالہ قنوت فی النوازل میں خوب شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا ہے جسکا جی چاہے وہاں دیکھے ١٢

[١] یہ تینتیسویں حدیث ہے اس میں سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھنے کا سلسلہ مذکور ہے ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

ابو المظفر یوسف بن محمد السرمری الحنبلی رحمہ اللہ تعالیٰ مشافہۃ
لی بمنزلہ من المدرسۃ الحنبلیۃ داخل دمشق المحروسۃ فی الثالث
عشر من ذی الحجۃ سنۃ ست وستین وسبع مائۃ انا[۱۴] ابو الثناء
محمود بن محمد الدقوقی انا[۱۵] ابو احمد عبد الصمد بن احمد بن ابی الجیش
البغدادی انا[۱۶] ابو محمد یوسف ابن الامام ابی الفرج عبد الرحمن
ابن علی بن الجوزی البکری انا[۱۷] والدی انا[۱۸] محمد بن ناصر الحافظ انا[۱۹]
محمد بن علی بن میمون انا[۲۰] محمد بن علی العلوی حدثنا[۲۱] محمد بن عبد اللہ
ابن المطلب ثنا[۲۲] عبد اللہ بن ابی سفیان القرشی ثنا[۲۳] ابراہیم بن
عمر السکسکی ثنا[۲۴] محمد بن شعیب بن شابور حدثنی[۲۵] عثمان بن ابی العاتکۃ
الھلالی عن[۲۶] علی بن یزید انہ اخبرہ[۲۷] ان ابا عبد الرحمن القاسم بن عبد الرحمن
اخبرہ عن[۲۸] ابی امامۃ[۵] الباھلی انہ سمع[۲۹] علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
یقول ما اری رجلا ادرک عقلہ الاسلام او ولد فی الاسلام یبیت

---

[۵] ابو امامہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر مسلمان عاقل ... فرمایا کہ جو شخص اسلام میں پیدا ہوا اسکو شب میں آیۃ الکرسی پڑھے بغیر سونا مناسب نہیں سمجھتا ہوں پھر فرمایا کہ اگر تم جان لیتے کہ وہ آیت کیا چیز ہے یا فرمایا کہ اسکے پڑھنے میں کیا فائدہ ہے تو کسی حال میں اسکا پڑھنا ترک نہ کرتے تحقیق مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ مجھے آیۃ الکرسی عرش کے نیچے کے خزانہ سے ملی ہے اور مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سننے کے بعد میں نے کبھی اسکا پڑھنا ترک نہیں کیا۔ اور جب

بقیہ صفحہ (۶۴۳)

ليلة حتى يقرأ هذه الآية الله لا اله الا هو الحي القيوم الى آخرها ثم قال لو تعلمون ما هي او قال ما فيها لما تركتموها على حال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخبرني قال "اعطيت آية الكرسي من كنز تحت العرش ولم يؤتها نبي كان قبلي" قال علي فما بت ليلة قط منذ سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اقرأها ولا تركتها منذ سمعت هذا الخبر من نبيكم صلى الله عليه وسلم قال ابو امامة ما تركت قرأتها منذ سمعت هذا من علي رضي الله عنه قال القاسم وانا ما تركت قرأتها كل ليلة منذ حدثني ابو امامة بفضلها حتى الآن قال علي بن يزيد واخبرك اني ما تركت قرأتها في كل ليلة منذ حدثني القاسم بفضلها قال ابن ابي العاتكة وانا فما تركت قراءتها في كل ليلة منذ بلغني فضل قرأتها قال ابن شابور وانا ما تركت قرأتها في كل ليلة منذ بلغني فضل قرأتها قال ابراهيم وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث ت عبد الله بن ابي سفيان وانا فما تركت قرأتها منذ كتبت

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۴۲) تک اسکو نہ پڑھ لیا ہرگز نہ سویا۔ ابو امامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی جب سے حضرت علی سے یہ سنا اسکا پڑھنا نہ چھوڑا۔ اسی طرح اسکا ہر راوی کہتا ہے حتی کہ میرے شیخ مولانا عبد الباری تک یہ سلسلہ پہنچا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ۔

هذا الحديث فی فضل قرأتها قال ابن المطلب وانا بحمدالله فما ترکت
قرأتها منذ کتبت هذا الحدیث قال العلوی وما ترکت قرأتها فی
کل لیلة قبل المنام وفی دبر کل صلوٰة مفروضة منذ بلغنی فضل قرأتها
ثم ابن میمون وما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث واقرأها بعد
کل صلوٰة ثم ابن ناصر ما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث ثم عبد الرحمٰن
بن الجوزی وانا فما ترکت قرأتها عقیب الصلوات منذ بلغنی هذا
الحدیث ثم ابو محمد ولدہ وانا ما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا
الحدیث ثم عبد الصمد وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث
ثم ابو الثناء وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث ثم الامام
السهمی وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث قال الجزری
وانا فما ترکت قرأتها کل لیلة منذ بلغنی هذا الحدیث ولا ترکت
قرأتها عقیب الصلوات المکتوبات منذ بلغنی حدیث فضلها قال
ابن فهد وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث قال السیوطی
وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث قال السید الارمیونی
وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث قال علی الزیادی و

انا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث قال مولانا الشريف وانا ما تركت
قرأتها منذ بلغني هذا الحديث قال محمد بن سنة وانا فما تركت قرأتها
منذ بلغني هذا الحديث قال الفلاني وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني
هذا الحديث قال محمد عابد وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث
قال الشيخ عبد الغني وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث
قال الوتري واما انا فما تركت قرأتها غالبا عقيب المكتوبات وعند ارادة
النوم منذ بلغني هذا الحديث قال مولانا الشيخ عبد الباري واني
بحمد الله كنت مواظبا عليها قبل ان بلغني هذا الحديث ولا تركت
قرأتها عقيب الصلوات المكتوبات منذ بلغني هذا الحديث وما تركت
بعده قلت واني بحمد الله تعالى كنت مواظبا عليها قبل ان بلغني
هذا الحديث ولا تركت قرأتها عقيب الصلوات المكتوبات منذ بلغني
هذا الحديث وما تركت بعده قال الجزري في اسنى المطالب
(حديث) صالح الاسناد رواه ابن ابي شيبة في مصنفه باسناد
حسن ولفظه ما ارى احدا يعقل دخل في الاسلام فينام حتى يقرأها
وروى نحوه ابن مردويه في تفسيره من حديث علي رضي الله عنه

ایضا من حدیث المغیرة بن شعبة وجابر وآما حدیث قرأتها عقیب
الصلوات المکتوبة فاخبرنا[11] ابو الحسن ابن احمد بن هلال الدقاق
مشافهة عن علی[12] بن احمد المقدسی اخبرنا[13] ابو المکارم اللبان فی
کتابه اخبرنا[14] ابو علی الحداد اخبرنا[15] ابو نعیم الحافظ اخبرنا[16] ابو الشیخ
ابن حبان حدثنا[17] الولید ثنا[18] محمد بن الحسین بن یونس ثنا[19] کثیر بن یحیی
ثنا[20] حفص بن عمر الرقاشی حدثنا[21] عبد الله بن الحسن بن الحسن بن علی
ابن ابی طالب عن[22] ابیه عن جده[23] الحسن بن علی بن ابی طالب رضی الله
عنهم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم من[۵] قرأ آیة الکرسی فی
دبر الصلوة المکتوبة کان فی ذمة الله الی الصلوة الاخری
(واخبرنا[11]) ابو علی الحسن بن هبل الصالحی فیما قرئ علیه واجازنیه اخبرنا[12]
علی بن احمد کذلک اخبرنا[13] محمد بن ابی زید فی کتابه اخبرنا[14] محمود
ابن اسمعیل الصیرفی اخبرنا[15] احمد بن محمد بن فاذشاه انا[16] سلیمان
ابن احمد الحافظ ثنا[17] محمد بن الحسن بن کیسان ثنا[18] الحسین بن بشر
الطرسوسی عن[19] محمد بن حمیر عن[20] محمد بن زیاد الالهانی عن[21] ابی

[۵] جو شخص نماز فرض کے بعد آیۃ الکرسی پڑھا کرے وہ دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوجاتا ہے ۱۲

امامة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قرأ آیة الکرسی

دبر کل صلوة مکتوبة لم یمنعه من دخول الجنة الا الموت[1]

وهذا حدیث حسن صحیح الاسناد رواه الطبرانی فی معجمه ورواه

ابن مردویه فی تفسیره من هذا الطریق ورواه النسائی فی الیوم

واللیلة عن الحسین بن بشر به واخرجه ابن حبان فی صحیحه من طریق

محمد بن حمیر وهو الحمصی من رجال البخاری عن محمد بن زیاد

الالهانی الحمصی وهو ایضا من رجال البخاری وهذا اسناد علی

شرط البخاری ـ والعجب من ابن الجوزی کیف ادخله فی کتاب

الموضوعات انتهی ـ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ تک	الحدیث الرابع والثلثون[2] المسلسل بالسماع فی یوم العید	(۲۴) یا (۲۵) واسطے ہیں ـ

۳۴

حدثنی الحافظ المحدث الشیخ شعیب المغربی بمکة المکرمة فی یوم عید الفطر

[1] (دوسری حدیث میں اسطرح آیا ہے) جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیة الکرسی پڑھا کرے اسکو داخل جنت ہونے کیلئے موت کے سوا کوئی چیز مانع نہیں ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

[2] یہ چونتیسویں حدیث ہے اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے شیخ سے عید کے روز سنا اسیطرح یہ سلسلہ ابن عباس رضی اللہ عنہ تک پہنچا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عید کے روز سنی ہے ـ الحمد للہ میں نے بھی اسکو متعدد اشیاخ سے عید کے روز سنا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ـ

ثم سمعت العلامة مسلم البشری کذلک ثم سمعت احمد منلا کذلک عن
الامیر الصغیر عن والده عن علی العدوی عن محمد عقیلة عن حسن
العجیمی عن البابلی ح وحدثنی العلامة المحدث الحبیب حسین فی یوم
عید الفطر ح واجازنی به العلامة ابو الفیض الصدیقی فی یوم
عید الاضحی قالا سمعناه من العلامة محمدن القاسی فی یوم عید
عن محمد بن علی الحبشی المصری عن محمد السلولی العثمانی عن محمد
صالح البخاری عن رفیع الدین فی یوم عید عن محمد بن عبد الله فی
یوم عید عن البصری مثله عن البابلی عن سالم السنهوری عن الشمس
محمد العلقمی عن الجلال السیوطی انا به ابو عبد الله بن مقبل الحلبی عن
محمد بن احمد المقدسی عن ابی الحسن بن البخاری عن ابی حفص
ابن طبرزد ثنا انا ابو المواهب ابن ملوک سماعا فی یوم عید انا القاضی
ابو الطیب الطبری فی یوم عید انا ابو احمد ابن الغطریف بجرجان فی یوم عید
ح وقد سمعته کذلک عن العلامة الفقیه محمد عبد الحق النقشبندی
فی یوم عید عن مولانا قطب الدین عن مولانا اسحاق عن مولانا
عبد العزیز عن والده ثم شافهنی ابو طاهر ان لم یکن فی یوم عید

فطلافاجازة عن محمد احمد النخلی ان لم یکن فطلا فیوم عید ۱۳ فطلا ح ۳

سمعت محمد البابلی بالمسجد الحرام فی یوم عید الفطر عن ابی النجا

سالم السنهوری عن محمد العلقمی عن الجلال السیوطی انا الحافظ

تقی الدین محمد الهاشمی سماعا علیہ فی یوم الفطر بین الصلوٰۃ والخطبۃ

انا الحافظ ابو حامد محمد سماعا علیہ فی یوم عید الفطر انا ابو عبد اللہ

محمد الانصاری سماعا علیہ فی یوم عید الفطر انا الحافظ ابو عمرو عثمان

النوزری سماعا علیہ فی یوم عید الفطر انا ابو الحسن علی الجمیزی سماعا

علیہ فی یوم عید فطر انا الحافظ ابو طاہر السلفی سماعا علیہ فی یوم

عید انا ابو محمد عبید اللہ بن علی بن الابنوسی ببغداد فی یوم عید

اضحی انا القاضی ابو الطیب الطبری فی یوم عید انا ابو احمد بن الغطریف

بجرجان فی یوم عید انا ابن خراھب الوراق فی یوم عید ح انا ابو عبد اللہ

احمد بن محمد فی یوم عید نا ابن جریج فی یوم عید ثنا عطاء بن رباح

فی یوم عید ح نا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی یوم عید قال شہدت

مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عید فطر او اضحی فلما فرغ

---

۱ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید الفطر یا عید الضحیٰ کے روز (نماز عید کے لئے) حاضر ہوا۔ بقیہ بر صفحہ آئندہ

من الصلوة اقبل علينا بوجهه فقال "ايها الناس قد اصبتم خيرا فمن احب ان ينصرف فلينصرف ومن احب ان يقيم حتى يسمع الخطبة فليقم" قال السيوطي غريب بهذا السياق وفي اسناده مقال. وقال اخرجه ابو داؤد وابن ماجه والنسائي من حديث الفضل بن موسى الشيباني عن ابن جريج عن عطاء نحوه ولفظ ابن ماجة وصلى[ف] بنا العيد ثم قال قد قضينا الصلوة فمن احب ان يجلس للخطبة فليجلس ومن احب ان يذهب فليذهب - وللحديث طرق اخر مسلسلة من حديث سعد بن ابي وقاص رضي الله تعالى عنه وفيها ضعف شديد قاله ابن الطيب واخرجه الحاكم من حديث يوسف وقال انه صحيح على شرطهما والديلمي ايضا في مسنده مسلسلا قاله ايضا ابن الطيب

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) پس جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے کہ لوگو تم نے بھلائی کو حاصل کر لیا پس اب جو جانا چاہے جائے اور جو سماعت خطبہ کے لئے ٹھہرنا چاہے وہ ٹھہرے ۱۲

سلہ ابن ماجہ کی روایت میں اسطرح وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نماز عید پڑھانے کے بعد فرمایا کہ ہم نے نماز قو ادا کر لی پس اب جو شخص خطبہ کے لئے بیٹھنا چاہے بیٹھے اور جو جانا چاہے جائے ۱۲

محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

اس میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث الخامس والثلثون المسلسل بالسماع في يوم عاشورا	تک صرف بیس ۲۱ واسطے ہیں

سمعت الحافظ العلامة المحدث الشيخ شعيب المغربي في يوم عاشوراء ثم سمعت السيد على البيلاوى المصرى في يوم عاشوراء ثم سمعت الامير الصغير في يوم عاشوراء ثم سمعت الامير الكبير يوم عاشوراء ح وسمعت العلامة الامام بالمسجد الحرام مفتي الاحناف وشيخ العلماء بمكة المكرمة مولانا صالح كمال والعلامة الفهامة مولانا المحدث ابا الخير الشيخ احمد جمال المكيين في يوم عاشوراء قالا سمعنا السيد على طاهر الوترى يوم عاشوراء ثم سمعت احمد منة الله المصرى يوم عاشوراء ثم سمعت الامير الكبير يوم عاشوراء ثم سمعت عن الشيخ ابي الحسن على السقاط يوم عاشوراء سمعت الشيخ محمد الزرقاني يوم عاشوراء ح والبيلاوى ايضا عن ابراهيم السقا يوم عاشوراء عن الشيخ مصطفى المبلط يوم عاشوراء عن محمد

۱ یہ ۳۵ ویں حدیث ہے۔ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے شیخ سے عاشوراء کے روز سنا اسی طرح یہ سلسلہ مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا ہے اور بحمد اللہ میں نے بھی اسکو کئی شیخ سے بروز عاشوراء سنا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ۔

الزرقانی یوم عاشوراء سمعت والدی الشیخ عبدالباقی یوم عاشوراء سمعت الشیخ علی الاجهوری یوم عاشوراء سمعت الشیخ سالم السنهوری یوم عاشوراء سمعت الامام النجم الغیطی یوم عاشوراء سمعت امین الدین محمد بن ابی الجواد بن النجار یوم عاشوراء سمعت فخرالدین محمد السیوطی یوم عاشوراء بقاہرۃ عثمان الدیمی سمعت ابا الفرج ابن الشیخ یوم عاشوراء سمعت ابا الحسن علی بن اسمعیل بن قریش فی یوم عاشوراء سمعت عبدالعظیم المنذری یوم عاشوراء سمعت علی ابی حفص عمر بن طبرزد یوم عاشوراء سمعت علی ابی بکر محمد بن عبدالباقی الانصاری یوم عاشوراء انبانا ابو محمد علی بن الحسن الجوہری یوم عاشوراء انبانا ابو الحسن علی بن محمد بن احمد بن کیسان یوم عاشوراء انبانا یوسف بن یعقوب القاضی یوم عاشوراء انبانا ابو الربیع یوم عاشوراء انبانا حماد بن زید یوم عاشوراء عن غیلان بن جریر یوم عاشوراء عن عبداللہ ابن معبد الزمانی بلملیم یوم عاشوراء عن ابی قتادۃ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صیام یوم عاشوراء انی احتسب علی اللہ عزوجل ان یکفر السنۃ التی قبلھا ” ھذا حدیث صحیح

۵۴ یعنی ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روز عاشورہ کے روزے میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ ایک سال گذشتہ کے گناہوں کا کفارہ ہو جائینگے۔ گناہوں سے مراد

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

انفرد به مسلم وقال كل واحد من الرواة سمعته في يوم عاشوراء قلت والمراد بالذنوب الصغائر لان الكبيرة لا يكفرها الا التوبة وان لم يكن الصغائر يرجى التخفيف من الكبائر كذا قاله الامام النووي في شرح مسلم

۳۶/

اس کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک

الحديث السادس والثلاثون المسلسل بالسادة الاشراف في غالبه وهي اربعون حديثا بسند واحد

حدیث ۳۶ (۳۶) سلسلہ سادات

اروبه عن[1] العلامة الحبيب حسين بن السيد محمد الحبشي عن[2] والده عن[3] السيد طاهر بن حسين بن طاهر عن[4] السيد عبد الرحمن ابن علوى مولى البطيحاء عن[5] السيد عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه عن[6] الشيخ ابراهيم الكردي انا[7] الامام زين العابدين بن عبد القادر الطبري عن[8] والده محي الدين عبد القادر بن محمد بن يحيى عن[9] جده يحيى بن مكرم

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) صغیرہ ہیں کیونکہ گناہ کبیرہ سوا توبہ کے نہیں بخشے جاتے اور اگر صغیرہ گناہ نہ ہوں تو کبیرہ گناہوں کے عذاب میں تخفیف ہونے کی امید ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مسلم میں ایسا ہی لکھا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[a] یہ ۳۶ ویں حدیث ایسے سلسلہ کی ہے کہ اس کے اکثر راوی سادات ہیں یعنی ایک سید دوسرے سید سے راوی ہے اور یہ ایک ہی سند سے چالیس حدیثیں مروی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

ابن محمد محب الدين الاخير بن محمد رضی الدين الاخير بن محمد محب الدين
الاوسط بن شهاب الدين احمد بن رضی الدين الكبير عن جده المحب
الاخير عن عم ابيه الامام ابی اليمن محمد عن ابيه الشهاب احمد عن
ابيه الامام رضی الدين ابراهيم بن محمد بن ابراهيم بن ابی بكر بن محمد بن
ابراهيم بن ابی بكر بن علی بن فارس الحسنی الطبری المكی قال انا به الثقة الصدوق
ابو القاسم عبد الرحمن بن ابی حرمی المكی فی الحرم الشريف قال انا به السيد شرف
بقية السادة ببلخ فخر الدين ابو جعفر احمد بن محمد بن جعفر الحسينی قال انا بها
الامام الاوحد سراج الدين محمد بن علی بن ياسر الانصاری قال حدثنا
بها السيد الاطهر بقية السادة ببلخ شرف الدين ابو محمد الحسن بن
علی بن الحسن بن عبيد الله بن علی بن الحسن بن الحسين بن جعفر الحجة بن
عبد الله بن الحسين الاصغر بن علی زين العابدين بن الحسين السبط
ابن علی كرم الله وجهه ورضی عنهم قال حدثنا والدی علی يعنی ابن ابی
طالب سنة ٤٦٢ حدثنی والدی ابو طالب الحسن النقيب سنة ٤٢٠ حدثنی
والدی عبيد الله ثنی والدی محمد ثنی والدی عبيد الله ثنی
والدی علی ثنی والدی الحسن ثنی والدی الحسين وهو اول من دخل

بلج ق ثني[٢٦] والدي جعفر الملقب بالحجة ثني[٢٧] والدي عبد الله هو الاعرج

ثني[٢٨] والدي الحسين الاصغر ثني[٢٩] والدي علي زين العابدين قال ثني

والدي الشهيد احد الريحانتين الحسين ق حدثني[٣١] والدي امير المؤمنين

علي بن ابي طالب كرم الله وجهه ق ق رسول الله صلى الله عليه وسلم

"ليس[۵۱] الخبر كالمعائنة" وبهذا الاسناد قال "الحرب[۵۲]

خدعة" وبه اليه ق "المسلم[۵۳] مرأة المسلم" وبه اليه ق "المستشار[۵۴]

مؤتمن" وبه اليه ق "الدال[۵۵] على الخير كفاعله" وبه اليه

قال "استعينوا[۵۶] على الحوائج بالكتمان" وبه اليه قال

"اتقوا[۵۷] النار ولو بشق تمرة" وبه اليه ق "الدنيا[۵۸] سجن

المؤمن وجنة الكافر" وبه اليه ق "الحياء[۵۹] خير كله"

---

[۵۱] سنی ہوئی بات دیکھی ہوئی کی جیسی نہیں ہوسکتی یعنے دیکھی ہوئی چیز پر جسقدر یقین ہوتا ہے اسقدر یقین سنی ہوئی بات پر نہیں ہوتا مثل مشہور ہے ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ ۔ مگر بعض خبریں اس سے مستثنیٰ ہیں ۱۲ [۵۲] جنگ مکر ہے ۱۲ [۵۳] ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے یعنے ہر مسلمان کو لازم ہے کہ دوسرے مسلمان کا کوئی عیب نظر آئے تو دوسروں کے روبرو اسکو ظاہر نہ کرے بلکہ صرف اسی شخص پر ظاہر کرے کہ جس میں وہ عیب نظر آیا ہے یہی صفت آئینہ کی ہے کہ جسکے چہرہ میں کوئی عیب ظاہر ہوتا ہے وہ عیب فقط اسی پر ظاہر کرتا ہے ہر مسلمان اس صفت کو اختیار کرنا چاہئے ۔ سبحان اللہ کیا عمدہ مثال اور خوب نصیحت ہے حق تعالےٰ سب مسلمانوں کو اس پر عمل نصیب فرمائے ۱۲ [۵۴] جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہے یعنے کوئی شخص جب کسی سے مشورہ لینا چاہتا تو اس سے اپنی مخفی باتیں اور دلی بھید ظاہر کرتا ہے پس مستشار کو چاہئے کہ اسکی باتوں کو بطور امانت محفوظ رکھے یعنے کسی دوسرے پر ظاہر نہ کرے ۱۲ [۵۵] نیک کام کیجانب رہنمائی کرنیوالا اسکے کرنیوالے کے مانند ہے ۔ یعنے اس رہنمائی کرنے والیکو بھی اس نیک عمل کا ثواب ملیگا ۱۲ [۵۶] اپنی حاجتوں کے برآنے کے لئے پوشیدگی سے مدد لو ۱۲ [۵۷] جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے سے یعنے زیادہ خیرات نہ کرسکو تو کوئی حقیر اور قلیل چیز مثلاً کھجور کا ٹکڑا ہی سہی راہ خدا میں دیکر اپنے کو عذاب جہنم سے بچاؤ ۔ اس حدیث سے صدقہ

وخیرات کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ۱۲ [۵۸] دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے ۱۲ [۵۹] حیاء سب کی سب اچھی ہے ۱۲

وبہ الیہ قم "عدة[10] المؤمن كاخذ الكف" وبہ الیہ قم "لا[11] يحل
لمؤمن ان يهجر اخاه فوق ثلاثة ايام" وبہ الیہ قم "ليس[12]
منا من غشنا" وبہ الیہ قم "ما[13] قل وكفى خير مما كثر والهى"
وبہ الیہ قم "الراجع[14] في هبته كالراجع في قيئه" وبہ الیہ قم
"البلاء[15] موكل بالمنطق" وبہ الیہ قم "الناس[16] كاسنان المشط"
وبہ الیہ قم "الغنى[17] غنى النفس" وبہ الیہ قم "السعيد[18]
من وعظ بغيره" وبہ الیہ قم "ان من[19] الشعر لحكمة وان
من البيان لسحرا" وبہ الیہ قم "عفو[20] الملوك ابقاء للملك"
وبہ الیہ قم "المرء[21] مع من احب" وبہ الیہ قم "ما هلك[22] امرؤ

ف۱۰ مومن کا وعدہ گویا ہاتھ پکڑ لینا ہے ۱۲ ف۱۱ کسی مومن کو اپنے مومن بھائی سے تین روز سے زیادہ (کینہ کے ساتھ) جدا رہنا حلال نہیں ۱۲ ف۱۲ جس نے ہمکو دھوکہ دیا وہ ہم سے نہیں ہے ۱۲ ف۱۳ لہو یعنے کھیل میں ڈالنے والی بہت چیز سے کفایت کرنیوالی تھوڑی چیز بہتر ہے ۱۲ ف۱۴ کسی کو دیدی ہوئی چیز واپس لینے والا گویا اپنی قے کی ہوئی چیز واپس نگلتا ہے ۱۲ ف۱۵ بلا باتوں کے سپرد کی گئی ہے یعنے زیادہ باتیں کرنیوالے کی زبان سے غالباً ایسی باتیں نکلجاتی ہیں جو وبال جان ہوتی ہیں لہذا زبان کی حفاظت ضرور ہے ف۱۶ لوگ گویا کنگھی کے دانت ہیں ف۱۷ توانگری دل کی توانگری ہے ف۱۸ نیک بخت وہ ہے جو غیر کی حالت سے عبرت و نصیحت اختیار کرے ف۱۹ بیشک بعض شعر حکمت اور بیشک بعض بیان جادو کا اثر رکھتے ہیں ۱۲ ف۲۰ بادشاہوں کی بخشش ملک قائم رہنے کا باعث ہے ۱۲ ف۲۱ آدمی اپنے محبوب کے ساتھ رہیگا اسکی تشریح سولھویں مسلسل حدیث کے حاشیہ میں گزر چکی ہے ۱۲ ف۲۲ اپنی قدر کو پہچاننے والا ہلاک نہیں ہوتا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ۔

عرف قدره" وبه الیه [۲۳] "الولد للفراش وللعاهر الحجر" و
به الیه [۲۴] "الید العلیا خیر من الید السفلی" وبه الیه [۲۵] "لا یشکر
الله من لا یشکر الناس" وبه الیه [۲۶] "حبک الشیئ یعمی ویصم"
وبه الیه [۲۷] "جبلت القلوب علی حب من احسن الیها وبغض
من اساء علیها" وبه الیه [۲۸] "التائب من الذنب کمن
لا ذنب له" وبه الیه [۲۹] "الشاهد یری ما لا یری الغائب"
وبه الیه [۳۰] "اذا جاءکم کریم قوم فاکرموه" [۳۱] "الیمین الفاجرة
تدع الدیار بلاقع" وبه الیه [۳۲] "من قتل دون ماله فهو شهید"

---

۲۳ بچہ عورت کو ملیگا اور زانی کو پتھر۔ یعنے سنگسار۔ یا یہ مطلب ہے کہ اسکو خاک پتھر ملیگا یعنے کچھ نہ ملیگا ۱۲ ۲۴ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔ یعنے صدقہ وغیرہ دینے کے وقت دینے والے کا ہاتھ بلند اور لینے والے کا پست ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے افضل ہے۔ اس حدیث میں صدقہ دینے کی ترغیب ہے ۱۲ ۲۵ جو آدمیوں کا شکر نہیں کرتا وہ اللہ پاک کا بھی شکر نہیں کرتا یا یہ معنی کہ لوگوں کا ناشکر درحقیقت اللہ تعالی کا ناشکر ہے ۱۲ ۲۶ کسی چیز کی تیری محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے یعنے کسی شخص کو کسی چیز سے محبت ہو جاتی ہے تو وہ شخص اس چیز کے عیوب کو نہ دیکھتا ہے اور نہ سنتا ہے۔ بلکہ اسکے عیب اسکو ہنر دکھائی دیتے ہیں حتی کہ اگر کوئی شخص اسکی عیوب جتلائے بھی تو وہ نہیں سنتا ۱۲ ۲۷ لوگوں کے قلوب احسان کرنے والے کی محبت اور برائی کرنے والے کی نفرت پر مجبول ہیں یعنے انسان کی یہ فطرتی بات ہے کہ بلا ساختہ دل میں احسان کرنے والے کی محبت اور بدی کرنے والے سے بغض پیدا ہوتا ہے ۱۲ ۲۸ گناہ سے توبہ کرنے والا گویا گناہ کیا ہی نہیں ۱۲ ۲۹ حاضر شخص وہ چیز دیکھتا ہے جو غائب شخص نہیں دیکھتا ۱۲ ۳۰ کسی قوم کا بزرگ تمہارے پاس آجائے تو تم اسکا اکرام کرو ۱۲ ۳۱ جھوٹی قسم ملک کو ویران اور تباہ کر دیتی ہے یعنے باعث فقر ہوتی ہے اور اس سے رزق کی برکت جاتی اور ملک خیر سے خالی ہو جاتا اور جمعیت واتفاق میں خلل پڑ جاتا ہے ۱۲ ۳۲ جو شخص اپنے مال کے پاس یعنے اپنے مال کی حفاظت میں قتل کیا گیا وہ شہید ہے ۱۲

وبه الیه قم "الاعمال[۵۳۳] بالنیة" وبه الیه قم "سید[۵۳۴] القوم خادمهم"
وبه الیه قم "خیر[۵۳۵] الامور اوسطها" وبه الیه قم "اللهم[۵۳۶] بارك لامتی
فی بکورها یوم الخمیس" وبه الیه قم "کاد[۵۳۷] الفقر ان یکون کفرا"
وبه الیه قم "السفر[۵۳۸] قطعة من العذاب" وبه الیه قم "المجالس[۵۳۹]
بالامانة" وبه الیه قم "خیر[۵۴۰] الزاد التقوی" فهذه اربعون
حدیثا بسند واحد وغالب متونها من الاحادیث الشهیرة التی
هی من جوامع کلم خیر البریة واسناده ظاهر علیه لوائح الصدق
والقبول والله تعالی اعلم۔

۵۳۳ اعمال نیت کے ساتھ ہیں۔ یعنے عملوں کا دار مدار نیت پر ہے۔ نیت اچھی ہے تو عمل اچھا ہے ورنہ برا ۱۲ ۵۳۴ قوم کا سردار انکا خادم ہے ۱۲ ۵۳۵ درمیانی کام اچھے ہیں۔ یعنے افراط و تفریط سے جو کام بچے ہوئے ہوں وہ بہتر ہیں۔ سبحان اللہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ایک بہترین میزان ہمکو دیدی کہ جس سے بہت امور اختلافیہ نہایت آسانی کے ساتھ انفصال پاسکتے ہیں۔ قول باری عز اسمہ (وابتغ بین ذلک سبیلا) اسی کی تائید کرتا ہے ۱۲ ۵۳۶ اے میرے اللہ میری امت کو انکے صبح کے اوقات یوم پنجشنبہ کے دن برکت عطا فرما ۱۲ ۵۳۷ قریب ہے کہ تنگدستی کفر ہو جائے ۱۲ ۵۳۸ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے ۱۲ ۵۳۹ مجلسیں امانۃ کے ساتھ ہیں ۱۲ ۵۴۰ بہترین توشہ سوال سے بچنا ہے۔ یعنے سفر میں زاد راہ کی ضرورت ہوتی ہے لیکن بہتر زاد راہ یہ ہے کہ لوگوں سے سوال نہ کرے۔ بعض حضرات جو لوگوں سے مانگ کر حج وغیرہ کا سفر کرتے ہیں اس حدیث شریف سے اسکی قباحت ثابت ہوتی ہے۔ یہ چالیس صحیح حدیثیں ایک ہی سند سے جو مروی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جوامع کلم سے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

کتبہٗ محمد فیاض خان غفر اللہ لہٗ

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے سوا ۳۱

الحدیث السابع والثلثون المسلسل بالسادة الحنفیة رحمهم الله تعالی الی الامام الهمام نعمان بن ثابت رضی الله عنه

صلی اللہ علیہ وسلم تک چھتیس واسطے ہیں

فاقول ارویه عن[1] العلامة الشیخ اسعد الدهان الحنفی عن[2] الحسین الجسر الطرابلسی الحنفی عن[3] علاء الدین عابدین الحنفی عن[4] ابیه محمد امین عابدین الحنفی صاحب رد المحتار ح وارویه ایضا عن[1] ابی الفیض عبد الستار الحنفی عن[2] الشیخ ادریس الحنفی عن[3] محمد امین ابن عابدین صاحب رد المحتار عن[4] ابی الفضل محمد شاکر الحنفی عن[5] فقیه الشام المنلا علی الترکمانی الحنفی عن[6] الامام المعمر عبد الرحمن المجلد الحنفی عن[7] المفتی علاء الدین الحصکفی الحنفی عن[8] خیر الدین الرملی الحنفی عن[9] محمد بن السراج الحانوتی الحنفی عن[10] احمد بن یونس الشهیر بابن الشِلبی[2] الحنفی عن[11] ابراهیم الکرکی الحنفی صاحب الفیض عن[12] امین الدین یحیی بن محمد الاقصرائی الحنفی عن[13]

---

[1] یہ سینتیسویں[37] حدیث ہے۔ مجھ سے حضرت امام اعظم حنفی رحمۃ اللہ علیہ تک اسکا ہر راوی حنفی ہے ۱۲

[2] بکسر فسکون وتقدیم اللام علی الباء الموحدة ۱۲ رد المحتار۔ محمد عبد الباری کان اللہ له ولا بیه

محمد بن محمد البخاری الحنفی عن[١٤] حافظ الدین محمد بن محمد الطاهر الحنفی
عن[١٥] صدر الشریعة عبید الله بن مسعود الحنفی عن[١٦] جده تاج
الشریعة محمود الحنفی عن[١٧] والده صدر الشریعة احمد الحنفی عن[١٨]
ابیه جمال الدین عبید الله بن ابراهیم المحبوبی الحنفی عن[١٩] محمد
ابن ابی بکر البخاری الحنفی عن[٢٠] شمس الائمة ابی بکر بن محمد الزرنجری
الحنفی عن[٢١] شمس الائمة عبد العزیز بن احمد الحلوانی[ف] الحنفی عن[٢٢] القاضی
ابی علی الحسین النسفی الحنفی عن[٢٣] ابی بکر محمد بن الفضل البخاری
الحنفی عن[٢٤] عبد الله بن محمد الحارثی الحنفی عن[٢٥] ابی حفص محمد
البخاری الحنفی عن[٢٦] والده ابی حفص الکبیر احمد بن حفص الحنفی
عن[٢٧] الامام الربانی محمد بن الحسن الشیبانی الحنفی عن[٢٨] الامام الهمام
سراج الله الملک العلام امام الائمة وسلطان هذه الامة ابی
حنیفة النعمان بن ثابت رضی الله تعالی عنه امام کل حنفی عن[٢٩]

ف الحلوانی۔ اتفقوا علی انه نسبته الی بیع الحلواء واما النسبة الی حلوان اسم
بلد بالعراق فغلط وفی ضبط هذا اللفظ ثلثة اقوال۔ بفتح الحاء المهملة وبالهمزة فی
آخره وبفتح الحاء وآخره نون۔ وبضم الحاء مع النون یشیر الیه کلام صاحب القاموس فی القاموس
والحلوان ایضا مصدر من الحلواء انتهی مختصراً ملخصاً من مقدمة عمدة الرعایة

محمد عبد الباری غفر الله له

سلیمان ۱۲ مسلم

حماد عن[30] ابراهيم النخعي عن[31] علقمة بن مرثد عن[32] عبد الله بن بريدة

عن[33] ابيه قال - كان[1] رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا بعث جيشا

او سرية اوصى الى صاحبها بتقوى الله في نفسه خاصة واوصى

لمن معه من المسلمين خيرا ثم قال اغزوا بسم الله وفي سبيل

الله وقاتلوا من كفر بالله اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا

ولا تمثلوا ولا تقتلوا وليدا واذا لقيت عدوك من المشركين

فادعهم الى ثلث خصال فايتهن ما اجابوك فاقبل منهم

وكف عنهم ثم ادعهم الى الاسلام فان اجابوك

فاقبل منهم وكف عنهم ثم ادعهم الى التحول عن دارهم

الى دار المهاجرين واخبرهم انهم ان فعلوا ذلك فلهم

ما للمهاجرين وعليهم ما على المهاجرين فان ابوا ان

---

[1] حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب کسی لشکر کو غرض جہاد ہمراہ لیجاتے یا کسی صحابی کے ساتھ روانہ فرماتے تو افسر لشکر کو خاص طور پر تقوی کی اور باقی لشکریوں کو بھلائی کی وصیت فرماتے - پھر ارشاد فرماتے کہ جہاد کرو اللہ کے نام سے اور اسکی راہ میں - اور قتال کرو تم کفار سے جنگ کرو اور چوری نکرو (یا خیانت نکرو) اور بیوفائی مت کرو اور مثلہ مت کرو اور کم سن بچوں کو قتل مت کرو - اور جب مشرکین میں سے تیرا کوئی دشمن تجھکو ملجائے تو انکو تین باتوں سے ایک بات کی دعوت دے اگر انہیں سے کسی ایک بات کو مان لیں تو تو ان سے اپنا ہاتھ روک لے - پھر انکو اسلام کیطرف دعوت دے اگر قبول کرلیں تو ان سے ہاتھ روک لے - پھر انکو اپنے دار الحرب سے دار مہاجرین کی طرف منتقل ہونیکا حکم کر اور انہیں خبر دیدے کہ اس صورت

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ)

يتحولوا منها فاخبرهم انهم يكونون كاعراب المسلمين يجري
عليهم حكم الله الذي يجري على المؤمنين ولا يكون لهم
في الغنيمة والفيئ شيئ الا ان يجاهدوا مع المسلمين
فان هم ابوا فسلهم الجزية فان اجابوك فاقبل منهم وكف
عنهم فان هم ابوا فاستعن بالله وقاتلهم فاذا حاصرت
اهل حصن وارادوك ان تجعل لهم ذمة الله وذمة
نبيه فلا تجعل لهم ذمة الله ولا ذمة نبيه ولكن اجعل لهم
ذمتك وذمة اصحابك فانكم ان تخفروا ذمتكم وذمة
اصحابكم اهون من ان تخفروا ذمة الله وذمة رسوله

(بقیہ صفحہ گذشتہ) میں انکے ساتھ مہاجرین کے معاملہ کے مساوی معاملہ کیا جائیگا۔ اگر وہ اس سے انکار کریں تو انکو خبر
دیدے کہ وہ اعراب مسلمین کے جیسے ہیں۔ کہ ان پر اللہ تعالی کا وہی حکم جاری ہوگا جو مومنین پر جاری ہوگا اور انکو مال
غنیمت سے کچھ نہ ملیگا البتہ اگر وہ مسلمانوں کیساتھ ہوکر جہاد کریں تو ملیگا۔ اگر وہ اس بات سے انکار کریں تو ان سے
جزیہ طلب کر اگر دیں تو قبول کر اور ان سے ہاتھ روک لے ورنہ اللہ سے مدد چاہکر ان سے جہاد کر۔ پھر جب
تونے کسی اہل قلعہ کا محاصرہ کیا اور انھوں نے تجھ سے اپنے لئے اللہ ورسول کا ذمہ چاہا تو انکو اللہ ورسول کا ذمہ
مت دے مگر اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دے اس لئے کہ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ توڑنا۔ اللہ ورسول کے
ذمہ کو توڑنے سے آسان تر ہے۔ اور جبکہ تو کسی اہل قلعہ کا محاصرہ کرلیا پھر انہوں نے تجھ سے انکو حکم خداوندی پر
اتارنے کی خواہش کی تو انکو حکم الہی پر مت اتار مگر اپنے حکم پر اتار اس لئے کہ تو نہیں جانتا کہ ان کے حق میں حکم
الہی کو سمجھنے میں تو مصیب ہوگا یا نہیں یعنے جب تجھے اسباب کا علم نہیں کہ انکے حق میں حق تعالی کیا حکم نافذ فرمائیگا۔ پھر تو
اپنی جانب سے کوئی حکم کرے اور وہ حکم الہی کے خلاف ہو تو اسکا وبال تجھ پر ہوگا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

واذا حاصرت اهل حصن فارادوك ان تنزلهم على حكم الله فلا تنزلهم على حكم الله ولكن انزلهم على حكمك فانك لا تدری اتصیب حکم الله فیهم ام لا۔ هذا الحدیث اخرجه مسلم واصحاب السنن من طرق متعددة۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ	الحدیث الثامن والثلثون المسلسل کذلک	علیہ وسلم تک چھتیس واسطے ہیں۔

ارویه عن الشیخ صالح کمال الحنفی عن والده صدیق کمال الحنفی عن عبدالله سراج الحنفی شیخ الاحناف والعلماء بمکة المکرمة عن عمر بن عبدالکریم الحنفی عن مفتی الاحناف عبدالملک بن عبدالمنعم القلعی الحنفی عن والده عبدالمنعم الحنفی عن ابیه تاج الدین الحنفی عن الشیخ حسن العجیمی الحنفی عن عبدالغنی النابلسی الحنفی قال حدثنا شیخنا عبدالباقی الحنبلی ح حدثنا الشیخ موسی الحنفی ح انا الشیخ زین الدین بن سلطان الحنفی ح انا شمس الدین الحنفی انا قاضی القضاة لسان الدین الحنفی انا والدی سری الدین عبدالبر ابن

ــــــ اس حدیث میں بھی یہی سلسلہ ہے جو اس کے آگے کی حدیث میں مذکور ہے ۱۲ محمد عبدالہادی غفرالله له

الشحنة الحنفي أنا[16] زين الدين ابن قطلوبغا الحنفي أنا[17] امين الدين الحنفي أنا[18] قوام الدين محمد الاكفاني الحنفي أنا[19] عز الدين الحنفي أنا[20] حافظ الدين محمد الحنفي أنا[21] محمد بن عبد الله الحنفي أنا[22] بدر الدين عمر بن عبد الكريم الحنفي أنا[23] عبد الرحمن الكرماني الحنفي أنا[24] القاضي محمد بن الحسن الحنفي أنا[25] القاضي ابو زيد الدبوسي الحنفي أنا[26] القاضي ابو جعفر الحنفي الفقيه على النسفي أنا[27] ابو بكر بن محمد بن الفضل الحنفي أنا[28] ابو محمد عبد الله السبذموني أنا[29] ابو حفص الصغير الحنفي أنا[30] والدي ابو حفص الكبير احمد الحنفي أنا[31] الامام محمد ابن الحسن الشيباني الحنفي أنا الامام الاعظم ابو حنيفة رضي الله تعالى عنه عن عبد الله بن ابي حبيبة الانصاري الصحابي رضي الله تعالى عنه قال سمعت ابا الدرداء رضي الله تعالى عنه يقول[1] كنت رديف رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال

سے[1] حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (ایک روز) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گھوڑے پر سوار تھا۔ پس آپ نے فرمایا کہ اے ابو درداء جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔ ابو درداء فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ پس آپ نے تھوڑی دیر کے بعد اسی جملہ کا اعادہ فرمایا پھر میں نے کہا کہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ حضرت نے فرمایا اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ چاہے اس میں ابو الدرداء کی

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ)

"یا ابا الدرداء من شهد ان لا اله الا الله وانی رسول الله وجبت له الجنة" قلت وان زنی وان سرق قال فسار ساعة فعاد لکلامه فقلت وان زنی وان سرق قال صلی الله علیه وسلم "وان زنی وان سرق وان رغم انف ابی الدرداء" فکان ابو الدرداء رضی الله تعالی عنه یحدث بهذا الحدیث کل جمعة عند منبر رسول الله صلی الله علیه وسلم ویضع اصبعه علی انفه ویقول وان رغم انف ابی الدرداء واخرج البخاری نحوا فی کتاب الاستیذان عن ابی ذر رضی الله تعالی عنه بقصة طویلة

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے سے رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث التاسع والثلثون المسلسل بالفقهاء الشافعیین رحمهم الله تعالی الی الامام الشافعی رضی الله عنه	علیہ وسلم تک تینتیس (۳۳) واسطے ہیں۔

۳۹

اخبرنی الحبیب حسین الحبشی الشافعی عن والده السید محمد الشافعی

(بقیہ حاشیہ گزشتہ) رسوائی ہی کیوں نہ ہو (یعنے وہ اس بات کو برا ہی کیوں نہ مانے) آپس حب ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ ہر جمعہ میں اس حدیث کو منبر رسول کے پاس بیان فرماتے تو اپنی انگلی ناک پر رکھتے اور بطریق فخر کہتے وان رغم انف ابی الدرداء۔ ظاہر حدیث مذکور اس بات پر دال ہے کہ بمجرد شہادت توحید و رسالت دخول جنت واجب ہو جاتا ہے۔ لیکن کوئی شخص اس سے دہوکہ نہ کھائے کیونکہ حدیث ابی ذر میں (جسکو بخاری نے کتاب اللباس میں روایت کیا ہے) ثم مات علی ذلك یعنے اسی کلمہ پر موت پانے کی قید موجود ہے ۱۲ ۳۹ انچالیسویں حدیث۔ اسکا ہر راوی امام شافعی علیہ الرحمۃ تک شافعی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

عن السید عبد الرحمٰن بن نفیس الدین سلیمان بن یحییٰ بن عمر مقبول
الاهدل الشافعی عن ابیه نفیس الدین سلیمان بن یحییٰ الشافعی
عن احمد بن محمد شریف مقبول الاهدل الشافعی عن احمد بن احمد
ابن حمزة الرملی الشافعی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری الشافعی
عن الحافظ ابن حجر الشافعی عن الزین العراقی عن العلاء ابن
العطار عن مرجح المذهب محی الدین النووی الشافعی عن الکمال
ابن سلال الاربلی الشافعی عن محمد بن محمد صاحب الشامل
الصغیر عن عبد الغفار القزوینی عن ابی القاسم الرافعی الشافعی عن محمد
ابن الفضل الشافعی عن محمد بن یحییٰ النیسابوری عن الامام حجة
الاسلام محمد بن محمد الغزالی الشافعی عن امام الحرمین ابی
المعالی عبد الملک بن عبد الله بن یوسف الجوینی الشافعی عن
ابیه ابی محمد عبد الله الجوینی الشافعی عن عبد الله بن احمد القفال المروزی
عن ابی زید محمد بن احمد المروزی عن ابراهیم بن احمد المروزی عن ابراهیم
ابن شریح الباز الاشهب عن ابی العباس عثمان الانماطی عن
ابراهیم المزنی عن امام المسلمین ناصر سنة سید المرسلین محمد

ابی القاسم

ابن ادریس ابی عبداللہ بن العباس بن عثمان بن شافع بن
السائب القرشی المطلبی رضی اللہ تعالی عنہ امام کل شافعی عن[٢٨]
مسلم بن خالد الزنجی عن[٢٩] ابن جریج عن[٣٠] عمرو بن یحیی المازنی
عن[٣١] محمد بن یحیی بن حبان عن[٣٢] عمہ واسع بن حبان عن[٣٣]
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ کان یسلم عن یمینہ وعن یسارہ[١]۔

علیہ وسلم کے درمیان ۲۴ شافعی واسطے ہیں	## الحدیث[٢] الاربعون المسلسل کذالک	اس حدیث میں ہر ۴۰ اور رسول اللہ صلی

٤٠

اخبرنا[١] شیخنا السید عمر شطا الشافعی عن[٢] السید احمد دحلان
الشافعی عن[٣] عبد الرحمن الکزبری الشافعی عن[٤] احمد بن عبید
العطار الشافعی عن[٥] الامام العجلونی الشافعی عن[٦] مفتی الشافعیۃ
بدمشق الشیخ احمد الغزی الشافعی عن[٧] والدہ الشیخ عبد الکریم
الشافعی عن[٨] جدہ النجم الغزی الشافعی عن[٩] البدر الشافعی عن[١٠]
الجلال الشافعی قال[١١] فی الجیاد اخبرنی علم الدین البلقینی

---

[١] ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب نماز ختم فرماتے تو) اپنے داہنے اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے ١٢ [٢] یہ چالیسویں حدیث ہے اسکا بھی ہر راوی شافعی ہے ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الشافعی اجازۃ عن [۱۲] والدہ سراج الدین الشافعی قال [۱۳] اخبرنا تقی الدین السبکی الشافعی ثم [۱۴] اخبرنا شرف الدین الدمیاطی الشافعی ثم [۱۵] اخبرنا عبد العظیم المنذری الشافعی ثم [۱۶] اخبرنا العلامۃ علی بن المفضل المقدسی الشافعی ثم [۱۷] انا ابو طاہر السلفی الشافعی ثم [۱۸] اخبرنا الکیا الہراسی الشافعی ثم [۱۹] اخبرنا امام الحرمین الشافعی ثم [۲۰] اخبرنا والدی الجوینی الشافعی [۲۱] اخبرنا ابو بکر الجیری الشافعی [۲۲] اخبرنا ابو العباس الاصم الشافعی [۲۳] اخبرنا الربیع بن سلیمان الشافعی [۲۴] اخبرنا الامام الشافعی عن [۲۵] الامام مالک عن [۲۶] نافع عن [۲۷] ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال [۵۱] المتبایعان

کل واحد منھما بالخیار علی صاحبہ ما لم یتفرقا الا بیع الخیار

اخرجہ البخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی من طرق عن مالک [۵۲] اھ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ	**الحدیث الحادی والاربعون المسلسل بالفقہاء المالکیۃ رحمہم اللہ تعالی الی الامام مالک رضی اللہ تعالی عنہ** [۵۳]	علیہ وسلم تک چھبیس [۲۶] واسطے ہیں۔

[۵۱] یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دو شخص خرید و فروخت کریں تو ہر ایک اختیار رکھتے ہیں جب تک کہ جدا نہ ہوں سوا بیع خیار کے۔ اس مسئلہ میں امام اعظم و امام شافعی رحمہما اللہ تعالی کا اختلاف ہے۔ یہ حدیث امام شافعی رح کی دلیل ہے اور امام اعظم کی دلیل آیات قرآنی اور ترمذی کی حدیث ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیل و تحقیق ہدایہ و در مختار و فتح وغیرہا میں مذکور ہے ۱۲

[۵۳] اکتالیسویں حدیث۔ اسکا ہر راوی مالکی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ۱۲

فنقول حدثنا[١] شیخنا الشیخ شعیب المحدث المالکی عن[٢] الشیخ سلیم البشری المالکی عن[٣] احمد منۃ اللہ المالکی ح وحدثنا[١] ایضا شیخنا عبد الجلیل المالکی عن[٢] احمد منۃ اللہ المالکی عن[٣] محمد الامیر المالکی عن[٤] علی بن محمد بن علی السقاط المالکی عن[٥] السید محمد الزرقانی المالکی عن[٦] والدہ السید عبد الباقی المالکی قال اخبرنا[٧] الشیخ ابراھیم اللقانی المالکی اخبرنا[٨] سالم السنھوری المالکی اخبرنا[٩] ناصر الدین اللقانی المالکی انا[١٠] ابو السعادات محمد بن عبد المعطی المالکی انا[١١] جدی محی الدین بن عبد القادر المالکی انا[١٢] محمد بن عیسی المالکی انا[١٣] زین الدین بن خلدون المالکی انا[١٤] ابو القاسم عبد الرحمن بن محمد المالکی انا[١٥] علم الدین محمد بن الحسین المالکی (غیر صاحب التاریخ المشہور ١٢) انا[١٦] عبد العزیز بن عبد الوھاب المالکی انا[١٧] جدی اسمعیل المالکی انا[١٨] محمد بن الوکیل المالکی انا[١٩] سلیمان بن خلف الباجی المالکی انا[٢٠] یونس بن عبد اللہ المالکی انا[٢١] یحیی بن عبد اللہ اللیثی المالکی انا[٢٢] عبید اللہ بن یحیی المالکی انا[٢٣] والدی یحیی بن یحیی المالکی اخبرنا[٢٤] الامام ابو عبد اللہ مالک بن انس امام کل مالکی عن[٢٥]

ابن شهاب عن انس رضی الله عنه قال كنا نصلي العصر مع النبي صلى الله عليه وسلم ثم يذهب الذاهب الى قباء فيأتيهم والشمس مرتفعة" حديث متفق عليه مسلسل بالفقهاء المالكية۔

۴۲

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بیس ۲۰ واسطے ہیں۔

الحديث الثاني والاربعون المسلسل بالصوالحة وبالحنابلة في اكثره

اروية عن شيخي المحدث عبد الله القدومي النابلسي الحنبلي عن الشيخ حسن بن عمر الشطي عن مصطفى الرحيباني عن احمد البعلي حدثنا ابو المواهب الحنبلي حدثنا والدي عبد الباقي الحنبلي حدثني محمد شمس الدين الميداني حدثنا شهاب الدين احمد الطيبي الكبير حدثنا ابو البقا السيد كمال الدين ابن حمزة اخبرنا ابو العباس احمد بن عبد الهادي الصالحي الحنبلي انبانا الصلاح بن ابي عمر الصالحي الحنبلي

۵۱ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز عصر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ساتھ (ایسے وقت) پڑھتے تھے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد کوئی قبا کو جانے والا ایسے وقت وہاں پہنچتا کہ آفتاب بلند رہتا۔ اس حدیث کے متعلق بڑی طویل بحث ہے جسکے بیان کا یہ موقع نہیں ہے۔ کتب حدیث مثلاً شرح معانی الآثار و مؤطا امام محمد وغیرہما میں مذکور ہے جسکا جی چاہے مطالعہ کرے ۱۲

۵۲ بیالیسویں حدیث۔ اس کے اکثر راوی صالحی اور حنبلی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

أخبرنا[13] أبو حفص بن طبرزد الحنبلي أنبأنا[14] أبو بكر محمد بن عبد الباقي الحنبلي حدثنا[15] أبو إسحق إبراهيم بن عمر البرمكي الحنبلي أنبأنا[16] أبو محمد عبد الله بن إبراهيم بن أيوب بن ماسي أخبرنا[17] أبو مسلم إبراهيم ابن عبد الله الكجي حدثنا[18] محمد بن عبد الله الأنصاري حدثنا[19] سليمان التيمي عن[20] أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "من[51] **كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار"** وهذا الحديث صحيح ورد بألفاظ مختلفة عن أنس وغيره وهو من ثلاثيات البخاري وقد اتفق الشيخان على اخراجه واخرجه ايضا احمد وابوداؤد والترمذي والنسائي وغيرهم بل هو متواتر كما صرح به المحدثون۔

اس حدیث میں آپکے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے	**الحديث الثالث والاربعون المسلسل بالائمة الحنابلة رحمهم الله تعالى الى الامام احمد رضي الله تعالى عنه في غالبه**	درمیان بیس[20] واسطے ہیں۔

[51] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ باندھا اسکو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالینا چاہیے۔ یعنے ایسا شخص دوزخی ہے ۱۲

[52] تینتالیسویں حدیث۔ اسکے اکثر راوی حنبلی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

آ روية عن[1] شيخي العلامة الفهامة المحدث الشيخ عبد الله القدومي النابلسي الحنبلي عن[2] الشيخ عمر المعروف بالشطي عن[3] الشيخ مصطفى الرحيباني عن[4] الشيخ احمد البعلي حدثنا[5] ابو المواهب الحنبلي حدثنا[6] والدي عبد الباقي الحنبلي حدثنا[7] عبد الرحمن البهوتي الحنبلي حدثنا[8] تقي الدين ابن النجار الفتوحي الحنبلي حدثنا[9] والدي احمد القاضي الحنبلي حدثنا[10] بدر الدين الصفدي القاهري الحنبلي حدثنا[11] ابو البركات احمد الحنبلي حدثنا[12] ابو علي الحنبل بن عبد الله الرصافي الحنبلي حدثنا[13] ابو القاسم هبة الله بن محمد الحنبلي حدثنا[14] ابو علي الحسن بن علي الحنبلي حدثنا[15] ابو بكر احمد بن جعفر الحنبلي حدثنا[16] عبد الله بن الامام احمد الحنبلي حدثنا[17] ابي احمد بن محمد بن حنبل امام كل حنبلي عن[18] ابي عدي عن[19] حميد عن[20] انس رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم[1] اذا اراد الله بعبد خيرا استعمله قالوا كيف يستعمله قال يوفقه لعمل صالح

[1] يعني رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کیساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

قبل موته» ولنا حديث ثلاثي بهذا السند عن الامام احمد عن ابی عیینة عن ابی حازم عن سهل بن سعد رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال ولموضع سوط[۵۱] احدکم فی الجنة خیر من الدنیا وما فیها۔

اس حدیث میں محمد سے رسول اللہ	الحدیث الرابع والاربعون[۵۲] المسلسل بالحفاظ	صلی اللہ علیہ وسلم تک تنتیس[۳۳] راوی ہیں

آرويه بالاجازة العلامة اخبرنی العلامة الحافظ الشیخ شعیب المحدث المغربی عن الحافظ الشیخ سلیم البشری عن الحافظ احمد منة الله الازهری عن الحافظ الامیر الکبیر المصری ح وآرويه عالیا بدرجة عن المفسر المحدث الحافظ محمد بن سلیمان حسب الله المصری عن الحافظ عبد الغنی الدمیاطی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) تو اسکو استعمال میں لاتا ہے صحابہ کرام نے یہ سنکر عرض کیا کہ اللہ پاک اسکو کسطرح استعمال میں لاتا ہے تو آپنے فرمایا کہ اسکو اسکی موت سے پہلے عمل صالح کی توفیق عطا فرماتا ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک جسکو اپنے کام میں لاتا ہے یعنے عمل نیک کی توفیق دیتا ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ حق تعالیٰ اسکے ساتھ بھلائی کا قصد رکھتا ہے ۱۲

سلہ ۵۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک کوڑے کی مقدار کا مقام دنیا وما فیہا سے بہتر ہے۔ کوڑے کی مثال اس لئے دیگئی کہ سوار کا دستور ہے کہ جس مقام میں منزل کا قصد کرتا ہے وہیں اپنا کوڑا ڈالدیتا ہے کہ دوسروں کو اس بات کا علم ہو جائے اور اسپر کوئی سبقت کرنے نہ پائے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

سلہ ۵۲ چوتالیسویں حدیث اس میں یہ سلسلہ ہے کہ اسکا ہر راوی حافظ الحدیث ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

عن الحافظ الامیر الکبیر عن الحافظ علی بن احمد الصعیدی عن
الحافظ محمد عقیلۃ عن الحافظ حسن العجیمی عن الحافظ احمد
العجل عن الحافظ البدر محمد الغزی عن الحافظ الامام السیوطی
ح وارویہ اعلی منہ عن العلامۃ المحدث الحافظ الحبیب حسین
الحبشی عن والدہ الحافظ محمد الحبشی عن الحافظ الشیخ عمر العطار
عن الحافظ الشیخ صالح الفلانی عن الحافظ محمد بن سنۃ
عن الحافظ شریف محمد عن الحافظ بدر الدین الکرخی عن
الحافظ السیوطی قال فی الجیاد اروی ھذا الحدیث اجازۃ عامۃ ان
لم تکن خاصۃ ولم ار وعنہ غیر ھذا الحدیث ۔ اخبرنی حافظ
العصر ابو الفضل ابن حجر اخبرنی الحافظ علم الدین صالح البلقینی
عن والدہ الحافظ ابی حفص عمر البلقینی قال اخبرنا الحافظ ابو
الحجاج المزی قال اخبرنا الحافظ محمد ابن عبد الخالق بن طرخان
قال اخبرنا الحافظ ابو الحسن المقدسی قال حدثنا الحافظ ابو طاھر
السلفی قال اخبرنا الحافظ ابو الغنائم الزینبی قال اخبرنا الحافظ
ابو نصر ابن ماکولا قال حدثنا الحافظ ابو بکر الخطیب قال حدثنا

الحافظ ابو حازم العبدری قال حدثنا ابو عمرو بن مطر الحافظ قال[20]

حدثنا[21] ابراهیم بن یوسف الهسنجانی منسوب الی قریۃ بالری تسمی

هسنجان قال[22] حدثنا الفضل بن زیاد صاحب احمد بن حنبل

قال[23] حدثنا احمد بن حنبل حدثنا[24] زهیر بن حرب قال[25] حدثنا یحیی بن

معین قال[26] حدثنا علی بن المدینی قال[27] حدثنا عبید الله بن معاذ

قال[28] حدثنا ابی قال[29] حدثنا شعبۃ عن[30] ابی بکر بن حفص عن[31] ابی سلمۃ

(حاشیہ: ن ابی حفص)

عن[32] عائشۃ رضی الله تعالی عنها قالت "وکن[1] ازواج النبی

صلی الله علیہ وسلم یأخذن من رؤسهن حتی یکون

کالوفرۃ" اخرجہ مسلم عن عبید الله بن معاذ اھ

(حاشیہ: ع ٤٥)

الحدیث الخامس[2] والاربعون المسلسل بالقضاۃ

(اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۸) واسطے ہیں۔)

وبالسند الی الامام الجزری قال فی اسنی المطالب اخبرنا[1]

[1] حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا روایت فرماتی ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اپنے سرونکے بال اسطرح لیتی تھیں کہ سر وفرہ کے مانند ہوجاتا تھا جب سر کے بال کان کی لو تک نکال دئے جائیں تو اسکو وفرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپکی بیبیوں نے ترک زینت کی غرض سے اپنے سر کے بال کم کرنا اختیار کیا تھا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا اسی بات کی خبر دیتی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[2] اس میں یہ سلسلہ ہے کہ اسکا ہر راوی قاضی ہے اور اسکے راوی اعلی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ ہیں جو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے قاضی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

الامام العلامة شرف الدين احمد بن الحسن بن قاضی الجبل
رحمہ اللہ تعالی فیما شافھنی به[١٢] عن الشیخ الامام القاضی تقی
الدین سلیمان بن حمزة الحنبلی[١٣] عن عم ابیہ القاضی الامام شیخ
الاسلام ابی الفرج عبد الرحمن بن شیخ الاسلام ابی عمر ثم
[١٤] اخبرنا الامام الحافظ ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن الجوزی
القاضی فی فنه کتابة[١٥] اخبرنا علی بن یحیی المدبر القاضی[١٦] اخبرنا
القاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی[١٧] اخبرنا القاضی هناد بن
ابراهیم[١٨] اخبرنا القاضی ابو البحر زید بن سعد بن محمد الحافظ
[١٩] حدثنا القاضی ابو بکر محمد بن علی بن عبد العزیز المصری[٢٠] حدثنا
القاضی ابو الحسن علی بن محمد بن الحسن الشافعی[٢١] اخبرنا القاضی
ابو عمر محمد بن یوسف بن یعقوب[٢٢] حدثنا ابی القاضی یوسف
ابن یعقوب[٢٣] حدثنا القاضی اسمعیل بن اسحق[٢٤] حدثنا القاضی
محمد بن مسلمة[٢٥] حدثنا القاضی مالک بن انس[٢٦] حدثنا القاضی
سلیمان بن ابی ربیعة[٢٧] حدثنا القاضی شریح[٢٨] حدثنا امیر المؤمنین
اقضی الامة علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم شموا النرجس ولو في اليوم

مرة ولو في الشهر مرة ولو في السنة مرة ولو في الدهر

مرة فان في القلب حبة من الجنون والجذام والبرص

لا يقطعها الا شم النرجس" هذا الحديث رويناه هكذا

مسلسلا بالقضاة من هذا الطريق بهذا اللفظ انتهى قلت

وللمحدثين في هذا الحديث كلام بل صرح بعضهم انه موضوع والله

تعالى اعلم

اس حدیث کے سلسلہ میں پیکر اور رسول اللہ

الحديث السادس[۵۲] والاربعون[۴۶] المسلسل بالثقات

صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ۲۸ واسطے ہیں۔

۴۶ء

اخبرني[۱] الشيخ عبد الجليل برادة[۲] المدني وكان ثقة ثم اخبرني

السيد اسمعيل البرزنجي وكان ثقة ثم اخبرني[۳] صالح الفلاني وكان

---

۵۱ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (گل) نرگس کو سونگھو۔ اگرچہ دن میں ایک مرتبہ ہو اگر نہ ہوسکے تو ماہ میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو سال میں ایکبار۔ یہ بھی نہ ہوسکے تو عمر میں ایکبار کیونکہ قلب میں جنون اور جذام اور برص کا ایک دانہ ہوتا ہے۔ کہ بجز نرگس سونگھنے کے کوئی چیز اسکی قاطع نہیں ہوتی یعنے اثر امراض مذکورہ کا ازالہ گل نرگس ہی کے سونگھنے سے ہوتا ہے اور نزہۃ المجالس میں علامہ صفوری رحمہ اللہ نے روایت فرمائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو! نرگس کا پھول سونگھو۔ کیونکہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جسکے سینے اور دل کے درمیان برص یا جنون یا جذام کی ایک شاخ نہ ہو۔ اسکی دوا صرف نرگس کا سونگھنا ہے اھ اس حدیث کی صحت میں محدثین نے کلام کیا ہے لہذا اس پر عمل کرنے والے اسکو صحیح حدیث سمجھ کر عمل نہ کریں واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

۵۲ یہ چھیالیسویں حدیث ہے اور اس میں ثقاۃ کا سلسلہ ہے یعنے اسکا ہر راوی ثقہ ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

ثقة اخبرنا محمد بن سنة الفلانی وکان ثقة ح اخبرنا
الشریف محمد بن عبد الله وکان ثقة ح اخبرنا السراج عمر بن
الجائی ح اخبرنا الحافظ السیوطی وکان ثقة ح اخبرنا ابو القاسم عمر
ابن فهد وکان ثقة ح اخبرنا الامام الجزری وکان ثقة ح
فی اسنی المطالب اخبرنا شیخنا الامام محمد بن احمد قراءة علیه
وکان ثقة ح اخبرنا شیخنا ابو الحسن بن احمد سماعا وکان ثقة ح
اخبرنا ابو علی البغدادی وکان ثقة ح اخبرنا ابو القاسم
الشیبانی وکان ثقة اخبرنا الحسن بن محمد التمیمی وکان ثقة
اخبرنا ابن مالک وکان ثقة حدثنا عبد الله بن احمد بن
محمد وکان ثقة حدثنی ابی وکان ثقة حدثنا وکیع وکان ثقة
حدثنا مسعر وسفیان (الثوری) وکانا ثقتین عن عثمان
ابن المغیرة الثقفی عن علی بن ربیعة الوالبی عن اسماء ابن الحکم
الفزاری عن علی رضی الله تعالی عنه قال کنت اذا سمعت
من رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیثا نفعنی الله بما شاء
منه واذا حدثنی غیره استحلفته - فاذا حلف لی صدقته

وان ابابكر حدثني وصدق ابوبكر انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم قال "ما من رجل يذنب ذنبا فيتوضأ فيحسن الوضوء (وقال مسعر) فيصلي (وقال سفيان) ثم يصلي ركعتين فيستغفر الله الا غفر له" هذا حديث حسن صحيح الاسناد رواه ابوداود وسكت عليه والترمذي وقال حسن والنسائي وابن ماجه

عـ ۴۷

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بتیس واسطے ہیں۔

الحديث السابع والاربعون المسلسل بالسادة الصوفية نفعنا الله بهم

ارويه عن اشياخنا الثلاثة العلامة محمد حسب الله والعلامة عبد الجليل والعلامة محمد عبد الحق الصوفيين كلهم عن الشيخ عبد الغني الصوفي عن الشيخ عابد الصوفي عن عمه محمد

ف۱ یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب کوئی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا تو میں اس سے منتفع ہوا کرتا اور جب کوئی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی غیر سے سنتا تو اس سے قسم طلب کرتا جب وہ قسم کھاتا تو میں اسکی تصدیق کرتا۔ لیکن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بغیر حلف کے میں نے اس حدیث کی تصدیق کرلی کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی شخص کسی گناہ کا مرتکب ہوجائے اور اسکے بعد وہ شخص اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھکر اللہ پاک سے بخشش طلب کرے تو اللہ تعالی اسکو بخشدیتا ہے ۱۲ ف۲ سینتالیسویں حدیث۔ اسمیں یہ سلسلہ ہے کہ ایک صوفی دوسرے صوفی سے روایت کرتا ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

حسین الصوفی عن[٦] محمد السمان الصوفی عن[٧] عبد اللہ بن
سالم البصری الصوفی عن[٨] الشیخ البابلی الصوفی عن[٩] الزین بن
عبد اللہ بن محمد النحریری الحنفی الصوفی عن[١٠] الجمال یوسف
ابن شیخ الاسلام زکریا الانصاری الصوفی عن[١١] ابیہ شیخ الاسلام
زکریا الصوفی عن[١٢] شرف الدین المراغی الصوفی عن[١٣] الزین
عبد الرحیم العراقی الصوفی عن[١٤] صلاح الدین خلیل بن کیکلدی
المقدسی الصوفی عن[١٥] الجمال داود العطار الصوفی باجازتہ عن
محی الدین النووی الصوفی بروایتہ عن[١٦] الشیخ الاکبر محی الدین
ابن عربی الحاتمی الصوفی عن[١٧] البرهان ابی الفتوح نصر بن محمد
الحضرمی الصوفی عن[١٨] القطب الربانی السید عبد القادر
الجیلانی الصوفی بسماعہ علی[١٩] ابی الفتح محمد عبد الباقی المعروف
بابن البطی الصوفی باجازتہ من[٢٠] رزق اللہ بن عبد الوهاب
الیمنی الصوفی عن[٢١] شیخ الصوفیۃ بخراسان ابی عبد الرحمن
محمد بن الحسین بن موسی الازدی السلمی الصوفی حدثنا[٢٢] عبد الواحد
ابن علی السیاری الصوفی انا[٢٣] خالی بن القاسم السیاری الصوفی

الحصری

انا[٢٤] احمد بن عباد بن مسلم نا[٢٥] محمد بن عبيدة الصوفى انا عبد الله
ابن عبيد العامرى الصوفى انا[٢٧] سورة بن شداد الصوفى عن[٢٨]
سفيان الثورى عن[٢٩] ابراهيم بن ادهم الصوفى عن[٣٠] موسى بن عمير
الراعى الصوفى عن[٣١] اويس القرنى عن[٣٢] على رضى الله عنه قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان[٥١] الله تعالى تسعة
وتسعين اسما مائة غير واحد ما من عبد يدعو بهذه
الاسماء الا وجبت له الجنة انه وتر يحب الوتر هو الله
الذى لا اله الا هو الرحمن الرحيم الملك القدوس
الى الصبور

الحديث[٥٢] الثامن والاربعون المسلسل بالصوفية[٥٣] ايضا قدس الله اسرارهم

اس حدیث کے سلسلہ میں شیخ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تینتالیس واسطے ہیں۔ ۴۸

۵۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی کے ننانوے نام ہیں (ایک کم سو) یعنے اللہ پاک کے بے حساب نام ہیں لیکن قرآن مجید میں جو مذکور ہیں وہ ایک کم سو نام ہیں جو بندہ ان ناموں سے اللہ پاک کو پکارا اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ جس نے ان ناموں کو یاد کر لیا وہ داخل جنت ہوگا بیشک وہ طاق ہے طاق کو دوست رکھتا ہے وہ نام هو الله سے صبور تک ہیں ۱۲
۵۲ اڑتالیسویں حدیث اسکا بھی ہر راوی صوفی ہے ۵۳ استاذ کبیر شیخ ابو الغیث ابن جمیل رحمہ اللہ تعالی سے پوچھا گیا کہ صوفی کسکو کہتے ہیں فرمایا من صفی سره عن الاكدار وامتلى قلبه من العبر وانقطع الى الله عن البشر واستوى عنده الذهب والمدر یعنے صوفی وہ ہے کہ جسکا باطن کدورت

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

حدثني[1] عبد الجليل برادہ الصوفی عن[2] احمد منة الله المصري
الصوفي عن[3] احمد بن عبيد العطار الصوفي عن[4] العلامة العجلوني
الصوفي قال[5] في ثبته حدثنا اجازة شيخنا الملا الياس الكردي الصوفي
عن[6] ابراهيم الكوراني ثم المدني الصوفي عن[7] شيخه العارف احمد
القشاشي الصوفي عن[8] ابي المواهب احمد بن علي الشناوي
الصوفي عن[9] والده العارف نور الدين علي بن عبد القدوس
الصوفي عن[10] الشيخ العارف عبد الوهاب الشعراني الصوفي
عن[11] شيخ الاسلام زكريا بن محمد الصوفي عن[12] العارف
شرف الدين ابي الفتح محمد بن زين الدين الاموي المراغي
ثم المدني الصوفي عن[13] شرف الدين اسمعيل بن ابراهيم
الهاشمي الزبيدي الجبرتي الصوفي باجازته العامة عن[14] المسند
المعمر ابي الحسن علي بن عمر الواني الصوفي باجازته العامة عن[15]
العارف بالله سيد محي الدين ابن العربي الصوفي عن[16]

(بقیہ صفحہ گزشتہ) سے صاف اور قلب عبرتوں سے بھرا ہوا ہو اور لوگوں سے منہ پھیر کر متوجہ الی اللہ ہو گیا ہو اور اسکے پاس سونا اور مٹی کسر دو برابر ہوں - اور ابو علی رودباری رحمہ سے پوچھا گیا تو فرمایا من لبس الصوف علی الصفا وسلک طریق المصطفی واطعم الھوی ذوق الجفا وکانت الدنیا منہ علی قفا یعنے صوفی وہ ہے جو بے کدورت ہو کر صوف پہنے اور طریق رسول پر چلے اور ہوائے نفس کو جفا کا مزا چکھائے اور دنیا کو پس پشت ڈالدے اھ الزہر الباسم من روض السید قاسم صفحہ ۱۶۵ ۱۲

جمال الدین یونس بن یحیی الھاشمی الصوفی عن[۱۷] ابی الوقت
عبد الاول السجزی الصوفی عن[۱۸] ابی اسمٰعیل عبد اللہ بن محمد
ابن مت الانصاری الھروی الحافظ الفقیہ المفسر المحقق
الصوفی انہ قال فی کتابہ منازل السائرین اخبرنا[۱۹] حمزۃ
ابن محمد الحسینی الصوفی اخبرنا[۲۰] ابو القاسم عبد الواحد بن احمد
الھاشمی الصوفی ثنا سمعت[۲۱] ابا عبد اللہ علان بن زید
الصوفی بالبصرۃ ثنا سمعت[۲۲] جعفر الخالدی الصوفی قال سمعت[۲۳] الجنید
الصوفی ثنا سمعت[۲۴] السری بن مغلس السقطی الصوفی عن[۲۵] معروف
الکرخی الصوفی عن[۲۶] جعفر بن محمد الصادق الصوفی عن[۲۷] ابیہ محمد الباقر
الصوفی عن[۲۸] ابیہ علی عن[۲۹] ابیہ الامام الحسین بن علی عن[۳۰] علی عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال "طلب[۱] الحق غربۃ" قال
الکورانی فی مسالک الابرار نقلا عن الھروی حدیث غریب
قال فھو من روایۃ جعفر الصادق عن الباقر عن ابیہ عن الامام

---

[۱] یعنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق بات کی طلب نادر ہے یا طالب حق نادر ہے یعنے حق کے طالب بہت کم ہوتے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

الحسین عن علی رضی اللہ عنہ رفعہ اھ ورواہ السیوطی فی جیاد المسلسلات بلفظ اٰخر من طریق اٰخر عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "طلب[1] الحق فریضۃ" وقال فیہ قال السلفی ھذا حدیث غریب المتن عزیز الاسناد وحسن من روایۃ الصوفیۃ الزھاد اھ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث التاسع[2] والاربعون المسلسل بالصوفیۃ ایضا نفعنا اللہ بھم	تک انتیس ۲۹ واسطے ہیں۔

۴۹

وبالسند الی العلامۃ العجلونی الصوفی قال اجازنا بہ شیخنا محمد ابو الطاھر الصوفی عن والدہ الشیخ ابراھیم الکورانی الصوفی عن شیخہ العارف احمد بن محمد القشاشی الصوفی بسندہ السابق فیما قبلہ الی العارف باللہ تعالی الشیخ[15] محی الدین محمد بن العربی الصوفی عن[16] الزاھد عبد الوھاب بن علی البغدادی الصوفی بقراءتہ علی[17] ابی الفضل احمد بن طاھر الصوفی

---

[1] دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ حق کی طلب فرض ہے ۱۲

[2] یہ انچاسویں حدیث ہے اسکی روایت میں بھی صوفیہ کا سلسلہ ہے ۱۲

بحق اجازته من الشيخ ابي بكر احمد بن علي الشيرازي الصوفي
عن[19] شيخ الصوفية بخراسان محمد بن الحسين السلمي الصوفي[20] قال اخبرنا
ابو الحسن منصور بن عبد الله الذهبي[21] ببغداد اخبرنا ابو عمرو
عثمان بن جحرة الكازروني بها حدثنا[22] احمد بن الحسين المصري
الصوفي المعروف بابن الجمصي ثنا[23] علي بن جعفر البغدادي الصوفي
ثنا[24] ابو موسى الديبلي حدثنا[25] ابو يزيد البسطامي الصوفي[26] حدثنا
ابو عبد الرحمن السدي الصوفي[27] عن عمرو بن قيس الملائي
الصوفي[28] عن عطية العوفي الصوفي[29] عن ابي سعيد الخدري رض

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم[1] ان من ضعف
اليقين ان ترضى الناس بسخط الله وان تحمدهم
على رزق الله وان تذمهم على ما لم يؤتك الله
ان رزق الله لا يجره حرص حريص ولا يرده كره

[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک یہ بات ضعف یقین سے ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی ناخوشی کے ساتھ لوگوں کو خوش کرے اور اللہ تعالیٰ کے عطا کئے ہوئے رزق پر لوگوں کا شکر ادا کرے اور اللہ تعالیٰ کی نہ دی ہوئی چیز پر یعنی کسی چیز کے نہ دینے سے لوگوں کی مذمت کرے۔ بیشک اللہ پاک کا رزق ایسا ہے کہ اسکو کسی حریص کی حرص نہیں کھینچ لا سکتی اور کسی ناخوش کی ناخوشی اسکو روک نہیں سکتی۔ تحقیق اللہ پاک اپنی حکمت وجلال سے آسائش اور فرحت کو رضامندی میں اور رنج وغم اور خوف کو شک اور ناخوشی میں گردانتا ہے ۔ احمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

كارهٌ ان الله بحكمته وجلاله جعل الروح والفرح في الرضى وجعل الهم والخوف في الشك والسخط"

وله شاهد من وجه اٰخر علي خرجه ابو نعيم عن ابن مسعود رفعه

"لا ترضين احدا بسخط الله ولا تحمدن احدا على فضل الله ولا تذمن احدا على مالم يؤتك الله فان رزق الله تعالى لا يسوقه اليك حرص حريص ولا يرده عنك كره كارهٍ ان الله تعالى بقسطه وعدله جعل الروح والفرح في الرضى واليقين وجعل الهم والحزن والشك في السخط" وله شاهد ايضا عن ابن مسعود ايضا اخرجه ابن ابي الدنيا عنه بلفظ "ان الروح والفرح في اليقين والرضى وان الغم والحزن في الشك والسخط" انتهى مختصرا۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحديث الخمسون المسلسل بالصوفية ايضا	علیہ وسلم تک چھبیس واسطے ہیں

۵۰

۵۱ اس حدیث کا بھی مطلب قریب قریب وہی ہے جو اس سے پہلی حدیث میں گزرا صرف الفاظ کا فرق ہے ۱۲

۵۲ یہ پچاسویں حدیث ہے اسکے بھی راوی صوفیائے کرام ہیں ۱۲ احمد عبد الهادی غفر اللہ ذنوبه

وبالسند الی الشیخ محی الدین بن العربی[۱۹] عن ابی الخیر احمد
ابن اسمعیل الطالقانی عن ابی عبد الله محمد بن الفضل الفراوی
عن ابی بکر البیہقی[۱۹] اخبرنا علی بن احمد بن عبدان[۲۰] اخبرنا احمد
ابن عبید الصفار[۲۱] حدثنی محمد بن الفضل بن جابر[۲۲] حدثنا
الہیثم بن خارجۃ ومہدی بن حفص قالا[۲۳] حدثنا اسمعیل
عیاش عن[۲۴] المطعم بن المقدام عن[۲۵] نصیح العنسی عن[۲۶] رکب المصری
رضی الله عنہ قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم

طوبیٰ[۱] لمن تواضع من غیر منقصۃ (وفی روایۃ
فی غیر منقصۃ) وذل فی نفسہ من غیر مسئلۃ وانفق
مالا جمعہ فی غیر معصیۃ ورحم اہل الذل والمسکنۃ
وخالط اہل الفقہ والحکمۃ طوبیٰ لمن ذل نفسہ
وطاب کسبہ وصلحت سریرتہ وصلحت علانیتہ

[۱] یعنے حضرت صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشی ہے اس شخص کیلئے جس نے بغیر منقصت کے تواضع اور اپنے نفس میں بغیر خواری ہونیکے ذلت اختیار کی اور اپنے جمع کئے ہوئے مال کو غیر معصیت میں خرچ کیا اور ذلت و خواری والوں پر رحم کیا۔ اور فقہ اور حکمۃ والوں کی صحبت میں رہا۔ خوشی ہے اس کے لئے جسکا نفس ذلیل اور کسب پاک اور باطن درست اور ظاہر صلاحیت والا ہوا اور لوگوں سے اسکا شر علیحدہ رہا۔ اور خوشی ہے اس کے لئے جس نے اپنے علم پر عمل کیا اور اپنے فضول یعنے حاجت سے بچے ہوئے مال کو نیک کاموں

(بقیہ بر صفحۂ آئندہ)

(وفی روایۃ) وکرمت علانیتہ (بدل صلحت علانیتہ) وعزل عن الناس شرہ وطوبی لمن عمل بعلمہ وانفق الفضل من مالہ وامسک الفضل من قولہ" قال العلامۃ العجلونی عن الامام الکورانی انہ ذکر فی مسالک الابرار ان الحدیث حسن وان رکب المصری کندی صحابی اجمعوا علی ذکرہ فی الصحابۃ وان کان غیر مشہور فیہم اھ وھو بفتح الراء وسکون الکاف آخرہ موحدۃ انتھی

عہ ۵۱

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ستائیس ۲۷ واسطے ہیں۔

الحدیث الحادی والخمسون المسلسل بالنحاۃ وانا بفضل اللہ تعالی ماھر فی النحو

فاقول حدثنی[۱] شیخی العلامۃ عبد الجلیل برادہ النحوی عن[۲] احمد منۃ اللہ المصری النحوی عن[۳] العلامۃ احمد بن عبید العطار الدمشقی النحوی عن[۴] العلامۃ محدث الشام مولانا اسمعیل العجلونی النحوی حدثنا[۵] شیخنا اجازۃ ابو المواھب النحوی عن[۶] والدہ عبد الباقی الحنبلی النحوی حدثنا[۷] الشیخ موسی النحوی اخبرنا[۸] زین الدین بن سلطان

(بقیہ حاشیہ صفحہ ٦٦٧) میں خرچ کیا اور اپنے فضول کلام یعنے بے ضروری باتوں کو اپنی باتوں سے روک رکھا مطلب یہ ہے کہ مال فضول میں انفاق اور کلام فضول میں امساک کیا۔ سبحان اللہ کیا عمدہ نصائح والی حدیث ہے اللہ پاک مجھ عاصی کو اور سب مسلمانوں کو اس پر عمل نصیب فرمائے۔ آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

عہ اکاونویں حدیث۔ اس کا ہر راوی نحوی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی کان لہ اللہ ذو الایادی۔

النحوی اخبرنا الشیخ شمس الدین بن طولون النحوی انبانا المحب الدین
محمد بن عبد الرحمن بن جمال الدین الانصاری النحوی انا تقی الدین
احمد الشمنی النحوی اخبرنا سراج الدین عمر بن رسلان البلقینی
النحوی انا الامام ابو حیان محمد بن یوسف الاندلسی النحوی
انا ابو محمد عبد اللہ بن ھارون النحوی انبانا ابو القاسم بن
محمد الطیلسان النحوی اخبرنا ابو جعفر احمد بن یحیی الادیب النحوی
قلت لہ احدثک ابو عبد اللہ جعفر بن محمد بن مکی النحوی
قرأۃ فاقر بہ قال انبانا ابو مروان عبد الملک الماھر فی العربیۃ
انا ابو القاسم بن عبد اللہ شارح دیوان المتنبی قال انبانا ابی
عبد اللہ وھو احد الحفاظ النحوی انبانا قاسم بن اصبغ النحوی
انبانا عبد اللہ بن مسلم بن قتیبۃ صاحب الغریب النحوی انبانا
احمد بن خلیل البغدادی النحوی انبانا عبد الملک الامام الاصمعی
النحوی اخبرنا ابو ھلال محمد بن سلیم النحوی عن عبد اللہ بن
بریدۃ النحوی عن ابیہ بریدۃ الاسلمی رضی اللہ تعالی عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حدثنا
حدثنا

"وسید[1] اُدم[2] الدنیا والآخرۃ اللحم وسید ریحان

اہل الجنۃ الفاغیۃ[3]"، واخرجہ الجلال السیوطی فی جیاد

المسلسلات بالسند المتقدم بعینہ وبلفظ الحدیث ثم قال اخرجہ

الطبرانی فی احد معاجمہ وابونعیم فی الطب النبوی والبیہقی

فی شعب الایمان وابوعثمان الصابونی فی المائتین عن ابی ہلال

بہ وقال الطبرانی والبیہقی والصابونی ان اباہلال تفرد بہ

عن ابن بریدۃ وابوہلال وثق وفیہ لبعض ضعف - قال البیہقی

رواہ جماعۃ عن ابی ہلال تفرد بہ ابوہلال محمد بن سلیم انتہی

لطیفۃ - نروی العوبیۃ عن[1] شیخنا العلامۃ برادہ عن[2] احمد منۃ اللہ

عن عبید العطار عن[3] اسمٰعیل العجلونی عن[5] عبد الجلیل عن والدہ[4]

ابی المواہب عن[7] والدہ عبد الباقی عن عمر[8] القاری عن[9] البدر

---

[1] یعنی دنیا اور آخرت کے سالنوں کا سردار گوشت - اور اہل جنت کی خوشبوؤں کا سردار فاغیہ ہے - فاغیہ ایک خوشبو کا نام ہے ۱۲

[2] اُدم بضم الہمزۃ والدال المہملۃ ویجوز اسکانہا جمع ادام قیل ہو بالاسکان المفرد وبالضم الجمع - وفی صحیح البخاری فی باب الأدم فاتی بخبز وادم من ادم البیت الخ

[3] فاغیۃ شگوفہ حنا آنکہ شاخ حنا در زمیں واژگوں کارند وشگوفہ کہ ازاں ہم رسد و بغایۃ خوشبو بود آں را فاغیہ گویند کذا فی المنتخب - وہی نور الحناء ای زہرہا ذکرہ الاصمعی کذا فی ثبت الامام العجلونی یعنی فاغیہ حنا کی کلیوں کو کہتے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

الغزی[۱۰] عن الجلال السیوطی[۱۱] عن الکافیجی[۱۲] عن الشمس الحیادری
عن[۱۳] اکمل الدین الحنفی[۱۴] عن اثیر الدین ابی حیان[۱۵] عن ابن ابی
الاحوص[۱۶] عن ابی علی الشلوبین[۱۷] عن فخر بن یحییٰ الرعینی الاشبیلی
عن[۱۸] ابی الرماک[۱۹] عن ابن الاخضر[۲۰] عن ابن طراوة[۲۱] عن یونس
ابن عیسی الاعلم[۲۲] عن ابی علی القالی[۲۳] عن ابن درستویہ[۲۴] عن
المبرد[۲۵] عن المازنی[۲۶] عن الاخفش الاوسط سعید بن مسعدۃ
عن[۲۷] سیبویہ[۲۸] عن الخلیل بن احمد[۲۹] عن عیسی بن عمر[۳۰] عن ابی عمرو
ابن العلاء[۳۱] عن نصر بن عاصم[۳۲] عن ابی الاسود الدولی عن
علی رضی اللہ عنہ وھو اول من امر ابا الاسود بوضع النحو
لما کتب۔ قال العجلونی ذکرہ السیوطی فی شرح الفیتہ فی
النحو وکذا فی الاشباہ والنظائر النحویۃ لہ اہ

اس حدیث میں محمد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک	الحدیث الثانی والخمسون[۵۲] المسلسل بالشعراء	تیئیس (۲۳) واسطے ہیں۔

۵۲

وانا لی شعر فی الجملۃ حدثنا اجازۃ شیخنا العلامۃ عبد الجلیل برادہ
ولہ شعر ومن ذلک قولہ ؎

[۵۲] یہ باونویں حدیث ہے۔ جس میں شعرا کا سلسلہ ہے یعنی اسکا ہر راوی شاعر ہے ۱۲

ممارأيت من الانام ومكرهم	اصبحت افرق ان ارى انسانا
واجانب المرأة خوفا ان ترى	عيني بها من عكسها انسانا

لا انظر

ولہ ایضاً

اما رأيت الدهر اخرج شوكة	من رجل شخص عاجز متوان
فاعلم بان مراده من نقشها	ادخالها في عين شخص ثان

وله مقطعات تشتمل على معان بديعة ومقاصد مخترعة غريبة
اوردتها في غير هذا الكتاب - قال حدثنا احمد منة الله وله
شعر حدثنا احمد بن عبيد العطار وله شعر حدثنا الامام العجلوني
وله شعر قال في ثبته حدثنا اجازة شيخنا العارف عبد الغني
النابلسي وله شعر ملأ الخافقين مسطر في دواوينه وغيرها
ثم حدثنا شيخنا عبد الباقي الحنبلي وله شعر ثم حدثنا الشيخ موسى
الحجاوي وكان له شعر عن الشيخ زين الدين بن سلطان

وكان يشعر انبانا[9] الشمس بن طولون وكان شاعرا انبانا[10]
ابو الفتح محمد بن محمد المزى الشاعر المغلق اخبرنا[11] شهاب الدين
ابو الطيب الخزرجي الشاعر اخبرنا[12] الحافظ زين الدين عبد الرحيم العراقي
وكان ينظم الشعر قال انبانا[13] صلاح الدين خليل بن كيكلدى الصفدي
وكان يشعر اخبرنا[14] شرف الدين احمد الخطيب وكان له شعر
انبانا[15] ابو الحسن على السخاوى ذو النظم الشهير انبانا[16] ابو طاهر
السلفى ذو الشعر الكثير انبانا[17] ابو الوفا على بن شهريار الزعفرانى
وكان يشعر اخبرنا[18] ابو القاسم عبد الملك ابن المظفر الشاعر
انبانا[19] ابو جعفر محمد بن الحسين الزاهد وكان يشعر انبانا[20]
ابو بكر عبد الله بن احمد القارى الشاعر اخبرنا[21] ابو عثمان سعيد
ابن زيد الشاعر حدثنا[22] عبد السلام بن عباد الشاعر الشهير
بديك الجن اخبرنا[23] خالى همام بن غالب الفرزدق الشاعر فقال
انشدت النبى صلى الله عليه وسلم بلغنا السماء مجدنا وجدودنا
وفى رواية ذكرها شيخنا عقيلة فى مسلسلاته بلفظ بلغنا السما
مجدا وعزا وسوددا ٭ وانا لنرجو فوق ذلك مظهرا ٭ فقال

النبی صلی اللہ علیہ وسلم "این المظھر یا ابا لیلی" قلت الجنة قال "اجل ان شاء اللہ تعالیٰ" قال ثم قلت "ولا خیر فی حلم اذا لم یکن له بوادر تحمی صفوه ان یکدرا ولا خیر فی جھل اذا لم یکن له حلیم اذا ما اورد الامر اصدرا" فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "لا یفضض اللہ فاك مرتین"

الحدیث الثالث والخمسون[52] المسلسل بانفراد کل راو من رواته لصفة عظیمة فی زمانه

٥٣ء

اروِیه عن مولانا عبد الجلیل المدنی ادیب عصرہ وشاعر دھرہ

۵۱ یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرزدق شاعر کے اشعار سنکر دعا فرمائی کہ اللہ تعالی تمہارے منہ کو نہ توڑے یعنے تمہارے دانت گرنے نہ پائیں جسطرح عباس رضی اللہ عنہ کے اس معروضہ پر (کہ یا رسول اللہ میں آپکی مدح کرنا چاہتا ہوں) اور نابغہ جعدی کے قصیدۂ رائیہ کو سنکر آپ نے یہی دعا دی تھی۔ پس نابغہ ایکسو بیس سال کی عمر تک زندہ رہے اور انکا کوئی دانت نہ گرا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپکی مدح و ثنا کرنی آپ کی خوشنودی کا باعث ہے مگر تعریف وہی پسند و محبوب ہوتی ہے جو اطاعت کیساتھ ہو اور جو بغیر اطاعت کے صرف تعریف کیجائے تو وہ چنداں معتبر اور موجب خوشنودی نہیں ہو سکتی۔ اللہ پاک ہم سبکو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور تعریف کرنی نصیب فرمائے۔ آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

۵۲ ترتیبی حدیث۔ اسکا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی ایک صفت میں اپنے زمانہ کا یکتا تھا ۱۲

عن[٢] السید اسمعیل البرزنجی زاهد عصرہ عن[٣] صالح الفلانی صوفی زمانہ عن[٤] محمد بن سنہ الفلانی محدث زمانہ عن[٥] الشریف محمد بن عبداللہ نادرہ وقتہ عن[٦] عمر بن الجائی سراج عصرہ عن[٧] الحافظ السیوطی مجدد زمانہ ومحدث اوانہ عن[٨] عمر بن فہد اوحد عصرہ عن[٩] الامام الجزری قاری وقتہ ومحدث دھرہ قال اخبرنا[١٠] الامام جمال الدین محمد بن محمد بن محمد الجمالی زاہد عصرہ اخبرنا[١١] الامام سعید الدین محمد بن مسعود محدث فارس فی زمانہ انا[١٢] الشیخ ظہیر الدین اسماعیل بن المظفر بن محمد الشیرازی عالم وقتہ انا[١٣] ابو طاہر عبدالسلام بن ابی الربیع الحنفی محدث زمانہ انا[١٤] ابوبکر عبداللہ بن محمد بن شابور القلانسی شیخ عصرہ انا[١٥] ابو المبارک عبدالعزیز بن محمد بن منصور الادمی امام اوانہ انا[١٦] سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نادر دھرہ حدثنا[١٧] ابو صالح احمد بن عبدالملک بن علی النیسابوری عویب وقتہ حدثنا[١٨] ابو طاہر محمد بن محمد بن محمش الزیادی فرید دھرہ ثنا[١٩] ابو حامد احمد بن محمد بن ھاشم البلاذری

حافظ زمانہ ثنا محمد بن الحسن بن علی امام عصرہ ثنا[۲۲] ابی الحسن
ابن علی السید المحجوب ثنا[۲۳] ابی علی بن موسیٰ الرضی ثنا[۲۴] ابی موسیٰ
ابن جعفر الکاظم ثنا[۲۴] ابی جعفر بن محمد الصادق ثنا[۲۵] ابی محمد بن علی
الباقر ثنا[۲۶] ابی علی بن الحسین زین العابدین ثنا[۲۷] ابی الحسین
ابن علی سید الشہداء ثنا[۲۸] ابی علی بن ابی طالب سید الاولیاء
رضی اللہ تعالی عنہم اخبرنی سید الانبیاء محمد بن
عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال "اخبرنی[1] جبرئیل سید
الملائکۃ قال قال اللہ سید السادات انی انا اللہ
لا الہ الا انا من اقر لی بالتوحید دخل حصنی ومن دخل
حصنی امن من عذابی" قال الامام الجزری فی اسنی
المطالب کذا وقع ہذا الحدیث بہذا السیاق من المسلسلات
السعدیۃ والعہدۃ علی البلاذری واللہ تعالی اعلم

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو فرشتوں کے سردار جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی کہ تمام سرداروں کے سردار اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ میں ہی معبود حقیقی ہوں میرے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے جس نے میری وحدانیت کا اقرار کیا وہ میرے قلعۂ (حفاظت) میں داخل ہوگیا اور میرے قلعہ میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے بچگیا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چوبیس واسطے ہیں

الحديث الرابع والخمسون المسلسل بكون كل راو من بلد

ارويه[1] عن مولانا عبد الجليل المدني عن[2] منة الله المصري
الازهري عن[3] عبد الرحمن الكزبري الدمشقي عن[4] ابن بدير
المقدسي عن[5] ابي النصر مصطفى الدمياطي عن[6] ابن عقيلة المكي
عن[7] ابي المواهب البعلي عن[8] والده الدمشقي عن[9] احمد الفرغاني
البقاعي عن[10] ابن حجر المكي عن[11] زكريا الانصاري عن[12] عمر بن فهد
المكي عن[13] الحافظ ابي عبد الله محمد الدمشقي انا[14] ابو عبد الله
محمد بن محمد البالسي انا[15] ابو العباس احمد بن ابي طالب
الدير مقرني انا[16] ابو النجا عبد الله بن عمر الحويمي انا[17] ابو الوقت
السجزي انا[18] ابو عبد الله محمد بن عبد العزيز الفارسي انا[19] ابو
محمد عبد الرحيم بن احمد بن ابي شرح الانصاري الازدي
انا[20] ابو القاسم عبد الله بن محمد البغوي ثنا[21] العلاء بن موسى
البغدادي ثنا[22] الليث ابن سعد المصري عن[23] ابي الزبير المكي

---

۵۴ یہ چوبنویں حدیث ہے۔ اسکا ہر ایک راوی ایک ایک شہر کا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

عن[۴۸] جابر بن عبد الله الانصاری المدنی ق م رسول الله صلی الله علیه وسلم "لا یدخل[۱] احد ممن بایع تحت الشجرة النار" قال ابن عقیلة وبالسند الی ناصر الدین قال هذا حدیث صحیح عال واخرجه الترمذی وغیره

اس سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث[۲] الخامس والخمسون المسلسل بالمحمدیین	علیہ وسلم تک تینتیس ۳۳ واسطے ہیں

۵۵

علی ذات نبینا واسمہ الصلوة والسلام من ذالک متصل بالبخاری قدیسر الله عز وجل لی روایته بکرمه وجوده فللّٰه الحمد علی ذلک حق حمده۔

ارویه عن[۱] العلامة المفسر محمد بن سلیمان حسب الله عن[۲] محمد القاوقجی عن[۳] محمد العدوی ابن صالح عن[۴] محمد الامیر عن[۵] محمد الحفنی عن[۶] محمد البدیری عن[۷] محمد قاسم مقری الدیار المصریه

سلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنہوں نے درخت (ببول) کے نیچے (مجھ سے) بیعت کی ان میں سے کوئی ایک بھی دوزخ میں داخل نہوگا ماشاء اللہ یہ انکے حق میں بڑی خوشخبری ہے ۱۲

سلہ یہ پچپنویں حدیث اسکا ہر راوی محمد نامی ہے یہ روایت امام بخاری کے طریقہ سے متصل ہے اللہ تعالی نے اپنے جود وکرم سے اسکی روایت مجھپر آسان فرمائی فللّٰه الحمد علی ذلک ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

عن محمد بن صلاح الدین البابلی الازہری عن محمد بن عبداللہ
حجازی الواعظ عن محمد العیطی عن محمد بن محمد الدلجی عن
الشمس محمد السخاوی عن محمد بن نجم الدین العلوی المکی انا
الحافظ جمال الدین محمد المخزومی انا الضیاء ابو الفضل محمد
ابن عبد الرحمن المالکی انا محمد بن محمد بن علی الطبری انا
ابو عبد اللہ محمد بن علی انا محمد بن مہاجر الموصلی انا ابو بکر محمد
ابن علی بن یاسر الجیانی انا فقیہ الحرم ابو عبد اللہ محمد بن الفضل
ابن احمد الصاعدی الفراوی انا محمد بن علی بن الحسین انا
محمد بن احمد بن عبد اللہ الحمصی المروزی انا ابو الہیثم محمد
ابن علی بن محمد المکی الکشمیہنی قال اخبرنا ابو عبد اللہ محمد بن یوسف
الفربری انا محمد بن اسمعیل البخاری الحافظ حدثنا محمد بن
خالد بن محمد بن یحیی بن عبد اللہ بن خالد الذہبی ثنا محمد
ابن وہب بن عطیہ ہو الدمشقی ثنا محمد بن حرب ثنا محمد
ابن الولید الزبیدی ثنا محمد بن شہاب الزہری عن عروۃ
ابن الزبیر عن زینب بنت ابی سلمۃ عن ام سلمۃ زوج النبی

رضی اللہ تعالےٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی فی بیتہا جاریۃ وفی وجہہا سفعۃ[51] فقال "استرقوا[52] لہا فان بہا النظرۃ"

٥٦

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اٹھائیس ٢٨ واسطے ہیں۔

الحدیث[53] السادس[56] والخمسون المسلسل کذالک

ارویہ عن[1] الشیخ المذکور محمد بن سلیمان عن[2] محمد القاوقجی قال حدثنی[3] محمد عابد السندی عن[4] محمد یوسف بن محمد المزجاجی عن[5] محمد عبد الخالق المزجاجی عن[6] محمد عقیلۃ عن[7] محمد بن عبد الباقی الحنبلی عن[8] محمد بن النجم الغزی عن[9] ابیہ محمد البدر الغزی عن[10] محمد بن محمد المری السکندری عن[11] محمد بن محمد الجزری انا[12] محمد ابن احمد بن مرزوق التلمسانی مشافہۃ انا[13] القاضی محمد بن

٥١ السفعۃ بفتح السین المہملۃ وضمہا وسکون الفاء بعدہا عین مہملۃ ھی صفرۃ الوجہ وفی مجمع البحار ناقلا عن الکرمانی اراد بالسفعۃ مسۃ من الجن وعن النہایۃ قولہ فان بہا النظرۃ ای بہا عین اصابتہا من نظر الجن اھ۔

٥٢ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں ایک لونڈی کو ملاحظہ فرمایا کہ جسکے چہرہ نظر جن کے اثر سے زردی نمایاں تھی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسپر منتر پڑھاؤ کہ اسکو نظر جن کا اثر ہوا ہے۔ اس حدیث سے جن کا وجود اور انسان پر اسکا اثر ہونا اور اس کے دفعیہ کے لئے منتر کا جواز ثابت ہوا۔ مگر شرع نے جسطرح کے منتر سے منع کیا ہے اس سے احتراز لازم ہے ١٢ محمد عبد الہادی غفرلہ

٥٣ یہ چھپنویں حدیث بھی مسلسل بالمحمدین ہے یعنے اسکے بھی ہر راوی کا نام محمد ہے ١٢ محمد عبد الہادی غفرلہ

احمد الحسینی انا[١٣] محمد بن محمد الحصین التلمسانی انا[١٤] محمد بن یوسف البرزالی انا[١٦] محمد بن ابی الحسین الصوفی انا[١٧] محمد بن محمد الطائی انا[١٨] محمد بن عبد الواحد الدقاق انا[١٩] محمد بن علی الکرخی ثنا[٢٠] محمد بن اسحٰق بن یحیی بن مندۃ الاصبہانی العبدی انا[٢١] محمد ابو منصور سعد الباوردی کاتب الواقدی انا[٢٢] محمد ابن عبد اللہ الحضرمی انا[٢٣] محمد بن عبد اللہ المثنی انا[٢٤] محمد ابن بشر انا[٢٥] محمد بن عمرو الانصاری ثنا[٢٦] محمد بن سیرین انا[٢٧] محمد بن محمد بن عبد اللہ بن جحش انا[٢٨] ابی عن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ مر فی السوق برجل مکشوف فخذہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "غط[١] فخذک فانہا عورۃ" قال المسکین قال السیوطی فی جیاد المسلسلات نقلا عن الحافظ ابن حجر فی امالیہ وہذا حدیث عجیب التسلسل بالمحمدین فلیس فی اسنادہ من نظر فی حالہ سوی محمد بن عمرو واسم جدہ سہل ضعفہ یحیی القطان ووثقہ ابن حبان و لہ متابع رواہ احمد وابن خزیمۃ من طریق العلاء بن عبد الرحمٰن

الباوردی

[١] وفی العزیزی صفحہ ٣٣ قالہ لما مر علی جرہد الاسلمی من اہل الصفۃ وہو کاشف فخذہ اھ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز بازار میں (اصحاب صفہ میں سے) ایک صحابی (جرہد اسلمی رضی اللہ عنہ) پر گزرے جنکی ران کھلی ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا کہ اپنی ران کو چھپا کیونکہ وہ عورت یعنے چھپانے کی چیز ہے۔

عن ابی کثیر اتم منہ والحدیث علقہ البخاری فی صحیحہ اھ

ای عن محمد بن جحش رضی اللہ عنہ قال العجلونی وقال

السخاوی الحدیث حسن وقال شیخ مشائخنا فی مسالک الابرار

قال الحافظ فی فتح الباری لمحمد بن جحش ولابیہ عبد اللہ بن جحش

صحبۃ وزینب بنت جحش احدی امہات المؤمنین عمتہ وکان

محمد صغیرا فی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد حفظ عنہ وھذا

بین فی حدیثہ ھذا فقد وصلہ احمد والبخاری فی التاریخ والحاکم

فی المستدرک کلہم من طریق اسمعیل بن جعفر عن العلاء بن

عبد الرحمن عن ابی کثیر مولی محمد بن جحش عنہ قال مر النبی

صلی اللہ علیہ وسلم وانا معہ علی معمر فخذاہ مکشوفتان

فقال[1] یا معمر غط علیک فخذیک فان الفخذین عورۃ''

رجالہ رجال الصحیح غیر ابی کثیر وقد روی عنہ جماعۃ لکن لم

اجد فیہ تصریحا بتعدیل انتہی یقول الجامع المسکین قال

---

[1] یعنے دوسری ایک روایت میں اسطرح آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معمر صحابی رضی اللہ عنہ پر گذرے درانحالیکہ انکی ہر دو ران کھلی ہوئی تھی تو آپنے فرمایا کہ اے معمر تیری ہر دو ران چھپا اس لئے کہ رانیں عورت یعنے چھپانیکی چیز ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفی عنہ

العلامة محمد عابد فی ثبته ولا یخفی ان شیخنا العارف باللہ الشیخ
یوسف المزجاجی وشیخه الشیخ عبد الخالق بن ابی بکر المزجاجی
سمی کل واحد منهما عند ولادته بمحمد وهذه عادة بیت المزجاجی
یقطعون السرة علی اسم محمد تبرکا ثم یسمیه ابوه بعد ذلک
بما شاء قاله الشیخ عبد الخالق بن علی المزجاجی فی النزهة المستطابة
انتهی قوله فلم یکن فی السند الا عبد اللہ بن جحش. و
قد قال العلامة القاوقجی فی مسلسلاته ویروی ان ولده
محمدا روی عنه وعن سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
فیکون مسلسلا بالمحمدیین من اوله الی آخره انتهی
وقد مر قول الحافظ ابن حجر فی فتح الباری ان لمحمد بن جحش ولابیه
عبد اللہ بن جحش صحبة اھ وقال حافظ المغرب ابن عبد البر
فی کتاب الاستیعاب محمد بن عبد اللہ بن جحش یکنی ابا
عبد اللہ کان قد هاجر مع ابیه وعمیه الی ارض الحبشة ثم
هاجر من مکة الی المدینة مع ابیه له صحبة ورواية انتهی
فافهم وتدبر

السرة

۵۷ع

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث السابع والخمسون المسلسل بالاحمدیین	تک پچیس ۲۵ واسطے ہیں۔

ادرویہ عن[۱] مولانا الشیخ احمد المکی عن[۲] الشیخ احمد دحلان عن[۳] عثمان الدمیاطی عن[۴] محمد الشنوانی عن[۵] الامام احمد الدردیری بالاجازۃ العامۃ عن[۶] احمد الملوی واحمد الجوھری عن[۷] احمد بن مکی النخلی عن[۸] احمد القشاشی عن[۹] احمد بن علی بن عبد القدوس الھاشمی بالاجازۃ العامۃ عن[۱۰] احمد النھروانی المکی عن[۱۱] والدہ احمد بن عبد اللہ عن[۱۲] احمد بن محمد القرشی العدوی عن[۱۳] احمد بن عبد الرحمن المقدسی عن[۱۴] احمد بن شیبان عن[۱۵] ابی عبد اللہ احمد بن منصور الجوینی عن[۱۶] الحافظ احمد بن محمد السلفی عن[۱۷] ابی بکر احمد بن علی بن عبد اللہ بروایۃ عن[۱۸] القاضی احمد بن الحسین محمد بن الدینوری عن[۱۹] احمد بن محمد بن سلیمان المعروف بابن السنی عن[۲۰] الامام ابی عبد الرحمن احمد النسائی نا[۲۱] عثمان ھو ابن سعید الحمصی عن[۲۲] شعیب بن

سه ۵۱ ستاونویں حدیث۔ اسکے اکثر راوی کا نام احمد ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ولوالدیہ

دینار الحمصی عن[۲۳] الزهری حدثنی[۲۴] سعید بن المسیب ان اباهریرة[۲۵]
رضی الله عنه اخبره ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال
"امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا اله الا الله
فمن قالها فقد عصم منی نفسه وماله الا بحقه وحسابه
علی الله تعالی" قال الجامع اخرجه النسائی فی
سننه بالسند المتقدم بعینه وبلفظ الحدیث واخرجه الشیخان
ایضا عن ابن عمر رضی الله عنهما لکن بزیادة بعض الالفاظ

۵۸

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث الثامن والخمسون المسلسل بالمکیین	تک ستائیس ۲۷ واسطے ہیں۔

وقد اقمت بمکة المکرمة بفضل الله تعالی ستة عشر شهرا
لاغتنام الفیوض من علمائها - ارویه عن الحبیب حسین[۲] المکی عن[۱] والده

۱ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اللہ تعالی کی جانب سے مامور ہوں کہ لوگوں سے اسوقت تک جہاد کروں کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں۔ پس جس نے یہ کہدیا اس نے مجھ سے اپنی جان اور اپنا مال بچالیا۔ مگر حق اسلام سے۔ اور اسکا حساب اللہ تعالی پر ہے۔ اور یہ حدیث بخاری اور مسلم میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسطرح مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ لوگ جبتک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہ کہیں اور نماز پنجگانہ قائم نہ کریں اور زکوۃ نہ دیں اسوقت تک مجھکو ان سے جہاد کرنیکا حکم ہوا ہے۔ پس جب وہ ان امور مذکورہ پر عامل ہوجاتیں تو انکی جانیں اور انکے اموال قتال اور غارت وغیرہ سے محفوظ ہوگئے۔ مگر حقوق اسلامیہ مثلاً زنا و قصاص و سرقہ وغیرہ کے سبب سے کہ ایسی صورتوں میں وہ محفوظ نہ ہونگے۔ اور انکے بعد [illegible]
اللہ تعالی لیگا ۱۲ ۵۲ اٹھانویں حدیث [illegible]

محمد المکی عن[4] الشیخ عمر العطار المکی عن[5] الشیخ محمد طاہر سنبل المکی عن[5]
الشیخ احمد النخلی المکی عن[6] امام المقام زین العابدین بن عبد القادر
ابن محمد بن یحیی بن مکرم الحسینی الطبری المکی اجازۃ عن[7] والدہ
عبد القادر امام المقام عن[8] جدہ الامام یحیی بن مکرم بن محمد المحب
الاخیر المکی عن[9] جدہ الامام ابی المعالی محب الدین محمد بن
رضی الدین محمد بن المحب الاوسط محمد المکی عن[10] عم ابیہ الامام
العلامۃ ابی الیمن محمد بن احمد المکی انا[11] والدی الامام شہاب الدین
ابو العباس احمد بن رضی الدین الطبری المکی ثم انا[12] والدی امام
مقام الخلیل العلامۃ رضی الدین ابراھیم بن محمد بن ابراھیم
ابی بکر بن علی بن فارس الحسینی الطبری المکی وقاضی القضاۃ
نجم الدین ابو احمد محمد بن قاضی القضاۃ جمال الدین محمد بن
الحافظ محب الدین بن عبد اللہ الطبری المکی قال ھو واحمد بن
الرضی ایضا انا[13] بہ الامام عماد الدین ابو محمد عبد الرحمن بن
محمد بن علی بن الحسین الطبری المکی انا[14] بہ الشیخ رکن الدین ابو القاسم
عبد الرحمن بن ابی حرمی فتوح بن بنین الکاتب المکی انا[15]

به الامام الحافظ خطيب مكة ابو حفص عمر بن عبد المجيد القرشي المعروف بالميانشي المكي سماعا أنا[17] به الامام ركن الدين قاضي الحرمين ابو المظفر محمد بن علي الشيباني الطبري المكي بقراءتي عليه أنا[18] جدي الامام القاضي ابو عبد الله الحسين بن علي بن الحسين الطبري المكي أنا[18] به ابو القاسم خلف بن هبة الله ثنا[19] به ابو محمد الحسين بن احمد بن ابراهيم العبقسي المكي سنة عشرين واربع مائة أنا[20] به ابو الحسن محمد بن نافع بن احمد المكي وابو بكر احمد بن عبد الله بن عبد المؤمن قالا حدثنا[21] ابو محمد اسحق بن احمد الخزاعي المكي مقريها في حدود سنة ست وثلاث مائة أنا[22] به الامام المؤرخ ابو الوليد محمد بن عبد الله الازرقي المكي ثنا[23] حدثني جدي احمد بن محمد المكي عن[24] سعيد بن سالم هو ابو عثمان القداح المكي وسليم بن مسلم المكي عن[25] ابن جريج هو مفتي مكة عبد الملك بن عبد العزيز المكي عن[26] عطاء بن ابي رباح المكي عن[27] عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ون[1] ينزل الله تعالى على هذا البيت كل يوم وليلة

[1] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی فضیلت میں یہ حدیث فرمائی کہ اللہ تعالی اس (مبارک) مکان پر ہر رات، دن میں ایکسو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے انمیں سے طواف کرنیوالونکو ساٹھ اور نماز پڑھنے والونکو چالیس اور اسپر نظر کرنیوالوں کو بیس رحمتیں ملتی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

عشرين ومائة رحمة ستون منها للطائفين واربعون للمصلين وعشرون للناظرين"
رواه البيهقي في شعب الايمان والخطيب في تاريخه والصابوني في الجزء الثاني من المائتين له۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحديث التاسع والخمسون المسلسل بالمدنيين في اكثره	تک چھبیس واسطے ہیں

۵۹

فاقول وقد قمت بمدينة المنورة لتحصيل الزيارة واغتنام الفيوض من علمائها الكرام - حدثني به شيخنا الفاضل عبد الجليل برادة المدني عن المعمر مفتي الشافعية بالمدينة المنورة السيد اسماعيل البرزنجي المدني عن صالح الفلاني المدني عن محمد سعيد سفر المدني عن محمد ابي طاهر المدني عن والده ابراهيم الكردي المدني ثم حدثني به احمد بن محمد القشاشي المدني عن ابي المواهب احمد بن علي الشناوي المدني عن السيد غضنفر بن جعفر الحسيني النهرواني المدني عن عبد الحق السنباطي المجاور بالمدينة عن محمد بن عبد الرحمن

ف ۱ اس حدیث کے اکثر راوی مدنی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

السخاوی نزیل المدینۃ المدفون بالبقیع شمال قبۃ الامام مالک
رضی اللہ عنہ عن[١٢] ابی الفتح العثمانی المدنی عن[١٣] ابیہ قاضی المدینۃ
وخطیبہا زین الدین بن ابی بکر المراغی عن[١٤] شیخ المحدثین بالحرم
المدنی عفیف الدین بن عبد اللہ بن الجمال المطری عن[١٥] الرضی
ابراهیم بن محمد الطبری عن[١٦] عم ابیہ یعقوب الطبری عن[١٧] یحیی
ابن یونس الهاشمی اخبرنا[١٨] ابو الوقت السجزی انا[١٩] ابو الحسن الداؤدی
انا[٢٠] ابو محمد الحموی السرخسی انا[٢١] ابو عبد اللہ محمد بن یوسف
الفربری انا[٢٢] محمد بن اسماعیل البخاری المجاور بالمدینۃ مدۃ
انا[٢٣] عبد العزیز ابو عبد اللہ الاویسی هو ابو القاسم المدنی عن[٢٤]
ابن شهاب الزهری المدنی ان عطاء بن یزید اللیثی المدنی
اخبرہ[٢٥] ان حمران المدنی مولی عثمان اخبرہ[٢٦] انہ رائی عثمان
ابن عفان وهو مکی مدنی دعا باناء فافرغ علی کفیہ ثلاث مرات
فغسلهما ثم ادخل یمینہ فی الاناء فمضمض واستنشق ثم غسل
وجهہ ثلاثا ویدیہ الی المرفقین ثلاث مرات ثم مسح براسہ
ثم غسل رجلیہ الی الکعبین ثلاث مرات ثم قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ومن توضأ نحو وضوئی ہذا ثم صلی

رکعتین لا یحدث فیہما نفسہ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ

ہذہ روایۃ البخاری وفیہ ثلاثۃ من التابعین الزہری وعطاء وحمران[1]

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک انتیس (۲۹) واسطے ہیں۔

الحدیث الستون[2]
المسلسل مثلہ

بہذا السند الی عفیف الدین ابن عبد اللہ بن الجمال المصری

بسماعہ عن[15] عبد المؤمن بن خلف باجازتہ عن[16] المؤید الطوسی

عن[17] محمد الفراوی عن[18] الغافر الفارسی عن[19] محمد بن عیسی الجلودی

عن[20] ابراہیم المروزی عن[21] الامام مسلم القشیری حدثنا[22]

زہیر بن حرب البغدادی حدثنا[23] یعقوب ابن ابراہیم المدنی اخبرنا[24] ابی ابراہیم بن سعد

ابن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف الزہری المدنی عن[25] صالح

---

[1] حمران مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (ایک روز) دیکھا کہ انہوں نے پانی کا برتن منگا کر ہر دو ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھوئے اور کلی تین بار کی اور ناک میں تین مرتبہ پانی لیا پھر منہ اور ہر دو ہاتھ کہنیوں سمیت تین بار دھوئے اور مسح سر کیا اور ٹخنوں تک ہر دو پیر تین بار دھوئے پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے اس وضو کے جیسا وضو کیا پھر دو رکعتیں اسطرح پڑھیں کہ انمیں کوئی خیال دل میں نہ گزرے تو اس کے پچھلے گناہ بخشے جائینگے ۱۲

[2] یہ ساٹھویں حدیث۔ اس میں بھی مدنیین کا سلسلہ ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

ابن کیسان المدنی التابعی ۲۲ قم ابن شہاب ای محمد بن مسلم

المدنی التابعی عن عروۃ بن الزبیر التابعی یحدث عن حمران

المدنی ھو مولی عثمان بن عفان قال فلما توضأ عثمان قال واللہ

لاحدثنکم حدیثا لولا اٰیۃ فی کتاب اللہ ماحدثتکموہ انی سمعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول "لا یتوضأ الرجل

فیحسن وضوءہ ثم یصلی الصلوۃ الا غفر لہ مابینہ

وبین الصلوۃ التی تلیھا" قال عروۃ الاٰیۃ ان الذین

یکتمون ما انزلنا من البینٰت والھدی الی

قولہ اللاعنون ۝ ھذا حدیث صحیح اتفق الشیخان علی

معناہ قال المنلا ابراھیم ھذا حدیث صحیح المتن والتسلسل

وقال الامام النووی رحمھم اللہ القوی ھذا اسناد اجتمع

فیہ اربعۃ تابعیون مدنیون یروی بعضھم عن بعض اھ قال

---

۵۱ حمران رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب وضو کیا تو فرمایا کہ بخدا میں تمکو ایک حدیث سناتا ہوں۔ اگر کتاب اللہ میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں تمکو یہ حدیث نہ سناتا تحقیق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص اچھی طرح یعنی موافق سنت وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اس نماز اور اسکے بعد والی نماز کے درمیان جو کچھ گناہ (صغیرہ) ہو بخشدئے جائینگے۔ عروہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس آیت کا اشارہ حضرت عثمان رض نے کیا وہ آیت ان الذین سے لاعنون تک ہے ۱۲ محمد عبدالہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

شیخ شیخنا محمد القاوقجی فی مسلسلاتہ وفیہ لطیفۃ اخری وھی
روایۃ الاکابر عن الاصاغر فان صالح بن کیسان اکبر سنا من الزہری اھ

اس حدیث میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

الحدیث الحادی والستون المسلسل بالدمشقیین الثقات

کے درمیان بائیس (۲۲) واسطے ہیں۔

وھو حدیث صحیح عظیم القدر اجتمع فیہ جمل من الفوائد منہا صحۃ اسنادہ ومتنہ وعلوہ وتسلسلہ وقد نقل عن ابی ادریس الخولانی انہ کان اذا حدث بہ جثا علی رکبتیہ اجلالا لہ۔ کذا فی شرح مسلم للامام النووی رحمہ اللہ تعالی فاقول حدثنی بہ السید عبد الرزاق البیطار الدمشقی عن والدہ السید حسن البیطار الدمشقی عن عبد الرحمن الکزبری الدمشقی ح وارویہ عالیا بدرجۃ کما حدثنی بہ العلامۃ المحدث عبد اللہ القدومی النابلسی الدمشقی عن عبد الرحمن الکزبری الدمشقی عن ابیہ محمد الکزبری الدمشقی عن احمد بن عبید العطار الدمشقی عن محدث الشام العلامۃ

ف: یہ حدیث۔ اسکے سب راوی دمشقی ہیں۔ یہ بڑی عظیم القدر صحیح حدیث ہے۔ اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔ وتعالی سے بلا واسطہ جبریل روایت فرماتے ہیں۔ ایسی حدیث کو حدیث قدسی کہتے ہیں ۱۲
محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

العجلونی الدمشقی حدثنا[٦] به مشایخنا الثلاثۃ ابو المواھب الحنبلی
وعبد الغنی النابلسی الحنفی ومحمد الکاملی الشافعی الدمشقیون
قال کل واحد منھم حدثنا[٧] به شیخنا عبد الباقی الحنبلی الدمشقی قال
حدثنا[٨] به محمد شمس الدین المیدانی الشافعی الدمشقی قال[٩]
ثنا به شھاب الدین احمد الطیبی الکبیر الدمشقی[١٠] حدثنا به السید
محمد ابو البقا کمال الدین ابن حمزۃ الحسینی الدمشقی حدثنا[١١] ابو العباس
احمد بن عبد الھادی الحافظ الشھیر الدمشقی قال حدثنا[١٢]
به الصلاح محمد بن ابی عمر احمد الصالحی الدمشقی قال ثنا[١٣]
به ابو الحسن علی بن احمد فخر الدین الصالحی الدمشقی ثنا[١٤] به عمی محمد
ابن عبد اللہ ضیاء الدین المقدسی الدمشقی ثنا[١٥] به ابو المجد
الفضل بن الحسین البانیاسی الدمشقی اخبرنا[١٦] ابو القاسم
المؤذن الدمشقی ثنا[١٧] ابو بکر عبد الرحمن بن القاسم الھاشمی
الدمشقی ثنا[١٨] ابو مسھر عبد الاعلی بن مسھر الغسانی الدمشقی
ثنا[١٩] سعید بن عبد العزیز الدمشقی حدثنا[٢٠] ربیعۃ بن یزید الدمشقی
حدثنا[٢١] ابو ادریس عائذ اللہ بن عبد اللہ الخولانی الدمشقی

۲۲ حدثنا ابو ذر جندب بن جنادة الغفاری رضی اللہ عنہ
وقد دخل ایضاً دمشق عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فیما روی عن اللہ تبارک وتعالیٰ انہ قال [1] یا عبادی انی
حرمت الظلم علی نفسی وجعلتہ بینکم محرماً فلا تظالموا
یا عبادی کلکم ضال الا من ہدیتہ فاستہدونی اہدکم
یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی
اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی
اکسکم یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنہار وانا
اغفر الذنوب جمیعاً فاستغفرونی اغفر لکم یا عبادی
انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی

---

[1] ترجمہ "اے میرے بندو تحقیق میں نے میری ذات پر ظلم کو حرام کرلیا ہے اور تمہارے درمیان بھی اسکو حرام کردیا ہے پس تم آپس میں ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر میں نے جسکو ہدایت دی۔ یعنے مبعث رسول سے پہلے سب کے سب گمراہ تھے۔ اللہ پاک نے بذریعۂ رسول جسکو ہدایت دی وہ ہدایت پر آئے ورنہ سب گمراہ رہتے۔ پس تم مجھ سے طلب ہدایت کرو میں تمکو ہدایت کرونگا۔ اے میرے بندو تم سب کے سب بھوکے ہو مگر جسکو میں نے کھلایا۔ پس تم مجھ سے طلب طعام کرو میں تمکو کھلاؤنگا۔ اے میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو میں نے پہنایا۔ پس تم مجھ سے طلب لباس کرو میں تمہیں کپڑے پہناؤنگا۔ اے میرے بندو یقیناً تم شب و روز خطا کرتے ہو اور میں تمام گناہ بخشتا ہوں۔ پس تم مجھ سے طلب مغفرت کرو میں تمہیں بخشونگا۔ اے میرے بندو تحقیق تم مجھے ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے ہو تاکہ تم مجھے نقصان پہنچاؤ اور ہرگز مجھے نفع نہیں پہنچا سکتے ہو تاکہ تم مجھے نفع پہنچاؤ۔ اے میرے بندو اگرچہ تمہارے اولین و آخرین اور تم تمام

(بقیہ حاشیہ برصفحہ آئندہ)

يا عبادي لو ان اولكم وآخركم وانسكم وجنكم كانوا على
اتقى قلب رجل واحد منكم ما زاد ذلك في ملكي شيئا
يا عبادي لو ان اولكم وآخركم وانسكم وجنكم كانوا على افجر
قلب رجل واحد منكم ما نقص ذلك من ملكي شيئا يا
عبادي لو ان اولكم وآخركم وانسكم وجنكم قاموا في
صعيد واحد فسألوني فاعطيت كل انسان مسئلته
ما نقص ذلك مما عندي الا كما ينقص المخيط اذا
ادخل البحر يا عبادي انما هي اعمالكم احصيها
عليكم ثم اوفيكم اياها فمن وجد خيرا فليحمد الله ومن

(بقیہ حاشیہ سابقہ) انس وجن تم میں کے سب سے بڑے متقی (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے برابر ہو جائیں تو بھی میرے ملک میں کچھ اضافہ نہ ہو جائیگا۔ اے میرے بندو اگرچہ تمہارے اولین وآخرین اور تم تمام انس وجن تم میں سے سب سے بڑے نافرمان (یعنی ابلیس علیہ اللعنہ) کے برابر ہو جائیں تو بھی میرے ملک سے کچھ گھٹ نجائیگا۔ اے میرے بندو اگرچہ تمہارے اولیں وآخریں اور انس وجن ایک زمیں میں کھڑے ہو کر یعنی سب کے سب اکٹھے ہو کر مجھ سے سوال کریں۔ پھر میں ہر شخص کو اسکی مطلوبہ چیز عطا کروں تو بھی میرے خزانہ میں سے اسیقدر کمی ہوگی جسقدر سمندر میں سوئی ڈبو کر نکالنے سے پانی کی کمی ہوگی۔ یعنے اسقدر بے حساب عطا کرنے پر بھی میرے خزانہ میں کسی طرح کمی کی واقع نہ ہوگی۔ اے میرے بندو میں تمہارے کل اعمال کو ضرور گن رکھتا ہوں پھر تمکو ان کے موافق پوری جزا دونگا۔ پس جو شخص بھلائی کو پائے تو وہ اللہ پاک کی حمد کرے اور جو اسکے خلاف پائے تو وہ محض اپنے ہی نفس کو ملامت کرے نہ کہ اور کسی کو ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

ك كذا في الاصول المعتمدة وهو المناسب للمقام ووقع في اصل ابن حجر لكم وقال وفي نسخة عليكم ۱۲ مرقاة بحذف يسير ۱۲ محمد عبد الهادي عفا الله عنه

وجد غیر ذلك فلا یلومن الا نفسه ، ، هذا روایۃ مسلم فی صحیحہ۔

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چھبیس ٢٦ واسطے ہیں۔

الحدیث الثانی والستون[٦٢]

المسلسل بالمصریین[١]

٦٢

ارویه عن الشیخ العلامة محمد حسب الله المصری عن[٢] الشیخ احمد منة الله المصری عن[٣] الامیر الکبیر المصری عن[٤] شیخ الاسلام علی الصعیدی المصری عن[٥] محمد السلمونی المصری وعبد الله البنانی المصری کل منهما عن[٦] محمد الخرشی وعبد الباقی الزرقانی المصریین کلاهما عن[٧] ابی الامداد برهان الدین ابراهیم بن ابراهیم بن علی الحسنی العلوی المصری عن[٨] الشیخ السنهوری المصری عن[٩] محمد الغیطی المصری عن[١٠] قاضی مصر نور الدین علی بن یس عن[١١] محمد السخاوی المصری ثم حدثنی[١٢] الحافظ احمد بن حجر العسقلانی المصری حدثنا[١٣] ابو محمد عبد الله بن عمر بن علی السعودی المصری حدثنا[١٤] ابو محمد بن ابراهیم بن علی المصری حدثنا[١٥] ابو الحسن

---

[١] اس حدیث کے سب راوی مصری ہیں ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

يحيى القرشي المصري حدثنا[17] ابو عيسى عبد الله بن عبد الواحد المصري
ثنا[18] ابو القاسم هبة الله بن علي البوصيري المصري ثنا[19] ابو صادق مرشد
ابن يحيى المدني المصري ثنا[19] ابو الحسن علي بن عمر الحراني الصواف المصري
ثنا[20] ابو القاسم حمزة بن محمد الكناني الحافظ المصري ثنا[21] عمران بن
موسى المصري ثنا[22] يحيى بن عبد الله المصري ثنا[23] الليث بن سعد المصري
ثنا[24] عامر بن يحيى المغافري المصري ثنا[25] ابو عبد الرحمن الحبلي المصري ثنا[26]
عبد الله بن عمرو ابن العاص رضي الله تعالى عنهما يقول قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ١؎ يصاح برجل من امتي على رؤس
الخلائق يوم القيمة فينشر له تسعة وتسعون سجلا كل
سجل منها مد البصر ثم يقول الله تعالى له أتنكر من هذا
شيئا فيقول لا يارب فيقول الله تعالى الك عذر
وحسنة فيقول لا يارب فيقول الله عز وجل بلى ان

١؎ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز میری امت میں سے ایک شخص کو تمام مخلوق کے روبرو دربار الٰہی میں پکارا جائیگا پس اسکے اعمال نامہ کے بڑے بڑے ننانوے دفتر کھولے جائینگے۔ ہر ایک کی درازی مدبصر تک ہوگی۔ پھر اسکو اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ اے بندے، کیا تو ان اعمال میں سے کسی کا منکر ہے وہ کہیگا کہ نہیں اے رب میرے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ آیا تیرا کوئی عذر یا تیری کوئی نیکی ہے کہیگا کہ نہیں اے رب میرے (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

لك عندنا حسنات وانه لا ظلم عليك اليوم فيخرج الله
تعالى له بطاقة فيها اشهد ان لا اله الا الله واشهد
ان محمدا عبده ورسوله فيقول يا رب ما هذه
البطاقة مع هذه السجلات فيقول انك لا تظلم
فتوضع السجلات في كفة والبطاقة في كفة فطاشت
السجلات وثقلت البطاقة" قلت وفي رواية
بقدر الانملة فيها شهادة ان لا اله الا الله الخ"
وفي رواية الترمذي "ولا يثقل مع اسم الله تعالى شيئ"
قال السخاوي هذا حديث جيد الاسناد عظيم المواقع مسلسل
بالمصريين الى منتهاه وصحابيه سكن مصر مع ابيه واقام بعده

(بقیہ حاشیہ گزشتہ) پس اللہ تعالی فرمائیگا کہ (اے بندے) کیوں نہیں بیشک ہمارے پاس تیری نیکیاں ہیں۔ اور آج تجھ پر کسیطرح ظلم نہ ہوگا۔ (یہ فرماکر) اللہ پاک ایک چھوٹا ٹکڑہ نکالیگا جس میں کلمۂ شہادت مرقوم ہوگا (بندہ یہ دیکھکر پوچھیگا) اے میرے رب ان دفتروں کے مقابلہ میں یہ ذرا سا ٹکڑا کیا (حقیقت رکھتا) ہے پس اللہ تعالی فرمائیگا کہ تجھ پر کچھ ظلم نہ کیا جائیگا۔ پس وہ تمام دفاتر میزان کے ایک پلے میں اور وہ ٹکڑا ایک پلے میں رکھا جائیگا۔ پس وہ دفاتر ہلکے اور وہ ٹکڑا بھاری ہوجائیگا۔ راقم آثم کہتا ہے کہ دوسری ایک روایت میں یہ جملہ زیادہ ہے کہ وہ ٹکڑا ایک انگل کے مقدار کا ہوگا جس میں کلمۂ شہادت لکھا ہوا ہوگا اور ترمذی کی روایت میں آخری میں اس جملہ کی زیادتی ہے کہ اللہ تعالی کے نام مبارک کیساتھ کوئی چیز بھاری نہیں ہوسکتی۔ یہ حدیث شریف جید الاسناد اور عظیم الشان ہے ۱۲ محمد عبد الہادی کان لہ اللہ ذو الایادی

مدة يسيرة ثم تحول منها ورواه الحاكم في صحيحه وهو صحيح على شرط مسلم كذا في ثبت الامير الكبير وحصر الشارد انتهى وفي جياد المسلسلات ما نصه اخرجه الترمذي وحسنه وابن ماجه والحاكم وصححه من طرق عن الليث وزاد فيه فيهاب العبد قبل قوله فيقول لا يا رب انتهى

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	الحديث الثالث والستون [٦٣] المسلسل بالمعمرين	تک بیس (٢٠) واسطے ہیں۔

٦٣

ليس فيهم الا من جاوز الثمانين۔ وبالسند الى الامام السيوطي قال في الجياد قرأت على ام الفضل القدسية ان ابا اسحق التنوخي اخبرها قال اخبرنا احمد بن ابي طالب قال اخبرنا عبد الله ابن عمر قال اخبرنا عبد الاول بن عيسى قال اخبرنا محمد بن ابي مسعود الفارسي قال اخبرنا عبد الرحمن بن احمد الانصاري قال اخبرنا ابو القاسم عبد الله بن محمد البغوي قال حدثنا العلاء بن موسى قال حدثنا سفيان بن عيينة عن الاسود بن قيس انه

[١] یہ ترسٹھویں حدیث ہے جسکے راوی معمرین ہیں یعنے ہر راوی اسّی سال سے بڑھکر عمر والا ہے ١٢ محمد عبد الہادی غفرلہ

سمع جندب بن عبد الله يقول شهدت الاضحى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لهم "من[1] كان ذبح قبل الصلوٰة فليعد ومن لا فليذبح على اسم الله" اخرجه مسلم و ابن ماجه من طريق ابن عيينة به واخرجه الشيخان والنسائى من طريق عن الاسود بن قيس به انتهى

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	الحديث الرابع والستون[64] المسلسل بالحسن	تک ستائیس (۲۷) واسطے ہیں۔

ع ۶۴

حدثنى الشيخ اسعد بن احمد الدهان الحنفى المكى وخلقه حسن اخبرنا[2] الشيخ حسين الجسر الطرابلسى وعلمه حسن انا[3] علاء الدين ابن عابدين وتقريره حسن حدثنا[4] والدى محمد امين عابدين مؤلف رد المحتار وتاليفه حسن انا[5] الشيخ محمد شاكر وعلمه وخلقه حسن انا[6] الملا على ابن محمد بن سالم التركمانى الحنفى وفتواه حسن اخبرنا[7] محمد بن عقيلة وعلمه وخلقه حسن ح واخبرنى[1] العلامة الشيخ صالح كمال

ــــــــــــــــــــ

[1] حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عید الضحیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھا تو آپ نے فرمایا کہ جس نے نماز (عید) سے پہلے قربانی ذبح کی ہے اسکو چاہیئے کہ (بعد نماز) دوسری قربانی کرے۔ اور جس نے نہیں ذبح کیا تو وہ ذبح کرے اللہ تعالیٰ کے نام پر ۱۲

[2] چونسٹھویں حدیث مسلسل بالحسن ہے ۱۲

مفتی الاحناف وشیخ العلماء بمکۃ المکرمہ وخلقہ وفتواہ حسن
انی الشیخ محمد علی بن الطاہر الوتری وتقریرہ حسن انا [2] [3]
الشیخ العلامۃ عبد الغنی المجددی وسمتہ حسن انا العلامۃ [4]
الحافظ محمد عابد وحفظہ وتالیفہ حسن انا العلامۃ السید [5]
عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاہدل وحدیثہ
حسن انا العلامۃ امر اللہ المزجاجی وفقہہ حسن انا العلامۃ [6] [7]
محمد بن عقیلۃ وھدیہ حسن اخبرنا شیخنا حسن بن علی العجیمی [8]
واسمہ وعلمہ حسن اخبرنا الشیخ عبد الرحیم الحنفی اجازۃ وحالہ [9]
حسن انا السید طاہر بن الحسین الاہدل اجازۃ وخلقہ [10]
حسن انا وجیہ الدین عبد الرحمن بن علی الدیبع وحفظہ حسن انبانا [11] [12]
خادم السنۃ الحافظ ابو العباس احمد بن عبد اللطیف الشرجی
وکل حالہ حسن اخبرنا شمس الدین محمد الجزری ووجہہ وخلقہ [13]
حسن انبانا الحسن بن احمد بن ہلال الصالحی فیما شافہنی بلفظہ [14]
الحسن عن علی بن احمد المقدسی ابی الحسن انا الحافظ عبد الرحمن [15] [16]
ابن علی الشہیر بابن الجوزی صاحب الوعظ الحسن انا ابو نعیم محمد [17]

ابن عبد الباقی ذو الخلق الحسن أنا ابو بکر احمد بن علی الطریثیثی وسمتہ حسن انا ابو سعید فضل اللہ بن احمد النیسابوری وحالہ حسن انا ابو العباس احمد بن محمد المستغفری بخط حسن نا ابو العباس بن ابی الحسن حدثنا ابی خمد عمر الاشبانی ابو الحسن حدثنا محمد بن زکریا العلائی وکان حالہ حسن حدثنا الحسن عن الحسن حدثنی الحسن بن ابی الحسن عن الحسن رضی اللہ تعالیٰ

عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "احسن الحسن الخلق الحسن" قال العلامۃ العجلونی رحمہ اللہ تعالیٰ فی ثبتہ وذکرہ شیخ مشایخنا الکورانی فی مسالک الابرار قال فیہ انا شیخنا صفی الدین احمد بن محمد المدنی القشاشی وجدہ الاعلی اسمہ حسن عن شیخہ ابی المواھب بن ابی الحسن عن الشیخ محمد بن ابی الحسن عن والدہ ابی الحسن عن العز بن زکریا الفقیہ الحسن عن الحافظ ابی الفضل احمد بن ابی الحسن باجازتہ العامۃ من ابی حفص عمر بن حسن عن علی بن البخاری ابی الحسن عن ابی الیمن زید بن

الزین

لـ۵ نیک خلقی نیکیوں سے بہترین نیکی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

الحسن عن القاضی ابی بکر محمد بن عبد الباقی الفقیہ الحسن عن القاضی ابی عبد اللہ محمد بن سلامۃ القضاعی القاضی الحسن حدثنا محمد بن اسماعیل الکیسی وکان ذا خلق حسن ثنا ابو العباس جعفر بن محمد المستغفری بحدیث حسن ثنا ابو العباس ابن ابی الحسن ثنا ابی ابو الحسن یعنی احمد بن عمر الاشبانی ثنا محمد ابن زکریا العلائی رجل حدیثہ حسن حدثنا الحسن عن الحسن عن الحسن ابن ابی الحسن عن الحسن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "ان احسن الحسن الخلق الحسن"

قال القضاعی الحسن الاول ھو ابن سھل والثانی ابن دینار والثالث البصری والرابع ابن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ انتھی

الکشی

اس حدیث کی اسناد میں مجھ سے رسول اکرم	الحدیث الخامس والستون المسلسل باثنی عشر ابا فی نسق واحد فی اخرہ لقول سمعت	صلی اللہ علیہ وسلم تک اکتالیس واسطے ہیں

۶۵

فاقول حدثنی اجازۃ شیخی القادری عن عبد الرحمن الکزبری

۵۴ اسکا ترجمہ گزر چکا ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ ۶۵ پینسٹھویں حدیث۔ اس حدیث کا ایسا سلسلہ ہے کہ آخر کے بارہ راویوں سے ہر راوی اپنے باپ سے روایت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ سمعت ابی یعنی میں نے اپنے باپ سے سنا پھر وہ کہتا ہے سمعت ابی اسیطرح آخر تک ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

عن ابیہ[3] عن احمد العطار[4] عن العجلونی[5] قال فی ثبتہ حدثنا[1] اجازۃ

شیخنا محمد ابو الطاھر المدنی[7] ح حدثنا والدی ابراھیم الکورانی[8] ح حدثنا

صفی الدین القشاشی باجازتہ من الشمس[9] الرملی عن القاضی[10] زکریا

عن الحافظ[11] ابن حجر عن[12] زین الدین العراقی عن[13] صلاح الدین

خلیل بن کیکلدی العلائی اخبرتنا[14] کریمۃ بنت عبد الوھاب

حضوراً قالت انبانا[15] القاسم بن الفضل الصیدلانی ومحمد بن علی

الباغبان وقالا حدثنا[16] رزق اللہ بن عبد الوھاب التمیمی قال[17]

سمعت ابی ابا الفرج عبد الوھاب یقول[18] سمعت ابی ابا الحسن عبد العزیز

یقول[19] سمعت ابی ابا بکر الحرث یقول[20] سمعت ابی اسد یقول[21] سمعت

ابی اللیث یقول[22] سمعت ابی سلیمان یقول[23] سمعت ابی الاسود

یقول[24] سمعت ابی سفیان یقول[25] سمعت ابی یزید یقول[26] سمعت

ابی الھیثم یقول[27] سمعت ابی اکینۃ یقول[28] سمعت ابی عبد اللہ یقول

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول[29] "ما اجتمع قوم

علی ذکر اللہ الا حفتھم الملائکۃ وغشیتھم الرحمۃ"

سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی ذکر الٰہی کی مجلس منعقد ہوتی ہے تو (رحمت کے) فرشتے انکو گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی انکو ڈھانپ لیتی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفر اللہ لہٗ ولوالدیہ۔

قال العلامة العجلونی فی ثبتہ قال العلائی هذا حدیث غریب التسلسل بهؤلاء الاٰباء وفیهم جماعة لا یعرفون الا بهذا الطریق انتهی قال المسکین لکن الحدیث صحیح فقد اخرجه مسلم فی صحیحه عن ابی هریرة بلفظ ما جلس قوم یذکرون الله تعالیٰ الا حفت بهم الملائکة وغشیتهم الرحمة وذکرهم الله فیمن عنده ۱۲

اس حدیث کی روایت میں مجیب سے رسول اللہ	الحدیث السادس والستون المسلسل بحرف العین فی اول اسم کل من رواته	صلی اللہ علیہ وسلم تک تیئیس واسطے ہیں

ع ۶۶

ارویه عن الشیخ عمر شطا عن السید عیدروس عن والده السید عمر عن الشیخ عبد الرحمن الاهدل عن الشیخ عبد الخالق بن علی عن شیخه عبد الخالق بن ابی بکر ووالده علی بن الزین المزجاجیین قالا اخبرنا عبد الله الصدیق انا والدنا عبد الله الزین ابن الصدیق المزجاجی انا شیخنا عبد الله المدعو یحیی بن محمد الحطاب انا

---

۱ کوئی قوم والے اللہ کا ذکر کرتے ہوئے بیٹھتے ہیں تو ملائکہ رحمت انکو گھیر لیتے ہیں اور رحمت خداوندی انکو ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ پاک اپنے مقرب فرشتوں میں انکا ذکر خیر فرماتے ہیں ۱۲ ۲ یہ حدیث چھیٹر ہی ہے اسکے ہر راوی کے نام کا سر حرف عین ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنه

عبد الحق السنباطی و عبد العزیز بن فهد قالا انا[11] عبد الرحمن بن محمد الناقوسی انا[12] ابو هریرة عبد الرحمن ابن الحافظ شمس الدین الذهبی انا[13] عیسی بن عبد الرحمن بن مطعم ثنا[14] عبد اللہ بن عمر بن اللتی انا[15] عبد الاول بن عیسی السجزی انا[16] عبد الرحمن بن محمد الداودی انا[17] عبد اللہ بن احمد السرخسی انا[18] عیسی بن عمر السمرقندی انا[19] عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی انا[20] عبد اللہ بن یزید انا[21] عبد الرحمن بن زیاد بن انعم عن[22] عبد الرحمن بن رافع عن عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بمجلسین فی مسجدہ فقال "کلاهما علی خیر واحدهما افضل من صاحبه اما هؤلاء فیدعون اللہ ویرغبون الیه فان شاء اعطاهم وان شاء منعهم واما هؤلاء فیتعلمون الفقه والعلم ویعلمون الجاهل فهم افضل وانما بعثت معلما ثم جلس معهم"

سلہ ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ایکروز) مسجد (نبوی) میں دو مجلسوں پر گزرے اور فرمایا کہ ہر دو مجلس خیر پر ہیں اور ان دونوں میں سے ایک افضل ہے (اسکے بعد دعا اور ذکر کی مجلس کو فرمایا) کہ یہ لوگ اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں اور اسکی طرف راغب ہیں پس وہ انکو چاہے دے چاہے نہ دے (پھر تعلم و تعلیم کی مجلس کو فرمایا) لیکن یہ لوگ فقہ اور علم سیکھتے اور جاہل کو سکھلاتے ہیں پس یہ افضل ہیں۔ اور میں معلم ہی بھیجا گیا ہوں یعنے سکھلانے والا ہی بنکر آیا ہوں۔ پھر آپ نے اپنی شرکت سے اسی مجلس کو زینت و سرفرازی بخشی سبحان اللہ اس حدیث سے مذاکرۂ علم و تحصیل فقہ کی کسقدر فضیلت ثابت ہوئی اللہ پاک سب مسلمانوں کو اسکی توفیق عطا فرما۔ آمین م محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

قال الجامع المسكين قال شيخ شيخنا العلامة القاوقجي رحمه الله تعالى في مسلسلاته هكذا اخرجه الدارمي في مسنده واخرجه ابن ماجه من طريق بكر بن خنيس عن عبد الله بن زياد عن عبد الله بن زياد بن عبد الرحمن الحبلي به نحوه فكان الحديث عن ابن زياد عنهما معا عن ابن عمر الا ان شيخنا ذكر احدهما مكان هؤلاء والله تعالى اعلم انتهى وفي ثبت العجلوني رحمه الله تعالى مانصه وقال السخاوي هذا حديث غريب وابن انعم هو الافريقي ضعيف لسوء حفظه ولكن للمتن شواهد اه وذكره شيخنا محمد عقيلة في مسلسلاته عن الشيخ حسن العجيمي قال وسماه شيخه عيسى الجعفري بعبد المؤمن اي ليتم التسلسل فيه بحرف العين وذكر فيها ايضا عن الكاشف للذهبي ان الافريقي ضعفوه وقال الترمذي رأيت البخاري يقوي امره ويقول هو مقارب الحديث انتهى

الجيلي

عنهم رضي الله عنه تک	الحديث السابع والستون المسلسل بحرف النون في اخر اسم كل راو من رواته وهو اثر عن سيدنا	اس حدیث میں مجھ سے حضرت

٦٧

۵۱ یہ سڑسٹھویں حدیث ہے اس کے ہر راوی کے نام کا حرف آخر نون ہے ١٢ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

حدثنی اجازۃ عبد الجلیل برادہ ادیب الزمان عن[2] السید اسمعیل البرزنجی زاہد الاوان عن[3] صالح المنسوب الی الفلان عن[4] محمد بن سنۃ محدث[5] الزمان عن[6] الشریف محمد بن عبد اللہ الفائق علی الاقران عن[7] عمر ابن الجائی سراج العلماء الاعیان عن[8] الحافظ السیوطی مجدد الزمان قال فی الجیاد اخبرنی مناولۃ واجازۃ قاضی القضاۃ علم الدین البلقینی فقیہ الزمان عن[9] والدہ سراج الدین ابی حفص بن رسلان قال[10] اجاز لنا عبد اللہ ابن محمد بن احمد بن عثمان قال[11] اخبرنا ابو الہدی السبتی سنۃ خمس وتسعین وستمائۃ فی شعبان ثنا اخبرنا[12] بشیر بن حامد ابو النعمان ثنا حدثنا[13] محمد بن ہبۃ اللہ باصبہان ثنا اخبرنا[14] والدی وکان کبیر الشان ثنا اخبرنا[15] تمیم بن عبد الواحد بن عبد رب جیلان ثنا اخبرنا[16] ابو بکر بن احمد بن عبد الرحمن ثنا حدثنا[17] ابو القاسم الطبرانی واسمہ سلیمان ثنا حدثنا[18] محمد بن جعفر بن سنان ثنا اخبرنا[19] الولید بن الزنجان ثنا حدثنا[20] المعافا بن عمران عن[21] جعفر بن برقان عن[22]

ميمون بن مهران عن[23] حمران بن[24] ابان عن[25] ابان بن عثمان عن[26]
عثمان بن عفان رض في المحرم[1] يدخل البستان ويشم الريحان
أخرجه البخاري في تاريخ بغداد من وجه آخر عن المعافى بن عمران

۶۸

اس حدیث میں نبی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ۲۰ بیس واسطے ہیں

الحديث الثامن والستون[۶۸] المسلسل بالآخرية

وبالسند الى الإمام المحدث العجلوني رحمه الله تعالى قال في
ثبته حدثنا[۶] اجازة شيخنا محمد عقيلة المكي قال في مسلسلاته
المسمى بالفوائد الجليلة في مسلسلات محمد عقيلة - أخبرنا شيخنا
الشيخ حسن بن علي العجيمي وانا آخر من اخبر عنه بالاجازة العامة
قال اذن لنا الشيخ المعمر الولي الرباني سيدي ابو الوفا احمد بن
محمد بن العجل اليمني فيما كتبه لي اجازة وانا آخر من حدث
عنه عن[۷] الامام المسند الكبير يحيى بن مكرم الطبري الحسني اجازة
وهو آخر من حدث عنه قال[۸] اخبرنا خاتمة الحفاظ من المحدثين

ف ۱ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محرم میں باغ کو تشریف لیجاتے اور پھول سونگھتے تھے ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ
ف ۲ اڑسٹھویں حدیث اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں اپنے شیخ کا آخری راوی ہوں یعنے اسکی روایت کے بعد شیخ نے دوسرے کسی کو روایت نہ کی ۱۲ محمد عبد الهادی عفا اللہ عنہ

شمس الدين ابو الخير محمد بن عبد الرحمن السخاوى اجازة
مشافهة بعد سماع المسلسل بالاولية منه وهو اخر من حدث
عنه قال[11] انبانا المسند شمس الدين محمد بن احمد بن محمد الدميرى
الحليلى وانا اخر من حدث بالاستدعاء الذى اجاز فيه قال[12]
اخبرنا ابو الفتح محمد بن ابراهيم الميدومى وانا اخر من حدث
عنه بالخصوص على وجه الارض اخبرنا[13] ابو الفرج عبد اللطيف
ابن عبد المنعم الحرانى وهو اخر من حدث عنه بالسماع على وجه
الارض اخبرنا[14] ابو الفرج عبد المنعم بن عبد الواحد بن سعيد بن
كليب وهو اخر من حدث عنه بالسماع قال[15] اخبرنا ابو القاسم على
ابن احمد بن محمد بن بيان وهو اخر من حدث عنه اخبرنا[16] ابو الحسن محمد بن محمد
ابن اسماعيل الصفار وهو اخر من حدث عنه ثنا[17] ابو على الحسن بن عرفة بن يزيد
العبدى وهو اخر من حدث عنه بجزئه المشهور حدثنا[18] عمار بن محمد وهو اخر من حدث
عنه عن[19] الصلت بن دينار الخنفى وهو اخر من حدث عنه قال[20] سمعت
ابا هريرة رضى الله عنه يقول والصلت اخر من حدث عنه قال
سمعت خليلى ابا القاسم صلى الله عليه وسلم يقول

"لا[1] تقوم الساعة حتى لا تنطح ذات قرن جماء"

والحديث ذكره العلائي في مسلسلاته وتلميذه العراقي وحسن (وهي التي لا قرن لها [illegible])

اسناده وقال ابن كثير لا بأس باسناده ورواه احمد في مسنده

عن عمار بن محمد انتهى قال العلامة ابن حجر المكي رحمه الله تعالى

في كتاب مسانيده هذا حديث حسن الاسناد عال عجيب المتسلسل

بالآخرية ولا ينافي كونه حسنا قول النسائي في الصلت انه منكر

الحديث لان ابن حبان وثقه وجزم بكونه من التابعين والضيا

فللمتن شواهد انتهى مختصرا

اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ	الحديث[2] التاسع[69] والستون المسلسل بقول كل راو في العزلة سلامة	وسلم کے درمیان [26] ستائیس واسطے ہیں

۶۹

اخبرني[1] الشيخ عبد الباري ثم اخبرني[2] شيخي الوتري ثم انا[3] الشيخ

عبد الغني المجددي عن[4] الشيخ محمد عابد عن[5] صالح الفلاني عن[6]

---

[1] دوسری روایت میں اسطرح آیا ہے تقوم الساعة حين لا تنطح ذات قرن جماء ۔ ہرود کا مطلب یہ ہے کہ قریب قیامت میں ایسا ہوگا کہ سینگھ والا جانور بے سینگھ جانور کو نہ ماریگا جب تک یہ بات ظاہر نہ ہو قیامت نہ آئیگی جیسا کہ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ زمین اپنی برکتوں کو ظاہر کریگی یہاں تک کہ آدمی کا بچہ اژدھے کیساتھ کھیلیگا اور وہ اسکو ضرر نہ پہنچائیگا اور بھیڑیا بکریوں کی اور شیر گائے کی چرواہی کرینگے لیکن وہ انکو کچھ ضرر نہ پہنچائینگے اور یہ اسوقت ہوگا کہ جب حضرت عیسٰی علیہ السلام آسمان سے زمین پر نازل ہونگے ۱۲ محمد عبد الهادی عفا اللہ عنہ

[2] یہ انہترویں حدیث ہے اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ تنہائی میں سلامتی ہے ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

محمد بن سنة عن مولائی الشریف عن محمد بن ارکماش الحنفی عن الحافظ ابن حجر انہ قرأ علی ابی عبداللہ بن سکر بمکة انا[11] ابو العباس احمد بن طیبی الخطیب ابو الفتح ابن عبد الکریم القیسی انا[12] الحافظ ابو الحسن بن المفضل انا[13] احمد بن محمد الحافظ انا[14] الحسن بن احمد المقری انا[15] اسمعیل بن علی الحافظ وھو ابو سعید السمان ثنا[16] ابو الفتح ابن ابی العباس المقری لفظا ثنا[17] ابو الفتح ثنا[18] محمد بن علی الصوفی الکوفی بمصر ثنا[19] ابو عبدالرحمن محمد بن الحسین الاخباری ھو السلمی ثنا[20] ابو سلیمان محمد بن محمد بن علی الطالقانی حدثنا[21] ابی ثنا[22] ابو عمران الھیثم بن ایوب السلمی ثنا[23] عبد اللہ بن عبد الرحمن الدمشقی عن[24] الولید بن مسلم عن[25] ابی جریج عن[26] عطاء عن[27] ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "سلامة الرجل فی الفتنة ان یلزم بیتہ" و قال ابو موسی رضی اللہ عنہ صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العزلة سلامة فخرجنا وندمنا وقم عطاء صدق رسول اللہ

---

[1] فتنہ کے زمانہ میں آدمی کی سلامتی گھر بیٹھنے میں ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

صلی اللہ علیہ وسلم فی العزلۃ سلامۃ وکذلک قال کل واحد من رجال السند حتی قال شیخنا ونحن نقول کذلک ایضا قلت ونحن نقول فی العزلۃ سلامۃ۔

اس سلسلہ میں مجھ سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم	الحدیث السبعون[۱] المسلسل بختم المجلس بالدعاء	تک اکیس[۲۱] واسطے ہیں۔

ع ث ک

ارویہ عن محمد بن سلیمان حسب اللہ المفسر المکی المصری وکان اذا فرغ من القرأۃ دعا السامعین وختم المجلس بالدعاء[۲] عن احمد منۃ اللہ المصری عن[۳] احمد بن عبید العطار عن[۴] العلامۃ العجلونی وقد ذکرہ العلامۃ المذکور فی ثبتہ انہ قد ذکرہ الشیخ نجم الدین الغیطی فی مسلسلاتہ تقول اخبرنا[۵] الامامان شیخ مشائخ الاسلام ابو یحیی زکریا الانصاری وشیخ الشیوخ ابو الفضائل عبد الحق السنباطی الشافعیان اجازۃ وکانا کثیرا ما یختمان مجلسهما بالدعاء قالا انبانا الشیخ العالم القدوۃ شرف الدین ابو الفتح بن العلامۃ زین الدین ابی بکر بن الحسین

[۱] سترویں حدیث دجیر اس مسکین کے احادیث مسلسلات کا خاتمہ ہے، ایسی ہے کہ جس میں مجلس کو دعا پر ختم کرنے کا سلسلہ مذکور ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس دعا پر اپنی مجلس کو ختم فرماتے تھے وہ دعا اس روایت کے آخر میں آتی ہے ۱۲ عبد

المراغی المدنی نزیل مکۃ المشرفۃ اجازۃ مشافہۃ للاول ومکاتبۃ
للثانی وکان اذا فرغ من القرأۃ دعا للسامعین وختم المجلس
بالدعاء قالا انبانا الحافظ بہاء الدین ابو محمد عبداللہ العثمانی
فیما اجاز لی روایتہ وکان اذا فرغ دعا للسامعین وختم المجلس
بالدعاء انبانا[۹] الاخوان ابو اسحق ابراھیم وابو العباس احمد ولدا
محمد بن ابراھیم الطبری بقرأتی فلما فرغنا من القرأۃ دعوا لنا
وختما مجلسہما بالدعاء قالا انبانا[۱۰] ابو القاسم عبدالرحمن ابن ابی
حرمی فتوح بن بنین الکاتب فلما فرغ من القرأۃ دعا لنا وختم
المجلس بالدعاء اخبرنی[۱۱] جمال الاسلام قاضی الحرمین الشریفین
ابو المظفر محمد بن علی الشیبانی الطبری فلما فرغ من القرأۃ
دعا لنا وختم المجلس بالدعاء انبانا[۱۲] مفتی الحرمین ابو طاھر یحیی
ابن محمد بن احمد المحاملی فلما فرغ من القرأۃ دعا لنا وختم
المجلس بالدعاء انبانا[۱۳] ابو الحسن جابر بن یسر الحنائی فلما فرغ من القرأۃ
دعا لنا وختم المجلس بالدعاء انبانا[۱۴] ابو طاھر محمد بن عبدالرحمن
المخلص فلما فرغ من القرأۃ دعا لنا وختم المجلس بالدعاء حدثنا[۱۵]

عبد الرحمٰن بن مهدی فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس
بالدعاء حدثنا[١٦] ابو جعفر احمد بن اسحٰق بن بهلول بن حسان
التنوخی فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء
حدثنا[١٧] ابی فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء
حدثنا[١٨] مالک بن انس یعنی امام دار الهجرة فلما فرغ من القرأة
دعا لنا وختم المجلس بالدعاء حدثنا[١٩] محمد بن شهاب الزهری
فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء حدثنا[٢٠] عروة فلما
فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء حدثتنی[٢١] عائشة
رضی الله تعالیٰ عنها فلما فرغت من حدیثها دعت لنا و
ختمت بالدعاء قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
اذا فرغ من حدیثه واراد ان یقوم من مجلسه یقول[١] اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لَنَا مَا اَخْطَأْنَا وَمَا تَعَمَّدْنَا وَمَا اَسْرَرْنَا وَمَا اَعْلَنَّا
وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ - حدیث ضعیف غریب التسلسل بختم

[١] اے ہمارے معبود ہمارے گناہ بخشدے وہ جو ہم نے سہواً کیا ہے اور جو عمداً کیا ہے اور جو پوشیدہ کیا ہے اور جو ظاہر کیا ہے
اور جو گناہ کہ تو ان کو ہم سے بہتر جانتا ہے۔ تو ہی مقدم اور تو ہی مؤخر ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے ۱۲ عبد الهادی

المجلس بالدعاء۔ وقد وردت فی هذا الباب ادعیة مختلفة اوردها
المحدثون فی کتبهم ولاسیما ذکر الحافظ ابن حجر فی اواخر فتح
الباری فی حدیث ختم المجلس روایات منها ما اخرجه الترمذی
فی جامعه والنسائی فی الیوم واللیلة وابن حبان فی صحیحه والطبرانی
فی الدعاء والحاکم فی المستدرک کلهم من روایة حجاج بن محمد
عن ابن جریج عن موسی بن عقبة عن سهیل بن ابی صالح
عن ابیه عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم "من جلس فی مجلس فکثر فیه لغطه
فقال قبل ان یقوم من مجلسه ذلک سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ
وَبِحَمْدِکَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ
وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ۔ الا غفر له ما کان فی مجلسه ذلک"
هذا لفظ الترمذی وقال حسن صحیح غریب لا نعرفه من حدیث

ل احادیث شریفہ میں ختم مجلس پر پڑھنے کی دعائیں مختلف وارد ہوئی ہیں جنکو محدثین نے اپنی کتب میں ذکر کیا ہے منجملہ انکے ایک وہ جو گزری اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو کسی مجلس میں زیادہ چیخ پکار کا اتفاق پڑے اور وہ اس مجلس سے برخاست کرنے کے آگے نہ کہہ دعا یعنی سبحانک اللھم سے واتوب الیک تک پڑھے تو اس مجلس میں جو کچھ لغویات وبکواس ہوئے ہوں وہ سب بخشے جائینگے ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ له ولوالدیه ۔

سهيل الا من هذا الوجه وفى الباب عن ابى برزة وعائشة رضى الله عنهما - انتهى مختصراً -

الحمد لله خالق البرايا - قد تمت تسعون حديثا من احاديث المسلسلات وقد بقى بعضها ولكن تركتها خوفا من التطويل ولئن امهلنى العمر لاصنفن فى هذا الباب تصنيفا لطيفا بعون الله الجليل ولنختم هذه الحصة الثالثة على زيادات بعون الله عالم السر والخفيات -

الزيادة الاولى فى المسلسل بالسبحة الى الامام الحسن البصرى رضى الله عنه

ناولنى السبحة شيخنا العلامة الحبيب حسين الحبشى قال ناولنيها الشيخ احمد الرفاعى المصرى قال ناولنيها الشيخ ابراهيم الباجورى قال ناولنيها الشيخ محمد الامير الكبير قال ناولنيها الشيخ شهاب الدين احمد الجوهرى قال ناولنيها الشيخ عبد الله بن سالم البصرى وقد ناولها له الشيخ محمد بن سليمان المغربى ناولها له ابو عثمان الجزائرى عن ابى عثمان المقومى عن السيد احمد حجى عن سيدى ابراهيم التازى عن ابى الفتح المراغى عن ابى العباس احمد بن ابى بكر الرداد عن مجد الدين محمد بن يعقوب بن محمد الفيروزآبادى اللغوى ح وناولنيها الشيخ

المقرى

العلامة عبد الجليل براده المدنی قال ثنا ولقنيها الشيخ عبد الغنی
ثنا ولقنيها الشيخ عابد ثنا ولقنيها الشيخ يوسف بن محمد بن علاء
الدين المزجاجی ثنا ولقنيها الشيخ عبد الخالق المزجاجی ثنا ولقنيها
الشيخ حيات السندی ثنا ولقنيها الشيخ عبد الله بن سالم البصری
ثنا ولقنيها الشيخ علاء البابلی ثنا ولقنيها ابو النجا سالم بن محمد
السنهوری ثنا ولقنيها الشيخ النجم محمد بن احمد بن علی الغيطی ثنا
ولقنيها شيخ الاسلام زكريا الانصاری ثنا ولقنيها الحافظ ابن
حجر ثنا ولقنيها مجد الدين ابو الطاهر محمد بن يعقوب بن محمد
الفيروزآبادی اللغوی ثنا ولقنيها جمال الدين يوسف بن محمد
الشهير بالسرمری عن تقی الدين بن ابی الثنا محمد بن علی عن مجد الدين عبد الصمد
ابن ابی الجيش المقری عن ابيه عن ابی الفضل محمد بن الناصر
عن محمد بن عبد الله بن احمد السمرقندی عن ابی بكر محمد بن
علی السلامی الحداد عن ابی النصر عبد الوهاب بن عبد الله بن
عمر عن ابی الحسن علی بن الحسن بن قاسم الصوفی قال سمعت ابا الحسن
المالكی وقد رأيته وفی يده سبحة فقلت يا استاذی وانت

عبد الخالق بن ابی بكر
محمد حيوة
محمد بن علاء الدين
ابی محمد عبد الله

الی الآن مع السبحة فقال كذلك رأيت[۲۴] استاذی الجنيد و فی
يده سبحة فقلت يا استاذی وانت الی الآن مع السبحة فقال
كذلك رأيت[۲۵] استاذی سری السقطی فقلت له كما قلت
فقال كذلك رأيت استاذی معروف[۲۶] الكرخی فقلت له
كما قلت فقال كذلك رأيت استاذی بشر الحافی فقلت له
كذلك فقال كذلك رأيت استاذی عمر[۲۸] المكی فسألته عما سألتنی
عنه فقال رأيت استاذی الحسن البصری وفی يده سبحة[۱] فقلت له
يا استاذی مع عظم شانك وحسن عبادتك وانت الی الآن
مع السبحة فقال[ب] هذا[۲] شیء قد استعملناه فی البدايات ما كنا

فقال لی کنا[ب]

---

[۱] حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تسبیح کے گیارہ دانوں کی زیارت سے الحمد للہ یہ بندہ مشرف ہوا ہے ۱۲

[۲] انتباہ میں شیخ ابو العباس الرداد سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حسن بصری کے اس قول (ھذا شیئ کنا استعملناہ فی البدایات) سے ظاہر ہوا کہ عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں تسبیح موجود تھی۔ اس لیے کہ حسن رضی اللہ عنہ کا ابتدائی زمانہ بلا ریب صحابہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھا کیونکہ آپ نے اسوقت ولادت پائی کہ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے دو سال باقی تھے اور آپ نے عثمان و علی و طلحہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے اور قضیہ عثمان رضی اللہ عنہ میں یوم الدار میں حاضر تھے اور اسوقت انکی عمر چودہ سال کی تھی۔ اور عثمان و علی و عمران بن حصین و معقل بن یسار و ابی بکرہ و ابی موسیٰ و ابن عباس و جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم اور صحابہ کی بڑی جماعت سے آپ نے حدیث کی روایت کی ہے۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپکی روایۃ میں اختلاف مشہور ہے اھ مسکین کہتا ہے کہ اس باب میں محدثین کرام علی الخصوص امام سیوطی نے اتحاف الفرقہ بوصل الخرقہ میں اور علامہ جزری نے اسنی المطالب میں اور علامہ ہیتمی نے کتاب المسانید میں خوب بحث کی اور سماع حسن بصری رحمہ اللہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بخوبی ثابت کیا ہے جو موجب علم قطعی و یقینی ہے۔ اور تحقیق سبحہ میں علامہ شامی نے رد المحتار حاشیہ در مختار میں اور محقق لکھنوی نے نزہۃ الفکر فی سبحۃ الذکر میں خوب تفصیل لکھی ہے جسکا جی چاہے مطالعہ کرے ۱۲ محمد عبد الہادی عفی عنہ۔

نتركه في النهايات انا احب ان اذكر الله بقلبي ولساني ويدي۔

الزيادة الثانية في سند المد النبوي صلى الله عليه وسلم

يقول العبد الراجي عفو ربه ذي الايادي ابو سعيد محمد عبد الرحمن
كان الله له في العواقب والمبادي۔ الحمد لله انا صنعت هذا المد
المبارك المشرف بمكة المكرمة في سنة خمسة وعشرين وثلثمائة
والف على المد الذي حققه الشيخ الاكمل والفقيه الاجل مولانا
محمد عبد الحق المكي على مد مولانا الشيخ عبد الغني المدني على مد
مولانا السيد احمد بن طاهر مفتي المدينة المطهرة على مد مولانا
احمد بن علي الادريسي واضعاله على مد امير المومنين ابي
الحسين ابن امير المومنين ابي سعيد ابن امير المومنين ابي
يوسف عبد الحق على مد امير المومنين ابي يعقوب على مد الشيخ
ابي علي القواس على مد ابي جعفر احمد بن علي بن غزلون على مد
الفقيه القاضي احمد بن الاخطل على مد خالد بن اسماعيل على
مد ابي بكر احمد بن حنبل على مد سيدنا ومولانا صاحب رسول الله
زيد بن ثابت رضي الله عنه وتاريخه سنة الف وصانعه عبد الله

[1] هكذا مكتوب في سند المد الذي كتب لي شيخي محمد عبد الحق المكي والله تعالى اعلم بالصواب

تعالیٰ محمد بن جلون کان اللہ لہ آمین وعن[۱] ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ مرفوعا فی حدیث طویل اللھم بارک لنا فی صاعنا وبارک لنا فی مدنا رواہ مسلم وغیرہ ۔ وکان صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ بالمد ویغتسل بالصاع الی خمسۃ امداد متفق علیہ

الزیادۃ الثالثۃ فی سلسلۃ الباس الخرقۃ[۲] الصوفیۃ وتلقین الذکر

[۱] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث طویل میں مرفوعاً روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے کہ اے اللہ ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت دے اور دوسری حدیث میں وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو اور چار یا پانچ مد پانی سے غسل فرماتے تھے ۔ مد ایک عربی پیمانہ ۔ مکہ مکرمہ کے ربع کیلہ سے کسیقدر چھوٹا ہوتا ہے جسمیں تقریباً دو رطل گندم سماتی ہے اور رطل کا وزن قریب آدھ سیر کے ہے اور ایک صاع آٹھ رطل کا یعنے تقریباً چار سیر کا اور نصف صاع تقریباً دو سیر کا ہوا خلاصہ یہ کہ صدقۂ فطر کی مقدار اسی روپیہ سکۂ انگریزی کے حساب سے کچھ کم دو سیر گندم ہوئی اگر پورے دو سیر دیں تو بہتر ہے ومن تطوع خیرا فھو خیر لہ ۔ اور صاع مذہب شافعی کا چار مد کا ہوتا ہے اور صاع حنفی چھ مد کا اگر صدقۂ فطر مد سے دینا چاہیں تو شافعی دو مد اور حنفی تین مد گندم چوتھائی نکالکر دیا یا اسکی قیمت ادا کریں ۔ اور یہ مد مکہ مکرمہ میں میرے شیخ کے مد سے برابر کیا ہوا میرے پاس موجود ہے جس میں سکۂ عثمانیہ سے (۶۰) روپیہ وزن کی گندم سماتی ہے اسکی سند کا ایک طریقہ تو متن کتاب میں ذکر کیا گیا اور دوسرے طریقہ سے بھی یہ مد مجھے پہنچا ہے وہ یہ ہے کہ میں نے اپنے مد کو مولانا احمد مکی کے مد سے برابر کیا اور انکا مولانا عبد القیوم کے مد سے برابر کیا گیا اور انکا مد مولانا اسحاق کے مد سے برابر کیا گیا انکا مد مولانا رفیع الدین کے مد سے اور انکا مد مولانا حافظ محمد حیات کے مد سے انکا مد مولانا ابو الحسن بن محمد صادق کے مد سے انکا ابو الحسن بن ابی سعید کے مد سے انکا ابو یعقوب کے مد سے انکا حسین بن یحییٰ کے مد سے انکا ابراہیم بن عبد الرحمن کے مد سے انکا منصور بن یوسف کے مد سے انکا احمد بن علی کے مد سے انکا احمد بن اخطل کے مد سے انکا خالد بن اسماعیل کے مد سے انکا احمد بن حنبل کے مد سے انکا ابراہیم بن شنظیر اور ابو جعفر بن میمون کے مدوں سے انکا زید بن ثابت کے مد سے برابر کیا گیا ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

[۲] البسنی الخرقۃ الصوفیۃ مولانا الشیخ عبد الجلیل الحنفی قد البسنیھا مولانا عبد الغنی المدنی ومولانا السید عمر الجبری الخ ۔ والبسنیھا ایضا مولانا الشیخ صالح کمال الخ ۱۲

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

اخذت الطريقة الجشتية والقادرية والنقشبندية والسهروردية وتلقين الذكر عن مولائي وشيخي وسندي شمس العلماء الفحول مولانا الحاج الفاضل الشيخ غلام رسول وكذلك عن العلامة الجليل المحدث النبيل مولائي وشيخي وسيدي ووسيلة يومي وغدي الصوفي الكامل مولانا الفاضل الحافظ الحاج الشيخ رشيد احمد قدس سرهما وهما عن قدوة العارفين وزبدة السالكين امام المتقين ذي الكرامات الظاهرة والمكاشفات الباهرة مولانا الحاج الحافظ الشاه امداد الله قدس سره العزيز عن سيدي العارف بالله الشيخ نور محمد الجهنجانوي رحمه الله تعالى عن سيدي الحاج عبد الرحيم الشهيد الولايتي رحمه الله تعالى عن سيدي عبد الباري الامروهي عن سيدي عبد الهادي الامروهي عن سيدي الشاه عضد الدين عن سيدي الشاه محمد المكي عن سيدي الشاه محمدي

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ۳ ای تلقین کلمۃ لا الٰہ الا اللہ وکیفیتہ ان یغمض الطالب عینیہ ثم یقول الشیخ لا الٰہ الا اللہ ثلاث مرات والطالب یسمع ثم یقول الطالب مثلہ والشیخ یسمع ۳ شیخی عبد الجلیل المذکور سمعت ذلک الشیخ عبد الغنی وھو سمع عن الشیخ عابد وھو تلقن عن الشیخ السید عبد الرحمن الاھدل الخ ۱۲

محمد عبد الهادی عفا اللہ عنہ

عن[10] سیدی محب اللہ الٰہ آبادیؒ عن[11] سیدی ابی سعید الگنگوہیؒ عن[12] سیدی نظام الدین البلخیؒ عن[13] سیدی جلال الدین التھانیسریؒ عن[14] سیدی قطب العالم عبد القدوس الگنگوہیؒ عن[15] سیدی محمد عارف الردولویؒ عن[16] سیدی عارف بن احمد الردولویؒ عن[17] سیدی احمد عبد الحق الردولویؒ عن[18] سیدی جلال الدین الپانی پتیؒ عن[19] سیدی شمس الدین الترک الپانی پتیؒ عن[20] سیدی المخدوم علاء الدین الصابرؒ عن[21] سیدی فرید الدین شکر گنجؒ عن[22] سیدی قطب الدین بختیار الکاکیؒ عن[23] سیدی امام الطریقۃ معین الدین حسن السنجریؒ عن[24] سیدی عثمان الهارونیؒ عن[25] سیدی الحاج الشریف الزندنیؒ عن[26] سیدی مودود الچشتیؒ عن[27] سیدی ابی یوسف الچشتیؒ عن[28] سیدی ابی محمد المحترمؒ عن[29] سیدی ابی احمد ابدال الچشتیؒ عن[30] سیدی ابی اسحاق الشامیؒ عن[31] سیدی ممشاد علو الدینوریؒ عن[32] سیدی ابی هبیرۃ البصریؒ عن[33] ابی حذیفۃ المرعشیؒ عن[34] سیدی السلطان ابراهیم بن ادهمؒ عن[35] سیدی فضیل بن عیاضؒ عن[36] سیدی عبد الواحد بن زیدؒ

اسمہ سدید الدین ۱۲

الکعکی

عن[۳۷] سیدنا الامام الحسن البصری رح عن[۳۸] سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔

۱۔ السلسلۃ الچشتیۃ النظامیۃ القدوسیۃ

و بالسند الی الشیخ عبد[۱۴] القدوس الگنگوہی قد اخذت الطریقۃ النظامیۃ عن[۱۵] الشیخ درویش بن محمد قاسم الاودھی عن[۱۶] السید بدھن بھرائچی عن[۱۷] السید اجمل بھرائچی عن[۱۸] السید جلال الدین البخاری مخدوم جہانیاں جہاں گشت[لـہ] عن[۱۹] خواجہ نصیر الدین روشن چراغ الدہلوی عن[۲۰] سلطان المشائخ الشیخ نظام الدین اولیا بن محمد بن احمد البدایونی عن[۲۱] خواجہ فرید الدین شکر گنج الے اخر السند المذکور

۲۔ السلسلۃ القادریۃ القدوسیۃ

بالسند الی الشیخ عبد القدوس عن[۱۵] الشیخ محمد قاسم الاودھی عن[۱۶] السید بدھن عن[۱۷] السید اجمل عن[۱۸] مخدوم جہانیاں عن[۱۹] السید

لـہ ابن السید السلطان احمد کبیر ابن السید جلال سرخ بخاری ۱۲ ضیاء
عبد ذلیل محمد عبد الہادی غفر لہ

جلال الدین البخاری عن[20] الشیخ عبید بن عیسی عن[21] الشیخ عبید بن
ابی القاسم عن[22] الشیخ ابی المکارم فاضل عن[23] الشیخ قطب الدین ابی
الغیث عن[24] الشیخ شمس الدین علی افلح عن[25] الشیخ شمس الدین
الحداد عن[26] امام الاولیاء القطب الربانی القندیل النورانی
السید عبد القادر الجیلانی عن[27] الشیخ ابی سعید المخزومی عن[28]
الشیخ ابی الحسن القرشی عن[29] علی الهنکاری عن[30] الشیخ ابی الفرج
الطرطوسی عن[31] عبد الواحد بن عبد العزیز التمیمی عن[32] الشیخ ابی بکر
الشبلی عن[33] الشیخ جنید البغدادی عن[34] الشیخ سری السقطی
عن[35] الشیخ معروف الکرخی عن[36] الشیخ داؤد الطائی عن[37] الشیخ
حبیب العجمی عن[38] الامام الحسن البصری عن[39] سیدنا امیر المؤمنین
یعسوب المسلمین اسد اللہ الغالب ابی الحسن علی بن ابی طالب کرم اللہ
وجہہ عن رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم

الیمنی

السلسلۃ القادریۃ القمیصیۃ

۳۰

بالسند الی الحاج عبد الرحیم شہید الولایتی عن[5] السید رحم علی
شاہ عن[6] السید عبد الرزاق عن[7] السید عبد الحی عن[8]

السید محمد غوث[9] عن السید ابی محمد[10] عن السید شاہ محمد[11] عن السید قمیص الاعظم[12] عن السید الیاس المغربی[13] عن السید عبد الحق المغربی[14] عن السید مولانا المغربی[15] عن السید احمد القدسی[16] عن السید عبد القادر راسی[17] عن السید عبد الوهاب[18] عن السید موسی[19] عن السید یحیی زاهد[20] عن السید زین الدین[21] عن السید عبد الرزاق[22] عن غوث الثقلین السید عبد القادر الجیلانی قدس سرہ العزیز الی آخر السند المتقدم

السلسلة النقشبندیة القدوسیة

بالسند الی السید[17] اجمل بهرائچی[18] عن الشاہ عبد الحق[19] عن خواجہ عبید اللہ الاحرار[20] عن مولانا یعقوب الچرخی[21] عن خواجہ علاء الدین العطار[22] عن خواجہ بهاء الدین نقشبند[23] عن خواجہ السید امیر کلال[24] عن خواجہ محمد بابا سماسی[25] عن خواجہ علی الرامیتنی[26] عن خواجہ محمود ابی الخیر فغنوی[27] عن خواجہ محمد عارف ریوکری[28] عن خواجہ عبد الخالق الغجدوانی[29] عن خواجہ یوسف الهمدانی[30] عن خواجہ ابی علی فارمدی[31] عن خواجہ ابی القاسم القشیری[32] عن خواجہ ابی علی الدقاق[33] عن

خواجه ابی القاسم النصیر ابادی عن[34] خواجه ابی بکر الشبلی عن[35] سید الطائفة الجنید البغدادی عن[36] سری السقطی عن[37] معروف الکرخی عن[38] داؤد الطائی عن[39] حبیب العجمی عن[40] الحسن البصری عن امیر المومنین وصی النبی الامین علی ابن ابی طالب رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم

السلسلة النقشبندیة المجددیة

بالسند الی مولانا میانجیو نور محمد شاه عن[1] السید احمد شهید عن[2] مولانا عبد العزیز المحدث بن العلامة ولی الله المحدث الدهلوی عن[3] والده عن[4] ابیه الشاه عبد الرحیم عن[5] السید عبد الله عن[6] السید آدم البنوری عن[7] الامام الربانی الشیخ احمد مجدد الالف ثانی عن[8] خواجه باقی بالله عن[9] خواجه امکنگی عن[10] والده مولانا محمد درویش عن[11] مولانا محمد زاهد عن[12] خواجه عبید الله الاحرار الی آخر السند المذکور

[1] و فی القول الجمیل محمد باقی والله تعالی اعلم ۱۲ محمد عبد الهادی عفا الله عنه

٦ـ **السلسلة النقشبندية الآفاقية**

اخذها شیخ شیخنا القطب الفرد الکامل مولانا الشاہ امداد اللہ قدس سرہ عن مولانا نصیر الدین الدہلوی عن الشاہ محمد آفاق الدہلوی عن خواجہ ضیاء اللہ عن خواجہ محمد زبیر عن خواجہ حجۃ اللہ محمد نقشبند الثانی عن خواجہ محمد معصوم عن مجدد الالف الثانی الی آخر السند المتقدم

٧ـ **الطریقۃ السہروردیۃ القدوسیۃ**

بالسند الی الشیخ عبد القدوس عن السید اجمل بہرائچی عن السید جلال الدین البخاری عن الشیخ رکن الدین ابی الفتح عن والدہ صدر الدین عن والدہ الشیخ بہاء الدین زکریا الملتانی عن امام الطریقۃ الشیخ شہاب الدین السہروردی عن الشیخ ضیاء الدین ابی النجیب السہروردی عن الشیخ وجیہ الدین عبد القاہر السہروردی عن الشیخ ابی محمد بن عبد اللہ عن الشیخ احمد الدینوری عن الشیخ ممشاد علو[1] الدینوری عن

[1] علو بکسر العین و سکون اللام و واو موقوف بعدہا بمعنی الاعظم واہل العرب والعراق یعبرون العظماء والفضلاء بہذا الاسم و دینور اسم قصبۃ ۱۲ ملفوظات الشاہ عبد العزیز الدہلوی

(بقیہ بر صفحہ آیندہ)

سید الطائفہ جنید البغدادی عن معروف الکرخی الی اخر السند

السلسلۃ الکبرویۃ[1] القدوسیۃ

بالسند الی الشیخ جلال الدین البخاری عن الشیخ حمید الدین السمرقندی عن شمس الدین ابی محمد بن محمود بن ابراھیم بن ادھم عن الشیخ عطاء الخالدی عن الشیخ احمد بابا کمال خجندی عن الشیخ نجم الدین الکبری عن الشیخ عمار یاسر عن ابی النجیب السہروردی عن الشیخ احمد الغزالی عن ابی بکر النساج عن ابی القاسم الجرجانی عن خواجہ ابی عثمان المغربی عن ابی علی الکاتب عن الشیخ علی الرودباری عن الجنید البغدادی الی اخر السند۔ والطریقۃ الشطاریۃ منسوبۃ الی الشیخ عبد اللہ الشطار من اولاد شیخ الشیوخ شہاب الدین السہروردی رحمہ اللہ تعالے وسلسلتہ تصل الی نجم الدین الکبری رحمہ اللہ تعالی۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) الدِینَوَری بکسر الدال المہملۃ وقال السمعانی بفتحہا ولیس بصحیح وبسکون الیاء المثناۃ من تحتہا وفتح النون والواو وبعد ہا راء ہذہ النسبۃ الی دینور وھی بلدۃ من بلاد الجبل عند قرمیسین خرج منہا خلق کثیر ۱۲ ابن خلکان۔

[1] الکبرویۃ طریقۃ منسوبۃ الی الشیخ نجم الدین الکبری رضی اللہ عنہ المتوفی سنۃ ۶۱۸ھ ۱۲ من حاشیۃ انفاس رحمانی۔

ع ۹

السلسلة المدارية

بالسند الى السيد اجمل عن صاحب هذه الطريقة الشاه بديع الدين[1] بديع

الزمان شاه مدار عن صيفور الشامي عن عين الدين الشامي

عن يمين الدين الشامي عن حامل العلم الامام عبد الله عن

اميري المؤمنين ابي بكر الصديق وعلي رضي الله تعالى عنهما عن

خاتم الانبياء والمرسلين حبيب رب العالمين سيدنا ومولانا و

شفيعنا يوم الدين محمد صلى الله وسلم عليه وعلى آله وصحبه اجمعين

ع ۱۰

واخذت الطريقة العلوية العيدروسية والخرقة وتلقين الذكر

عن شيخنا[۱] العلامة الفهامة العارف بالله الحسيب النسيب مولانا الحبيب

حسين بن الحبيب محمد الحبشي وهو عن[۲] والده عن[۳] السيد طاهر

ابن حسين بن طاهر عن[۴] السيد حسن بن السيد الجليل عبد الله

الحداد وهو عن[۵] والده السيد عبد الله بن علوي الحداد رح

واخذ شيخنا الحبيب[۱] حسين الطريقة والخرقة عن[۲] العلامة الحبيب

[1] توفي رحمه الله سنة ۸۴۲ھ عن ۱۲۴ سنة ودفن بمكن نور بمصر قصبات كانپور ۱۲ حاشية نفحات

عيدروس بن عمر صاحب عقد اليواقيت الجوهرية عن مشائخه
المذكورين فيه منهم والده العلامة السيد عمر وعمه العلامة
السيد محمد ابنا عيدروس وهما عن الحبيب عمر وعلوي ابنا احمد
ابن حسن الحداد وهما لبسا الخرقة واخذ التلقين عن جدهما
الحسن بن عبد الله الحداد وهو عن والده السيد عبد الله الحداد
ومنهم العلامة السيد احمد بن عمر بن زين بن سميط وهو اخذ
عن الحبيب حامد بن عمر بن حامد المنفر باعلوي عن والده
عن الحبيب عبد الله الحداد ومنهم السيد محمد بن عبد الرحمن
ابن محمد بن حسين بن محمد بن عبد الله الحداد وهو عن السيد
عمر بن طه بن عمر البار عن والده طه عن والده السيد عمر البار
عن السيد عبد الله الحداد ومنهم السيد عمر بن محمد بن عمر بن
سميط عن السيد عبد الله بن جعفر مدهر عن الحبيب احمد
ابن زين بن علوي الحبشي عن الحبيب عبد الله الحداد ومنهم
العلامة الشيخ عبد الله باسودان وهو اخذ عن الشيخ الجامع
الحبيب عمر بن عبد الرحمن البار عن عمه العارف بالله السيد

حسن بن عمر البار عن ابيه القطب العارف عمر بن عبد الرحمن البار
عن السيد عبد الله الحداد ح واخذ شيخنا العلامة ايضا التلقين
والخرقة عن العلامة السيد محسن بن علوى بن سقاف وهو
اخذ ولبس الخرقة عن العلامة السيد حسن بن صالح البحر عن الحبيب
شيخ بن محمد الجفرى عن السيد حسن بن عبد الله الحداد عن
والده السيد عبد الله الحداد والسيد عبد الله الحداد اخذ
الخرقة وتلقن الذكر عن شيخه السيد عقيل بن عبد الرحمن بن محمد
ابن على بن عقيل بن احمد بن الشيخ ابى بكر السكران وهو عن والده السيد
عبد الرحمن بن محمد عن السيد محمد بن على بن عبد الرحمن السقاف
عن والده السيد على بن عبد الرحمن السقاف عن القاضى الفاضل
السيد محمد بن حسن عن السيد احمد بن علوى باحجدب والسيد
محمد بن على خرد وهما عن الشيخ عبد الرحمن بن على بن ابى بكر السكران
ابن الشيخ عبد الرحمن السقاف ح والشيخ عبد الله الحداد اخذ الطريقة
ولبس خرقة التصوف ايضا عن الشيخ عمر بن عبد الرحمن العطاس
عن الشيخ الامام السيد حسين بن ابى بكر بن سالم عن اخيه

السید عمر بن ابی بکر عن والدهما السید ابی بکر بن سالم عن الشیخ
شہاب الدین احمد بن عبد الرحمن عن والدہ الشیخ عبد الرحمن بن
الشیخ علی بن ابی بکر السکران بن الشیخ عبد الرحمن السقاف
عن ابیہ السید علی بن ابی بکر عن عمہ السید عمر المحضار
عن ابیہ القطب العارف السید عبد الرحمن السقاف ح والسید
عبد اللہ الحداد اخذ ایضا عن السید محمد بن علوی نزیل مکۃ
المکرمۃ عن السید عبد اللہ صاحب الوہط عن السید
شیخ بن عبد اللہ العیدروس صاحب العقد النبوی عن والدہ السید
عبد اللہ بن شیخ العیدروس وهو اخذ عن عمہ القطب السید
ابی بکر بن عبد اللہ العیدروس صاحب عدن عن والدہ السید
عبد اللہ بن ابی بکر عن والدہ السید ابی بکر السکران عن والدہ
الشیخ عبد الرحمن السقاف عن والدہ السید محمد المعروف بمولی
الدویلۃ عن عمہ السید عبد اللہ باعلوی عن والدہ ابی عبد اللہ
السید علوی بن الفقیہ المقدم السید محمد عن الامام شیخ الاسلام شعیب
ابن حسین الشهیر بابی مدین بواسطۃ الشیخین العارفین الشیخ عبد اللہ بن علی

المغربي عن عبد الرحمن المقعد بن محمد الحضرمي المغربي وهو اخذ الطريقة ولبس
الخرقة عن جمع كثير من اهل الطريقة منهم الشيخ الامام ابو بكر
الطرطوشي عن الشيخ ابي بكر الشاشي عن الشبلي و اخذها ايضا
عن شيخه الشيخ الكبير العارف بالله تعالے ابو يعزى وهو اخذ
الخرقة عن جمع كثير من اهل الطريقة منهم الشيخ ابو يعقوب السائح
عن عبد الجليل عن ابي الفضل الجوهري عن والده عبد الله عن
ابي الحسين النوري عن السري ومنهم الشيخ ابو البركات عن
ابي الفضل البغدادي عن احمد الغزالي بسنده و اخذها ايضا
عن الشيخ الامام نور الدين علي بن حرزهم بكسر الحاء المهملة
واسكان الراء وهو اخذ الخرقة عن الامام الكبير الشيخ الشهير
ابي بكر محمد بن عبد الله بن العربي المعافري بفتح الميم والعين
المهملة وكسر الفاء عن الامام ابي بكر الشاشي بسنده واخذها
ايضا عن شيخه الامام الفرد الجامع حجة الاسلام الغزالي
الطوسي وهو اخذ الخرقة عن جملة من الاشياخ منهم ابو بكر
النساج عن ابي علي الفارمدي بسنده الى رويم ثم الى ابي يزيد

ومنهم الشيخ الكبير امام الائمة في زمانه ابو المعالي عبد الملك
ابن ابي محمد الجويني الملقب بامام الحرمين وهو اخذ الخرقة
عن جماعة منهم الشيخ ابو القاسم القشيري بسنده الى
الجنيد ومنهم والده الاجسما وروحا ورضيع لبانه تربية و
فتوحا الشيخ ابو محمد عبد بن يوسف بن عبد الجويني وهو اخذها
عن الشيخ بحر المعارف والعلوم قدوة الاولياء الكرام وزبدة
العلماء الاعلام ابي طالب المكي محمد بن علي بن عطية الحارثي
الواعظ وهو اخذ الخرقة عن عدة اشياخ منهم ابو عثمان المغربي
عن ابي عمر محمد بن ابراهيم الزجاجي عن الجنيد ومنهم
شيخ الشيوخ استاذ الاكابر قدوة ارباب البصائر فخر الدين
ابو بكر دلف بن جحدر الشبلي وهو لبس الخرقة عن سيد الطائفة
الصوفية ابي القاسم الجنيد بن محمد وهو اخذ الخرقة عن جماعة
من المشائخ منهم جعفر الحداد عن ابي عبد الله عمر والاصطخري
عن ابي تراب عسكر النخشبي عن حاتم الاصم عن ابي شقيق
البلخي عن ابراهيم بن ادهم عن ابي عمران موسى بن زيد الراعي

عن سيد التابعين اويس بن عمران القرني عن امير المؤمنين
عمر بن الخطاب و علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنهما -
واخذ الخرقة الجنيد ايضا عن محمد بن علي القصار بسنده
الى كميل بن زياد وعن ابي سعيد الخراز بسنده الى الامام موسى
الكاظم وبسنده ايضا الى الفضيل بن عياض باسناده الى سيدنا
ابي بكر الصديق رضي الله عنه وعن ابي يزيد البسطامي عن
علي الرضا واخذها الجنيد ايضا عن ابي الخير محمد بن اسمٰعيل
النساج بسنده الى معروف الكرخي واخذها الجنيد عن الحارث
المحاسبي بسنده واخذها ايضا عن شيخه وخاله الشيخ الكبير العارف
بالله الشهير ابي الحسن السري بن المُغلِّس بضم الميم وفتح الغين
وكسر اللام المشددة وبعدها سين مهملة السقطي عن جماعة
منهم الامام جعفر الصادق عن الامام علي الرضا ومنهم الشيخ معروف
ابن فيروز الكرخي وهو اخذ الخرقة عن الامام علي الرضا واخذها
ايضا عن الشيخ الامام احد الابدال حبيب بن عيسى العجمي الخراساني
وهو اخذ عن الامام علم التابعين وزبدة المشيوخ ابي سعيد

الحسن البصري عن امير المؤمنين علي بن ابي طالب كرم الله وجهه
عن رسول رب العالمين وخاتم الانبياء والمرسلين سيدنا
محمد صلى الله عليه وآله وسلم عن الروح الامين عن رب العالمين
ح والاستاذ الاعظم الفقيه المقدم اخذ الخرقة وتربي وتادب
بابيه الشيخ علي وعمه علوي وهما تادبا بابيهما محمد صاحب مرباط و
هو تادب بابيه الشيخ علي خالع قسم وهو تادب بوالده علوي بن
محمد وهو تادب بابيه محمد بن علوي وهو تادب بابيه علوي
ابن عبيد الله وهو تادب بابيه عبيد الله بن احمد وهو تادب
بابيه الشيخ المهاجر احمد بن عيسى وهو تادب بابيه الشيخ عيسى
ابن محمد وهو تادب بابيه محمد بن علي وهو تادب بابيه علي بن الامام
جعفر الصادق وباخيه موسى الكاظم بن جعفر الصادق والامام
جعفر تادب بوالده الامام محمد الباقر وهو تادب بوالده الامام
زين العابدين ابن الحسين وهو تادب بوالده وعمه سبطي الرسول
ونجلي البتول الحسن والحسين وهما تادبا بابيهما الامام علي بن ابي
طالب رضوان الله تعالى عليهم اجمعين وعلى رضي الله تعالى عنه

تادب بالنبی صلے اللہ علیہ وسلم والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ادبنی ربی فاحسن تادیبی۔

طریقۃ اخری للسادۃ العلویۃ

واخذ شیخ شیخنا السید عیدروس الطریقۃ العلویۃ عن الشیخ عبداللہ ابن احمد باسودان وھو عن الحبیب جعفر بن محمد بن علی بن حسین ابن عمر العطاس عن الشیخ الامام علی بن حسن بن عبداللہ بن حسین ابن عمر العطاس عن جد ابیہ الحسین بن عمر بن عبدالرحمن عن والدہ الحبیب عمر العطاس عن السید حسین بن ابی بکر بن سالم الی اخر السند المتقدم

طریقۃ اخری واخذ الشیخ عبداللہ باسودان عن الحبیب عمر بن عبدالرحمن البار عن الشیخ احمد بن قاطن الصنعانی عن السید یحیی بن عمر مقبول الاھدل عن الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ صفی الدین عن الشیخ احمد الشناوی عن ابیہ الشیخ علی بن عبدالقدوس عن الشیخ عبدالوھاب الشعرانی عن الحافظ السیوطی عن الشیخ عبدالکبیر بن محمد بن احمد الحضرمی عن الشیخ عبدالرحمن السقاف

عن والده السيد محمد المشهور بمولى الدويلة الى اخر السند المتقدم

١٣ طريقة اخرى واخذ السيد عيدروس بن عمر الطريقة العلوية ايضا عن الشيخ العارف المكين الحبيب عبد الله بن علي بن شهاب الدين وهو عن الشيخ المعلم عمر بن عبد الله باغريب عن الحبيب عبد الرحمن بن الحبيب مصطفى العيدروس عن جده العلامة السيد مصطفى شيخ بن مصطفى عن السيد العلامة علي زين العابدين ابن السيد مصطفى عن والده السيد مصطفى بن علي زين العابدين بن عبد الله بن شيخ عن والده السيد علي زين العابدين عن والده السيد عبد الله ابن شيخ عن والده السيد شيخ بن عبد الله عن والده عن عمه القطب السيد ابي بكر العدني الى اخر السند الذي مر۔

١٤ طريقة اخرى واخذ السيد عيدروس بن عمر ايضا عن شيخه السيد عبد الله بن الحسين بن عبد الله بلفقيه عن والده السيد حسين عن خاله العلامة السيد عيدروس بن الامام الشيخ الوجيه السيد عبد الرحمن بن العلامة السيد عبد الله بلفقيه عن والده السيد عبد الرحمن وهو عن والده

السید عبد اللہ بلفقیہ عن الشیخ الجامع للعلوم السید ابی علوی
محمد بن ابی بکر بن احمد الشلی عن والدہ السید ابی بکر عن السید
الامام احمد بن عمر العیدروس عن والدہ السید عمر بن عبد اللہ
عن والدہ السید عبد اللہ بن علوی عن والدہ السید علوی بن
الشیخ عبد اللہ العیدروس وہو عن اخیہ السید ابی بکر العدنی
الی اٰخر السند

و اخذ الفقیر الجامع الخرقۃ الفقریۃ ایضا عن العلامۃ
العارف مولانا الحافظ عبد العزیز الادہونوی عن مولانا المنشی
محمد یس عن الشاہ ہدایۃ الحق الاورنگابادی عن الشاہ
عبد اللہ حسین البیجا فوری عن الشاہ محمد الغوث الثانی عن
وجیہ الدین الثانی عن الشاہ مرتضی حسین عن الشاہ برہان
الدین عن الشاہ داداشاہ ہاشم دستگیر البیجا فوری عن الشاہ
عبد اللہ حسین احمد آبادی عن الشاہ وجیہ الدین الگجراتی عن
الشاہ محمد غوث الگوالیاری عن الشاہ ظہور عن ابی الفتح شاہ
ہدایۃ اللہ عن الشاہ علاء الدین القاضی القادری عن

الشاہ عبدالوہاب عن الشاہ عبدالرؤف عن الشاہ محمود القادری
عن الشاہ عبدالغفار عن الشاہ محمد القادری عن الشاہ علی
القادری عن الشاہ جعفر عن احمد شاہ عن ابراہیم الحسینی
عن الشاہ عبداللہ الحسینی عن السید الشاہ عبدالرزاق
عن السید القطب عبدالقادر الجیلانی عن الشیخ ابی سعید
مبارک المخزومی عن ابی الحسن الشیخ علی الهنکاری عن الشیخ یوسف
الطرطوسی عن الشیخ عبدالواحد التمیمی الصدیقی عن الشیخ
عبدالعزیز الیمنی عن الشبلی عن جنید البغدادی عن السری السقطی
عن معروف الکرخی عن داؤد الطائی عن الحبیب العجمی عن
الحسن البصری عن علی رضی اللہ تعالی عنه وعنهم اجمعین

واعلموا یا اخوانی ان لی اسانید کثیرۃ عن ائمۃ شهیرۃ
لکن قصدی الاختصار - والایماء الی ما یحصل به الاستبصار -
ولنختم بما کان یختم بها النبی صلی اللہ علیه وسلم کما رواها
عبداللہ بن عمرو بن العاص وعبداللہ بن عباس رضی اللہ
عنهما انهما قالا کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یدعو

بهذه الدعوات ونختم بها وهي ـ اللهم اصلح ذات بيننا واهدنا
سبل السلام واخرجنا من الظلمات الى النور وعافنا في اسماعنا
وابصارنا وازواجنا وذرياتنا ومعاشنا وتب علينا انك انت
التواب الرحيم ـ اللهم اجعلنا منيبين لنعمتك شاكرين لها يا
ارحم الراحمين ـ هذا ما اردنا ايراده في اخر هذا الكتاب ـ والله
تعالى اعلم بالصواب ـ والحمد لله اولا واخرا ونرجو مولانا
سبحانه وتعالى ان يحسن اخلاقنا ويرزقنا النظر الى وجهه الكريم ـ
في دار الجزاء والنعيم ـ مع احبابنا وعلائقنا وسائر المسلمين
برحمته وهو ارحم الراحمين. وصلى الله تعالى وسلم على سيدنا
محمد الداعي الى النهج القويم ـ المبعوث متمما لمحاسن الاخلاق
وانه لعلى خلق عظيم ـ وعلى آله واصحابه ازكى الصلوات وانمى
التسليمات والحمد لله رب الارضين والسماوات ـ
واوصي نفسي واولادي وسائر الاحباب الاطياب ـ والاصحاب
ذوي الالباب ـ وكافة المسلمين بتقوى الله تعالى وطاعته في
كل وقت وحال وحين ـ وامتثال اوامره واجتناب نواهيه

ولزوم خشیتہ فی السر والاعلان۔ والمواظبۃ علی تلاوۃ
القرآن مع آدابہ وترتیلہ وکمال تدبرہ بخلوص الجنان۔ فانہا
من اعظم القربات وافضل المثوبات لاہل الایمان۔ واوصیہم
ایضا بملازمۃ السنۃ السنیۃ۔ ومہاجرۃ البدعۃ الشنیعۃ۔ و
مطالعۃ کتب التفسیر والحدیث والفقہ والرقائق مثل احیاء
علوم الدین للامام صاحب الحقائق الشیخ العلامۃ الغزالی۔ نفعنا اللہ
بہ وبعلومہ وبرکاتہ مادامت الایام واللیالی۔ وینبغی للمرء من
ان یجاہد فی تحصیل العلوم النافعۃ ویکون تابعا لآثار السلف
الصالح وملازما السنۃ والجماعۃ وملتزما الصحبۃ المشائخ الکاملین
ومجتنبا عن الصوفیۃ الجاہلین۔ ولا یترک الصلوات الخمس
بالجماعۃ۔ ولا یکون طالبا للشہرۃ ففیہا آفات۔ بل یکون
کاحد من الناس ولا یکون مقیدا بمنصب ووظیفۃ ولو کان
محمودا کالقضا والفتوی ولا یکون کفیل احد ولا وصیۃ
ویکون علی حذر بان یکون مصاحبا للملوک والامراء والمرد
والنساء والمبتدع والعوام فانہم کالہوام ویکون قلیل الکلام

والطعام والمنام وقليل الاختلاط مع الانام عن ابن عباس رضى الله عنهما ـــ ه

اذا كثر الكلام فسكتونى	فان الدين يهدمه الكلام
اذا كثر الطعام فحذرونى	فان القلب يفسده الطعام
اذا كثر المنام فنبهونى	فان العمر ينقصه المنام

ولقائل رحمه الله

لقاء الناس ليس يفيد شيئا	سوى الهذيان من قيل وقال
فاقلل من لقاء الناس الا	لطلب العلم او اصلاح حال

ويكون ملتزما للخلوة واكل الحلال ولا يضحك كثيرا لان كثرة الضحك تميت القلب ولا ينظر الى احد بالتحقير ولا يجادل مع الخلق ولا يسئل عن احد ولا يأخذ احدا لخدمته ويخدم المشائخ بالبدن والمال ولا ينكر على افعالهم الا بقصد الاصلاح ولا يغتر بالدنيا واهلها وينبغي ان يكون قلبك محزونا ومغموما وبدنك نضيا وعينك باكية وعملك خالصا ودعاؤك بتضرع ولباسك خلقا وزيك زى الفقراء ونضاعتك الفقه ومولسك الحق واوصيهم باجتناب الهوى

قال تعالى واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى
فان الجنة هى الماوى فعلم منه ان تارک الهوى فى روضة
من رياض الجنة واوصيهم ان لا يتركوا قرأة سورة يس لاسيما
بعد صلوة الفجر ففى ذلک الكفاية من المضار ودفع المكاره
ورد الحديث انها قلب القرآن وسورة الملک كل ليلة قبل النوم
والواقعة فانها امان من الفاقة ويقرأ دبر كل صلوة سورة الاخلاص
عشر مرات ففى الدر المنثور عند مسند ابى يعلى انه اخرج عن
جابر ابن عبد الله رضى الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ثلاث خصال من جاء بهن مع الايمان دخل الجنة من اى
باب شاء وتزوج مع الحور العين حيث شاء وذكر منها من
قرأ فى دبر كل صلوة مكتوبة قل هو الله احد عشر مرات اهـ وبلام
الصلوة والسلام على سيد الانام فهو يكفى الهموم وتغفر به الذنوب
والاثام
والحاصل انى اجزت بهذا الكتاب لمن ادرک حياتى من العلماء
العاملين لينفع الله به الاقطار ونظهر به خصائص السنة

فی القری والامصار وبر وواعنی جمیع ماذکرتہ فی ھذہ الاوراق
وکذا غیرہ مما یجوز لی روایتہ بشرطہ المعتبر عند ائمۃ الحدیث
والاثر من مقروء ومسموع ومجاز اجازۃ خاصۃ وعامۃ ومناولۃ
ومکاتبۃ ومراسلۃ من منقول ومعقول وفروع واصول
ومن تالیف وتخریج وتصنیف وجمیع کتب القراٰت والتفسیر
والحدیث والفقہ للائمۃ الاربعۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم وغیر ذلک
من کل العلوم وسائر الفنون والمسلسلات مما اخذتہ ودریتہ
او وجدتہ او رویتہ نعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا وسیئات
اعمالنا وطھر اللّٰہ قلوبنا من النفاق واعمالنا من الریاء وجعل سعینا
مشکورا وعملنا مبرورا وذنبنا مغفورا انہ علی ما یشاء قدیر
وبالاجابۃ جدیر۔

وھٰھنا فوائد وافادات تنشط بسمعھا الاٰذان و تفرح بالاطلاع علیھا الاذھان

فائدۃ عظیمۃ ۔ فی ذکر اسماء الاعلام الذین اجاز والمن ادرک
حیاتھم اولاھل عصرھم

(۱) العلامة ابن حجر المکی المتوفی سنہ ۹۹۵ اوسنہ ۹۷۳ - قال فی آخر مسانیدہ والحاصل انی اجزت لمن ادرک حیاتی من المسلمین علی مذهب من یری ذلک من ائمة المحدثین المتقدمین والمتأخرین المشهور ذلک والعمل به فیما بینهم فی القدیم والحدیث انتهی

(۲) الامام الجلال السیوطی المتوفی سنہ ۹۱۱ قال ابن حجر المکی فی مسانیدہ مانصہ شیخ مشائخنا بالاجازة الخاصة وشیخنا بالاجازة العامة لانه اجاز لمن ادرک حیاته وانی ولدت قبل وفاته بنحو ثلاث سنین فکنت ممن شملته اجازة حافظ عصرہ باتفاق اهل مصرہ الجلال السیوطی رح انتهی

(۳) الامام محی الدین محمد بن علی بن عربی الحاتمی رح - قال فی اجازته التی کتبها لبعض ملوک وقته مانصها بسم الله الرحمن الرحیم وبه ثقتی الحمد لله رب العلمین والصلوٰة والسلام علی سید المرسلین - اقول وانا محمد بن علی بن العربی الحاتمی وهذا لفظی استخرت الله تعالیٰ واجزت السلطان الملک المظفر بهاء الدین غازی ابن الملک العادل المرحوم ان شاء الله تعالے

ابی بکر بن ایوب واولادہ ولمن ادرک حیاتی الروایۃ عنی من جمیع ما رویتہ عن اشیاخی الخ ثم ذکر اسماء اشیاخہ۔ نقلہ العیاشی فی النصف الاول من کتاب رحلتہ۔

(۴) **الامام القاضی زکریا المتوفی سنہ ۹۲۶ھ** ۔ وقد اجاز من ادرک حیاتہ کتابۃ وتلفظھا۔ قال العیاشی رحمہ اللہ تعالیٰ فی النصف الاول من رحلتہ۔

(۵) **العلامۃ الشیخ مصطفیٰ زین الدین ابو البرکات** ابن محمد بن رحمۃ اللہ بن عبد المحسن الایوبی الانصاری الحنفی الدمشقی المتوفی سنہ ۱۲۰۵ھ اجاز لاھل عصرہ ولمن ادرک جزءا من حیاتہ بجمیع مرویاتہ کما قالہ العلامۃ ابن عابدین فی ثبتہ وقد رأیتہ فی اجازۃ منہ للسید محمد کمال الدین الغزی مفتی الشافعیۃ بدمشق۔

(۶) **العلامۃ الشمس محمد بن احمد الرملی** ۔ تلمیذ الشیخ زکریا الانصاری۔

(۷) **العلامۃ الشیخ علی البشراملسی** ۔ یروی عن الرملی

بالاجازة العامة فان الرملی اجاز اهل عصره وکان اذ ذاک عمر الشبراملسی اربع سنین

(۸) العلامة الشیخ عابد السندی شیخ مشائخنا

(۹) العلامة الشیخ السید عبد الرحمن الاهدل مفتی زبید

(۱۰) العلامة الشیخ مصطفی فتح الله البیروتی

(۱۱) العلامة الشیخ ابراهیم الکورانی - ممن اجاز اهل عصره - ذکره العلامة ابن عابدین فی ثبته ناقلا من القول السدید باتصال الاسانید ثبت الشیخ احمد المنینی فانه قال فیه وقد اخبرنی باذنه لاهل عصره الشیخ محمد بن الطیب المغربی نزیل المدینة المنورة وهو ثقة ثبت والله اعلم اھ

(۱۲) العلامة الشیخ فالح المدنی - صاحب حسن الوفا لاخوان الصفا

(۱۳) العلامة الشیخ یوسف بن اسماعیل بن یوسف بن اسماعیل ابن محمد ناصر الدین النبهانی صاحب التصانیف الکثیرة والتآلیف المفیدة الشهیرة -

(۱۴) العلامة الشیخ محمد عثمان بن عبد السلام المدنی الداغستانی

(۱۵) العلامة الشیخ السید عبد الحی بن السید عبد الکبیر

الكتانی الفاسی المغربی المالکی۔

(١٦) العلامۃ الشیخ محمد بن ناصر شیخ حسین بن محسن الانصاری

اجاز لمن ادرک حیاتہ وللاولاد الصغار نقلہ شیخی احمد جمال المکی

فی معجمہ النفح المسکی ص ٣٣

فائدۃ عزیزۃ۔ فی ذکر اسماء الاثبات التی ذکر فیہا العلماء الاعلام

اسانیدہم واسماء اشیاخہم واتصالاتہم الی النبی علیہ الصلوۃ والسلام

غیر الاسماء التی ذکرتہا فی آخر الحصۃ الثانیۃ من ہذا الکتاب

(١) برکۃ الدنیا والاخری فی الاجازۃ الکبری۔ للسید عبد الرحمن

الاہدل۔

(٢) ریاض الجنۃ فی اسانید الکتاب والسنۃ۔

(٣) الارشاد لمہمات الاسناد للعلامۃ ولی اللہ المحدث الدہلوی

(٤) حسن الوفا لاخوان الصفا۔ للعلامۃ فالح ابن محمد السنوسی

المالکی الظاہری المدنی۔

(٥) مدارج الاسناد۔ للعلامۃ القاضی ارتضا علیخان الصفوی

تلمیذ الشیخ عمر بن عبد الکریم۔

(۶) فتح القوی للطرط المستوی الی اسانید العلامة الحبیب الحسین العلوی للعلامة الحافظ عبد الله بن محمد غازی الحنفی المکی

(۷) مقالید الاسانید۔ ثبت الشیخ عیسی المغربی۔

(۸) صلة الخلف بموصول السلف ثبت الشیخ محمد بن سلیمان الرودانی المغربی المکی المتوفی بدمشق ۱۰۹۴ھ

(۹) ثبت الشیخ عبد الباقی البعلی الدمشقی المقری الحنبلی والد الشیخ محمد ابی المواهب الدمشقی المتوفی سنة ۱۱۲۶ھ

(۱۰) منتخب الاسانید۔ ثبت الشیخ البابلی

(۱۱) اتحاف الفرقة الفقریة الوفیہ۔ باسانید الخرقة الصوفیہ للشیخ العجیمی۔

(۱۲) کنز الرواة المجموع من جواهر المجاز ویواقیت المسموع ثبت الشیخ ابی مهدی عیسی الثعالبی الجعفری المتوفی بمکة سنة ۱۰۸۰ھ

(۱۳) ثبت الشبراوی۔ للشیخ العلامة عبد الله بن محمد الشبراوی

(۱۴) الامداد بمعرفة علو الاسناد۔ للشیخ المحدث عبد الله بن سالم البصری المکی المتوفی بها سنة ۱۱۳۴ھ

(۱۵) لقط اللآلی من الجواهر الغوالی۔ للشیخ امام اللغۃ والحدیث السید محمد بن محمد مرتضی الزبیدی وھو فی اسانید شیخہ محمد الحفنی

(۱۶) واسطۃ العقد الفرید۔ المنظوم مما نثر من فرائد جواھر الاسانید للشیخ عباس بن محمد بن احمد بن العلامۃ السید رضوان المدنی الشافعی۔

(۱۷) ثبت العلامۃ الحافظ احمد جمعۃ الشافعی البجیرمی۔ شیخ حسن ابن درویش القویسنی الشافعی الازھری البصیر بقلبہ

(۱۸) الدرر السنیہ فیما علا من الاسانید الشنوانیہ۔ ثبت الشیخ محمد بن علی الشنوانی المدرس بالجامع الازھر۔ شیخ الشیخ مصطفی المبلط المصری۔

(۱۹) المنح البادیہ فی الاسانید العالیہ۔ للشیخ محمد بن عبد الرحمن الفاسی شیخ ابراھیم بن عبد القادر الریاحی

(۲۰) ثبت الشیخ احمد بن عبد الفتاح الملوی الشافعی الازھری۔

(۲۱) شمیم البارق من دیم المھارق۔ ثبت الشیخ فالح بن محمد السنوسی المالکی المذکور وحسن الوفا ثبتہ ایضا لکن اختصرہ من ھذا الثبت الکبیر

(۲۲) ثبت الشیخ احمد بن الحسن الجوهری الخالدی الشافعی الازهری

(۲۳) اعلام ائمة الاعلام واساتیذها بما لنا من المرویات واسانیدها للعلامة الشریف جعفر ابن الشریف ادریس الکتانی المالکی الحسنی الفاسی المدنی۔

(۲۴) اسعاف المریدین باسانید الصحبة والمشابکة والتلقین۔ للشیخ العجیمی۔

(۲۵) ثبت الشیخ محمد بن عبد الرحمٰن الکزبری۔

(۲۶) ثبت الشیخ عبد الرحمٰن الکزبری۔

(۲۷) اصح الاسانید للشیخ محمد گل الکابلی المرادآبادی۔

(۲۸) منحة الفتاح الفاطر باسانید السادات الاکابر للعلامة السید عیدروس بن عمر۔

(۲۹) ثبت العلامة محمد هاشم بن عبد الغفور التتوی شیخ الشیخ مراد بن یعقوب الانصاری۔

(۳۰) اتحاف الاکابر باسناد الدفاتر للامام القاضی الشوکانی

(۳۱) الدر الفرید فی معرفة الاسانید للشیخ حسن بن علی النظیری النعمانی

القدوسی الگنگوهی (صغیر)

(۳۲) بغیة الطالبین - ثبت الشیخ احمد بن محمد النخلی المکی المتوفی بها سنہ ۱۱۳۰ھ -

(۳۳) ثبت الشیخ محمد سعید المدراسی مفتی المحکمة العالیہ فی الحیدرآباد الدکن (صغیر جداً)

(۳۴) اتحاف الاخوان باسانید مولانا فضل الرحمٰن للعلامة الشیخ احمد جمال المکی (صغیر)

(۳۵) المعجم المفہرس والجامع المؤسس - للامام ابن حجر العسقلانی

فائدة جلیلة - فی ذکر بعض اسماء کتب السلاسل والمسلسلات

(۱) اسنی المطالب فی مناقب سیدنا علی بن ابی طالب - للامام الجزری -

(۲) الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ

(۳) القول الجمیل - کلاھما لولی اللہ المحدث الدھلوی -

(۴) ضیاء القلوب لمولانا شیخ المشائخ الحافظ الحاج امداد اللہ

(۵) مسلسلات الشیخ محمد بن عقیلة المسماة بالفوائد الجلیلہ

(۶) جیاد المسلسلات للامام السیوطی۔

(۷) مسلسلات العلامۃ الفاوقجی الطرابلسی۔

(۸) مسلسلات الامام السخاوی۔

(۹) مسلسلات العلامۃ الکورانی۔

(۱۰) الروضۃ المکللہ فی الاحادیث المسلسلہ للشیخ عبید اللہ بن القاضی صبغۃ اللہ المدراسی۔

(۱۱) نظام الزبرجد فی اربعین المسلسلۃ باحمد للشیخ ابراھیم۔

(۱۲) مسلسلات العلامۃ النجم الغیطی تلمیذ شیخ الاسلام زکریا۔

(۱۳) مسلسلات الشیخ عز الدین بن فہد المسمی بالعقود الغوالی۔

(۱۴) المواھب السنیہ فی مسلسلات امام الحنفیہ۔

(۱۵) اتحاف النفوس الزکیہ فی سلاسل السادۃ القادریہ۔

(۱۶) نشر الروائح الذکیہ بسلاسل السادۃ الاحمدیہ للشیخ حسن العجیمی۔

(۱۷) اتصال الرحمات الالٰھیہ فی المسلسلات النبویہ۔

(۱۸) نشر المعطار فی اسانید جملۃ من الاحزاب والاذکار للشیخ العجیمی۔

(۱۹) بھجۃ السنیہ فی آداب الطریقۃ النقشبندیۃ للخانی۔

خاتمۃ

الحمد للہ الذی ہدٰنا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ہدٰنا
اللہ۔ واشکرہ شکرا جمیلا علی اختتام ھذا الثبت المبارک۔
اللھم لک الحمد بقدر عظمۃ ذاتک حمدا یلیق لذاتک۔ اسألک
بوجھک الکریم ان تصلی وتسلم علی قائد رکب الانبیاء المکرمین
وافضل الخلق اجمعین۔ حامل لواء الاعلی ومالک ازمۃ المجد
الاسنی روح جسد الکونین وعین حیات الدارین
الجلیل الاعظم والحبیب الاکرم سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ
بقدر عظمۃ ذاتک وعدد معلوماتک ومداد کلماتک فی
کل وقت وحین واعطہ الوسیلۃ واجزہ عنا ما انت اھلہ
وما ھو اھلہ آمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین
حصل الفراغ من تبییضہ مستقبلاً بالقبلۃ الشریفۃ۔ یوم الجمعۃ
المبارک سید الایام۔ وذالک للیلتین مضتا من النصف
الاول من الشھر الثانی من العام الخامس من العشر السادس
من المائۃ الرابعۃ من الالف الثانی من ہجرۃ من ھو دینی وایمانی

كتبه فقير عفو ربه ذي الايادي خادم العلم والسنة ابو سعيد محمد عبد الهادي ابن الحاج محمد عبد الكريم بن الشيخ احمد المدراسي وطنا والحيدرابادي مسكنا والحنفي مذهبا والماتريدي معتقدا والطفيلي على بساط كرم المولى محتقرا ذليلا عفي الله عنه وعن مشائخه وعن والديه وعن جميع المسلمين برحمته وهو ارحم الراحمين وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسليما والحمد لله رب العلمين

يا خالق الخلق طورا بعد اطوار	يا عالم السر من جهر واضمار
اغفر لكاتبه ايضا ناظمه	والمستعير له ان رد والقاري
وارزق مرتبه يا رب مغفرة	يوم الحساب ولا تحرقه بالنار

تقريظ العلامة الفهامة فقيه الزمان شيخي المتورع مولانا الحاج محمد عبد الرحيم ناظم المدرسة المسماة بالمفيد عام الواقعة بوانمباري

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل الاسناد من الدین ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء فی الدین المتین۔ والصلوٰۃ والسلام علی اشرف المرسلین سیدنا محمد وآلہ وصحبہ ومن تبعھم اجمعین باحسان الی یوم یجمع اللہ تعالٰے فیہ الاولین والاخرین اما بعد فانی طالعت کتابا فی علم الاسناد الذی الفہ وجمعہ ورتبہ الشیخ الحافظ العالم الواعظ مولانا الحاج الفقیہ النبیل الحبر الجلیل المولوی محمد عبد الہادی ادام اللہ تعالٰے فیضہ الی یوم التنادی فوجدتہ محتویا حافلا فی اسناد العلوم لاسیما فی اسناد کتب علوم الدین الذی خصہ اللہ تعالٰے ھذہ الامۃ مرحومۃ وانی اظن مؤلفہ قد سعی فی ھذا الباب سعیا جمیلا موفورا واللہ تعالٰے اسأل ان یجعل سعیہ المنیف سعیا مشکورا۔ قالہ بفمہ ورقمہ بقلمہ العبد الضعیف

محمد عبد الرحیم عفی عنہ ۱۳۵۵ھ

تقریظ العلامة عمدة الزمان الفائق بین الاقران
الفاضل الاوحد الادیب المفرد مولانا المفتی محمد تمیم
ابن محمد المدراسی ادام الله افاضاتهم العلیة وافاداتهم السنیة

بسم الله الرحمن الرحیم

لقد جمع الاسناد عمدة حافظ
وزہابدة وعاظ وکان علیما

بعلم وتجوید القراءة مجیدا
وذا فی مجال الوعظ بان فخیما

وقد حج بیت الله زار نبیه
وفی مکة قد کان ذاک مقیما

وقد اخذ الاسناد من اهل مکة
ومن طیبة بالجد جاء سلیما

له من نظام الملک سلطان دکن
وظائف وعظ دائما ونعیما

وذا عبد هادیا ونافع قومنا
بیوم ولیل ناصحا وکلیما

کتابا جمیلا بل جلیلا لانه
حوی جل اثبات فصار ضخیما

جزی الله عنا کل من کان نافعا
جزاء جمیلا وافرا وعظیما

قطعۂ تاریخ طبع کتاب تقریب المراد طبعزاد شاعر بلاغت نہاد نیرِ برج لیاقت گوہرِ درجِ فصاحت حضرت اُستاذی مولانا جلیل صاحب نوّاب فصاحت جنگ بہادر دام مجدہٗ استادِ اعلیٰ حضرت حضور پُر نور نظام خلد اللہ ملکہٗ الیٰ یوم القیام

کیا مقدس ہے کتاب لاجواب
جسپہ قدسی کرتے ہیں آنکھوں سے صاد

ہیں مصنف اسکے فخر الواعظیں
پاک دل پاکیزہ سیرت خوش نہاد

عبد ہادی عالم فقہ و حدیث
مصحفِ باری تعالےٰ جنکو یاد

حاجی و قاری بھی خوش آواز بھی
انکسار طبع اس پر مستزاد

ان کی یہ تصنیف ہو مقبول عام
یا خدا اے ذوالمنن رب العباد

فیض سے اس کے وہ پھیلے روشنی
جس سے ہوں پر نور امصار و بلاد

مصرعِ تاریخ لکھ روشن جلیل
ہے سراجِ دین یہ تقریب المراد
۶ ۴ ق ۱۴

جناب بس۔ جے عبدالغفور صاحب تاجر پارچہ بچواڑہ
جناب نواب نور اللہ صاحب الاجاہی قطبی گوڑہ حیدرآباد
محترمہ ہمشیر جناب شیخ محمود صاحب صوفی بلندہ
جناب حاجی شیخ ابراہیم صاحب وکیل بیدر
جناب نور الدین صاحب قطبی گوڑہ حیدرآباد
محترمہ زوجہ حاجی بسم اللہ خانصاحب چورا اجنبی
جناب حاجی محمد یوسف صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد
جناب حاجی محمد نذیر صاحب سوداگر جلیب باغ حیدرآباد
جناب داؤد سیٹھ صاحب تاجر پارچہ کادم پیٹ
جناب حاجی محمد یٰسین صاحب سوداگر عثمان گنج حیدرآباد
جناب محمد اکبر صاحب انجن ڈرائیور بچواڑہ
جناب شیخ حسین صاحب تاجر روغن گاز عثمان گنج حیدرآباد
جناب حاجی محمد عبدالعزیز صاحب جیسرار۔ کاچی گوڑہ ،،
جناب عبدالکریم خانصاحب توپخانہ گوشہ محل ،،
جناب سید سعید الدین صاحب چشتی علوری
جناب عبدالرحمن صاحب تاجر چرم بڑی پیٹ مدراس
جناب سید ولی اللہ حسینی صاحب اول تعلقدار چنگلپیٹ
جناب محمد بسم اللہ خانصاحب تحصیلدار توپخانہ گوشہ محل
جناب شیخ محمود صاحب صوفی چشتی بلندہ
جناب سید عبدالغفار صاحب چشتی مدرس ہمت نگر

جناب حکیم حبیب اللہ صاحب سبحوری سلطان باغ حیدرآباد
جناب حاجی بابے صاحب سوداگر بیگم بازار ،،
جناب محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد
محترمہ ہمشیرہ مولوی محمد عبدالصمد خانصاحب چورا اجنبی
جناب حاجی محبوب علی صاحب سابق مددگار کوتوالی ،،
جناب فضل حسین صاحب توپخانہ گوشہ محل ،،
جناب نور الدین صاحب صدیقی حال بازار نور خان ،،
جناب شیخ پیراں صاحب بلندہ
جناب منشی عبدالوہاب صاحب ٹانڈور
جناب محمد اسحٰق صاحب منتظم صدر محاسبی حیدرآباد
جناب غالب خان صاحب بلندہ
جناب محمد عبدالحکیم صاحب برادر جناب محمد قاسم صاحب ،،
جناب عبدالعلیم صاحب ،،
جناب محمد اکبر عظیم خانصاحب بڑی پیٹ مدراس
محترمہ ہمشیرزادی جناب محمد قاسم صاحب بلندہ
جناب عبدالرحیم صاحب شاؤس تاجر قطبی گوڑہ حیدرآباد
محترمہ والدہ مولوی عبدالصمد خانصاحب [illegible] دار تعمیرات حیدرآباد
محترمہ والدہ جناب سید احمد صاحب [illegible] تعمیرات نظام آباد
جناب مولوی حاجی اکبر علی خاں صاحب کاغذی گوڑہ حیدرآباد
جناب غلام رسول صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد

جناب محمد حنیف صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد
جناب حاجی قاری علی خانصاحب توپخانہ گوشہ محل ،،
جناب محمد خاں صاحب ،، ،،
جناب ڈاکٹر حاجی سید عبداللطیف صاحب کاچیگوڑہ ،،
جناب حافظ سید اکبر حسین صاحب امام مسجد بلندہ
جناب محمد مخدوم صاحب منشی محمد قاسم صاحب ،،
جناب افضل خان صاحب کاچی گوڑہ حیدرآباد
جناب کپتان صاحب ،، ،،
جناب سید برہان الدین صاحب انسپکٹر ریلوے ،،
جناب کریم الدین صاحب ڈاکٹر اسپاں رسالہ حبوس ،،
جناب حاجی محمد قدرت خانصاحب شکر کوٹھا ،،
جناب سید قاسم الدین صاحب صدر امین کوتوالی ،،
جناب محمد عبدالقوی صاحب طالب العلم [illegible] چورا اجنبی
جناب داؤد خانصاحب توپخانہ گوشہ محل حیدرآباد
جناب شہاب الدین صاحب چوڑی بازار ،،
جناب حافظ عبدالرحمن صاحب امام مسجد عثمان گنج ،،
جناب حمد اللہ صاحب فرزند جناب محمد قاسم صاحب بلندہ
محترمہ ہمشیرزادی جناب شیخ محمود صاحب صوفی ،،
جناب منشی محمد اکبر صاحب جام باغ حیدرآباد
محترمہ زوجہ فرزند غالب خانصاحب بلندہ

حامداً ومصلیاً ومسلماً

کتاب ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین

تالیف وتصنیف حضرت حاجی حافظ قاری مولانا عبدالہادی صاحب متعنا اللہ بطول حیاتہ

یہ علم الاسناد کی ایک جامع کتاب ہے۔ یہ وہ اہم ترین فن شریف ہے کہ جس پر تمام اسلامی روایات کا دار ومدار ہے خصوصاً علم حدیث سے اسکا گہرا تعلق ہے کیونکہ بغیر اس سند کے کوئی روایت قبول نہیں کیجا سکتی۔ اور یہی وہ فن جلیل ہے کہ جس نے حدیث اور غیر حدیث میں امتیاز پیدا کر دیا۔

مولانا مدظلہ نے یہ کتاب کیا تالیف فرمائی گویا کہ پھر از سر نو علماء سلف کی یاد تازہ کر دی جنھوں نے اس فن لطیف کی تحصیل میں نہایت دلچسپی اور انہماک کے ساتھ حصہ لیا۔ اور اس فن کی اہمیت کا انھوں نے جسقدر احساس کیا اسکا ثبوت اس سے مل سکتا ہے کہ انھوں نے ایک ایک سند کی تحصیل میں دور دراز مقامات کے دشوار گزار راہ کو طے کر کے مسافرت کی تکالیف برداشت کیں حقیقت یہ ہے کہ یہ فن اسلامی تعلیم کی ان خصوصیات میں سے ہے جس کو دنیا کی کوئی متمدن قوم کا سلسلہ تعلیم پیش نہیں کر سکتا۔

لیکن جب سے علوم اسلامیہ کو تنزل ہوا اور لوگوں کا وہ علمی شغف نہ رہا تو یہ علم بھی بالکل نسیاً منسیاً ہو گیا یہی وجہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں مشکل سے ایسے افراد نکلیں گے جو بھی علماء جو علم الاسناد سے واقف ہوں یا کوئی مسلسل مرفوع روایت سنا سکیں افسوس کہ آج مسلمان ان اپنے ذاتی مفاد اور دیگر اقوام کی کورانہ تقلید کا قلادہ پہن کر اپنی خصوصیات اور اپنی ان اسلامی روایات کو جسمیں انکی اقتصادی و معاشی زندگی کے ہر شعبہ پر اصولانہ روشنی ڈالی گئی تھی بھلا بیٹھے۔ واقعہ یہ ہے کہ ترقی کا راز اگر مضمر ہے تو صرف اپنی خصوصیات کے تحفظ اور اپنی تعلیم کے بقاء میں ہے۔ چنانچہ یہ روز روشن کی طرح ہویدا ہے کہ ظاہر ہیں وہ مسلمان جنھوں نے زمانہ کی نیرنگیاں اور موجودہ سوسائٹی کے ماحول سے متاثر ہو کر زمانہ کا ساتھ دیا اور اپنے اسلاف کے کارناموں اور اپنی اسلامی خصوصیات سے منہ موڑا انھوں نے کیا ترقی کی بخلاف اسکے وہ غیر مہذب قومیں جو تہذیب کے نام سے بھی نا آشنا تھیں اور یہ ناموس مسائل کبھی انکے کانوں میں بھی نہ پہنچی تھیں انھوں نے اسلامی تعلیم اور مسلمانوں کے اسلاف کے لائف سے سبق سیکھ کر جو ترقی کی وہ ظاہر ہے کہ آج بہت سی چیزوں میں ہم سے سبقت لیگئیں۔ مولانا موصوف کو اللہ تعالی جزائے خیر عطا فرمائے کہ انھوں نے گم گشتگان طریق روایت کیلئے اسلامی خصوصیات سے ایک نمونہ پیش کر کے موجودہ مسلمانوں کیلئے ایک مشعل ہدایت قائم کر دی جسکی روشنی میں وہ اپنی خصوصیات سے بقدر واقف ہو جائیں۔ اس نمونہ کی مختصر اور اجمالی کیفیت یہ ہے کہ یہ تین مضامین پر مشتمل ہے (۱) سب سے پہلے مولانا موصوف نے روایت کے مسلسل اور مرفوع کرنیکی غرض سے اپنے ان اشیاخ اور اساتذہ کا تذکرہ کیا ہے جن سے علم کی دولت حاصل کی اور انکے ضروری اور دلچسپ واقعات لکھکر دور حاضرہ کے مذاق کے لحاظ سے اور بھی اسکا حسن دوبالا کر دیا (۲) تفسیر و حدیث و مذاہب اربعہ کی مشہور و مستند و معتبر کتابوں کا اتصال سند انکے مصنفین تک پہنچایا ہے (۳) ان ستر احادیث شریفہ کا ذکر فرمایا ہے جو عالی درجہ سند رکھتی ہیں اور انکا سلسلہ آنحضرت صلعم یا صحابی تک مسلسل پہنچا ہے اور علی الخصوص اس حصہ میں عجیب و غریب کمال کیا ہے کہ مسلسل احادیث متنوعہ کو بڑی خوش اسلوبی و طرز عجیب کے ساتھ ذکر فرمایا ہے مثلاً ایک حدیث کی روایت اپنے حنفی شیخ سے کی تو پھر تمام سند میں احناف ہی کی روایت ہے اور اگر شافعی سے روایت ہے تو آخر سند تک تمام راوی شافعی ہیں اسیطرح مالکی و حنبلی سے روایت ہے تو آخر تک مالکی و حنبلی ہی سے روایت ہے علی ہذا القیاس صوفی سے صوفی اور نحوی سے نحوی اور شاعر سے شاعر۔ الغرض اس کیفیت غریبہ کو دیکھکر عالم کی روح وجد کرنے لگتی ہے اور اسکے مطالعہ سے جو لطف و فرح و انبساط قلب ہوتا ہے وہ دیکھنے والے ہی کا دل جانتا ہے پس یہ اوصاف و لطائف اس نادر مجموعہ کو بغیر سہیم تصنیف کہیں تو بجا اور نسخہ بے بہا و عدیم المثال کہیں تو روا۔ خصوصیت کیساتھ طالبان و شیفتگان علوم مذہبیہ کیلئے اسکا مطالعہ ضروری ہے کہ وہ علم حدیث کی تحصیل کیساتھ علم الاسناد کی اہمیت کو بھی پہچانیں اور متصل و مسلسل مرفوع روایتیں یاد کریں تاکہ انکی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف درست ہو جائے۔ واللہ الموفق والمعین۔ شیخ محمد عفی اللہ عنہ والد مہتمم مطبع [illegible] دکن حیدرآباد

5104

, 5 ! A